رموز حدائق کون و مکان و فضائل خالق زمین و زمان

کتاب

مستطاب ہدیۃ المؤمنین ترجمہ تبصرۃ المتعلمین کہ

نام تاریخی آن

شریعت الرسول

۱۳۰۷ھ

است

از تالیف جناب مولوی سید فیض حسین صاحب مع اصل

کتاب

در مطبع مفید الاسلام واقع حیدرآباد دکن [illegible]

فہرست مضامین کتاب ہذا

بعون خدای کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کتاب مستطاب

ہدیۃ المومنین

ترجمہ

تبصرۃ المتعلمین

از تالیف جناب مولوی سید فیض حسین صاحب مع اصل کتاب

در مطبع مفید الاسلام واقع حیدر آباد دکن بزیور طبع مزین گردید

فہرست مضامین کتاب ہذا

بعون خدای کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کتاب مستطاب

ہدیۃ المومنین

ترجمہ

تبصرۃ المتعلمین

از تالیف جناب مولوی سید فیض حسین صاحب مع اصل کتاب

در مطبع مفید الاسلام واقع حیدرآباد دکن بزیور طبع مزین گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ و ثنائے اہل بیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سید نفیس حسین
بن میر قائم حسین غفر اللہ لہما مومنین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ہمارے زمانہ مین ہرچند اکثر دینی
کتابین اردو ہو گئی ہین مگر فقہ امامیہ طہارت سے دیات تک کم لکھی گئی احقر نے چاہا کہ کسی کتاب فقہ
کا جو مختصر اور مفید ہو ترجمہ کرے تا مومنین مستفید ہون۔ فقہ اہل بیت مین بعبارت عربی بے انتہا
کتابین ہمارے علما نے تصنیف فرمائی ہین جنمین اکثر کامل نہین مگر تبصرۃ المتعلمین سے
کوئی کتاب مختصر تر نہین۔ جناب علامہ حلی اعلے اللہ مقامہ نے یہہ کتاب نہایت
اختصار سے لکھی ہے اور تمام ابواب فقہ اس مین درج کیے ہین باوجود اختصار
نہایت مفید ہے۔ لہذا احقر نے کتاب مذکور کا ترجمہ بامحاورہ اردو مین
کر دیا اور جس مقام پر شرح کی ضرورت ہوئی وہان دو خط منحنی کھینچکر انمین
شرح لکھدی تا مومنین اس سے فیض پائین اور عاصی کو دعائے خیر سے یاد فرمائین۔

وعلی اللہ توکلت والیہ انیب

كتاب الطهارة وفيه ابواب الباب الاول في المياه الماء على ضربين مطلق ومضاف۔ فالمطلق ما يسبق باطلاق اسم الماء عليه ولا يمكن سلبه عنه والمضاف بخلافه۔ فالمطلق طاهر ومطهر وباعتبار وقوع النجاسة فيه ينقسم اقساما **الاول** الجاري ولا ينجس بما يقع فيه من النجاسة ما لم يتغير لونه او طعمه او ريحه بها فان تغير نجس المتغير خاصة دون ما قبله وما بعده وحكم ماء الغيث حال نزوله وماء الحمام اذا كانت له مادة حكمه **الثاني** الواقف كمياه الحياض والاواني ان كان مقداره كرا وحده الف ومائتا رطل بالعراقي او كان كل واحد من طوله وعرضه وعمقه ثلثة اشبار ونصفا بشبر مستوى الخلقة لم ينجس بوقوع النجاسة فيه ما لم يتغير احد اوصافه فان تغير نجس ويطهر بالقاء كر دفعة عليه حتى يزول التغير و

کتاب طہارت اسمین کئی باب ہین۔ پہلا باب اقسام آب کے بیان مین ہے پانی کی دو قسمین ہین۔ مطلق اور مضاف۔ مطلق وہ ہے جسے فقط پانی کہین بلا اضافت کے اور مضاف وہ ہے جسے فقط پانی نہ کہسکین۔ آب مطلق پاک ہے اور پاک کرتا ہے۔ اور نجاست گرنے کے اعتبار سے اُس کی کئی قسمین ہین **اوّل** آب جاری (مثل چشمون کے) جب تک اسکا مزہ یا رنگ یا بو نجاست سے بدل نجائے نجس نہین ہوتا اگر انمین سے ایک چیز بھی بدلجائے تو اسیقدر نجس ہوگا جس قدر کہ متغیر ہوا ہے۔ اس کے آگے اور پیچھے کا پانی نجس نہین ہوتا آب بارش کا حکم برستے وقت اور آب حمام کا حکم جس کے لئے مادّہ ہو آب جاری کا حکم ہے (یعنے وہ پانی جو حمام کے چھوٹے حوضون مین ہوتا ہے اور کر سے کم ہوتا ہے جبکہ خزانہ سے متصل ہوئے بوجہ ملاقات نجاست نجس نہین ہوتا) **دوسرا**۔ آب استادہ مثل آب حوض و آب ظروف کے۔ پس اگر اُس کی مقدار ایک کر ہو یعنے وزن مین

ان کان اقل من کر یجس بوقوع النجاسۃ فیہ وان لم یتغیر احد اوصافہ ویطہر بالقاء کر دفعۃ علیہ **الثالث** ماء البیران تغیر بوقوع النجاسۃ فیہا نجس ویطہر بزوال التغیر بالنزح والا فہو علی اصل الطہارۃ وجماعۃ من اصحابنا حکموا بنجاستہا بوقوع النجاسۃ فیہا وان لم یتغیر ماءھا واوجبوا نزح الجمیع بوقوع المسکر والفقاع والمنی ودم الحیض والاستحاضۃ والنفاس فیہا اوموت بعیر فیہا وان تعذر تراوح علیہا اربعۃ رجال مثنی یوماً ونزح کر لموت الحمار والبقرۃ وشبہہما ونزح سبعین لموت الانسان وخمسین للعذرۃ الذائبۃ والدم الکثیر غیر الدماء الثلثۃ واربعین لموت الکلب والسنور والخنزیر والثعلب والارنب وبول الرجل ونزح عشرۃ للعذرۃ الیابسۃ والدم القلیل وسبع لموت الطیر والفارۃ

ایک ہزار دو سو رطل عراقی ہو (یعنے پکے دس من اور ساڑھے چودہ سیر۔ ہر من چالیس کا اور ہر سیر اسی روپئے حالی کا) یا اسکا طول اور عرض وعمق ہر ایک برابر خلقت والے آدمی کی بالشت سے ساڑھے تین بالشت ہو تو کسی نجاست سے نجس نہو گا جب تک کہ تین وصفوں سے کوئی وصف نہ بدلے۔ ہان اگر کوئی وصف بدلجائے نجس ہو جائیگا۔ اور ایک کر پانی دفعۃً اس مین ملادین تا آنکہ تغیر برطرف ہو تو پاک ہو جائیگا۔ آب استادہ کر سے کم ہو تو نجاست گرتے ہی نجس ہو گا ہر چند کوئی صفت نہ بدلے۔ اور ایک کر پانی ایک دم سے اس مین ڈالدین تو پاک ہو جائے گا۔ **تیسرا** آب چاہ ہے پس اگر وہ بسبب نجاست کے متغیر ہو جائے نجس ہو جائے گا۔ اور پانی کھینچنے سے پاک ہو گا بشرطیکہ تغیر جاتا رہے اور آب چاہ مین نجاست سے تغیر نہو تو اپنی طہارت پر باقی ہے۔ اور ہمارے علما سے ایک جماعت نے بسبب ملاقات نجاست کے آب چاہ کے نجس ہو جانے پر فتوی

اذا انفسخت او انتفخت وبول الصبی واغتسال الجنب وخروج الکلب منها حیا
وخمس لذرق الدجاج وثلث للفارۃ والحیۃ ودلو للعصفور وشبہہ وبول الفیج
وعندی ان ذالک کلہ مستحب **الرابع** اسئار الحیوان کلہا طاھرۃ الا الکلب
والخنزیر والکافر **واما** المضاف فھو المعتصر عن الاجسام والممتزج بھا مزجا
یسلبہ الاطلاق کماء الورد والمرق وھو نجس بکل ما یقع فیہ من النجاسۃ
سواء کان قلیلا او کثیرا ولا یجوز رفع الحدث ولا الخبث بہ وان کان طاھرا
مسائل **الاولی** الماء المستعمل فی رفع الحدث طاھر ومطہر **الثانیۃ**
الماء المستعمل فی ازالۃ النجاسۃ نجس سواء تغیر بالنجاسۃ اولم یتغیر عدا

دیا ہے اگرچہ متغیر نہو - اور واجب جانا ہے کہ نشے کی چیز (جو اصل میں پتلی ہو مثل
شراب اور سیندہی کے) یا بوزا یا منی یا خون حیض یا استحاضہ یا نفاس اس مین
گرے یا اونٹ گرکے مرجائے تو تمام پانی کہنیچین اور تمام پانی نکالنا نہو سکے تو صبح
صادق سے دو مرد پانی کہنیچنا شروع کرین جب وہ تہک جائین تو دوسرے دو مرد کہنیچین
اسیطرح شام تک (کہنیچتے رہین) اگر گدہا یا گائے یا ان کے برابر کا جانور مرے تو ایک
کر پانی - اور آدمی مرجائے تو ستر ڈول - اور پتلی پاخانہ یا خون کثیر سکے لئے سوائے
خون حیض و استحاضہ و نفاس کے پچاس ڈول - اور کُتا یا بلی یا سور یا لومڑی یا خرگوش
مرے یا مرد کا پیشاب گرے تو چالیس ڈول - اور خشک پاخانہ یا تہوڑا خون گرے
تو دس ڈول - اگر پرندہ مرے یا چوہا مرکے پہٹ جائے یا پہول جائے یا اس طفل کا
پیشاب جو شیر خوار نہو گرجائے یا جنب نہائے - (بشرطیکہ جنب کے جسم پر منی نہ لگی ہو)
یا کُتا گرکے زندہ نکلے تو سات ڈول اور سرگین مرغ کے واسطے پانچ اور چوہے اور

ماء الاستنجاء **الثالثة** غسالة الحمام نجسة مالم یعلم خلوها من النجاسة **الرابعة** الماء النجس لایجوز استعماله فی الطہارة ولا فی ازالة النجاسة ولا لشرب الا مع الضرورة **الباب الثانی** فی الوضوء وفیه فصول الاول فی موجباته انما یجب بخروج البول والغائط والریح من المعتاد والنوم الغالب علی السمع والبصر ومافی معناه والاستحاضة القلیلة الدم لایجب بغیر ذلک **الفصل الثانی** فی اداب الخلوة یجب ستر العورة علی طالب الحدث ویحرم علیه استقبال القبلة واستدبارها فی الصحاری والبنیان ویستحب له تقدیم الرجل الیسری عند دخول الخلاء والیمنی عند الخروج وتغطیة الراس والتسمیة

سانپ کے لئے تین اور چڑیا یا اُس کے مانند کوئی پرندہ مرے یا شیرخوار بچہ کا پیشاب گرے تو ایک ڈول پانی کھینچیں - میرے نزدیک یہہ سب مستحب ہے چوتھا جانورونکا جھوٹا پانی - وہ سوائے کُتے اور سوّر اور کافر کے پاک ہے آب **مضاف** وہ ہے جو کسی شئے سے نچوڑا جائے (جیسے پھول وغیرہ کا رس) یا کسی چیز سے ایسا ملا یا جائے جسے فقط پانی نہ کہہ سکیں مثل گلاب اور شوربے کے - وہ ہر نجاست سے نجس ہوگا خواہ تھوڑا ہو یا بہت - اور اس سے غسل یا وضو کرنا یا نجاست کا پاک کرنا جایز نہیں ہر چند آب مضاف پاک ہو یہاں کئی **مسئلہ** ہین پہلا مسئلہ غسل اور وضو مین استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کنندہ ہے دوسرا مسئلہ ازالہ نجاست مین استعمال کیا ہوا پانی نجس ہے خواہ نجاست سے متغیر ہو یا نہو سوائے آب استنجا کے **تیسرا مسئلہ** حمام کا غسالہ نجس ہے تاوقتیکہ نجاست سے خالی ہونے کا یقین نہو **چوتھا مسئلہ** وضو

والاستبراء والدعاء عند الدخول والخروج والاستنجاء والفراغ والجمع بين الاحجار والماء **ويكره** الجلوس فی الشوارع والمشارع ومواضع اللعن وتحت الاشجار المثمرة وفی النزال واستقبال الشمس والقمر والبول فی ارض الصلبة وفی مواطن الهوام وفی الماء واستقبال الریح- والاکل والشرب والسواك والکلام الابذکر الله تعالی او للضرورة والاستنجاء بالیمین وبالیسار وفیها خاتم فیه اسم الله تعالی او انبیائه او الائمة ویجب علیه الاستنجاء وهو غسل مخرج البول بالماء خاصة وغسل مخرج الغائط مع التعدی وبدونه یجزی ثلثة احجار طاهرة او ثلثة خرق **الفصل** الثالث فی کیفیته ویجب فیه سبعة

دغسل اور نجاست کے پاک کرنے مین اور پینے مین نجس پانی کا استعمال جائز نہین ہان بوقت ضرورت پیکتا ہے **دوسرا باب** وضو کے بیان مین ہے اس مین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** ان امور کے بیان مین ہے جنسے وضو واجب ہوتا ہے وہ یہہ ہین پیشاب اور پاخانہ اور ریح جو عادت کے مقام سے نکلے اور خواب جس سے سننا اور دیکہنا موقوف ہوجائے اور وہ چیز جو مثل خواب کے ہو (جیسے بے ہوشی اور جنون اور نشہ) اور استحاضہ قلیلہ (اسکا بیان آیندہ ہوگا) اور بغیر ان چیزون کے وضو واجب نہین ہوتا- **دوسری فصل** پاخانے جانے کے طریقون کے بیان مین ہے پاخانہ پہرنے والے اور پیشاب کرنیوالے پر شرمگاہ کا ڈہانپنا واجب ہے اور منہ اور پیٹہ کرنا قبلہ کی طرف خواہ جنگل مین ہو یا مکان مین حرام ہے اور پاخانہ مین جاتے وقت بائین پاؤن کو آگے رکہنا اور نکلتے وقت دہنے پاؤن کو اور سر ڈہانپنا- اور بسم اللہ کہنا جاتے اور

اشياء النية مقارنة لغسل الوجه وغسل اليدين المستحب واستدامتها
حكما حتى يفرغ وغسل الوجه من قصاص شعر الراس الى محاذى شعر الذقن طولا وما
اشتملت عليه الابهام والوسطى عرضا وغسل اليدين من المرفقين الى اطراف
الاصابع ولو عكس لم يجز - ومسح بشرة مقدم الراس او شعره بالبلل من غير استيناف
ماء جديد باقل ما يقع عليه اسم المسح ومسح بشرة الرجلين من رؤس الاصابع
الى الكعبين ويجوز منكوسا - والترتيب على ما قلناه - والموالاة وهى متابعة
الافعال بعضها لبعض من غير تاخير - ويستحب فيه غسل اليدين قبل ادخالها
الاناء مرة من حدث النوم والبول ومرتين من الغائط وثلثا من الجنابة ووضع

نکلتے وقت) اور استبرا کرنا اور دعا پڑھنا جاتے اور نکلتے اور آبدست کے اور
فارغ ہونے کے وقت اور مقام براز کو پہلے ڈھیلون سے پاک کرکے پھر پانی
سے پاک کرنا سنت ہے اور شارع عام مین اور پن گھٹ پر اور ایسے مقام پر
جہان لوگ دشنام دین (جیسے غیر کے دروازے کے سامنے) اور پھل والے درخت کے
نیچے اور قافلہ اترنے کی جگہہ بیٹھنا اور شرمگاہ کو سورج اور چاند کیطرف رکھنا اور
سخت زمین مین اور حشرات الارض کے سوراخون مین اور پانی مین اور ہوا کے
طرف پیشاب کرنا اور کہانا اور پینا اور مسواک کرنا اور بات کرنا سوائے ذکر خدا کے
یا بسبب ضرورت کے اور داہنے ہاتہہ سے آبدست کرنا مکروہ ہے اور بائین
ہاتہہ سے بھی مکروہ ہے جس صورت مین کہ اس مین انگوٹھی ہو اور اس پر اللہ تعالی
یا انبیا یا ائمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو (مکروہ اس صورتمین ہے کہ ان حروف کے نجس
ہونیکا یقین نہو اگر یقین ہو تو حرام ہوگا) پیشاب کے مقام کو فقط پانی سے (دو مرتبہ)

الاناء علی الیمین والاغتراف بہا والتسمیۃ والمضمضۃ والاستنشاق ثلثا ثلثا وتثنیۃ الغسلات ووضع الماء فی غسل الیدین علی ظہور الذراعین وفی المرأۃ علی باطنہما وبالعکس اصافی الثانیۃ والدعاء عند کل فعل ویکرہ التمندل والاستعانۃ ویحرم التولیۃ **مسائل** الاولی لایجوز للمحدث مس کتابۃ القرآن الثانیۃ لو تیقن الحدث وشک فی الطہارۃ تطہر وبالعکس لایجب الطہارۃ الثالثۃ لو شک فی افعال الوضوء وہو علی حالہ اتی بہ وبما بعدہ ولو انصرف لم یلتفت - **الباب الثالث** فی الغسل ویجب بالجنابۃ والحیض والاستحاضۃ والنفاس ومس الاموات بعد بردہم بالموت وقبل تطہیرہم

دہونا اور اگر پاخانہ زیادہ پھیلا ہو تو اسے بھی پانی سے دہونا واجب ہے اور تین پاک ڈہیلے یا تین پاک کپڑے کافی ہین **تیسری فصل** طریقہ وضو کے بیان مین ہے وضو مین سات چیزین واجب ہے ہین اول نیت منہ دہوتے وقت یا دونون ہاتھ دہوتے وقت جو استحبابا (وضو سے پہلے) دہوتے ہین اور اسی نیت پر تا آخر وضو باقی رہنا دوسرے منہ کا دہونا سر کے بالون کی انتہا سے ٹھڈی تک طول ہین اور جسقدر انگوٹھا اور بیچ کی انگلی گہیرے عرض مین تیسرے دونو ہاتون کا دہونا کہنیون سے انگلیون کے سر تک - الٹا دہونا جائز نہین - چوتھے پیش سر کے کہال پر یا اُس کے بالون پر مسح کرنا تری سابق سے نہ آب تازہ سے کم سے کم اتنا ہو کہ نام مسح کا صادق آسے پانچوین دونون پاؤن کی کہال کا مسح انگلیون کے سرے سے قدمون کی بلندی تک - الٹا مسح بھی جائز ہے (اور احتیاط یہہ ہے کہ الٹا مسح نہ کرے) چھٹے ترتیب یعنے جس ترتیب سے ہمنے بیان کیا ہے بجالائے (الٹ پلٹ نکرے یعنے پہلے منہ دہوئے بعد اس کے

بالغسل - والموت ويستحب لما يأتي وهي فيها فصول **الفصل الاول** في الجنابة
وهي تحصل بانزال الماء الدافق مطلقا وبالجماع حتى تغيب الحشفة سواء القبل
او الدبر وان لم ينزل ويجب بهما الغسل ويجب فيه النية عند غسل اليدين
او الراس واستدامة الحكم واستيعاب الجسد بالغسل وتخليل ما لا يصل اليه
الماء الا به والبداءة بالراس ثم بالجانب الايمن ثم بالجانب الايسر ويسقط الترتيب
مع الارتماس ويستحب فيه الاستبراء بالبول والاجتهاد والمضمضة والاستنشاق
ثلاثا والغسل بصاع فما زاد وتخليل ما يصل اليه الماء ويحرم عليه قبل الغسل قراءة
العزائم ومس كتابة القرآن وشيء عليه اسم الله تعالى واسماء انبيائه او احد

داہنا ہاتھ پھر بایان ہاتھ پھر سر کا مسح کرے اس کے بعد قدمون کا مسح کرے) ساتوین
موالات یعنے پے درپے بغیر تاخیر کے بجالائے اور دونون ہاتون کا (پہونچون تک)
ظرف وضو مین داخل کرنے سے پہلے دہونا اگر سویا ہو یا پیشاب کیا ہو تو ایک مرتبہ
اور پاخانہ پھرا ہو تو دو مرتبہ اور غسل جنابت کے لئے تین مرتبہ - اور ظرف آب کا
(وہ ظرف جس مین ہاتھ ڈبوکے پانی لیتے ہین) داہنی طرف رکھنا - اور اس مین
ہاتھ ڈبوکے پانی لینا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور کلی کرنا اور ناک مین
پانی لینا تین تین مرتبہ اور باقی اعضا کو دو دو مرتبہ دہونا - اور دونون ہاتون کی
پشت پر پانی ڈالنا پہلے دہونے مین مرد کے لئے اور باطن ذراع پر عورت کے
واسطے - اور پھر برعکس دونون کے لئے (یعنے مرد باطن ذراع پر پانی ڈالے
اور عورت پشت ذراع پر) دوبارہ دہونے مین - اور تمام افعال وضو بجالاتے
وقت دعا پڑہنا سنت ہے اور اعضائے وضو کو کپڑے سے خشک کرنا اور وضو مین

الائمة ودخول المساجد الا اجتيازا ماعدا مسجد الحرام ومسجد الرسول ووضع شيء فيها ويكره قرائة ما زاد على سبع ايات ومس المصحف وحمله والاكل والشرب الا بعد المضمضة والاستنشاق والنوم الا بعد الوضوء والخضاب ولو احدث في اثناء الغسل اعاد **الفصل الثاني** في الحيض وهو في الاغلب دم اسود غليظ يخرج بحرقة وحرارة وما تراه بعد خمسين سنة ان لم تكن قرشية ولا نبطية او بعد ستين سنة ان كانت احدهما او قبل تسع سنين مطلقا فليس بحيض واقله ثلثة ايام متواليات واكثره عشرة ايام وما بينهما بحسب العادة ولو تجاوز الدم عشرة فان كانت امراة ذات عادة مستقرة رجعت اليها وان كانت مبتدئة او مضطربة ولها تميز

کسی دوسرے سے مدد چاہنا مکروہ ہے اور دوسرے سے اپنا وضو کروانا حرام ہے ۔ یہان کئی مسئلے ہین۔ پہلا مسئلہ بے وضو حروف قرآن کو چھونا جائز نہین۔ دوسرا مسئلہ اگر حدث کا یقین اور طہارت مین شک ہو تو طہارت کرے اور اگر طہارت مین یقین اور حدث مین شک ہو تو طہارت واجب نہین۔ تیسرا مسئلہ اگر افعال وضو مین سے کسی فعل کا شک ہو پس اگر حالت وضو پر باقی ہے تو اس کو اور اسکے بعد کے افعال کو بجالائے اور اگر حالت وضو سے پھر گیا ہے تو اس شک کا اعتبار نہین تیسرا باب غسل کے بیان مین ہے۔ جنابت وحیض واستحاضہ ونفاس سے اور مردے کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے چھونے سے غسل واجب ہوتا ہی اور غسل میت بھی واجب ہے باقی اور امور کے لیے جن کا ذکر آئندہ ہوگا غسل کرنا سنت ہے یہان کئی فصلین ہین پہلی فصل جنابت کے بیان مین ہے مطلق خروج منی سے یعنی جو آب غلیظ کہ جہندگی سے نکلے (خواہ جماع سے ہو یا بغیر جماع)

باب ۳ غسل

فصل جنابت

عملت علیه ولو نفقد ته رجعت المبتدئة الی عادة اهلها فان فقدن فالی
اقرانها فان فقدن اوکن مختلفات تحیضت فی کل شهر سبعة ایام او ثلثة من
الاول وعشرة من الثانی والمضطربة تحیض بالسبعة - او الثلثة والعشرة فی
الشهرین - ویحرم علیها دخول المساجد الا اجتیازا عدا المسجدین و قراءة
العزائم ومس کتابة القرآن ویحرم علی زوجها وطیها - ولو وطی عمدا عزر وکفر
مستحبا ولا ینعقد لها صلوٰة ولا صوم ولا طهارة رافعة للحدث ولا طواف
ولا اعتکاف ولا یصح طلاقها ولا یجب علیها قضاء الصلوٰة ویجب قضاء الصوم
ویکره لها قراءة ما عدا العزائم ومس المصحف وحمله والخضاب والوطی قبل الغسل

اور بسبب جماع کے کہ سر ذکر قبل یا دبر مین داخل ہو (مرد ہو یا عورت) اگرچہ انزال
نہو جنابت حاصل ہوتی ہے اور اس کے لئے غسل واجب ہے اس مین
دونون ہاتھ (غسل سے پہلے) دہوتے وقت یا سر دہوتے وقت نیت کرنا اور
آخر غسل تک اسی نیت پر باقی رہنا واجب ہے اور تمام جسم کا دہونا اور تخلیل کرنا
(یعنی پانی پہونچانا) اُس جگہہ جہان خود پانی نہ پہونچے اور ابتدا کرنا سر سے پہر دہنے
طرف کا آدہا بدن دہونا پہر بائین طرف کا آدہا بدن دہونا واجب ہے یہہ ترتیب
غوطہ لگانے سے ساقط ہوتی ہے اور استبرا کرنا پیشاب سے (یعنے غسل سے پہلے پیشاب
کرنا) اور طریقہ استبرا سے (یعنے بعد پیشاب کے غسل سے پہلے طریقہ مقررہ سے
استبرا کرنا) اور تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناکمین پانی ڈالنا اور ایک صاع
(یعنے ساڑھے تین سیر پانی) یا زیادہ سے غسل کرنا اور تخلیل اسجگہ جہان بغیر تخلیل بہی
پانی پہونچتا ہو سنت ہے اور غسل سے پہلے سورہاے عزایم (یعنے الم سجدہ

والاستمتاع منها بما بين السرة والركبة ويستحب لها الوضوء عند كل فريضة
والجلوس في مصلاها ذاكرة بقدر صلاتها **الفصل** الثالث في الاستحاضة
وهي في الاغلب دم اصفر بارد رقيق تراه بعد ايام الحيض والنفاس وبعد الياس
فان كان الدم قليلا وهو ان يظهر على القطنة ولا يغمسها وجب عليها تغيير القطنة
وتجديد الوضوء لكل صلاة وان كان كثيرا وهو ان يغمس القطنة ولا يسيل
وجب عليها مع ذلك تغيير الخرقة والغسل لصلاة الغداة وان كان اكثر من ذلك وهو
ان يسيل وجب عليها مع ذلك غسلان غسل للظهر والعصر تجمع بينهما وغسل للمغرب
والعشاء تجمع بينهما وغسلها كغسل الحائض واذا فعلت ما قلناه صارت بحكم الطاهر

اور حم سجدہ اور والنجم اور اقرأ) کا پڑھنا اور حروف قرآن کو اور اس شے کو
جس پر اللہ تعالی کا یا انبیاء یا ائمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو چھونا اور مسجدوں میں
داخل ہونا حرام ہے ہاں مسجد میں سے گذر جانا جائز ہے سوائے مسجد حرام اور
مسجد رسول کے (کہ ان مسجدوں میں سے گذر جانا بھی جائز نہیں) اور کوئی چیز
کسی مسجد میں رکھنا بھی حرام ہے اور زیادہ سات آیتوں سے پڑھنا اور قرآن کو
چھونا اور اٹھانا اور کھانا پینا بغیر کلیاں کرنے اور ناک میں پانی لینے کے اور
سونا بغیر وضو کے اور خضاب کرنا مکروہ ہے اگر مابین غسل حدث صادر ہو تو
غسل کا اعادہ کرے دوسری فصل حیض کے بیان میں ہے اکثر وہ سیاہ و غلیظ
خون ہے سوزش اور گرمی سے نکلتا ہے - جو عورت پچاس برس کے بعد خون
دیکھے بشرطیکہ قرشیہ و نبطیہ نہ ہو یا قرشیہ و نبطیہ ساٹھ برس کے بعد دیکھے
یا نو برس سے پہلے دیکھے خواہ قرشیہ ہو یا غیر وہ حیض نہیں ہے (بلکہ استحاضہ ہے

بیان حیض

اخوی لتدیمہا دنمط وتعوض عن العمامۃ بتناع والتکفین بالقطن وتطئیبہ بالذریرۃ
وجریدتان من النخل وان یکتب علی اللفافۃ والقمیص والازار والجریدتین
اسمہ وانہ یشہد الشہادتین واسماء الائمۃ علیہم السلام وان یکون الکافور
ثلثۃ عشر درہما وثلثا وانلم یوجد فاقلہ درہم ویکرہ التکفین فی السواد وجعل
الکافور فی سمعہ وبصرہ وتجمیرالاکفان **الرابع** الصلوٰۃ علیہ وہی تجب علی
کلّ میت مسلم اوبحکمہ ممن بلغ ستۃ سنین من اولادہم ذکرا کان اوانثی حرا کان
اوعبدا ویستحب علیٰ من نقص سنہ عن ذالک واولاہم بالصلوٰۃ علیہ اولاہم
بالمیراث والزوج اولی من غیرہ والہاشمی احق اذا اقدمہ الولی ویستحب لہٗ

یعنے روئی پر ظاہر ہو اور اس میں سرایت نکرے تو ہر نماز کے لئے روئیکا
بدلنا اور وضو کرنا واجب ہے۔ اور اگر خون زیادہ ہو (یعنے متوسط) جو روئی کے
اندر سرایت کرے مگر کپڑے کو نہ لگے تو افعال مذکورہ کے ساتھہ کپڑے کا بدلنا
اور ایک غسل نماز صبح کے واسطے واجب ہے اور اگر بہت زیادہ خون ہو
کہ کپڑے کو لگے تو تمام افعال مذکورہ کے ساتھہ اور دو غسل ایک ظہر وعصر کے
لئے بشرطیکہ دونوں کو ملاکر پڑہے اور دوسرا مغرب وعشا کے لئے بشرطیکہ
ملاکر پڑہے واجب ہے۔ غسل استحاضہ مثل غسل حیض کے ہے جب
استحاضہ والی عورت ان امور کو جو ہمنے بیان کیا ہے بجالائے تو حکم میں
پاک عورت کے ہو جائے گی **چوتھی فصل** نفاس کے بیان میں ہے۔
جو خون کہ ولادت کے بعد یا ولادت کے ساتھہ آئے وہ نفاس ہے۔ اس کی
کمی کی حد نہیں۔ زیادہ کی حد دس دن تک ہے۔ نفاس والی عورت تمام احکام

تقدیمه مع الشرائط و الامام اولی من غیرہ و وجوبها علی الکفایة وکیفیتها
ان یکبر بعد النیة خمسا بینها اربعة ادعیة افضلها ان یکبر و یتشهد
الشهادتین ثم یصلی علی النبی و آله بعد الثانیة ثم یدعو للمومنین بعد الثالثة
ثم یدعو للمیت ان کان مؤمنا وعلیه ان کان منافقا و یدعاء المستضعفین ان
کان منهم فی الرابعة ولو کان طفلا سأل الله تعالی ان یجعله له و لابویه فرطا
و ان لم یعرفه سأل الله تعالی ان یحشرہ مع من کان یتولاہ ثم یکبر الخامسة
و ینصرف بعد رفع الجنازة و لا قراءة فیها و لا تسلیم و یستحب فیها الطهارة

مین مثل حائض کے ہے ۔ پانچوین فصل غسل میت کے بیان مین ہے اسمین پانچ بحثین ہین ۔
پہلی بحث جانکندنی کے بیان مین ہے ۔ جانکندنی مین میت کا منہ قبلہ کیطرف کرنا واجب ہے
اسطرح سے کہ اُسے چت لٹائین اور مُنہ اور دونون تلوے قبلہ کیطرف کرین ۔ اور تلقین شہادتین
و اقرار نبی و ائمہ علیہم السلام وکلمات فرج یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ۔ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ
السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اور قرآن شریف اُس کے پاس پڑہنا اور اسکی آنکھون کو اور مُنہہ کو بند کرنا اور ہاتون کو
سیدہا کرنا اور مومنین کو اطلاع دینا اور غسل وکفن و دفن مین جلدی کرنا سنت ہے
ہان اگر موت مین شبہہ ہو تو جلدی نکرے اور جنب و حائض کا اس کے پاس آنا اور اس کے
پیٹ پر لوہا رکہنا مکروہ ہے دوسری بحث غسل میت کے بیان مین ہے ۔ میت کو تین
غسل دینا واجب ہے ۔ پہلے آب سدر سے (یعنی بیری کے پتون سے) دوسرا آب کافور سے
تیسرے بار خالص پانی سے ہر غسل مثل غسل جنابت کے (دینا چاہیے) اگر میت کے پوست

و ليست شرطا **مسائل** الاولى لا يصلى عليه الا بعد تغسيله وتكفينه الثانية يكره الصلوة على الجنازة مرتين الثالثة لو لم يصل على الميت صلى على قبره يوما وليلة الرابعة يستحب ان يقف الامام عند وسط الرجل وصدر المراءة ولو اتفقا جعل الرجل مما يليه والمراءة مما يلي القبلة الخامسا يجب ان يجعل راس الميت عن يمين المصلى - **الخامس** الدفن والواجب ستره في الارض عن الهوام والسباع وكتم رائحته عن الناس وتضجيع على جانبه الايمن موجها الى القبلة ويستحب اتباع الجنازة او مع احد جانبيها و

پھٹنے کا خوف ہو تو تیمم کرا دین - غسل دینے والے کا میت کے دہنی طرف کھڑا ہونا اور اس کے پیٹ کو پہلے دو غسلو نمین دبانا سوائے حاملہ کے اور ذکر خدا اور دعائے مغفرت کرنا اور ایک گڑھا کرنا اسمین پانی جمع ہو اور سایہ کے نیچے نہلانا اور میت کو رو بقبلہ کرنا اور اس کے سر اور جسم کو بیری کے پتے کے کف سے دھونا اور شرمگاہ کو اشنان سے دھونا (یہہ سب امور سنت ہین (اشنان ایک قسم کی کھاری گھانس ہے جس سے صابون بنتا ہے) اور میت کو بٹھلانا اور اس کے ناخن کاٹنا اور اس کے بالون مین کنگی کرنا مکروہ ہے - **تیسری بحث** کفن کے بیان مین ہے میت کو تین کپڑون مین کفن دینا واجب ہے - اول لنگ دوسرے پیرہن تیسری لفافہ سرتاسری - اعضائے سجود (یعنے پیشانی اور دونون ہتیلیون اور دونون گھٹنون اور دونون پاؤن کے انگوٹھون) پر کافور ملنا واجب ہے اور مرد کے لئے ایک بردیمانی جس پر سونیکا نقش نہو اور ایک کپڑا اس کی رانون کے لئے زیادہ کرنا اور ایک عمامہ باندہنا جسمین تحت الحنک ہو اور عورت کے واسطے ایک سینہ بند اور ایک چادر اور عمامہ کے عوضمین ایک مقنع (جس سے سر باندھا جائے) زیادہ کرنا اور روئی کے کپڑے کا

تیسری بحث

تربيعها ووضعها عند رجل القبر ان كان رجلا وقدامه مما يلي القبلة
ان كانت امرأة واخذ الرجل من قبل رأسه والمرأة عرضا وحفر القبر
قدر قامة او الى الترقوة واللحد افضل من الشق بقدر ما يجلس فيه
الجالس والذكر عند تناوله وعند وضعه في اللحد والشق وحل الازرار
وكشف الراس وحل عقد الاكفان ووضع خده على التراب ووضع شيء
من التربة معه وتلقينه الشهادتين والاقرار بالائمة عليهم السلام
وشرج اللبن والخروج من قبل رجليه واهالة الحاضرين التراب بظهور

کفن دینا (اور سفید ہونا) اور اسے ذریرہ سے (جو ایک قسم کی خوشبو گھانس ہے) خوشبو
کرنا اور دو شاخین کھجور کی کفن مین رکھنا۔ اور سینہ بند اور پیرہن اور لفافہ سر نامسری اور
جریدتین پر میت کا نام لکھنا اور یہ بات کہ وہ قائل شہادتین کا تھا اور نام ائمہ علیہم السلام کا
لکھنا اور کافور تیرا درہم اور ثلث درہم ہونا سُنّت ہے (تیرا درہم اور ثلث درہم
کے ساڑھے ماشے جسکے پکے اڑہائی تولہ ہوتے ہین) اگر اتنا کافور نملے تو کم سے کم ایک درہم ہو
(یعنے سوا دو ماشہ) اور سیاہ کپڑیکا کفن دینا اور میت کی آنکھون اور کانون مین کافور
رکھنا اور کفن کو دھونی دینا (اور عطر وغیرہ سے خوشبو کرنا) مکروہ ہے۔ چوتھی بحث
نماز میت کے بیان مین ہے۔ ہر میت پر جو مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم مین ہو یعنی مسلمان
کی اولاد جسکی عمر چھ برس کی ہو مرد ہو خواہ عورت آزاد ہو خواہ مملوک۔ نماز پڑھنا واجب ہے
اور جو بچہ چھ برس سے کم ہو اس کی میت پر نماز سُنّت ہے۔ جو شخص میت کی میراث مین
اولے ہے وہی نماز پڑھنے مین اولی ہے۔ شوہر سب پر مقدم ہے اور ہاشمی زیادہ حقدار ہے
بشرطیکہ ولی میت اسے اجازت دے۔ ولی میت کو سُنّت ہے کہ ہاشمی مین نماز پڑھانیکے

الايمن و لو كان بدلا من الغسل ضرب ضربتين ضربة للوجه و الاخرى
لليدين و يجب الترتيب و ينقضه كل نواقض الطهارة و يزيد عليه
وجود الماء مع التمكن من استعماله و لو وجده فى اثناء الصلوٰة اتم الصلوٰة
و لا يعيد ما صلّى بتيممه و لا يجوز قبل دخول الوقت و يجوز مع الضيق
حال السّعة قولان

الباب الخامس

فى النجاسات وهى عشرة
البول و الغايط مما لا يوكل لحمه من ذى النفس السائلة و المنى من ذى
النفس السائلة مطلقا و الميتة و الدم منه و الكلب و الخنزير و الكافر و المسكر

جمعہ کے دن غسل کرنا کہ وقت اس کا طلوع صبح سے زوال آفتاب تک ہے۔ اور رمضان
کی پہلی شب اور پندرھوین شب اور سترھوین شب اور انیسوین شب اور ایکسوین
شب اور تیئسوین شب کو اور شب عید فطر اور روزہائے عیدین کو اور رجب کی
پندرھوین شب اور شعبان کی پندرھوین شب کو اور بروز مبعث (یعنی
۲۷ رجب) اور بروز غدیر (یعنے ۱۸ ذیحجہ) اور روز مباہلہ (یعنی ۲۴ ذیحجہ)
اور احرام کے واسطے اور زیارت نبی و ائمہ علیہم السلام کیلئے اور قضائی نماز کسوف کے واسطے بشرطیکہ عمداً
ترک کی ہو اور گہن تمام لگا ہو۔ اور توبہ اور نماز حاجت اور استخارے کے لئے
اور حرم اور مسجد حرام اور مکے اور کعبے اور مدینے اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مین داخل ہونے کے واسطے غسل کرنا سنت ہے اور غسل ولادت بھی سنت ہے چوتھا
باب تیمم کے بیان مین ہے جس وقت پانی نملے یا استعمال اسکا متعذر ہو بیماری یا سردی
کے سبب یا پیاس کے خوف سے یا بسبب نہونے ایسی شئی کے جس سے پانی لیسکین
(جیسے رسی ڈول وغیرہ) یا پانی کی ایسی قیمت ہو جو اس وقت ضرر پہونچا سکے

والقفاع ويجب ازالتها عن الثوب والبدن للصلوة عدا ما نقص عن سعة
الدرهم البغلي من الدم غير الدماء الثلثة ودم نجس العين وعفى عن دم
القروح والجروح مع السيلان ومشقة الازالة وعن نجاسة ما لا يتم الصلوة
فيه منفردا كالتكة والجورب والقلنسوة ويكفي للمربية للصبي اذا لم يكن لها
الا ثوب واحد غسله في اليوم والليلة مرة واحدة ويجب ازالة النجاسة
مع علم موضعها فلو جهل غسل جميع الثوب ولو اشتبه الثوب بغيره صلى في كل
واحد منهما مرة ولو لم يتمكن من غسل الثوب صلى عريانا اذا لم يجد غيره ولو خاف

(ان سب صورتوں میں) تیمم کرنا واجب ہے اگر پانی کی قیمت دینے سے ضرر نہو تو قیمت
دینا واجب ہے اگرچہ بہت قیمت ہو اور پانی کا تلاش کرنا زمین ناہموار میں ایک تیر کے
فاصلہ تک اور زمین ہموار میں دو تیر کے فاصلہ تک چاروں طرف واجب ہے۔ اگر جسم پر نجاست
ہو اور پانی اس قدر ہو کہ نجاست دھونے کے بعد وضو کے لئے نہ بچتا ہو تو تیمم کرے اور اس
پانی سے نجاست دفع کرے۔ بغیر خالص مٹی کے تیمم صحیح نہیں ہے چونے کی زمین اور پتھر
اور زمین گچ پر جایز ہے (چونے اور گچ کی زمین پر جلانے سے پہلے تیمم جایز ہے اور جلانے
کے بعد احتیاط یہہ ہے کہ تیمم نکرے) زمین شور اور ریت پر تیمم مکروہ ہے۔ کیچڑ کے سوائے کچھہ
نملے تو اسی پر تیمم کرے (بشرطیکہ اسکا خشک کرنا ممکن نہو) تیمم کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ نیت
کرکے دونوں ہاتھہ زمین پر مارے اور جھٹکے اور اپنے منہ کو بال اگنے کی انتہا سے ناک کی
جڑ تک مسح کرے پھر دہنے ہاتھہ کی پشت پر بائیں ہتھیلی سے اور پھر بائیں ہاتھہ کی پشت پر
دہنی ہتھیلی سے مسح کرے (بند دست سے انگلیوں کے سرتک) اگر تیمم غسل کے عوض ہو تو دو دفعہ
ہاتھہ زمین پر مارے پہلے منہ کے واسطے اور دوبارہ دونوں ہاتوں کے لئے اور ترتیب

البر وصلى فيه ولا إعادة ولو صلى في النجس مع العلم أعاد في الوقت وخارجه
ولو نسي في حال الصلوة أعاد في الوقت ولو لم يتقدم العلم حتى فرغ فلا
إعادة وتطهر الشمس ما تجففه من البول وغيره على الأرض والأبنية والحصار
والبواري والأرض باطن الخف ولو نجس الإناء وجب غسله فيغسل من
ولوغ الكلب ثلثا أولهن بالتراب ومن الخنزير سبعا ومن الخمر والفأرة
ثلثا والسبع أفضل ومن غيره مرة والثلث أفضل ويحرم استعمال أواني
الذهب والفضة في الأكل وغيره ويكره المفضض وأواني المشركين۔

واجب ہے جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اس سے تیمم بھی ٹوٹتا ہے اس کے سوائے پانی کا ملنا بھی
تیمم کو توڑتا ہے بشرطیکہ استعمال کی قدرت ہو اگر اثنائے نماز میں پانی ملے تو نماز تمام کرے
اور جو نماز تیمم سے پڑھی ہے اسکا اعادہ نہ کرے قبل تنگی وقت کے تیمم جائز نہیں اور تنگی وقت
مین بالاتفاق جائز ہے اور حالت وسعت وقت مین دو قول ہین احوط یہ ہے کہ تیمم آخر
وقت مین کرے خواہ امید زوال عذر کی ہو یا نہ ہو) پانچوان باب نجاستون کے بیان مین
ہے نجس چیزین دس ہین۔ بول و غائط اُس جانور حرام گوشت کا جو خون جہندہ رکھتا ہو
اور منی ایسے جانور کی جو خون جہندہ رکھتا ہو خواہ حلال گوشت ہو یا حرام۔ اور مُردہ اور
خون ایسے جانور کا جو خون جہندہ رکھتا ہو خواہ حلال گوشت ہو یا حرام۔ اور کتا اور سور
اور کافر اور نشے کی چیز (جو اصل مین پتلی ہو) اور بوزہ (عرق جنب بحرام و عرق شتر
جلال بھی نجس ہے علی الاحوط) نماز کے واسطے کپڑے اور بدن سے ازالہ نجاست واجب ہے
اتنے خون کے سوائے جو درہم بغلی (یعنے انگوٹھے کے اوپر کی پور) سے کم ہو خونہائے
ثلثہ (یعنے حیض و نفاس و استحاضہ) اور خون نجس العین کے سوا ہے۔ پھوڑے اور

طاهرة مالم يعلم مباشرتهم لها برطوبة ۔

كتاب الصلوة وفيه ابواب الاول في المقدمات وفيه

فصول الفصل الاول في اعدادها الصلوة الواجبة في كل يوم وليلة
خمس الظهر اربع ركعات في الحضر وفي السفر ركعتان والعصر كذلك
والمغرب ثلث فيهما والعشاء كالظهر والصبح ركعتان فيهما والنوافل
اليومية اربع وثلثون في الحضر ثمان ركعات قبل الظهر وثمان بعدها
للعصر واربع بعد المغرب وركعتان من جلوس بعد العشاء تعدان

زخم کا خون اگر جاری ہو اور دھونے مین مشقت ہو تو معاف ہے اور ایسے کپڑے کی نجاست
جو فقط اس کپڑے سے نماز نہو سکے مثل ازاربند اور پاتابے اور ٹوپی کے معفو ہے بچے کی پرورش
کرنیوالی عورت کے پاس ایک ہی لباس ہو تو اسے رات دن مین ایک مرتبہ دھونا کافی ہے
نجاست کا اس جائے سے دھونا جسے جانتا ہو واجب ہے اگر نجانتا ہو تو تمام کپڑا دھوئے
اگر نجس لباس پاک سے مشتبہ ہو تو ہر لباس مین ایک مرتبہ نماز پڑھے (بشرطیکہ دونون کو
دھونا ممکن نہو (اگر نجس) لباس کو پاک کرنا ممکن نہو تو برہنہ نماز پڑھے بشرطیکہ کوئی دوسرا
پاک لباس نہو (اور وہان کوئی دوسرا آدمی نہو) اگر جاڑے کا خوف ہو تو اسی نجس کپڑے مین
نماز پڑھے اور اعادہ ضرور نہین (بعد از قدرت طہارت لباس اعادہ نماز کا احوط ہے)
اگر نجس لباس مین عمداً (بلا عذر) نماز پڑھے تو وقت اور خارج وقت مین اعادہ کرے
اگر نماز پڑھتے وقت نجاست کو بھول جائے تو وقتین اعادہ کرے (بلکہ خارج وقتین بھی
اعادہ کرے علی الاحوط) اگر نجاست پہلے سے معلوم ہی نہو بلکہ نماز کے بعد معلوم ہو تو اعادہ
نہین ہے۔ اگر پیشاب یا اور کوئی نجاست زمین اور مکانات اور حصیر اور بورے کے

بركعة وثمان ركعات صلوٰة الليل وركعتان للشفع وركعة للوتر وركعتان للفجر ويسقط في السفر نوافل النهار والوتيرة خاصة ومن الصلوٰة الواجبة الجمعة والعيدان والكسوف والخسوف والزلزلة والآيات والطواف والجنازة والمنذور وشبهه وما عداذلك مسنون **الفصل الثاني** في اوقاتها اذا زالت الشمس دخل وقت الظهر حتى يمضي مقدار اربع ركعات ثم يشترك الوقت بين الظهر والعصر الى ان يبقى لغروب الشمس مقدار اربع ركعات فيختص بالعصر واذا غربت الشمس وحده غيبوبة الحمرة

آفتاب سے خشک ہو جائے تو یہہ چیزین پاک ہو جاتی ہین (بشرطیکہ عین نجاست باقی نرہے) اور زمین موزے کے تلے کو (اور جوتے کے تلے اور پاؤن کے تلوے کو راہ چلنے سے) پاک کرتی ہے (بشرطیکہ عین نجاست چھوٹ جائے پتھر اور ریت کی زمین بھی زمین کے حکم مین ہے) برتن نجس ہون تو انکا دہونا واجب ہے پس کسی برتن کو کتا چاٹے تو تین مرتبہ دہوئین پہلے ایک مرتبہ مٹی سے دہوئین (پھر دو مرتبہ پانی سے) اگر سور سے نجس ہو تو ساتہہ مرتبہ دہوئین اور شراب سے یا چوہے کے مرنے سے نجس ہو تو تین مرتبہ دہوئین اور ساتہہ مرتبہ دہونا افضل ہے (بلکہ احوط ہے) ان کے سوائے اور نجاستون سے (برتن) نجس ہو تو ایک مرتبہ دہونا کافی ہے اور تین مرتبہ بہتر ہے (بلکہ آب قلیل سے تین مرتبہ دہونا احوط ہے) سونے اور چاندی کے ظروف کا استعمال کھانے پینے وغیرہ مین حرام ہے اور چاندی کے گلٹ کئے ہوئے برتن کا استعمال مکروہ ہے۔ کفار کے برتن پاک ہین بشرطیکہ تر کے ساتہہ انکے استعمال کا یقین نہو

کتاب صلوٰة اسمین کئی باب ہین۔ پہلا باب مقدمات نماز کے بیان مین ہے

المشرقیۃ دخل وقت المغرب الی ان یمضی مقدار ادائها ثم یشترك الوقت بینها و بین العشاء الی ان یبقی لانتصاف اللیل مقدار اربع رکعات فیختص بالعشاء واذا طلع الفجر الثانی دخل وقت الصبح الی ان تطلع الشمس **اما** النوافل فوقت نافلۃ الظهر اذا زالت الشمس الی ان یصیر ظل کل شئی مثاله فاذا صار کذلك ولم یصل شیئا من النافلۃ اشتغل بالفریضۃ ولو تلبس برکعۃ زاحم بها الفریضۃ ووقت نافلۃ العصر بعد الظهر الی ان یصیر ظل کل شئی مثلیه ولو خرج وقد تلبس برکعۃ

اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل نمازون کی تعداد مین ہے۔ واجب نمازین ہر شب و روز مین پانچ ہین (اول) ظہر کہ اس کی چار رکعتین حضر مین اور دو رکعتین سفر مین ہین اور عصر اسیطرح۔ اور مغرب کہ اس کی تین رکعتین ہین ہر حال مین اور عشا مثل ظہر کے ہے اور صبح کہ اسکی دو رکعتین ہین ہر حال ہین۔ اور نافلۂ شب و روز کی چونتیس ۳۴ رکعتین حضر مین ہین۔ ظہر سے پہلے آٹھ عصر سے پہلے آٹھ۔ مغرب کے بعد چار۔ عشا کے بعد دو بیٹھکر کہ وہ ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔ اور نافلۂ شب کی آٹھ رکعتین (جسے تہجد کہتے ہین) اور شفع کی دو اور وتر کی ایک اور نافلہ صبح کی دو۔ سفر مین دن کے نافلے اور نافلہ عشا ساقط ہے۔ باقی واجب نمازون سے جمعہ اور عیدین اور سورج گہن اور چاند گہن اور زلزلہ اور آیات اور طواف اور میت اور نذر اور اس کے مثل کی نماز ہے (جیسے عہد و قسم) ان کے سوائے (اور نمازین) مستحب ہین دوسری فصل نماز کے وقتون کے بیان مین ہے۔ جب زوال آفتاب ہو تو ظہر کا وقت داخل ہوتا ہے یہانتک کہ چار رکعتونکا وقت گذر سے پھر ظہر و عصر مین مشترک

زاحم بها الفريضة والا فلا ووقت نافلة المغرب بعدها الى ان تذهب الحمرة المغربية ولو ذهبت ولم يكملها اشتغل بالعشاء ووقت الوتيرة بعد العشاء يمتد بامتداد وقتها ووقت نافلة الليل بعد انتصافه وكلما قرب من الفجر كان افضل ولو طلع وقد تلبس باربع زاحم بها الصبح والا قضاها ووقت ركعتي الفجر بعد الفراغ من صلوة الليل وتاخيرها الى طلوعه افضل ولو طلع الفجر زاحم بها الى ان تطلع الحمرة المشرقية مسائل الاولى تصلى الفرائض في كل وقت اداءً وقضاءً

وقت ہے تا آنکہ غروب آفتاب میں چار رکعتونکا وقت باقی رہے پس یہ خاص عصر کا وقت ہے اور جب آفتاب غروب ہو اور علامت اسکی یہ ہے کہ سرخی شرقی دفع ہو جائے تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے یہانتک کہ اس کے ادا کرنیکا وقت گذر جاے پھر مغرب وعشا کا وقت ملجاتا ہے تا آنکہ آدھی رات مین چار رکعتون کا وقت باقی رہے یہہ خاص عشا کا وقت ہے اور جب صبح صادق طالع ہو تو نماز صبح کا وقت داخل ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ نافلہ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے ہے یہانتک کہ ہر شئے کا سایہ مثل اس شئے کے ہو جاے (یہی وقت ظہر کی فضیلت کا بھی ہے) جب اتنا وقت گذر جاے اور ہنوز نافلہ کی ایک رکعت بھی نہین پڑہی ہو تو فریضہ مین مشغول ہو۔ اگر ایک رکعت پڑہ چکا ہو تو نافلہ کو تمام کرے اور نافلہ عصر کا وقت ظہر کے بعد ہے یہانتک کہ ہر شئے کا سایہ اس کے دو برابر ہو جاے (یہی وقت عصر کی فضیلت کا بھی ہے) پس اگر اتنا وقت گذر جاے اور ایک رکعت نافلہ کی پڑہ چکا ہو تو تمام کرے اور نہین تو نہین۔ نافلہ مغرب کا وقت نماز مغرب کے بعد ہے سرخی مغرب دفع ہونے تک (یہی وقت مغرب کی فضیلت کا ہے) اگر یہ سرخی دفع ہو

مالم یتضیق الحاضرۃ والنوافل مالم تدخل الفریضۃ **الثانیۃ** یکرہ ابتداء النوافل عند طلوع الشمس وغروبھا وعند قیامھا نصف النھار الی ان تزول الا فی یوم الجمعۃ وبعد الصبح والعصر عدا ذی السبب **الثالثۃ** تقدیم کل صلوۃ فی اول وقتھا افضل الا فی مواضع ولا یجوز تاخیر الصلوۃ عن وقتھا ولا تقدیمھا علیہ **الفصل الثالث** فی القبلۃ وھی الکعبۃ مع القدرۃ وجھتھا مع البعد والمصلّی فی الکعبۃ یستقبل ای جدرانھا شاء وعلی سطحھا یبرز بین یدیہ

اور نماز نافلہ تمام نہین پڑہی ہو تو عشا شروع کردے۔ وتیرہ (یعنے نافلہ عشا) کا وقت نماز عشا کے بعد اس کے آخر وقت تک ہے اور نافلہ شب (یعنے تہجد) کا وقت آدہی رات کے بعد ہے جسقدر صبح سے نزدیک ہو بہتر ہے۔ اگر صبح ایسی حالتین طالع ہو کہ چار رکعتین پڑہ چکا ہو تو تمام کرے ورنہ قضا پڑہے (مستحبا) نافلہ صبح کا وقت نماز شب سے فارغ ہونیکے بعد ہے اور طلوع صبح تک اسکی تاخیر بہتر ہے۔ اگر صبح ہو جائے تو نافلہ پڑہے سرخی شرقی طالع ہونے تک بیان مسئلے تین پہلا مسئلہ (سوائے نماز یومیہ کے اور) واجب نمازون کو ہر وقت پڑہ سکتا ہے ادا ہون یا قضا (یعنے کوئی وقت انکا مانع نہین) جبتک کہ نماز حاضر کا وقت تنگ نہو (نافلہ یومیہ کے سوائے) اور سنتی نمازین اس وقت تک پڑہ سکتا ہے جب تک کہ نماز واجب کا وقت داخل نہو دوسرا مسئلہ سنتی نماز کا ابتدا کرنا طلوع وغروب آفتاب کے وقت اور دوپہر کو سوائے روز جمعہ کے اور نماز صبح وعصر کے بعد مکروہ ہے نماز سببی کے سوائے (جیسے نماز زیارت ونماز حاجت) تیسرا مسئلہ اول وقت مین نماز پڑہنا افضل ہے سوائے بعض مقامات کے (جیسے کسیکو آخر وقت تک زوال عذر کی امید ہو یا روزہ دار ہو کہ افطار کا انتظار

بعضها وکل قوم یتوجهون الی رکنهم فالعراقی لاهل العراق والیمانی
لاهل الیمن والمغربی لاهل المغرب والشامی لاهل الشام وعلامة
العراق جعل الفجر بحذاء منکبه الایسر والشفق بمنکبه الایمن وعین الشمس
عند الزوال علی طرف الحاجب الایمن مما یلی الانف والجدی خلف
منکبه الایمن ومع فقد الامارات یصلی الی اربع جهات مع الاختیار
ومع الضرورة الی ای جهة شاء ولو ترک استقبال القبلة عمداً اعاد
فی الوقت وخارجه ولو کان ظاناً او ناسیاً وکان بین المشرق والمغرب

لوگ اس کے منتظر ہون یا خود روزہ دار کا نفس افطار کا مشتاق ہو جو نماز مین حضور قلب کا
مانع ہو اور نماز مغرب کی تاخیر اس شخص کے لئے جو عرفات سے مشعر کیطرف کوچ کرے
نماز کی تاخیر اس کے وقت سے اور نماز پڑھنا پہلے وقت سے جایز نہین **تیسری فصل قبلہ**
کے بیان مین (قبلہ) وہ خانہ کعبہ ہے یا قدرت (جیسے نزدیک والون کو) اور دور والون کو سمت
کعبہ ہے۔ اور کعبہ کے اندر نماز پڑہنے والا جس دیوار کی طرف چاہے منہ کرے۔ چھت پر
بعض سقف کو سامنے چھوڑ کے پڑہے اور ہر قوم (جو دور رہنے والی ہے) اپنے رکن کیطرف
منہ کرے پس رکن عراقی اہل عراق کے واسطے ہے اور رکن یمانی اہل یمن کے لئے اور رکن
غربی اہل غرب کے واسطے اور رکن شامی اہل شام کے لئے۔ اہل عراق (عرب) کی علامت
یہہ ہے کہ صبح (کے طلوع) کو بائین مونہڈے کے مقابل رکھے اور شفق مغربی کو دہنے مونڈہے
کے مقابل اور آفتاب کو زوال کے وقت دہنے ابرو کی نوک پر جو ناک کے نزدیک ہے اور
ستارہ جدی کو (جو قریب قطب شمالی کے ہے) دہنے مونہڈے کے پیچھے رکھے یہہ
نشانیان نہ ملسکین تو حال اختیار مین چار طرف نماز پڑہے اور بوقت ضرورت جسطرف

فلا اعادۃ ولو کان ایہما اعاد فی الوقت ولو کان مستدبرا القبلۃ اعاد مطلقا ولا یصلی علی الراحلۃ اختیارا الا النافلۃ **الفصل الرابع فی** اللباس ویجب ستر العورۃ اما بالقطن او الکتان او ما ینبتہ الارض من انواع الحشیش او بالخز الخالص او بالصوف والشعر والوبر مما یوکل لحمہ او جلدہ مع التذکیۃ ولا یجوز الصلوۃ فی جلد میتۃ وان دبغ وجلد ما لا یوکل لحمہ وان ذکی ودبغ ولا فی صوفہ وشعرہ ووبرہ ولا الحریر المحض للرجال مع الاختیار ویجوز فی الحرب وللنساء والرکوب علیہ والافتراش لہ

چاہیے پڑھے ۔ اگر عمداً رو بقبلہ نہو تو وقت اور خارج وقت مین اعادہ کرے ۔ اگر قبلہ کے منطقہ سے یا بھولکر ما بین مغرب و مشرق نماز پڑھے تو اعادہ نہین ہے (یہ اہل عراق عرب کا حکم ہے اور اہل دکن گمان سے یا بھولکر ما بین شمال و مغرب یا ما بین جنوب و مغرب نماز پڑھین تو اعادہ نہین) اگر (اہل عراق) مشرق یا مغرب کی طرف (گمان سے یا بھولکر) نماز پڑھین تو وقتمین اعادہ کرین ۔ اگر قبلہ کیطرف پشت کرے تو ہر حالمین اعادہ کرے ۔ حال اختیار مین سواری پر نماز (واجب) نہین پڑھسکتا ہان نافلہ پڑھسکتا ہے **(چوتھی فصل)** لباس کے بیان مین ہے شرمگاہ کو ڈھانپنا واجب ہے روی کے کپڑے یا کتان سے یا ایسی چیز سے جو زمین سے اگے گھانس کے اقسام سے یا خز خالص سے یا جانور حلال گوشت کے بالون سے خواہ وہ سخت ہون یا نرم اور اس کے چمڑے سے بشرطیکہ ذبح کیا ہو (یہہ شرط چمڑے بارہمین ہے) اور مرے ہوئے جانور کے چمڑے مین اگرچہ اسے دباغت کرین اور حرام جانور کے چمڑے مین اگرچہ ذبح اور دباغت ہو اور اس کے بال وغیرہ مین اور مرد کو ابریشم خالص مین بحال اختیار نماز پڑھنا چاہیے نہین ... مرد کو ابریشم خالص پہنا

له ولا فی المغصوب مع العلم ولا فیما یستر ظهر القدم اذا لم یکن له ساق ویکرہ فی الثیاب السود الا العمامة والخف وان یاتزر فوق القمیص وان یصطحب الحدید ظاهرا والتلثم والقباء المشد وفی غیر الحرب واشتمال الصماء - ویشترط فی الثوب الطهارۃ الا ما عفی عنه مما تقدم والملك او حکمه وعورۃ الرجل قبله ودبرہ وجسد المرأۃ کلها عورۃ ویسوغ لها کشف الوجه والیدین والقدمین وللامة والصبیة کشف الراس ویستحب للرجل ستر جمیع جسدہ والرداء افضل

بھی جایز نہین) ہان لڑائی مین جایز ہے اور عورت کے لئے (مطلق) جایز ہے اور اسپر بیٹھنا اور اس کا فرش کرنا (دونون کے لئے) جایز ہے اور لباس غصبی مین باوجود علم کے اور ایسے پاپوش مین جو پشت قدم کو ڈھانپے اور ساق پا کو (بالکل) نہ ڈھانپے نماز جایز نہین اور سیاہ لباس مین نماز پڑہنا سوائے عمامے اور موزے (اور عبا) کے مکروہ ہے (بغیر حالت نماز بھی سیاہ لباس پہننا سوائے مذکورہ چیزون کے مکروہ ہے) (اور نماز مین) کرتے کے اوپر لنگ باندہنا اور برہنہ لوہے کا ساتھ رکھنا اور دہاٹا باندہنا اور تنگ قبا پہننا غیر جہاد مین اور کسی کپڑے کا اسطرح اوڑہنا کہ دونون سرے بغلون مین سے نکال کر کاندہے پر ڈالے مکروہ ہے - شرط ہے کہ لباس پاک ہو سوائے ایسی نجاست کے جو معاف ہے جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اور چاہئے کہ لباس اپنا مملوک یا مملوک کے حکم مین ہو (جیسے کوئی اپنے لباس مین نماز پڑہنے کی اجازت دے) مرد کی شرمگاہ (جسکا ڈھانپنا ضرور ہے) آگا اور پیچھا ہے اور عورت کے لئے تمام بدن ہے ہان عورت کو مُنہ کا کہلا رکہنا اور پہونچون تک دونون ہاتون کا اور دونون قدمونکا

والمرأة ثلثة اثواب قميص ودرع وخمار۔ ولو لم يجد ساترا صلى قائما بالايماء ان امن من اطلاع غيره والا قاعدا مومیا **الفصل الخامس** فی المکان کل مکان مملوك او ماذون فيه يجوز فيه الصلوٰة ويبطل فی المغصوب مع العلم بالغصب ويشترط طهارة موضع الجبهة ويستحب الفريضة فی المسجد والنافلة فی المنزل وتكره الصلوٰة فی الحمام ووادی الضجنان والشقرة والبيداء وذات الصلاصل وبين المقابر وارض الرمل والسبخة ومواطن الابل وقرى النمل وجوف

کھلا رکھنا جایز ہے کنیز اور نابالغ لڑکی کے لیے سر بھی کھلا رکھنا جایز ہے۔ مرد کو تمام بدنکا ڈہانپنا سنت ہے (سواے ایسے اعضا کے جو ہمیشہ کھلے رہتے ہین مثل منہ اور ہاتون وغیرہ کے) اور ردا (مثل عبا کے) اوڑہنا افضل ہے۔ عورت کے واسطے کرتہ اور پیرہن اور مقنع (جس سے سر اور گردن ڈہانپے) یہہ تین کپڑے سنت ہین اگر کوئی کپڑا نملے تو کھڑا ہوکر اشارے سے نماز پڑہے بشرطیکہ کوئی وہان دیکھنے والا نہو ورنہ بیٹھکے اشارے سے پڑہے **پانچوین فصل** مکان نماز کے بیان مین ہے جو مکان اپنا ملکی ہو (یا ملک غیر ہو مگر) اس مین نماز پڑہنے کی اجازت ہو ایسے مکان مین نماز جایز ہے۔ غصبی مکانمین بشرطیکہ غصب سے واقف ہو نماز باطل ہے اور شرط ہے کہ پیشانی ٹیکنے کی جگہ پاک ہو۔ فرض نماز مسجد مین پڑہنا سنت ہے اور سنتی گہر مین اور حمام مین اور صحراے ضجنان وشقرہ وبیدا و ذات صلاصل مین (کہ یہہ سب اُن مقامون کے نام ہین جو مکے اور مدینے کے بیچ مین ہین) اور درمیان قبرون کے اور ریت کی زمین اور زمین شور یدہ اور اونٹ رہنے کی جگہہ اور چیونٹیون کے سوراخ پر اور زمین نشیب کے

الوادی وجواد الطرق والفریضة فی جوف الکعبة و بیوت المجوس و
النیران وان یکون بین یدیه او الی احد جانبیه امراءة تصلی او الی
باب مفتوح او انسان مواجه او نار مضرمة او حائط ینز من بالوعة
ولا یجوز السجود الا علی الارض او ما انبتته الارض مما لا یوکل ولا
یلبس اذا کان مملوکا او فی حکمه خالیا من النجاسة ولا یجوز علی المغصوب
مع العلم ولا علی النجاسة ولا یشترط طهارة مساقط بقیة اعضاء السجود
ولا یجوز السجود علی ما لیس بارض کالجلود او ما خرج عنها بالاستحالة کالمعادن

بیچ میں جہاں سے پانی بہتا ہے اور بڑے رستوں میں اور واجب نماز کعبے میں اور
آتش پرستوں کے گھروں میں اور جہاں آگ روشن رہتی ہو اور اس جگہہ جہاں
عورت سامنے یا پہلو میں نماز پڑہتی ہو یا سامنے دروازہ کھلا ہو یا کوئی آدمی نماز کی
طرف منہ کئے ہو یا سامنے آگ روشن ہو یا ایسی دیوار ہو جس سے نجاست ٹپکتی ہو۔
ان سب مقامات میں) نماز پڑہنا مکروہ ہے (احتیاط یہہ ہے کہ جہاں عورت نماز
پڑہتی ہو اس کے پیچھے یا پہلو میں دس ہاتھ کے فاصلہ تک نماز نہ پڑھے) اور
سوائے زمین کے یا سوائے ایسی چیز کے جو زمین سے اُگی ہو اور کھانے اور پہننے
کی نہو جو اپنے ملک یا اُسکے حکم میں ہو اور نجس نہو اور کسی چیز پر سجدہ جائز نہیں اور غصبی
شئے پر باعلم غصب اور نجس شئے پر سجدہ جائز نہیں۔ باقی اعضائے سجود کے مقاموں کا
پاک ہونا شرط نہیں ہے (یعنے سوائے سجدہ گاہ کے اور مقام نجس ہو بشرطیکہ خشک ہو
اور مصلی کے بدن ولباس کے نجس ہوجانیکا خوف نہو تو وہاں نماز ہوسکتی ہے) جو چیز
زمین سے نہ اُگے اس پر سجدہ جائز نہیں جیسے چمڑا یا وہ چیز جو زمین سے تحلیل ہوکر خارج ہو۔

ويجوز السجود مع عدم الارض على الثلج والقير وغيرهما ومع الحر على الثوب وان نفقد فعلى اليد **الفصل السادس** في الاذان والاقامة وهما مستحبان في جميع الصلوات الخمس اداءً وقضاءً سفرا وحضرا وللجامع رجلاً كان او امراة بشرط ان تسر المراة وتتاكدان في الجهرية خصوصا في الغداة والمغرب وصورة الاذان الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر - اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله

جیسے یاقوت وزمرد وغیرہ معدنیات) اگر زمین نملے تو برف اور قیر پر اور دوسری چیز پر سجدہ کرے (قیر عرب مین ایک مشہور شئے ہے جو زمین سے نکلتی ہے اور کشتی وغیرہ پر لگائی جاتی ہے) اگر ایسی گرمی ہو کہ زمین پر سجدہ نکر سکے تو کپڑے پر اور وہ بھی نملے تو ہاتھ پر سجدہ کرے **چھٹی فصل** اذان واقامہ کے بیان مین ہے یہہ دونون پانچون نمازون مین مسنون ہین ادا ہون یا قضا۔ تنہا پڑھے یا جماعت سے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ عورت آہستہ کہے نماز جہریہ مین خصوص صبح اور مغرب مین اذان واقامہ کی تاکید ہے اذان اسطرح پر ہے اللہ اکبر چار مرتبہ اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ اشهد ان محمداً رسول اللہ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَل دو مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دو مرتبہ (مترجم لکھتا ہے حضرت امیر کی ولایت پر گواہی دینا اذان مین داخل نہین ہے ہان اگر کوئی شخص بقصد عدم جزئیت اذان محض تبرکاً اشهد ان علیاً ولی اللہ کہے تو مضایقہ نہین ہے) اقامہ مثل اذان کے ہے مگر شروع مین تکبیر دو مرتبہ اور آخر مین لا الہ الا اللہ ایکمرتبہ

حي على الصلوٰة حي على الصلوٰة۔ حي على الفلاح حي على الفلاح۔ حي على خير العمل حي على خير العمل الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله لا اله الا الله۔ والاقامة مثله الا التكبير فانه يسقط عنه مرتان في اوله والتهليل يسقط منه مرة واحدة في آخره ويزيد قد قامت الصلوٰة مرتين بعد حي على خير العمل فجميع فصولهما خمسة وثلثون فصلا ولا يوذن قبل دخول الوقت الا في الصبح ويستحب اعادته بعد دخوله ويشترط فيهما الترتيب ويستحب كون المؤذن عدلا صيتا بصيرا بالاوقات

اور حي على خير العمل کے بعد قد قامت الصلوٰة دو مرتبہ کہے۔ اذان و اقامہ کی تمام فصلین پینتیس ہین۔ صبح کی نماز کے سوائے اور کسی نماز کے لئے وقت سے پہلے اذان نکہین اور صبح کو وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ اذان کہنا سنت ہے۔ اذان و اقامہ مین ترتیب شرط ہے اور موذن عادل۔ خوش آواز۔ وقت پہچاننے والا۔ با طہارت بلندی پر کہڑا ہوا رو بقبلہ۔ آواز بلند کرنیوالا اذان مین تانی کرنیوالا۔ اقامہ مین جلدی کرنیوالا ہونا۔ سنت ہے (اذان مین تانی سے یہہ مراد ہے کہ ہر ہر فقرہ کو ٹہر ٹہر کے کہے جلدی نکرے بخلاف اقامہ کے) اذان و اقامہ مین ایک نشست یا ایک سجدے یا ایک قدم بڑہانے سے فاصلہ دینا سنت ہے چلتے ہوے یا سواری پر با امکان اذان کہنا اور ہر فقرے کے آخر کے اعراب کو ظاہر کرنا اور اذان و اقامہ کے فصول مین بات کرنا اور کسی فقرہ کو بغیر قصد اعلان دو مرتبہ سے زیادہ کہنا مکروہ ہے اور الصلوٰة خير من النوم اذان مین کہنا جائز نہین ہے **دوسرا باب** افعال نماز کے بیان مین ہے (دو قسم پر ہین) واجب۔ سنت اس مین کئی فصلین ہین پہلی **فصل واجبات نماز کے بیان مین**

متطهرا قائما على مرتفع مستقبلا للقبلة رافعا صوته مرتلا للاذان محدرا للاقامة فاصلا بينهما بجلسة او سجدة او خطوة ويكره ان يكون ماشيا او راكبا مع القدرة وان يعرب اواخر الفصول والكلام في خلالهما والترجيع بغير الاشعار ويحرم قول الصلوة خير من النوم

الباب الثاني في افعال الصلوة وهي واجبة ومندوبة فههنا فصول **الاول** في الواجبات وهي ثمانية الاول النية مقارنة لتكبيرة الاحرام ويجب في النية القربة والتعيين والوجوب او الندب

وہ آٹھ ہین **اوّل** نیت تکبیرۃ الاحرام سے متصل اور نیت مین قصد قربت اور نماز کی تعیین اور وجوب وسنت اور ادا وقضا کا مقرر کرنا اور نیت کو آخر نماز تک باقی رکھنا واجب ہے۔ **دوسرے** تکبیرۃ الاحرام۔ یہہ رکن ہے اسیطرح نیت بھی (رکن ہے) اسکی صورت یہہ ہے۔ اللہ اکبر اور باقدرت اسکا ترجمہ کافی نہین۔ اسکا سیکھنا واجب ہے۔ گونگا دلمین تصور کرکے اشارہ کرے اور بوقت تکبیرۃ الاحرام کھڑا ہونا شرط ہے باامکان۔ اور ہاتون کو کانون کی لوتک اٹھانا سنت ہے **تیسرے قیام** وہ باامکان رکن ہے اگر عاجز ہو تو ٹیکا دیکر کھڑا رہے یہہ بھی نہو سکے تو بیٹھکے نماز پڑھے اور بیٹھنا بھی نجائے تو کروٹ لیٹکے اشارےسے پڑھے۔ یہہ بھی نہو سکے تو چت لیٹکے پڑھے **چوتھے قرائت** دو رکعتی نماز (کی دونون رکعتون) مین اور دوسری نمازون کی پہلی دو رکعتون مین سورۂ حمد اور ایک دوسرا سورہ پڑھنا واجب ہے ترجمہ کافی نہین۔ اور اچھا نہ پڑھسکے تو باامکان سیکھنا واجب ہے۔ اگر سیکھنا ممکن نہو تو جس قدر اچھا پڑھ سکتا ہو اسیقدر پڑھے۔ اگر بالکل نہ پڑھ سکتا ہو تو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ بقدر سورۂ حمد کے اور گونگا زبان کو حرکت دے

والاداء او القضاء واستدامتها حکما الی الفراغ **الثانی** تکبیرۃ
الاحرام وھی رکن وکذا النیۃ وصورتھا اللہ اکبر ولا تکفی الترجمۃ
مع القدرۃ ویجب التعلم والاخرس یشیر بھا مع عقد قلبہ وشرطھا
القیام مع القدرۃ ویستحب رفع الیدین بھا الی شحمتی الاذنین **الثالث**
القیام وھو رکن مع القدرۃ ولو عجز اعتمد فان تعذر صلی قاعدا ولو
عجز صلی مضطجعا بالایماء ولو عجز صلی مستلقیا مومیا۔ **الرابع** القراءۃ
ویجب الحمد والسورۃ فی الثنائیۃ والاولیین فی غیرھما ولا یجزی

اور دلمین پڑہے تیسری اور چوتھی رکعت مین اختیار ہے خواہ سورہ حمد پڑہے یا تسبیحات اربعہ
اس کی صورت یہہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
(احوط یہہ ہے کہ ان تسبیحات کو تین مرتبہ پڑہے) **صبح** کی نماز و مغرب و عشا کی پہلی دو
رکعتین پکارکے پڑہنا واجب ہے (اسے جہر کہتے ہین) اور باقی آہستہ **اور** واجب نماز
مین سورہاے عزایم پڑہنا اور ایسا سورہ جس کے پڑہنے مین وقت جاتا رہے اور الحمد کے
بعد دو سورے پڑہنا جایز نہین **نماز** اخفاتی مین آواز بلند سے بسملہ پڑہنا اور سورہ جمعہ
و منافقین نماز جمعہ مین یا ظہر روز جمعہ مین پڑہنا **سنت ہے** (چار رکعتی نماز کی اخیر دو
رکعتون مین اور مغرب کی آخر رکعت مین سورہ حمد پڑہے تو احوط یہہ ہے کہ بسملہ اسمین
آہستہ پڑہے) سورہ حمد کے اخیر مین آمین کہنا جائز نہین کہ اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے
پانچوین رکوع نماز کسوف و آیات کے سوا (تمام نماز دن کی) ہر رکعت مین ایک مرتبہ
رکوع واجب ہے اور وہ رکن ہے (رکوع مین) اسقدر جھکنا واجب ہے کہ ہتھیلیان گھٹنون تک
پہونچین اگر اتنا نہ جھک سکے تو جتنا ہوسکے بجالائے اور بالکل نہ جھک سکے تو اشارہ کرے اور

المترجمۃ ویجب التعلم لولم یحسن مع المکنۃ ومع العجز یصلی بما یحسن ولولم یحسن شیا کبر اللہ وھللہ والاخرس یحرک لسانہ ویعقد بھا تلبیہ ویتخیر فی الثالثۃ والرابعۃ بینھما وبین التسبیح الاربعۃ وصورتہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ویجب الجھر فی الصبح واولی المغرب والعشا والاخفات فی البواقی ولایجوز قراءۃ العزائم فی الفرایض ولامایفوت الوقت بقرائتہ ولاقرائۃ سورتین بین بعد الحمد ویستحب الجھر بالبسملۃ فی الاخفات وقراءۃ الجمعۃ والمنافقین

واجب ہے کہ بمقدار ایک تسبیح کے رکوع مین ٹھہرے اور ایک مرتبہ اسطرح سے تسبیح کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ پہر سیدہا کہڑا ہوکر (ایک دم کے موافق) ٹھہرے **اور سُنّت ہے** کہ رکوع مین جاتے وقت تکبیر کہے اور دونون ہاتھ اٹھائے اور رکوع مین ہاتھ گہٹنون پر رکھے۔ انگلیان کھلی رہین۔ گہٹنون کو پیچھے کیطرف ہٹائے پشت سیدہی کرے گردن کو بڑہائے اور دعا (جو منقول ہے) پڑہے اور تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ (یعنے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ) پڑہے اور رکوع سے سر اُٹھاکر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے۔ اور رکوع مین ہاتھ کپڑون کے اندر رکھنا مکروہ ہے

چھٹے سجدہ ہر رکعت مین دو سجدے واجب ہین اور وہ دونون ملکے رکن ہین۔ ہر سجدہ مین ساتھ اعضا یعنے پیشانی اور دونون ہاتھ اور دونون گھٹنے اور دونون پاؤن کے انگوٹھے ٹیکنا واجب ہے اور واجب ہے کہ سجدہ کا مقام کہڑا ہونے کے مقام سے ایک اینٹ (یعنے چار انگشت) سے زیادہ بلند نہو۔ اگر سجدہ نکر سکے تو اشارہ کرے یا کوئی چیز بلند کرکے اس پر سجدہ کرے (کسی چیز کو اُٹھاکر اس پر سجدہ کرنا مقدم ہے

فی الجمعۃ وظہرھا ویحرم قول امین اخرالحمد نیبطل - **الخامس** الرکوع ویجب فی کل رکعۃ مرۃ الا فی الکسوف والآیات وھو رکن ویجب ان ینحنی بقدر ان یصل کفاہ الی رکبتیہ ولو عجز اتی بالممکن والا اومیٰ وان یطمئن بقدر التسبیح وان یسبح مرۃ واحدۃ صورتھا سبحان ربی العظیم وبحمدہ وان ینتصب قائما مطمئنا ویستحب التکبیر لہ و رفع الیدین بہ ووضع یدیہ علی رکبتیہ منفرجات الاصابع وردھما الی خلفہ وتسویۃ ظہرہ وعنقہ والدعاء وزیادۃ التسبیح وان یقول

اگر یہہ بھی نہو سکے تو اشارہ کرے) واجب ہے کہ بقدر یک تسبیح سجدہ مین ٹھہرے اور ایک مرتبہ تسبیح اسطرح کہے) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ دونون سجدون کے درمیان اطمینان سے بیٹھے اور ایسی چیز پر پیشانی رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور سجدے مین جاتے اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا اور (حالت قیام سے سجدے مین جانے وقت) گھٹنون سے پہلے زمین پر ہاتہہ ٹیکنا اور خاک پر ناک پہونچانا اور دعا (جو سجدے مین مستحب ہے) پڑہنا اور زیادہ تسبیح کہنا (تین یا پانچ یا سات مرتبہ) اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا اور دونون سجدون کے مابین دعا پڑہنا (یعنے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ -) اور گھٹنے اُٹھانے سے پہلے دونون ہاتہہ ٹیک کر کھڑا ہونا سنت ہے اور کُتّے کیطرح بیٹھنا مکروہ ہے۔ **ساتوین تشہد** دو رکعتی نماز مین ایک مرتبہ اور تین رکعتی اور چار رکعتی نماز مین دو مرتبہ (یعنے دوسری رکعت اور اخیر رکعت مین) تشہد پڑہنا واجب ہے اور بقدر تشہد کے بیٹھنا اور شہادتین اور درود پڑہنا نبی و آل نبی علیہم السلام پر واجب ہے کم سے کم اسطرح کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ

بعد رفع الراس سمع اللہ لمن حمدہ وبکرہ ان یرکع ویداہ تحت ثیابہ **السادس** السجود ویجب فی کل رکعۃ سجدتان وھما رکن ویجب فی کل سجدۃ السجود علی سبعۃ اعضاء الجبھۃ والیدین والرکبتین وابھامی الرجلین وعدم علو موضع السجود علی موضع القیام بازید من لبنۃ ولو نفذ السجود وما او رفع شیئا وسجد علیہ وان یطمئن بقدر التسبیح وان یسبح مرۃ واحدۃ وصورتھا سبحان ربی الاعلی وبحمدہ وان یجلس بینھما مطمئنا وان یضع جبھتہ

ان محمدا رسول اللہ اللھم صل علی محمد وال محمد (احوط یہ ہے کہ اسطرح کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) **اور سنت ہے** کہ متورک بیٹھے (اسطرح سے کہ دونوں پاؤں دہنی طرف نکالے اور بائیں تلوے کو دہنے پاؤں کی پشت پر رکھے) تشہد کے (پہلے) اور بعد دعائے (منقول) پڑھے **آٹھویں سلام** اس کے وجوب میں اختلاف ہے (قول اصح واشہر واحوط وجوب ہے) اس کی صورت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ **اور سنت ہے** کہ منفرد نماز پڑھنے والا قبلہ کیطرف سلام کہے اور گوشہ چشم سے دہنی طرف اشارہ کرے اور امام (دہنی طرف) منہ سے اشارہ کرے اور ماموم بھی دہنی طرف اپنے منہ سے اشارہ کرے اور ماموم کے بائیں طرف کوئی آدمی ہو تو اسطرف بھی اشارہ کرے (اور ایک دوسرا سلام بھی کہے) **دوسری فصل** نماز کے مستحبات کے

على ما يصح السجود عليه ويستحب التكبير له وعند رفع الراس والسبق بيديه على الارض والارغام بالانف والدعاء والتسبيح الزائد والطمانينة عقيب رفعه من الثانية والدعاء بينهما والقيام معتمدا على يديه سابقا برفع ركبتيه ويكره الاقعاء **السابع** التشهد ويجب فى كل ثنائية مرة وفى الثلاثية والرباعية مرتين ويجب فيه الجلوس بقدره والشهادتان والصلوة على النبى وآله والقدر اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله اللهم صل على محمد وآل محمد ويستحب

بیان مین ہے وہ پانچ ہین **اول** نماز کی ابتدا مین ساتھہ تکبیرین کہنا اور ان کے درمیان تین دعائین پڑہنا۔ اُن ساتھہ تکبیرونمین سے ایک تکبیرۃ الاحرام ہے۔ **دوسرے** قنوت کہ (ہر نماز کی) دوسری رکعتمین رکوع سے پہلے حمد اور سورے کے بعد پڑہے اور اگر بھولجائے تو رکوع کے بعد قضا بجالائے **تیسرے** حال قیام مین سجدے کے مقام پر دیکہنا اور حال قنوتمین ہتھیلیون کو اور حالت رکوع مین پاؤن کے بیچمین اور سجدہمین ناک کیطرف اور بیٹھنے کے وقت گود کیطرف دیکہنا۔ **چوتھے** دونون ہاتون کا حالت قیام مین رانونپر گھٹنون کے مقابل رکھنا اور قنوت مین مُنہ کے مقابل اور رکوع مین گھٹنون پر اور سجدہمین کانون کے برابر اور بیٹھتے وقت رانونپر **پانچوین** تعقیب پڑہنا کم سے کم تسبیح زہرا علیہا السلام ہے۔ زیادہ کی انتہا نہین اور سنت ہے کہ منقول دعائین پڑہے **تیسری فصل** مبطلات نماز کے بیانمین ہے اول جو چیز کہ طہارت کو توڑتی ہے وہ نماز کو باطل کرتی ہے اگرچہ سہواً ہو دوسرے عمداً پیچھے دیکہنا تیسرے کلام (عمداً) دو حرف ہون یا زیادہ قرآن و

ان یجلس فیه متورکا وان یدعو بعد الواجب **التسلیم** وفی وجوبه خلاف وصورته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین او السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ویستحب ان یسلم المنفرد الی القبلة ویومی بمؤخر عینیه والامام بصفحة وجهه والماموم عن یمینه و بیساره ان کان علی یساره احد **الفصل الثانی** فی مندوبات الصلوٰة وهی خمسة الاول التوجه بسبع تکبیرات بینها ثلثة ادعیة واحدة منها تکبیرة الاحرام الثانی القنوت وهی فی کل ثنائیة قبل الرکوع

دعا کے سوائے چوتھے پکار کے ہنستا پانچوین فعل کثیر جو نماز کے افعال سے خارج ہو چھٹے امور دنیا کے لئے رونا ساتوین ہاتھ باندہنا اور دہنے یا بائین منہ پہیر کے دیکھنا اور جمائی اور انگڑائی لینا اور انگلیان چٹکانا اور فعل عبث کرنا اور کتے کیطرح بیٹھنا اور ناک چھنکنا اور تھوکنا اور سجدے کے مقام کو پہونکنا اور ایک حرف سے آہ کرنا اور بول و براز کو روکنا مکروہ ہے (بول و براز کو روکنا جو مکروہ ہے اس کے یہہ معنے ہین کہ چاہیے نماز کے پہلے رفع حوائج کرے بول و براز کو روک کر نماز پڑہنے مین مشغول نہو) (اور احوط یہہ ہے کہ نماز مین دہنے بائین بھی ندیکھے) نماز توڑنا بغیر ضرورت کے حرام ہے اور مرد کو جوڑا باندہنے مین دو قول ہین (احوط یہہ ہے کہ نہ باندہے) اور (حالت نماز مین) دعا کرنا چھینکنے والے کے لئے اور سلام کا جواب دینا اور دعائے مباح پڑہنا جایز ہے (بلکہ نمازیکو کوئی سلام علیک کہے تو اس کے جواب مین بھی سلام علیک کہنا واجب ہے علی الاحوط) **تیسرا باب** باقی واجب نمازون کے بیان مین ہے اس مین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** نماز جمعہ کے بیان مین ہے

وبعد القراءۃ وتقضیہ لو نسیہ بعد الرکوع الثالث نظرہ فی حال قیامہ الی موضع سجودہ وفی حال قنوتہ الی باطن کفیہ وفی رکوعہ الی ما بین رجلیہ وفی سجودہ الی طرف انفہ وفی جلوسہ الی حجرہ **الرابع** وضع الیدین نائما علی فخذیہ بحذاء رکبتیہ وفانتا تلقاء وجہہ وراکعا علی رکبتیہ وساجدا بحذاء اذنیہ وجالسا علی فخذیہ الخامس التعقیب واقلہ تسبیح الزہراء ولاحصر لاکثرہ ویستحب ان یاتی بالمنقول **الفصل الثالث** فی قواطع الصلوٰۃ ویبطلہا کل نواقض الطہارۃ وان کان سہوا

وہ ظہر کے عوض میں دو رکعتیں ہیں اسکا وقت زوال آفتاب سے ہے یہانتک کہ ہر شئے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے - اور اس کی شرطیں یہہ ہیں کہ بادشاہ عادل ہو (یعنے امام برحق) یا وہ شخص جسے امام مقرر کرے - اور کم سے کم مع امام پانچ آدمی ہوں - امام دو خطبے پڑہے جنمیں الحمد للہ اور صلوات بر رسول و آل رسول اور وعظ اور قرآن کا ایک چھوٹا سورہ ہو (یہہ نماز) جماعت سے پڑہی جائے اور دوسری جگہ تین میل سے کم نماز جمعہ نہو - باحصول شرائط ہر مرد مکلف آزاد پر جو بیمار اور اندہا لنگڑا اور بہت بوڑہا اور مسافر نہو نماز جمعہ واجب ہے اگر کسی شخص میں اور اس مقام میں جہاں نماز جمعہ پڑہی جاتی ہے چہہ میل سے زیادہ فاصلہ ہو تو اسکا حاضر ہونا واجب نہیں - نماز جمعہ قضا ہو جائے تو ظہر واجب ہے دونوں خطبے زوال کے بعد نماز جمعہ سے پہلے پڑہنا اور خطیب کا کھڑا ہونا بامکان واجب ہے اور خطبے پڑہنے وقت طہارت سنت ہے اور نیز سنت ہے کہ خطیب بلیغ ہو اور ہمیشہ نماز جمعہ پڑہتا ہو اور ردا اوڑہے ہوئے عمامہ

و تعمد الالتفات الی ما ورائہ والکلام بحرفین فصاعداً ماليس بالقرآن ولا دعاء والقهقهة والفعل الكثير الخارج عنها والبكاء لامور الدنيا والتكفير ويكره الالتفات يميناً وشمالاً والتثاءب والتمطى والفرقعة والعبث والاقعاء والتثاؤب والبصاق ونفخ موضع السجود والتاوّه بحرف ومدافعة الاخبثين ويحرم قطع الصلوٰة بغير ضرورة وفی عقص الشعر للرجل قولان ويجوز تسمية العاطس ورد السلام والدعاء المباح

الباب الثالث فی بقية الصلوٰة الواجبة

وفيه فصول

الفصل الاول فی الجمعة وهی رکعتان عوض الظهر ووقتها

باندھے ہوئے کسی شئے پر (مثل عصا یا تلوار کے) تکیہ لئے ہوئے خطبے پڑھے اور سنت ہے کہ لوگ دونوں خطبے (کان رکھکے) سنیں یہاں کئی مسائل ہیں پہلا مسئلہ جمعہ کو عصر کی اذان بدعت ہے۔ دوسرا مسئلہ اذان کے بعد خرید و فروخت حرام ہے مگر صحیح ہوجائے گی۔ تیسرا مسئلہ غیبت امام میں اجتماع ممکن ہو تو نماز جمعہ مستحب ہے۔ چوتھا مسئلہ نافلہ کی بیس رکعتیں پڑھنا اور سر منڈانا اور ناخن اور شارب لینا اور مسجد کیطرف آہستگی و وقار سے چلنا اور اچھا لباس پہننا اور خوشبو ملنا اور دعا پڑھنا اور حمد و سورہ (نماز جمعہ میں) پکار کے پڑھنا سنت ہے

دوسری فصل نماز عیدین کے بیان میں

ہے وہ بشرائط جمعہ جماعت سے واجب ہے اگر شرطیں نپائی جائیں تو جماعت سے اور منفرداً سنت ہے اسکا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اگر ترک ہوجائے تو قضا نہیں۔ اس کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ الاعلیٰ پڑھے پھر پانچ تکبیریں کہے ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے پھر چھٹی تکبیر کہکے رکوع اور دو سجدے بجالائے

من زوال الشمس الی ان یصیر ظل کل شئی مثله وشروطها السلطان العادل او من نصبه والعدد وهو خمسة نفر احدهما الامام والخطبتان وهما الحمد لله والصلوٰة علی النبی واله والوعظ وقرائة سورة خفیفة من القرآن والجماعة وان لا یکون هناك جمعة اخری بینهما اقل من ثلثة فراسخ وتجب مع الشرایط علی کل مکلف حر ذکر سلیم من المرض والعمی والعرج ولا یکون همّا ولا مسافرا ولو کان بینه وبین الجمعة ازید من فرسخین لم تجب الجمعة ولو فاتت وجبت الظهر ویجب ایقاع الخطبتین بعد الزوال قبلها

پھر کھڑا ہو کر الحمد کے بعد والشمس پڑھے پھر چار تکبیرین کہے ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے پھر پانچوین تکبیر کہکے رکوع اور دونون سجدے بجالائے (اور نماز تمام کرے) عیدین کی نماز کے لئے برہنہ پا آہستگی و وقار سے صحرا کو جانا اور عید فطر مین جانے سے پہلے افطار کرنا اور عید اضحی مین آنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرنا۔ اور عید فطر مین چار نمازون کے بعد تکبیرین کہنا سنت ہے ان کی ابتدا شب عید کی مغرب سے اور (انتہا) نماز عید تک ہے (تکبیرین یہہ ہین اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا) عید اضحی مین اگر منے مین ہو تو پندرہ نمازون کے بعد تکبیرات کہنا سنت ہے ابتدا ظہر روز عید سے ورنہ دس نمازون کے بعد (اسطرح سے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا) یہان کئی مسائل ہین پہلا مسئلہ

وقیام الخطیب مع القدرۃ ویستحب فیہما الطہارۃ وان یکون الخطیب بلیغاً ملازماً علی الصلوٰۃ مرائیاً یا معتمداً علی شئی والاصغاء الیہما۔ **مسائل** الاولی الاذان الثانی بدعۃ الثانیۃ یحرم البیع بعد الندا ء وینعقد الثالثۃ لو ملّن الاجتماع حال الغیبتہ استحب الجمعۃ الرابعۃ یستحب التنفل بعشر رکعۃ وحلق الراس وقص الاظفار واخذ الشارب والمشی بسکینۃ ووقار والتنظیف والتطیب والدعاء والجہر بالقراءۃ۔

الفصل الثانی فی صلوٰۃ العیدین وہی واجبۃ جماعۃ بشروط

نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نافلہ پڑہنا مکروہ ہے مگر مسجد نبی ہین (کوئی منحصر ہو تو عیدگاہ کو) جانے سے پہلے نافلہ پڑہ سکتا ہے **دوسرا مسئلہ** بعض علمائے لکھا ہے کہ تکبیرات زائدہ (جو قنوت سے پہلے کہی جاتی ہین) واجب ہین اسیطرح قنوت بھی **تیسرا مسئلہ** نماز کے بعد دو خطبے پڑہنا واجب ہے **چوتہا مسئلہ** (روز عید) طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید سے پہلے سفر حرام ہے اور طلوع آفتاب سے پہلے مکروہ ہے **تیسری فصل** سورج گہن (وغیرہ) کی نماز کے بیان مین ہے سورج گہن اور چاند گہن اور زلزلہ اور آندہی وغیرہ خوفہائے آسمانی کے وقت دو رکعت نماز پڑہنا واجب ہے ہر رکعتین پانچ رکوع اور دو سجدے ہین اُس کی کیفیت یہہ ہے کہ نیت کر کے تکبیر کہے اور الحمد پڑہکے ایک تمام سورہ یا بعض (آیات سورے کے) پڑہے پہر رکوع کر کے سیدہا کہڑا ہو پس اگر (پہلے) سورہ تمام پڑہا ہو تو پہر الحمد اور ایک سورہ تمام یا بعض پڑہے اور پہر رکوع کرے اسیطرح پانچ رکوع بجا لاوے اور اگر سورہ تمام

الجمعۃ ومع فقدھا تستحب جماعۃ وفرادی ووقتھا بعد طلوع الشمس الی الزوال ولا تقضی لو فاتت وھی رکعتان یقرء فی الاولی الحمد والاعلی ثم یکبر خمسا ویقنت بینھا ثم یکبر السادسۃ للرکوع ویسجد سجدتین ثم یقوم ویقرء الحمد والشمس ثم یکبر اربعا ویقنت بینھا ثم یکبر الخامسۃ للرکوع ویسجد سجدتین ویستحب الاصحار بھا والخروج حافیا بسکینۃ ووقار وان یطعم قبل خروجہ فی الفطر وبعدھا فی الاضحی مما یضحی بہ والتکبیر عقیب اربع صلوٰۃ اولھا المغرب واخرھا العید

نہین پڑہا ہو تو وہ سورہ تمام ہوے تک ایک الحمد پر اکتفا کرے پس جب پانچوان رکوع کر چکے تو تکبیر کہکے دو سجدے بجالائے پہر کہڑا ہوا اور دوسری رکعت بھی مثل پہلی کے ادا کرکے تشہد پڑہکے سلام کہے اور سنت ہے کہ اس نماز مین بڑے بڑے سورے پڑہے۔ رکوع قیام کے برابر بجالائے (یہہ نماز) جماعت سے ادا کرے وقت باقی ہو تو دوبارہ نماز پڑہے اور ہر رکوع سے سیدہا ہوتے وقت تکبیر کہے مگر پانچوین اور دسوین رکوع سے کہڑا ہوتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا سنت ہے۔ اور پانچ قنوت پڑہے (یعنے ہر دوسرے رکوع سے پہلے ایک قنوت) سورج گہن اور چاند گہن کی نماز کا وقت گہن شروع ہونیسے کہلنے کی ابتدا تک ہے اور دوسرے آیات کا وقت اس کے باقی رہنے تک اور نماز زلزلہ کا وقت تمام عمر ہے (یعنے جب پڑہے ادا پڑہے اسکی قضا نہین) اگر ان نمازون کو عمداً یا بہو لکر ترک کرے تو قضا پڑہے۔ اگر کسوف وخسوف سے) واقف نہو بعد معلوم ہوا اس صورت مین اگر تمام گہن لگا ہی

فی الفطر و فی الاضحی عقیب خمس عشرۃ اولها الظهر یوم العید لمن کان
بمنی و فی غیرها عقیب عشرۃ **مسائل الاولی** یکره التنفل قبلها و بعدها
الا فی مسجد النبی قبل خروجه **الثانیة** قیل التکبیر الزائد واجب
وکذا القنوت **الثالثة** یجب الخطبتان بعدهما **الرابعة** یحرم
السفر بعد طلوع الشمس قبل الصلوۃ و یکره قبله **الفصل الثالث**
فی صلوۃ الکسوف و تجب عند کسوف الشمس و خسوف القمر و الزلزلة
و الریاح المخوفة و غیرها من اخاویف السماء رکعتان یشتمل کل رکعة

تو قضا پڑھے اور نہین تو نہین اگر نماز آیات کا وقت فریضہ حاضرہ (یعنے نماز
یومیہ) سے ملجائے تو اختیار ہے جسے چاہے پہلے پڑھے جب تک کہ کسی کا
وقت تنگ نہو اور دو نو وقت تنگ ہون تو نماز حاضر کو مقدم کرے۔
اس صورت مین نماز آیات کی قضا نہین بشرط عدم تقصیر **چوتھا باب**
سنتی نمازون کے بیان مین ہے بعض انہین سے نماز استسقا ہے (یعنے
طلب بارش) کمی آب کے وقت اس نماز کی تاکید ہے اس کی کیفیت
مثل نماز عید کے ہے مگر قنوت مین دعائے زیادتی باران و طلب رحمت
کرے اور سنت ہے کہ دعائے منقولہ پڑھے۔ سب لوگ تین روزے
رکہین (تیسرا روزہ جمعہ یا پیر کو واقع ہو) اور سنت ہے کہ جمعہ یا پیر کو نماز کے
لئے صحرا کو جائین۔ بچون اور ماؤن مین جدائی ڈالین۔ ردائین الٹی اوڑہین
امام نماز کے بعد رو بقبلہ سو مرتبہ تکبیر کہے۔ پھر داہنی طرف سو مرتبہ سُبحان اللہ
پھر بائین طرف سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر آدمیون کی طرف

على خمس ركوعات وسجدتين وكيفيتها ان ينوي ويكبر ويقرأ الحمد
وسورة او بعضها ثم يركع وينتصب فان كان اتم السورة قرأ الحمد ثانيا
وسورة او بعضها وهكذا الى ان يركع خمساً وان لم يكن اتمها اكتفى بتمامه
عن الفاتحة فاذا ركع خمساً كبر وسجد سجدتين ثم قام وصنع ثانيا
كما صنع اولاً وتشهد وسلم ويستحب ان يقرأ فيها السورة الطوال و
مساواة الركوع القيام والجماعة والاعادة مع بقاء الوقت والتكبير
عند الانتصاب من الركوع الا في الخامس والعاشر فانه يقول سمع الله

نہ کرے اور سومرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے سب لوگ ان اذکار ہین امام کی متابعت کرین ۔
زقبولیت دعا مین دیر ہو تو دوبارہ نماز کے لئے جائین ۔ اور بعض سنتی نمازون
سے نافلہ رمضان المبارک ہے وہ ہزار رکعتین ہین ۔ ہر شب کو بیس رکعتین اور
شبہائے قدر مین (کہ انیسوین شب اور اکیسوین شب اور تیئسوین شب ہے)
سو سو رکعتین زیادہ ہین اور دہہ آخر مین دس دس رکعتین زیادہ ہین ۔ (یہہ
سب ملکے ہزار رکعتین ہوتی ہین) بعض ان مین سے شب عید فطر اور
روز عید غدیر اور شب نیمہ شعبان اور شب و روز مبعث کی نماز اور
نمازِ منسوب بعلی و فاطمہ و جعفر علیہم السلام ہے ۔ (ان کے طریقے
کتب مبسوطہ مین مثل زاد المعاد وغیرہ کے مرقوم ہین) پانچوان باب
سہو کے بیان مین ہے جو شخص واجبات نماز مین سے کسی شے کو
عمداً ترک کرے نماز باطل ہے اگرچہ جاہل مسئلہ ہو ۔ جہر و اخفات کے
سوا ہے کہ اس مین جاہل معذور ہے ۔ اسیطرح اگر عمداً اس چیز کو

لمن حمدہ و القنوت خمس مرات و وقتها فی الکسوف والخسوف من حین ابتدائه الی الانجلاء وفی غیرهما مدته وفی الزلزلة مدة العمر ولو فاتت عمداً او نسیانا قضاها ولو کان جاهلا فان کان قد احترق القرص کله قضی والا فلا ولو اتفقت وقت الفریضة الحاضرة تخیر ما لم یتضیق احدهما ولو تضیقتا قدم الحاضرة ولا قضاء مع عدم التفریط

الفصل الرابع فی الصلوٰة المندوبة

ومنها صلوٰة الاستسقاء وهی مؤکدة عند قلة المیاه وکیفیتها مثل صلوٰة العید الا انه یقنت بسوال توفیر المیاه والاستعطاف به ویستحب بالماثور

بجالائے جس کا ترک واجب ہے تو نماز باطل ہوتی ہے۔ اگر بھولے سے کسی شئے کو ترک کرے وہ رُکن ہو تو جب تک اس کا محل باقی ہے بجالائے اگر محل گذر جائے تو نماز کا اعادہ کرے۔ اگر عمداً یا سہواً رکوع زیادہ ہو نماز کا اعادہ کرے اور اگر سہواً نماز سے ایک رکعت یا دو رکعتیں کم ہوں اور یاد نہ آئے یہانتک کہ بات کرے یا پشت بقبلہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔ اگر باوجود علم مکان غصبی یا لباس غصبی یا نجس میں نماز پڑھے یا نجس شئے پر سجدہ کرے تو نماز کا اعادہ کرے۔ اگر بغیر طہارت (یعنے بے وضو و غسل) یا وقت سے پہلے یا پشت بقبلہ نماز پڑھے تو اعادہ کرے عمداً ہو خواہ سہواً اور فعل ترک شدہ رکن نہو تو اس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم یہ ہے کہ اس کا کچھ حکم نہیں (یعنے نماز صحیح ہے) وہ یہہ ہے کہ کوئی شخص الحمد اور سورہ بھول جائے یہانتک کہ رکوع میں جائے یا جہر و اخفات کو بھولے یا ذکر رکوع یا رکوع میں ٹھہرنے کو بھولے یہانتک کہ سیدھا ہو یا رکوع سے سر اٹھانا

ويصوم الناس ثلثا ويخرج يوم الجمعة او الاثنين والتفريق بين الاطفال وامهاتهم وتحويل الرداء ويكبر الامام بعدها مائة مرة مستقبل القبلة والتسبيح كذلك يمينا والتهليل يسارا والتحميد تلقاء الناس ومتابعتهم له والمعاودة مع تاخير الاجابة - ومنها نافلة رمضان وهي الف ركعة في كل ليلة عشرين وفي ليالي الافراد زيادة مائة وفي العشرة الاخرة زيادة عشر ومنها صلوة ليلة الفطر ويوم الغدير وليلة النصف من شعبان وليلة المبعث ويومه وصلوة علي وفاطمة وجعفر

یا سر اٹھا کر ٹھہرنے کو یا ذکر سجدہ یا سجدے بین ٹھہرنے کو یا سجدے کے وقت ساتھ اعضاے کسی ایک عضو کے ٹیکنے کو یا سجدہ سے سر اٹھانے کو یا سر اٹھا کر ٹھہرنے کو یا تشہد بین ٹھہرنے کو بھولے (ان سب صورتون بین نماز صحیح ہے) دوسری قسم جسکا تدارک واجب ہے وہ یہہ ہے کہ کسی شخص کو سورہ پڑھتے وقت یاد آئے کہ الحمد کو نہین پڑہا تو الحمد پڑہکے سورے کا اعادہ کرے یا سجدے سے پہلے یاد آئے کہ رکوع نہین کیا تو رکوع کرے اور اگر قیام بین یاد آئے کہ ایک سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جائے اور سجدہ کرے اور دو سجدے سہو کے بجالائے اور جو تشہد کو بھولے اسکا بھی یہی حکم ہے اگر بعد سلام کے یاد آئے کہ تشہد یا درود ترک ہوا ہے تو ان کی قضا بجالائے (اور دو سجدے سہو کے کرے) تیسری قسم شک کے بیان بین ہے اگر دو رکعتی یا تین رکعتی نماز بین یا چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتون بین شک ہو تو نماز کا اعادہ کرے اگر نجانے کہ کتنی رکعتین پڑہی ہین اس کا بھی وہی حکم ہے - اور کسی فعل بین

علیہم السلام الباب الخامس فی السہو من ترک شیئا من واجبات الصلوۃ عمداً ابطلت صلوتہ وان کان جاھلا حد الجہر والاخفات فقد عذر لو جہلہ وکذالک لو فعل ما یجب ترکہ عمداً واما الناسی فان ترک رکنا اتی بہ ان کان فی محلہ والا اعاد ولو زاد رکوعاً عمداً او سہوا اعاد ولو نقص من الصلوۃ رکعۃ او رکعتین سہوا ولم یذکر حتی تکلم او استدبر القبلۃ اعاد ولو صلی فی مکان مغصوب او ثوب مغصوب او نجس او سجد علیہ مع العلم اعاد ولو صلی بغیر الطہارۃ اعاد مطلقا وقبل الوقت او مستدبر القبلۃ اعاد وان کان غیر رکن فثلثۃ

شک ہو اور اس کا محل باقی نہو تو اسکا اعتبار نکرے اگر محل باقی ہو تو بجالاے اگر بجالانے کے بعد یاد آئے کہ پہلے بجالاچکا تہا تو اس صورتمین اگر وہ رکن ہو تو نماز کا اعادہ کرے ورنہ کچھہ نہین - اگر چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتون سے زیادہ مین شک ہو اور کسیطرف مظنہ نہو تو زیادہ پر بنا رکہے اور احتیاط کی نماز ادا کرے جیسے کوئی شک کرے دو اور تین مین یا تین اور چار مین زیادہ پر بنا رکھے جب سلام کہچکے تو ایک رکعت کہڑا ہو کر یا دو رکعتین بیٹھہ کر احتیاط کی نماز پڑہے - اگر دو اور چار مین شک ہو تو چار پر بنا رکھے اور سلام کے بعد احتیاط کی دو رکعتین کہڑا ہو کر پڑہے اور دو تین اور چار مین شک ہو تو بنا چار پر رکھے بعد سلام کے کہڑا ہوکر دو رکعتین اور بیٹھہ کر دو رکعتین بجالائے یہان مسائل ہین پہلا مسئلہ بہت اور متواتر سہو کرنے والے کے سہو کا اور امام و ماموم کے سہو کا اعتبار نہین بشرطیکہ دوسرا شخص یاد رکہے - اور سہو مین سہو نہین ہے -

اقسام الاوّل ما لاحکم له وهو من نسی القرائة حتی رکع او الجهر الاخفات او تسبیح الرکوع او طمانینة حتی انتصب او رفع الراس منه او طمانینة او تسبیح السجود او طمانینة او السجود علی احد الاعضاء السبعة او رفع الراس منه او طمانینة فی الرفع منه او طمانینة الجلوس فی التشهد الثانی ما یوجب التلافی فمن ذکر انه لم یقراء الحمد وهو فی السورة قراء الحمد واعاد السورة ومن ذکر ترک الرکوع قبل السجود رکع ومن ذکر بعد القیام ترک سجدة قعد وسجد ویسجد سجدتی السهو

دوسرا مسئلہ سنتی نمازون مین شک ہو تو کم پر بنا رکھے زیادہ پر بھی جایز ہے تیسرا مسئلہ جو سہواً (نماز مین) بات کرے یا بیٹھنے کی جگہہ کھڑا ہو یا کھڑا ہونے کے مقام پر بیٹھے یا سلام بیجا کہے تو دو سجدے سہو کے واجب ہین اسیطرح جب شک ہو چار اور پانچ رکعت مین تو چار پر بنا رکھے اور دو سجدے سہو کے بجالائے۔ چوتہا مسئلہ سہو کے سجدے نماز کے بعد ادا کرے اور دونون سجدون مین یہہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ وباللہ اللھم صل علی محمد وال محمد یا اسطرح کہے بسم اللہ وباللہ السّلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتهٗ پھر (بیٹھکے) تشہد خفیف پڑھے اور سلام کہے پانچوان مسئلہ (جو مسلمان) مکلف نماز مین خلل ڈالے (یعنے نماز نہ پڑھے یا اسے باطل کردے) عمداً یا سہواً یا خواب یا نشے کے سبب نماز قضا ہو تو قضا بجالائے اگر نماز کے تمام وقت مین بے ہوش ہو یا کافر ہو تو قضا نہین۔ مرتد زمانہ ارتداد کی قضا بجالائے۔ اگر کسی کو طہارت کے واسطے پانی اور مٹی نملے تو اس سے

ولکن لو ترک التشہد ولو ذکر بعد التسلیم ترک التشہد او الصلوۃ علی النبی
واٰلہ قضاہ **الثالث** الشک انکان فی عدد الثنائیۃ او الثلاثیۃ او
الاولیین من الرباعیۃ اعاد ولکن لو لم یعلم کم صلی وان کان فی فعل ذی انتقل
عنہ لم یلتفت والا اتی بہ فان ذکر انہ کان قد فعلہ استانف ان کان رکنا
والا فلا ولو شک فیما زاد علی الاولیین فی الرباعیۃ ولا ظن بنی علی الزائد
واحتاط فمن شک بین الاثنین والثلث وبین الثلث والاربع بنی علی
الاکثر فاذا اسلم صلی رکعۃ من قیام او رکعتین من جلوس ومن شک بین الاثنین

نماز ساقط ہے نہ ادا ہے نہ قضا (احوط یہہ ہے کہ جب طہارت پر قادر ہو قضا
پڑہے) **چھٹا مسئلہ** جب فریضہ کا وقت داخل ہو اور نماز قضا بھی ذمہ مین
ہو تو اختیار ہے جسے چاہے پہلے پڑہے - اگر نماز حاضر کا وقت تنگ ہو تو پہلے
اسکو ادا کرے **ساتوان مسئلہ** نماز قضا مین بھی مثل ادا کے ترتیب ہے۔
آٹھوان مسئلہ جس سے ایک نماز قضا ہو اور بہول جائے کہ وہ کونسی تھی تو
تین نمازین پڑہے ایک تین رکعتی ایک چار رکعتی ایک دو رکعتی **نوان مسئلہ**
جو شخص حضر مین ہو وہ قضائے سفر کو قصر پڑہے اور مسافر قضائے حضر کو تمام پڑہے
دسوان مسئلہ نافلہ یومیہ کی قضا پڑہنا سنت ہے اگر نافلہ بیماری مین قضا ہو تو
سنت ہے کہ ہر دو رکعت کے عوض مین ایک مد (گیہون) تصدق کرے اور اگر اتنی
قدرت نہو تو ہر روز کے عوض مین ایک مد - **چھٹا باب** جماعت کے بیان مین
ہے - نماز جمعہ و عیدین مین با شرائط وجوب جماعت واجب ہے اور باقی واجب
نمازون مین اور عیدین مین با عدم شرائط اور نماز استسقا مین سنت ہے

والاربع بنی علی الاربع وصلی رکعتین من قیام۔ ومن شك بین الاثنین والثلث والاربع بنی علی الاربع فاذا سلم صلی رکعتین من قیام و رکعتین من جلوس

مسائل الاولی لا سہو علی من کثر سہوہ وتواتر ولا علی الامام والماموم اذا حفظ علیہ الاخر ولا سہو فی سہو الثانیۃ من سہی فی لثالثۃ بنی علی الاقل وان بنی علی الاکثر جاز

الثالثۃ من تکلم ساھیا او قام فی حال القعود او قعد فی حال القیام او سلم قبل الاکمال وجب علیہ سجدتا السہو وکذا تجبان علی من شك بین الاربع والخمس فانہ یبنی علی الاربع ویسجدھما

الرابعۃ سجدتا السہو بعد الصلوۃ ویقول فیھما بسم اللہ وباللہ اللھم

دو آدمیون یا زیادہ سے جماعت ہوتی ہے اگر امام اور ماموم کے بیچ مین کوئی چیز حائل ہو کہ امام نظر نہ آئے تو جماعت صحیح نہین سوائے عورت کے (یعنے عورت پردے مین مرد کے پیچھے جماعت کی نماز پڑھ سکتی ہے) اگر امام ایسے مقام بلند پر ہو کہ وہ بلندی شمار کی جائے تو صحیح نہین (جہان اگر ڈھلاؤ کی زمین مین امام بلندی پر ہو تو مضائقہ نہین) اور ماموم بلند پر ہو تو جائز ہے۔ ماموم امام سے عادت سے زیادہ دور نہو صفون کے سوائے امام کو رکوع مین پائے تو ایک رکعت ہوگی نہین تو نہین (یعنے اخیر حد جماعت مین شریک ہونے کی رکوع ہے) اگر امام پسندیدہ ہو (یعنے جو شرطین ضرور ہین وہ امام مین موجود ہون) تو ماموم الحمد وسورہ نہ پڑھے (رکعت اول و دوم مین بشرطیکہ امام نے الحمد وسورہ پڑھا ہو) اور افعال نماز کو امام سے پہلے نہ بجالائے۔ متابعت کی نیت ضرور ہے۔ امام اور ماموم کی واجب نمازون مین اختلاف جائز ہے (جیسے امام ظہر پڑھے ماموم عصر یا امام ادا پڑھے اور ماموم قضا) اگر ماموم ایک ہو تو سنت ہے

صل علی محمد و آل محمد او السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ثم یتشہد
خفیفا و یسلم **الخامسۃ** المکلف اذا اخل بالصلوٰۃ عمداً او سہواً او فاتت بنوم
او سکر و کان مسلما قضی و ان کان مغمی علیہ جمیع الوقت او کان کافراً فلا قضاء و المرتد
یقضی زمان ردتہ و لو لم یجد ما یتطہر بہ من الماء و التراب سقطت اداءً و قضاءً
السادسۃ اذا دخل وقت الفریضۃ و علیہ فائتۃ تخیر بینہما و ان تضیقت
الحاضرۃ تعینت **السابعۃ** الفوائت تترتب کالحواضر **الثامنۃ** من فاتتہ
فریضۃ و لم یعلم ما ہی صلی ثلثا و اربعا و اثنین **التاسعۃ** الحائض تقضی ما فاتتہ

کہ امام کی دہنی طرف کہڑا ہو اگر زیادہ ہون تو پیچہے کہڑے رہین۔ برہنہ امام
کے سوائے کہ وہ برہنہ جماعت مین بیٹہ کے نماز پڑہائیگا (اور برہنہ جماعت
بھی بیٹہکے نماز پڑہے گی) اگر امام عورت ہو تو عورتون کی جماعت کے بیچمین کہڑی
رہیگی اگر عورت مردون کے ساتہہ نماز پڑہے تو سب سے پیچہے کہڑی رہے۔
اور چاہیئے کہ امام بالغ و عاقل اور عادل اور حلال زادہ ہو۔ نشستہ ایستادہ
کی اور اُمّی قاری کی اور جس کی زبان مین کچہہ آفت ہو (جیسے توتلا) صحیح زبان
کی امامت نہین کر سکتا۔ عورت مرد کی اور خنثے کی امامت نہین کر سکتی (اسی
طرح خنثے بھی مرد کی امامت نہین کر سکتا) اور سید اور متولی مسجد اور صاحب
خانہ اولے ہین سب سے مقدم تر اقاری ہے پہر اَفقیہ پہر وہ شخص جس نے
دار الکفر سے پہلے ہجرت کی پہر زیادہ عمر والا پہر زیادہ خوبصورت۔
اور حاضر کی اقتدا مسافر کے ساتہہ اور وضو یا غسل کئے ہوئے کی تیمم کئے
ہوئے کے ساتہہ اور تندرست کی جذامی و مبروص کے ساتہہ اور اس شخص کے

فی السفر قصرا و المسافر یقضی ما فاتته فی الحضر تماماً **العاشرۃ** یستحب قضاء
النوافل المرتبۃ ولو فاتت بمرض استحب ان یتصدق من کل رکعتین بمد وان لم یتمکن
فعن کل یوم بمد **الباب السادس** فی صلوۃ الجماعۃ وھی واجبۃ فی الجمعۃ والعیدین
بالشرائط ومستحبۃ فی الفرائض الباقیۃ والعیدین مع اختلال الشرائط وفی الاستسقاء وتنعقد باثنین فصاعداً
تعم مع حائل بین الامام والماموم یمنع المشاھدۃ الا فی المراءۃ ولا مع علو الامام فی المکان
بما یعتد بہ ۔ ویجوز بالعکس ولا یتباعد الماموم بالخارج من العادۃ من دون صفوف
ولو ادرک الامام راکعاً ادرک الرکعۃ والا فلا ولا یقراء الماموم مع الامام المرضی

ساتھہ جس پر حد شرع جاری ہوئی ہو اور اس نے توبہ کی ہو اور غیر مختتون کے
ساتھہ مکروہ ہے اور امامت اس شخص کی جس سے مقتدی کراہت کرین اور
صحرائی کی مہاجرین (یعنے اہل بلد) کے لئے بھی مکروہ ہے (یہان
مسائل ہین - پہلا مسئلہ اگر (اثنائے نماز) مین امام بے وضو ہو جائے
تو کسیکو اپنا نائب کر دے - اگر مرجائے یا بے ہوش ہو جائے تو مقتدی ایک کو
آگے کر دین اور اسے امام بنا لین - (بشرطیکہ وہ لائق امامت ہو) دوسرا
مسئلہ اگر کسی کو خوف ہو کہ جماعت کے قریب پہونچے تک رکعت ہو جائے
گی تو جہان ہے وہین نیت کرے اور چلکر جماعت مین شامل ہو (بہتر
یہہ ہے کہ اس صورت مین پاؤن گھسیٹتا ہوا چلے - تیسرا مسئلہ
اگر امام تکبیرۃ الاحرام کہے تو جو شخص نافلہ پڑھتا ہو توڑ دے اور نماز وجب
مین ہو تو دو رکعتی نافلہ سے بدلکر تمام کرے اور جماعت مین شریک ہو
اگر امام اصل ہون تو نماز واجب کو بھی توڑ کر امام کی متابعت کرے -

ولا یتقدمہ فی الافعال ولابد من نیۃ الایتمام ویجوز اختلا نہما فی الفرض واذا کان المأموم واحدا استحب ان یقف عن یمینہ وان کانوا جماعۃ تخلفہ الا العاری فانہ یجلس وسطہم وکذا المراءۃ ولو صلت مع الرجال تاخرت عنہم ویعتبر فی الامام التکلیف والعدالۃ وطہارۃ المولد ولا یام القاعد القائم والامی القاری والمؤف اللسان صحیحہ ولا المراءۃ رجلا ولا الخنثی والہاشمی وصاحب المنزل والمسجد اولی و یقدم الاقراء فالافقہ فالاقدم ہجرۃ فالاسن فالاصبح وجہا ویکرہ ان یاتم الحاضر بالمسافر والمتطہر بالمتیمم والسلیم بالاجذم والابرص والمحدود بعد توبۃ والاغلف

چوتہا مسئلہ اگر امام کی کچہہ رکعتین ہوچکی ہون تو باقی مین شریک ہوجائے اور اسی اپنی ابتدائے نماز قرار دے۔ جب امام سلام کہچکے تو اُٹہکر اپنی نماز تمام کرے پانچوان مسئلہ سُنت ہے کہ مسجدین کُھلی ہوئی بنائین (یعنے بے سقف) اور مقام طہارت دروازے پر اور منارہ (جس پر اذان کہتے ہین) دیوار کے متصل بنائین۔ مسجدمین چراغ روشن کرین۔ مسجد منہدم کی تعمیر کرین۔ ایک مسجد کے سامان کا استعمال دوسری مسجد مین جائز ہے اور مسجد کو مُطلّا کرنا اس مین تصویرین کہینچنا۔ اور اس کو یا اس مین سے کچہہ زمین کو ملک یا راستہ مین شریک کرنا۔ اس مین نجاست داخل کرنا اور اس مین سے سنگریزے (جو اجزائے مسجد سے سمجھے جاتے ہین) نکالنا حرام ہے اگر نکالے ہین تو پہر لاکر شریک کرے اور مسجد کو بلند بنانا۔ کنگرے اور محراب اس کی دیوار مین بنانا۔ اُسے رستہ قرار دینا۔ اُس مین خرید و فروخت کرنا اور شئے گم شدہ کے لئے ندا کرنا اُس مین حد جاری کرنا۔ شعر پڑہنا صنعتین کرنا (جیسے لوہاری سنگاری وغیرہ) اور سونا اور تہوکنا اور اس مین دیوانے کو جگہ دینا اور

ویکرہ امامة من یکرہ بہ المأموم والاعرابی للمهاجرین **مسائل** الاولی لو احدث الامام استناب ولو مات او اغمی علیہ قدموا اماما۔ الثانیة لو خاف الداخل فوت الرکعة رکع ومشی ولحق بهم الثالثة اذا احرم وهی فی نافلة قطعها ولو کان فی فریضة اتمها رکعتین نافلة ولو کان الامام الاصل قطعها وتابعه الرابعة لو فاتہ بعض الصلوة دخل مع الامام وجعل ما یدرکہ اول صلوتہ فاذا سلم الامام قام واتم الصلوة مسئلة الخا یستحب عمارة المساجد مکشوفة والمیضاة علی ابوابها والمنارة مع حائطها والاسراج فیها واعادة المستهدم ویجوز استعمال آلتہ فی غیرہ منها ویحرم زخرفتها ونقشها

احکام (شرع) جاری کرنا (یہہ سب) **مکروہ** ہے اور مسجد مین داخل ہوتے وقت دہنا پاؤن آگے رکہنا اور نکلتے وقت بایان پاؤن اور دونون وقت دعا پڑہنا اور مسجد کو جہاڑنا سُنت ہے **ساتوان باب** نماز خوف کے بیان مین ہے نماز خوف قصر ہے سفر مین ہو یا حضر مین جماعت سے پڑہین یا منفرد اس کی تین شرطین ہین۔ اول یہہ کہ مُسلمان بہت ہون جن کی تفریق دو فوجون پر ہو سکے کہ ہر ایک فوج دشمن کا مقابلہ کرے۔ دوسرے یہہ کہ دشمن بھی بہت ہون جن سے خوف حاصل ہو تیسرے یہہ کہ دشمن قبلہ کیطرف نہون۔ نماز خوف کی کیفیت یہہ ہے کہ امام۔ پہلی جماعت کے ساتہہ ایک رکعت بجالائے اور دوسری رکعت کے لئے ٹہر جائے تا جماعت اول۔ (منفردا) نماز تمام کرے پہر دوسرا فرقہ آئے اور امام دوسری رکعت اس جماعت کے ساتہہ پڑہکے تشہد مین ٹہر جاے تا یہہ جماعت دوسری رکعت ادا کرے پہر امام انکے ساتہہ سلام کہے اور نماز تین رکعتی ہو تو جماعت اول کے ساتہہ ایک رکعت اور دوسری جماعت کے ساتہہ دو رکعتین یا اس کے برعکس پڑہے۔ ہتہیار ساتہہ رکھنا

بالصور واخذها او بعضها فی ملک او طریق وادخال النجاسۃ الیہا واخراج الحصی منہا ویعاد لو اخرج ویکرہ تعلیتہما والشرف والمحاریب فی حائطہا وجعلہا طریقا والبیع فیہا والسؤال والتعریف واقامۃ الحدود وانشاد الشعر وعمل الصنائع والنوم والبصاق وتمکین المجانین وانفاذ الاحکام ویستحب تقدیم الرجل الیمنی دخولا و الیسری خروجا والدعاء فیہما ولبسہا **الباب السابع** فی صلوٰۃ الخوف وہی مقصورۃ سفرا وحضرا جماعۃ وفرادی وشروطہا ثلثۃ ان یکون فی المسلمین کثرۃ یمکنہم الانتزاق الی قسمین بقاوم کل قسم منہم العدو وان یکون فی العدو کثرۃ یحصل معہا

واجب ہے بشرطیکہ واجبات نماز سے کسی شئے کے مانع نہون ورنہ بقدر ضرورت رکہین **شدت خوف** کی نماز امکان کے موافق ہے۔ کہڑے ہوئے چلتے ہوئے یا سوار (جسطرح ہوسکے ادا کرے) سوار قربوس زین پر سجدہ کرے (اور پیدل) اشارہ کرے۔ جتنا ہوسکے رو بقبلہ ہو۔ اشارہ بھی نہو سکے تو تسبیح سے نماز پڑہے (اسطرح سے کہ) ہر رکعت کی عوض مین سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ للہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَر۔ کہے۔ کیچڑ مین پہنسا ہوا اور غریق اشارے سے نماز پڑہین اور بغیر سفر و خوف کے قصر نکرین **آٹھوان باب** نماز مسافر کے بیان مین ہے سفر مین ہر چار رکعتی نماز سے دو رکعتین کم ہوتی ہین پانچ شرطون سے اول یہہ کہ آٹہہ فرسخ جانیکا یا چار فرسخ جاکر اسی روز واپس ہونے کا قصد ہو۔ ایک فرسخ تین میل شرعی کا ہوتا ہے اور ہر میل شرعی چار ہزار ہاتہہ یعنے دو ہزار گز کا۔ اور انگریزی میل ۱۷۶۰ ایک ہزار سات سو ساٹہہ گز کا ہوتا ہے پس تقریباً سوا ستائیس میل انگریزی کے چوبیس میل شرعی ہون گے جسکے آٹہہ فرسخ

الخوف و ان یکون العدو فی خلاف جہۃ القبلۃ و کیفیتہا ان یصلی الامام بالا
ولی رکعۃ و یقف بالثانیۃ حتیٰ یتموا و یسلموا فیجی الباقون فیصلی بہم الثانیۃ و
یقف فی التشہد حتیٰ یلحقوہ فیسلم بہم و ان کانت ثلثیۃ صلی بالاولی رکعۃ و بالثانیۃ
رکعتین او بالعکس و یجب اخذ السلاح مالم یمنع شیئا من الواجبات فیوخذ مع القربۃ
وصلوۃ شدۃ الخوف بحسب الامکان واقفا او ماشیا او راکبا و یسجد علیٰ
قربوس سرجہ والا اوماء و یستقبل القبلۃ بما امکن و لو لم یتمکن من الایماء صلی بالتسبیح
عوض کل رکعۃ سبحان اللہ والحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر - والمرتحل والغریق

شرعی ہوتے ہین)۔ دوسرے یہہ کہ کسی ایسے مقام پر اسکا سفر قطع نہو جس
مقام مین اس کی کوئی ملک ہو کہ اسے وطن قرار دیکر چھے مہینے یا زیادہ وہان رہا
ہو۔ یا کسی مقام پر دس دن رہنے کا قصد کرے۔ اگر کوئی آٹھہ فرسخ جانے کا قصد
کرے اور اخیر مین اسکا وطن ہو تو فقط راہ مین قصر پڑہے گا تیسرے یہہ کہ سفر
مباح ہو۔ اگر سفر حرام ہو تو قصر نہین ہے چوتھے یہہ کہ حضر سے زیادہ سفر نہو
مثل ملاح اور کرایہ والے اور چروا ہے اور جنگلی آدمی کے اور جو تجارت مین ہمیشہ
پہرتا ہو۔ کلیہ یہہ ہے کہ جو شخص کسی شہر مین دس دن نہین رہتا ہو۔ پس جو کوئی
ان مین سے اپنے شہر یا غیر شہر مین دس دن رہے تو جب وہان سے چلے قصر کرے
پانچوین یہہ کہ اپنی بستی کی دیوارین نظرون سے پوشیدہ ہو جائین یا وہان
کی اذان نسنی جائے پس اس کے اندر حد ترخص نہین ہے (یعنے مسافر جب
اپنے شہر سے بقصد مسافت شرعیہ سفر کرے تو جبتک اس حد کے اندر رہے
نماز قصر نہ پڑہے اس حد سے باہر ہونے کے بعد نماز قصر کرے) پس جب

يُصَلِّيَانِ اِيمَاءً وَلَا يَقْصُرَانِ اِلَّا مَعَ السَّفَرِ وَالْخَوْفِ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

يَسْقُطُ فِي السَّفَرِ مِنْ كُلِّ رُبَاعِيَّةٍ رَكْعَتَانِ بِشُرُوطٍ خَمْسَةٍ الْاَوَّلُ قَصْدُ الْمَسَافَةِ وَهِيَ ثَمَانِيَةُ فَرَاسِخَ اَوْ اَرْبَعَةٌ مَعَ الْعَوْدِ فِي يَوْمِهِ اَلثَّانِي اَنْ لَا يَنْقَطِعَ سَفَرُهُ بِبَلَدٍ لَهُ فِيهِ مِلْكٌ قَدِ اسْتَوْطَنَهُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَصَاعِدًا اَوْ عَزَمَ عَلٰى اِقَامَةِ عَشَرَةِ اَيَّامٍ وَلَوْ قَصَدَ الْمَسَافَةَ وَلَهُ عَلٰى رَاْسِهَا مَنْزِلٌ تَمَّ فِي طَرِيقِهِ خَاصَّةً اَلثَّالِثُ اِبَاحَةُ السَّفَرِ فَلَوْ كَانَ عَاصِيًا بِسَفَرِهِ لَمْ يَقْصُرْ اَلرَّابِعُ اَنْ لَا يَكُونَ سَفَرُهُ اَكْثَرَ مِنْ حَضَرِهِ كَالْمَلَّاحِ وَالْمُكَارِي وَالرَّاعِي وَالْبَدَوِيِّ وَالَّذِي يَدُورُ فِي تِجَارَتِهِ وَالضَّابِطَةُ مَنْ لَا يُقِيمُ فِي بَلَدِهِ عَشَرَةَ اَيَّامٍ وَلَوْ اَقَامَ اَحَدُ هٰؤُلَاءِ فِي بَلَدِهِ

شرطین پائی جائیں تو قصر کرنا واجب ہے سوائے مسجد الحرام و مسجد رسول (یعنے مسجد مدینہ) اور مسجد کوفہ اور حایر کے کہ ان مقامون مین اختیار ہے (چاہے نماز قصر پڑہے یا تمام مگر روزہ نہین رکھسکتا) ان مقامات کے سوائے اور مقامون مین (بحالت سفر) اگر عمداً نماز تمام پڑہے تو اعادہ کرے۔ جاہل مسئلہ پر اعادہ نہین اور اگر سہو سے تمام پڑہے تو وقت مین اعادہ ہے وقت گزر جائے تو کچہہ نہین اگر وقت نماز داخل ہونے کے بعد سفر کرے تو قصر پڑہے بشرطیکہ وقت باقی ہو۔ اور اگر وقت داخل ہونے کے بعد سفر سے گہر پہونچے تو پوری نماز پڑہے۔ اگر مسافر دس دن ایک جگہہ رہنے کا ارادہ کرے تو تمام پڑہے ورنہ (حالت تردد مین) تیس دن تک قصر پڑہیگا بعد اس کے تمام۔

کتاب زکوۃ

زکوۃ کی دو قسمین ہین زکوۃ مال اور زکوۃ فطر اس بیان مین کئی باب ہین

پہلا باب

شرائط وجوب اور وقت کے بیان مین ہے ہر بالغ عاقل آزاد پر جو مالک نصاب کا (یعنے قدر معین شرعی کا) ہو اور اسمین

او بلد غیرہ عشرۃ ایام تصر اذا خرج الخامس ان یتواری عنہ جدران بلدہ او یخفی اذانہ مصرًا فلا یترخص قبل ذلک ومع حصول الشرایط یجب التقصیر الا فی حرم اللہ وحرم رسولہ ومسجد الکوفۃ والحائر علی ساکنہ السلام فانہ یتخیر ولو اتم فی غیرھا عمدًا اعاد والجاھل لا یعید والناسی یعید فی الوقت لا خارجہ ولو سافر بعد دخول الوقت قصر مع بقاء الوقت ولو دخل من السفر بعد دخول الوقت اتم ولو نوی المسافر اقامۃ عشرۃ ایام اتم ولو لم ینو قصر الی ثلثین یومًا ثم یتم **کتاب الزکوٰۃ** وھی قسمان زکوٰۃ المال وزکوٰۃ الفطر وھھنا ابواب **الباب**

تصرف کرسکتا ہو زکوٰۃ واجب ہے۔ اور جب طفل کے مالمین اس کا ولی تجارت کرے تو ولی پر زکوٰۃ اس مالکی سنت ہے۔ اگر کسیکا مال غائب ہو جس مین مالک تصرف نکرسکتا ہو تو زکوٰۃ واجب نہین (ہان) اگر اسیطرح کئی سال گزرین پہر وہ مال ملجائے تو ایک سال کی زکوٰۃ نکالنا سُنت ہے۔ دین مین زکوٰۃ نہین اور قرض کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہے بشرطیکہ قرض لیکر ایک سال تک اسیطرح رکھ چھوڑے بارہوین مہینے کا چاند نظر آتے ہی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بشرطیکہ اس مدت تک شرطین (جو آیندہ بیان ہون گی) باقی رہین اور یا امکان تاخیر جائز نہین ہے اگر تاخیر کرے گا ضامن ہوگا۔ وقت وجوب سے پہلے بھی دینا جائز نہین۔ اگر دے چکا ہو تو وہ قرض ہوگا۔ پہر جائز ہے کہ واپس لیلے یا زکوٰۃ مین حساب کرے بشرطیکہ وہ شخص (جسے قرض دیا تہا) استحقاق پر باقی رہا اور وجوب زکوٰۃ بھی ثابت ہوا اور زکوٰۃ کو اپنی بستی سے دوسری بستی مین نقل کرنا جائز نہین بشرطیکہ اپنی بستی مین مستحق ہون۔ اس صورت مین اگر دوسری جگہہ بہیجیگا تو ضامن ہے۔ اگر اپنی بستی مین

الاول فی شرایط الوجوب ووقته انما تجب الزکوٰۃ علی البالغ العاقل الحر المالك للنصاب المتمکن من التصرف فیه ویستحب لمن اتجر فی مال الطفل من اولیائه اخراجها عنه والمال الغائب اذا لم یتمکن صاحبه منه لا تجب فیه ولو مضت علیه احوال کذلك استحب له اخراج زکوٰۃ حول عنه بعد عوده ولا زکوٰۃ فی الدین وزکوٰۃ القرض علی المقترض ان ترکه علی حاله حولا ومع هلال الثانی عشر تجب مع بقاء الشرائط فی کمال الحول ولا یجوز التاخیر مع المکنة فیضمن ولا تقدیمها قبل الوجوب فان دفع کان قرضا وله استعادته او احتسابه منها مع بقائه علی

مستحق نہون تو دوسری جگہہ بھیجے (اس صورت مین) ضامن نہین (یعنے مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو ضامن نہین) زکوٰۃ نکالتے وقت نیت ضرور ہے۔ اور ضامن ہونے کی دو شرطین ہین ایک اسلام دوسرے ادا کرنے کی قدرت۔ کافر سے اسلام کے بعد حالت کفر کی زکوٰۃ ساقط ہے۔ اگر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد ادا کرنے کی قدرت نہو اور وہ تلف ہو جائے تو ضامن نہین

دوسرا باب ٢

ان اشیاء کے بیان مین ہے جن مین زکوٰۃ واجب ہے ان کی فقط نو قسمین ہین۔ اور اس مین کئی فصلین ہین

پہلی فصل چارپایہ کے بیان مین ہے۔ تین جانورون مین زکوٰۃ واجب ہے۔ اونٹ۔ گائین۔ بکرے۔ چار شرطون سے۔ اول نصاب دوسرے چرنا تیسرے ایک سال گذرنا۔ چوتھے۔ بارکش نہونا۔

اونٹون کے نصاب بارا ہین اول پانچ اونٹ ان مین گوسپند واجب ہے پھر دس اونٹ انمین دو گوسپند۔ پھر پندرہ اونٹ ان مین تین بکریان۔ پھر بیس اونٹ ان مین چار بکریان۔ پھر پچیس اونٹ ان مین پانچ بکریان۔ پھر

الا استحقاق وتحقق الوجوب فی المال ولا یجوز نقلها عن بلد ها مع وجود المستحق فیہ فیضمن ولو عدم نقل و لا ضمان ولا بد من النیّۃ عند الاخراج واما الضمان شرطه الاثنان الاسلام وامکان الاداء دا الکافر تسقط عنه بعد اسلامه ومن لم یتمکن من اخراجها مع الوجوب اذا تلفت لم یضمنها **الباب الثانی** فیما تجب فیہ الزکوۃ وھی تسعۃ اصناف لا غیر وھھنا فصول **الاول** النعم تجب الزکوۃ فی النعم الثلثۃ الابل والبقر والغنم بشروط اربعۃ النصاب والسوم **والحول** وان لا یکون عوامل ونصاب الابل اثنا عشر خمس وفیها شاۃ

چھبیس اونٹ ان میں ایک بنت مخاض (یعنے پوری ایک سالہ اونٹنی) پھر چھتیس اونٹ ان میں ایک بنت لبون (یعنے پوری دو سالہ اونٹنی) پھر چھیالیس اونٹ ان میں ایک حقہ (یعنے کامل تین برس کی اونٹنی) پھر اکسٹ اونٹ ان میں ایک جذعہ (یعنے کامل چار برس کی اونٹنی) پھر چھہتر اونٹ ان میں دو بنت لبون۔ پھر اکانوے انمین دو حقہ پھر ایک سو اکیس یہان سے ہر پچاس مین ایک حقہ یا ہر چالیس مین ایک بنت لبون واجب ہے۔ جہانتک بڑہتے جائین۔ نصاب **گائے بیل کے دو ہین** اول تیس گائین یا بیل ان مین ایک تبیع یا تبیعہ (یعنی کامل ایک برس کا گائے کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ) واجب ہے پھر چالیس گائین یا بیل ان مین ایک مسنہ (یعنے پوری دو سالہ گائے) واجب ہے **بکرون کے نصاب** پانچ ہین۔ اول چالیس بکرے ان مین ایک بکرا دینا واجب ہے۔ پھر ایک سو اکیس۔ ان مین دو بکرے۔ پھر دو سو ایک ان مین تین بکرے۔ پھر تین سو ایک ان مین چار بکرے پھر چار سو۔ یہان سے فی صدی ایک بکرا دے جہانتک ہوتے

ثم عشر وفيها شاتان ثم خمس عشرة وفيها ثلث شياة ثم عشرون وفيها اربع شياة ثم خمس وعشرون وفيها خمس شياة ثم ست وعشرون وفيها بنت مخاض ثم ست وثلثون وفيها بنت لبون ثم ست واربعون وفيها حقة ثم احدى وستون وفيها جذعة ثم ست وسبعون وفيها بنتا لبون ثم احدى وتسعون وفيها حقتان ثم مائة واحدى وعشرون ففي كل خمسين حقة اوفي كل اربعين بنت لبون بالغا ما بلغ - واما البقر فلها نصابان احدهما ثلثون وفيه تبيع او تبيعة والثاني اربعون وفيها مسنة بالغا ما بلغ وما الغنم ففيها خمسة نصب - اربعون وفيها شاة ثم مائة واحدى وعشرون ففيها شاتان

اور دو نصابون کے بیچ کے عدد پر زکوۃ نہین ہے اس عدد کو اونٹون مین شنق کہتے ہین اور گائے بیل مین وقص اور بکرون مین عفو اور تمام سال چرنا شرط ہے پس اگر وہ خود مالک کے مال سے اثنائے سال مین گھانس کھائین یا مالک کھلائے تو جو وقت پھر چرنے جائین اس وقت سے سال شروع ہوگا - سب جانورون پر ایک برس گزرنا ہی شرط ہے - بارہوان مہینا داخل ہوتے ہی زکوۃ واجب ہے بارہوان مہینا داخل ہونے سے پہلے نصاب سے کم ہو جائین تو وجوب ساقط ہوگا - ہرچند بچنے کے ارادے سے (یعنے زکوۃ نہ دینے کے قصد سے) خود کم کردے - اگر بارہوان مہینا داخل ہونے کے بعد نصاب سے کم ہو تو زکوۃ ساقط نہوگی - یہان مسائل ہین پہلا مسئلہ جو بکرا زکوۃ مین لیا جاتا ہے اگر گوسپند یعنے بھیڑ ہو (جسے اہل دکن پوٹلا بولتے ہین) تو کم سے کم سا تہہ مہینے کا ہو اور اگر بز یعنے بکرا ہو (جسے اہل دکن چھیلا کہتے ہین) تو پورے ایک سال کا ہو جب دوسرا سال شروع ہو خواہ نر ہو

ثم مائتان وواحدة ففيها ثلث شياة ثم ثلث مائة وواحدة ففيها اربع شياة ثم
اربع مائة ففي كل مائة شاة بالغا ما بلغ وما لا يتعلق به الزكوة وهو ما بين النصابين
يسمى في الابل شنقا وفي البقر وقصا وفي الغنم عفوا و اما السوم فهو شرط في جميع الحول
الحول فلو اعتلفت في اثناء الحول من نفسها او علفها مالكه استانف الحول بعد
العود الى السوم واما الحول فهو شرط في الجميع وهو اثنا عشر شهرا وبدخول
الثاني عشر تجب الزكوة ولو تلف النصاب قبل الحول سقط الوجوب ولو قصد الفرار
ولو كان بعده لم يسقط **مسائل** الاولى الشاة المأخوذة في الزكوة اقله الجذع

یا مادہ اور بنت مخاض (اونٹنی) اور تبیع (گائے) کامل ایک سالہ بنت لبون
(اونٹنی) اور مسنہ (گائے) دو سالہ کامل۔ حقہ وہ اونٹنی جسے چوتھا برس
شروع ہو۔ جذعہ وہ اونٹنی جسے پانچواں سال شروع ہو۔ **دوسرا مسئلہ** زکوۃ
مین بیمار اور بوڑھا اور بچے والا اور عیب دار جانور نلیا جائیگا۔ بچہ والی جانور
سے یہہ مراد ہے کہ جس مادہ جانور کو بچہ پیدا ہو پندرہ روز جب تک اس کے
نگزرین وہ جانور زکوۃ مین نلیا جائیگا) اور جسے کہانے کے لئے موٹا کرین وہ
شمار نکیا جائیگا اور جس نر کو تخم کے لئے چھوڑین وہ بہی شمار نہوگا۔ اگر سب
اونٹ بیمار ہون تو زکوۃ مین بھی بیمار کو لینگے۔ **تیسرا مسئلہ** جس پر ایک
سالہ اونٹنی دینا واجب ہے اس کے پاس دو سالہ ہو تو وہ دیکر دو
بکرے یا بیس درہم واپس لے اور بر عکس ہو یعنے دو سالہ اونٹنی دینا
واجب ہے اور اس کے پاس ایک سالہ ہو) تو وہ دیکر اس کے ہمراہ دو بکری
یا بیس درہم دے۔ اسیطرح حقہ اور جذعہ کا حکم ہے۔ دو برس کا اونٹ

من الضان او الثنی من المعز ويجزی الذکر والانثی وبنت المخاض والتبیع هو الذی
لمل حولا وبنت اللبون والمسنة ما کمل حولین والحقة ما کملت ثلثا ودخلت فی الرابعة
والجذعة ما دخلت فی الخامسة - الثانية لا يوخذ المريض ولا الهرم ولا ام الولد ولا
ذات العوار ولا تعد الاکولة ولا فحل الضراب ولو کانت ابله مراضا اخذ منها
الثالثة من وجب عليه بنت مخاض وعنده بنت لبون دفعها واخذ شاتين او
عشرين درهما ولو کان بالعکس دفع بنت مخاض ومعها شاتين او عشرين درهما وکذا
الحقة والجذعة - وابن اللبون يساوی بنت المخاض الرابعة لا يجب اخراج

یک سالہ اونٹنی کے برابر ہے چوتھا مسئلہ عین مال کا دینا واجب
نہین قیمت بھی دیسکتا ہے دوسری فصل سونے اور چاندی کی
زکوۃ کے بیان مین ہے - ان مین تین شرطون سے زکوۃ واجب ہے اول ایک
سال کا گذرنا جس کا ذکر پہلے ہوچکا - دوسرے نصاب - تیسرے معاملہ کے سکہ
سے سکہ دار ہونا (یعنے رائج الوقت) سونے کا نصاب بیس دینار ہین -
اس مین آدہا دینار دینا واجب ہے (دینار سوا تین ماشہ سونے کا ہوتا ہے)
پہر چار دینار زیادہ ہون تو اس مین دو قیراط واجب ہین (ایک دینار کے
بیسوین حصہ کا ایک قیراط ہوتا ہے) اسیطرح جہانتک زیادہ ہون چار
دینار سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پہر چار سے کم مین - اور نصاب
چاندی کا دوسو درہم ہین - (دوسو درہم کے تخمیناً و احتیاطاً چالیس روپے
حالی ہوتے ہین) انمین پانچ درہم واجب ہین (تقریباً ایک روپیہ) پہر (دوسو
درہم پر) جب چالیس درہم زیادہ ہون تو اس مین ایک درہم واجب ہے

ثم مائتان وواحدۃ ففیہا ثلث شیاۃ ثم ثلث مائۃ وواحدۃ ففیہا اربع شیاۃ ثم اربع مائۃ ففی کل مائۃ شاۃ بالغاما بلغ وما لا یتعلق بہ الزکوۃ وھو ما بین النصابین یسمی فی الابل شنقا وفی البقر وقصا وفی الغنم عفوا و اما السوم فھو شرط فی جمیع طول الحول فلو اعتلفت فی اثناء الحول من نفسہا او علفہا مالکہ استانف الحول بعد العود الی السوم واما الحول فھو شرط فی الجمیع وھو اثنا عشر شہرا وبدخول الثانی عشر تجب الزکوۃ ولو تلف النصاب قبل الحول سقط الوجوب ولو تصد الفرار ولو کان بعدہ لم یسقط **مسائل** الاولی الشاۃ الماخوذۃ فی الزکوۃ اقلہ الجذع

یا مادہ اور بنت مخاض (اونٹنی) اور تبیع (گائے) کامل ایک سالہ بنت لبون (اونٹنی) اور مسنہ (گائے) دو سالہ کامل۔ حقہ وہ اونٹنی جسے چوتھا برس شروع ہو۔ جذعہ وہ اونٹنی جسے پانچوان سال شروع ہو۔ **دوسرا مسئلہ** زکوۃ مین بیمار اور بوڑھا اور بچے والا اور عیب دار جانور نلیا جائیگا بچہ والی جانور سے یہہ مراد ہے کہ جس مادہ جانور کو بچہ پیدا ہو پندرہ روز جب تک اس نگزرین وہ جانور زکوۃ مین نلیا جائیگا) اور جسے کہانے کے لئے موٹا کرین وہ شمار نکیا جائیگا اور جس نر کو تخم کے لئے چھوڑین وہ بہی شمار نہوگا۔ اگر سب اونٹ بیمار ہون تو زکوۃ مین بھی بیمار کو لینگے۔ **تیسرا مسئلہ** جس پر ایک سالہ اونٹنی دینا واجب ہے اس کے پاس دو سالہ ہو تو وہ دیکر دو بکرے یا بیس درہم واپس لے اور برعکس ہو (یعنے دو سالہ اونٹنی دینا واجب ہے اور اس کے پاس ایک سالہ ہو) تو وہ دیکر اس کے ہمراہ دو بکری یا بیس درہم دے۔ اسیطرح حقہ اور جذعہ کا حکم ہے۔ دو برس کا اونٹ

من الضان او الثنی من المعز ویجزی الذکر والانثی و بنت المخاض والتبیع هو الذی کمل حولا و بنت اللبون والمسنة ما کمل حولین والحقة ما کملت ثلثا ودخلت فی الرابعة والجذعة ما دخلت فی الخامسة - الثانیة لا یوخذ المریض ولا الھرم ولا ام الولد ولا ذات العوار ولا تقد الا کولة ولا فحل الضراب ولو کانت ابله مراضا اخذ منھا الثالثة من وجب علیه بنت مخاض وعندہ بنت لبون دفعھا واخذ شاتین او عشرین درھما ولو کان بالعکس دفع بنت مخاض ومعھا شاتین او عشرین درھما وکذا الحقة والجذعة - وابن اللبون یساوی بنت المخاض الرابعة لا یجب اخراج

یک سالہ اونٹنی کے برابر ہے چوتھا مسئلہ عین مال کا دینا واجب نہین قیمت بھی دیسکتا ہے دوسری فصل سونے اور چاندی کی زکوة کے بیان مین ہے - ان مین تین شرطون سے زکوة واجب ہے اول ایک سال کا گذرنا جس کا ذکر پہلے ہوچکا - دوسرے نصاب - تیسرے معاملہ کے سکہ سے سکہ دار ہونا (یعنے رائج الوقت) سونے کا نصاب بیس دینار ہین - اس مین آدھا دینار دینا واجب ہے (دینار سوا تین ماشہ سونے کا ہوتا ہے) پھر چار دینار زیادہ ہون تو اس مین دو قیراط واجب ہین (ایک دینار کے بیسوین حصہ کا ایک قیراط ہوتا ہے) اسیطرح جہانتک زیادہ ہون ہر چار دینار سے کم مین زکوة واجب نہین اور نہ پھر چار سے کم مین - اور نصاب چاندی کا دوسو درہم ہین - (دوسو درہم کے تخمیناً و احتیاطاً چالیس روپے حالی ہوتے ہین) انمین پانچ درہم واجب ہین (تقریباً ایک روپیہ) پھر (دوسو درہم پر) جب چالیس درہم زیادہ ہون تو اس مین ایک درہم واجب ہے

العین بل یجوز دفع القیمۃ **الفصل الثانی** فی زکوۃ الذھب والفضۃ تجب الزکوۃ فیہما بشروط الحول وقد مضی والنصاب وکونہما مضروبین بسکۃ الملۃ ان نصاب الذھب عشرون دینارا ففیہ نصف دینار ثم اربعۃ دنانیر وفیہا قیراطان وھٰکذا ادائما ولا تجب فیما نقص عن عشرین ولا عن اربعۃ شئی۔ ونصاب الفضۃ مائتا درہم ففیہا خمسۃ دراہم ثم اربعون ففیہا درہم ولا شئی فیما نقص عن مائتین ولا عن اربعین ولا السبائک ولا الحلی وان قصد الفرار قبل الحول لم تجب وبعدہ تجب **الفصل الثالث** فی زکوۃ الغلات تجب الزکوۃ فی اربعۃ

درہم سوا دو ماشہ چاندی کا ہوتا ہے) دو سو درہم سے کم میں کچھ واجب نہیں اور پھر نہ چالیس سے کم ہیں۔ پارہائے نقرہ وطلا میں اور زیور میں زکوۃ واجب نہیں۔ اگر زکوۃ سے ڈر کے ایک برس سے پہلے نصاب میں سے صرف کرے تو زکوۃ واجب نہیں۔ ہاں بار وان مہینا داخل ہونے کے بعد صرف کرے تو زکوۃ واجب ہے **تیسری فصل** غلوں کی زکوۃ کے بیان میں ہے۔ چار اجناس میں زکوۃ واجب ہے۔ گیہوں۔ جو۔ خرما کشمش۔ ان کے سوائے اور غلوں میں واجب نہیں۔ ان اجناس میں دو شرطوں سے واجب ہے اول نصاب وہ ہر جنس میں پانچ وسق ہیں ہر وسق ساٹھ صاع کا اور ہر صاع چار مد کا اور ہر مد سوا دو رطل عراقی کا ہوتا ہے دکنی کے حساب سے ہر وسق پکے پانچ من کا ہوتا ہے جو ہر من چالیس سیر کا ہو پس (جب ایک کھنڈی اور سا پنچ من کوئی جنس ہو تو) اس میں سے وسواں حصہ دینا واجب ہے بشرطیکہ آب جاری سے یا زمین کے

اجناس وہی الحنطہ والشعیر والتمر والزبیب ولا تجب فیما عداہا وانما تجب فیہا بشرطین الاول النصاب وہو فی کل واحد منہا خمسۃ اوسق کل وسق ستون صاعا وکل صاع اربعۃ امداد وکل مد رطلان وربع بالعراقی فیجب العشر ان سقی سیحا او بعلا او عذیا وان سقی بالقرب والدوالی والنواضح ففیہ نصف العشر ثم کل ما زاد بالحساب وان قل بعد اخراج المؤن من بذر وغیرہ ولو سقی بہما اعتبر بالاغلب ولو تساویا قسط۔ الثانی ان ینمو فی ملکہ فلو انتقل الیہ بالبیع او الہبۃ او غیرہما لم تجب الزکوۃ ان کان نقلہا بعد بدو الصلاح وان کان قبلہ وجبت ویتعلق

اندر کی تری سے یا آب باران سے یہہ اجناس تیار ہون اگر مشکون سے یا بیلون یا اونٹون سے کہیچ کر پانی دیا ہو تو بیسوان حصہ دینا واجب ہوگا پہر مقدار مذکور سے جسقدر زیادہ ہو اس کے حساب سے دے ہر چند تہوڑا ہی زیادہ ہو (اگرچہ ایک مشت ہو) بعد وضع مصارف تخم وغیرہ حساب کرین اگر دونون قسم سے زراعت ہوئی ہو تو اکثر کا اعتبار ہے اور دونون قسمین برابر ہون تو تقسیم کیجائے دوسری شرط یہہ ہے کہ اس کی ملک مین نمو کرے۔ اگر اسکے پاس باغ یا زراعت فروخت یا ہبہ وغیرہ سے منتقل ہو تو اس پر زکوۃ واجب نہین۔ بشرطیکہ تیاری کی ابتدا کے بعد (یعنے سرخی یا زردی خرمے مین شروع ہونے کے بعد اور گیہون اور جو مین دانہ بندہنے اور کشمش مین غورہ ہونے کے بعد) منتقل ہو اگر اس کے پہلے (منتقل) ہو تو واجب ہے۔ اناج پر زکوۃ اس وقت متعلق ہوتی ہے جب وہ سخت ہو جائے اور خرما و کشمش پر جب اس کی تیاری شروع ہو۔ غلہ کو صاف کرتے وقت اور ثمرے کو کاٹتے وقت زکوۃ نکالنا

الزکوۃ بالغلات اذا اشتدت وفی الثمار اذا بدء صلاحها ووقت الاخراج عند التصفیۃ وجذ الثمار واذا اجتمعت اجناس مختلفۃ ینقص کل جنس عن النصاب لم یضم بعضہ الی بعض **الفصل الرابع** فیما یستحب فیہ الزکوۃ تستحب الزکوۃ فی مال التجارۃ بشرط الحول وان یطلب براس المال او بزیادۃ فی الحول کلہ وبلوغ قیمتہ النصاب ویقوم بالنقدین وتستحب فی الخیل بشرط الحول والسوم والانوثۃ فیخرج عن کل عتیق دینارا ن وعن البرذون دینار واحد وتستحب فیما یخرج عن الارض عدا الاجناس الاربعۃ من الحبوبات بشرط

چاہئے۔ اگر مختلف اجناس جمع ہون تو ہر جنس کی زکوۃ اس کے حساب سے نکالی جائے سب کو ملا کر حساب نکرین **چوتھی فصل** اُن چیزون کے بیان مین ہے جن مین زکوۃ سنت ہے مال تجارت مین زکوۃ سنت ہے بشرطیکہ ایک برس گذرے اور اصل مال سال بہر مین برابر رہے یا بڑہجائے اور اس کی قیمت نصاب کو پہونچے۔ اشرفی یا روپے سے قیمت کیجائے گی۔ گہوڑیون مین بھی زکوۃ سنت ہے سال تمام ہونے اور چرنے اور مادیان ہونے کی شرط سے پس ہر اصیل گہوڑی کی زکوۃ دو دینار ہے اگر اصیل نہو (مثل یابو وغیرہ کے) تو ایک دینار۔ اور سوائے اجناس مذکورہ کے اور غلون مین جب شرایط مذکورہ پائے جائین تو زکوۃ سنت ہے ان کی زکوۃ بھی مثل اجناس مذکورہ کے ہے **تیسرا باب** مستحقین زکوۃ کے بیان مین ہے ان کی آٹھ قسمین ہین۔ پہلے اور دوسرے فقرا و مساکین یہہ وہ لوگ ہین جو ایک برس کی قوت اپنی اور اپنے عیال کی نرکھتے ہون۔ اور صنعتون کے ذریعہ سے بقدر کفایت

زکوۃ

حصول شرائط الوجوب فی الغلات ویخرج کما تخرج منها **الباب الثالث** فی مستحق الزکوٰۃ وہم ثمانیۃ اصناف الاول و الثانی الفقراء والمساکین وہم الذین لایملکون قوت سنۃ لہم و لعیالہم ویکون عاجزا عن تحصیل الکفایۃ بالصنعۃ ویعطی صاحب دار السکنی وعبد الخدمۃ وفرس المرکوب۔ **الثالث** العاملون وہم السعاۃ للصدقات **الرابع** المؤلفۃ قلوبہم وہم الذین یستمالون للجہاد وان کانوا کفارا **الخامس** فی الرقاب وہم المکاتبون والعبید الذین فی الشدۃ **السادس** الغارمون وہم المدیونون فی غیر المعصیۃ **السابع**

تحصیل نکر سکتے ہون اگر یہہ لوگ سکونتی مکان اور خدمتی غلام (و کنیز) اور سواری رکہتے ہون تو بہی ان کو زکوۃ دی جائیگی۔ تیسرے عامل یعنے جو لوگ (حاکم شرع کی طرف سے) صدقات تحصیل کرتے ہین۔ چوتھے مؤلفۃ القلوب یعنے جن کو جہاد کے لئے طمع دلائی جاتی ہے اگرچہ کافر ہون۔ پانچوین غلام و کنیز جو مکاتب ہون یا سختی مین ہون (یعنے جن پر مالک ظلم کرتے ہون پس زکوۃ سے ان کی قیمت ادا کرکے آزاد کرا دئے جائینگے اور مکاتب کا بیان آیندہ اس کے مقام پر آئے گا) چہٹے قرضدار (جو ادائے قرض [illegible] نہون) بشرطیکہ فعل حرام کے لئے قرضدار نہوئے ہون۔ ساتوین فی سبیل اللہ یعنے ہر مصلحت یا کار ثواب مین مثل جہاد و حج اور تیاری مسجد و پل کے۔ آٹھوین مسافر یعنے جو غربت مین بسبب خرچ نہونے کے رک گیا ہو ہرچند اپنے ملک مین مالدار ہو۔ اور مہمان بشرطیکہ ان دونون کا سفر مباح ہو۔ ان سب مین ایمان شرط ہے (اور) احوط یہہ ہے کہ ظاہر الفسق نہون

في سبيل الله وهو كل مصلحة او قربة كالجهاد والحج وبناء المساجد والقناطير
الثامن ابن السبيل وهو المنقطع به في الغربة وان كان غنيا في بلده والضيف
اذا كان سفرهما مباحا ويعتبر في المستحقين الايمان غير المؤلفة قلوبهم ويعطى اولاد
المؤمنين ولو اعطى المخالف مثله اعاد مع الاستبصار وان لا يكون واجب النفقة عليه
من الابوين وان علوا والاولاد وان نزلوا والزوجة والمملوك وان لا يكون
هاشميين اذا كان المعطي من غيرهم وتمكنوا من الخمس وتحل للهاشمي المندوبة ويجوز
اعطاء مواليهم ويجوز تخصيص واحد منها اجمع والمستحب تقسيطها على الاصناف

سوائے مولفۃ القلوب کے۔ اولاد مومنین کو بھی دیسکتے ہین۔ اگر مخالف اپنے
لوگون کو زکوٰۃ دے تو جب بصیرت حاصل ہو (یعنے جب مذہب حق اختیار
کرے) تو دوبارہ زکوٰۃ (مومنین کو) دے اور (یہہ بھی شرط ہے کہ جن کو زکوٰۃ
دیتا ہے) وہ لوگ زکوٰۃ دینے والے کے واجب النفقہ نہون مثل والدین
واجداد اور اولاد اور اولاد کی اولاد کے جہانتک اُترتے جائین اور مثل
زوجہ اور غلام وکنیز کے۔ اگر زکوٰۃ دینے والا ہاشمی نہو تو ہاشمی کو نہین دے
سکتا بشرطیکہ ہاشمی کو خمس کفایت کرسکتا ہو ہان ہاشمیون پر زکوٰۃ
سنتی حلال ہے۔ اور زکوٰۃ واجبی ہاشمی کے غلام کو دیسکتے ہین۔ جملہ مستحقین
مین ایک کی تخصیص جایز ہے (خواہ ایک ہی شخص کو تمام زکوٰۃ دین یا تمام اقسام
مستحقین سے ایک قسم والون پر تقسیم کرین) تمام اقسام پر تقسیم کرنا سنت ہے
کم سے کم ایک فقیر کو نصاب اول کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ زیادہ کی حد نہین
چوتھا باب فطرہ کے بیان مین ہے ہر سال ہر مکلف آزاد غنی پر جو ایک سال کی

فطرہ

وَاقل ما یعطی الفقیر ما یجب فی النصاب الاول ولاحد لاکثرہ **الباب الرابع** فی زکوة الفطر وھی واجبة علی المکلف الحر الغنی وھو مالک قوتہ سنة فی کل سنة عند ھلال الشوال وتتضیق عند صلوة العید ویجوز تقدیمھا فی رمضان ولا تؤخر عن العید الا لعذر ولو فاتت قضیت ولو عزلھا ثم تلفت من غیر تفریط فلا ضمان ولا یجوز نقلھا عن بلدہ مع وجود المستحق فیہ وقدرھا تسعة ارطال بالعراقی من الحنطة والشعیر والتمر والزبیب والا قط ومن اللبن اربعة ارطال بالمدنی وافضلھا التمر ثم الزبیب ثم ما یغلب

قوت کا مالک ہو فطرہ واجب ہے۔ وجوب کا وقت ہلال شوال ہے اور بوقت نماز عید اس کا وقت تنگ ہو گا۔ ماہ رمضان مین پیشگی دینا جایز ہے (اور احوط ترک ہے) اور اس کی تاخیر نماز عید کے وقت سے جایز نہین مگر بسبب عذر۔ اور وقت گذر جائے تو قضا کی نیت سے دے۔ اگر فطرہ نکال چکے اور وہ یا عدم تقصیر حفاظت تلف ہو جائے تو ضامن نہین اور اپنی بستی سے باوجود مستحق دوسری بستی کو فطرہ بھیجنا جایز نہین۔ فطریکا وزن (ہر آدمی کے لئے) ۹ رطل عراقی ہے (دکن کے حساب سے ساڑے تین سیر ہوتے ہین) گیہون یا جو یا کہجور یا کشمش یا چانول یا کشک (اس مین سے جو چاہے دے) اگر دودھ ہو تو چار رطل دے۔ سب سے بہتر کہجور ہے پھر کشمش پھر وہ چیز جو اکثر کہاتے ہون قیمت بھی دینا جایز ہے۔ اپنا اور تمام عیال کا خواہ مسلمان ہون یا کافر۔ آزاد ہون یا مملوک۔ چھوٹے ہون یا بڑے سب کا فطرہ واجب ہے ہر چند تبرعًا کہانا کھلاتا ہو۔ اور نیت (قربت)

علی القوت ویجوز اخراج القیمۃ ویجب ان یخرجھا عن نفسہ وعن من یعولہ من مسلم وکافر وحر وعبد وصغیر وکبیر وان کان متبرعا بالعیلولۃ ویجب فیھا النیۃ وایصالھا الی مستحق الزکوۃ والافضل صرفھا الی الامام ومع غیبتہ الی المامون من فقہاء الامامیۃ ولا یعطی الفقیر اقل من صاع ولاحد لاکثرہ ویستحب اختصاص القرابۃ بھا ثم الجیران ویستحب للفقیر اخراجھا

الباب الخامس

فی الخمس وھو واجب فی غنائم دار الحرب والمعادن والغوص وارباح التجارات والصناعات والزراعات والکنوز وارض الذمی اذا اشتراھا من مسلم والحرام

اور مستحقین زکوٰۃ کو پہونچانا واجب ہے بہتر یہ ہے کہ امام کی خدمت مین پہونچائے اور زمانہ غیبت مین مجتہد کے پاس پہونچائے ایک صاع سے کم کسیکو نہین دے سکتا زیادہ کی حد نہین۔ اقربا کو دینا مستحب ہے انکے بعد ہمسائے والون کو اور فقیر کو فطرہ نکالنا سنت ہے

پانچوان باب

خمس کے بیان مین ہے۔ دار الحرب کی لوٹ مین اور معدنیات مین اور غوطے (سے نکلے ہوئے مال مین مثل موتی وغیرہ کے) اور تجارت دکارگیری وزراعت کے فائدہ مین۔ اور دفینہ مین اور ایسی زمین جو ذمی مسلمان سے خریدے اور ایسے مال حرام مین سے جو مال حلال مین ملجائے اور تمیز نہو سکے خمس نکالنا واجب ہے۔ معدن اور دفینے مین شرط ہے کہ بیس دینار کی قیمت کا مال ہو (یا زیادہ) اور غوطے مین شرط ہے کہ ایک دینار کا مال ہو (یا زیادہ) تجارت وصناعت وزراعت کے فائدے مین اپنے اور عیال کے سالانہ مصارف میانہ روی کے بعد جو بچ رہے

المخرج بالحلال ولم يتميز وبعنبر في المعادن والكنوز عشرون دينارا وفي غوص دينار وفي ارباح التجارات والصناعات والزراعات الزيادة عن مؤنة السنة له ولعياله بقدر الاقتصاد ويجب في الزيادة ووقت الوجوب وقت حصول هذه الاشياء ويقسم الخمس ستة اقسام سهم لله وسهم لرسوله وسهم لذي القربى فهذه الثلاثة للامام وسهم للفقراء من الهاشميين وسهم لايتامهم وسهم لابناء سبيلهم ولا يحل عن البلد مع وجود المستحق فيه ويجوز اختصاص بعض الطوائف الثلاثة بنصيبهم ويعتبر فيهما الايمان وفي اليتيم الفقر

اس مین خمس واجب ہے۔ وقت وجوب اشیائے مذکورہ حاصل ہونے کے ساتھہ ہے خمس کے چھے حصے کرنا واجب ہے ایک خدا کا۔ دوسرا رسول کا تیسرا ذوی القربیٰ کا ان تینون حصون کے حقدار امام ہین۔ چوتھا فقرائے سادات کا پانچوان سادات کے یتیمونکا چھٹا سادات مسافرین کا (خمس کے پاس زادراہ نہو) اور (خمس کو) باوجود مستحق کے اپنے شہر سے دوسرے شہر کو نہ بہیجے۔ بعض کو ان کے حصون مین خاص کرنا جائز ہے (یعنے اخیر کے تین حصے ایک ہی جماعت کو ان تین مین سے یعنے فقط فقرائے سادات کو یا فقط سادات کے یتیمون کو یا فقط مسافرین سادات کو دیسکتے ہین اسیطرح یتیمونکا حصہ ایک ہی یتیم کو یا چند یتیمون کو علیٰ ہذا دوسرے حصے ایک شخص کو یا چند اشخاص کو دیسکتے ہین۔ بہرحال سب کو دینا ضرور نہین ہان احتیاط یہہ ہے کہ حتی الامکان سب کو دے) فقرائے سادات ومسافرین سادات مین ایمان شرط ہے اور یتیم مین فقر۔ انفال ہین (مفصلۂ ذیل اشیاء

والانفال کل ارض خربة باد اهلها وکل ارض لم یوجف علیه بخیل ولا رکاب وکل ارض سلمها اهلها من غیر قتال و رؤس الجبال وبطون الاودیة والموات التی لا ارباب لها والاجام وصوافی الملوك وقطائع غیر المغصوبة و میراث من لا وارث له والغنائم الماخوذة بغیر اذن الامام فهذه کلها للامام وابیح لنا المساکن والمتاجر والمناکح۔

کتاب الصوم وفیه ابواب **الباب الاول** الصوم هو الامساك عن المفطرات مع النیة فان تعین الصوم کرمضان کفت فیه نیة القربة

داخل ہین یعنے) ایسی زمین جو ویران ہو گئی ہو اور مالک اس کے مر گئے ہون اور وہ زمین جسپر گھوڑون اور اونٹون سے حملہ نکیا گیا ہو (بلکہ صلحاً کفار سے لی ہو) اور وہ زمین جسے مالکون نے (خوشی سے) بغیر لڑائی کے دیدیا ہو اور پہاڑ کی چوٹیان اور وادی (یعنے پہاڑون کی نیچے کی تہہ) ہین جو خشک ہو گئی ہون) اور زمین افتادہ بے مالک اور نیستان اور ایسے اشیائے نفیسہ اور غیر مغصوبہ مقطوعہ جو پادشاہون کے لئے ہین۔ اور لاوارث کی میراث اور ایسی لوٹ جو بے اجازت امام کے حاصل کی گئی ہو۔ یہہ سب مال امام علیہ السلام کا ہے ہان ہمکو مکان اور تجارت اور نکاح کے واسطے مباح ہے۔

کتاب الصوم۔ اس مین کئی باب ہین۔ **پہلا باب** (روزے کی تعریف مین ہے) اپنے نفس کو نیت کے ساتھہ مفطرات سے باز رکھنے کو روزہ کہتے ہین۔ پس اگر روزہ معین ہو مثل رمضان کے تو اس کے لئے فقط

والا فتقرالی التعئین ووقتها اللیل ویجوز بتجدیدها الی الزوال فاذا زالت الشمس فات وقتها ووجب الامساك فی رمضان والمعین ثم تقضی ویجوز فی رمضان نیة عن الشهر فی اوله ویجوز تقدیم النیة علیه بیوم او بیومین ویوم الشك یصام ندبا بنیة شعبان فان التفق انه من رمضان اجزاہ ولو اصبح بنیة الافطار ولم یفطر ثم تبین انه من رمضان جدد النیة الی الزوال ولوکان بعد الزوال امسك واجبا وقضی ومحل الصوم النهار من طلوع الفجر الثانی الی الغروب **الباب الثانی** فیما یمسك عنه الصائم وهو ضربان واجب وندب فالواجب الاکل

نیت قربت کافی ہے ورنہ تعین ضرور ہے۔ نیت کا وقت رات ہے اور (جس صورت مین کہ شب کو نیت بھولگیا ہو) زوال تک نیت جایز ہے۔ اگر زوال ہوجاے تو وقت جاتا رہیگا۔ اس صورت مین واجب ہے کہ رمضان مین اور دوسرے روزہ معین مین (مثل نذر معین کے) مفطرات سے باز رہے پھر قضا بھی رکھے تمام ماہ رمضان کے روزون کی نیت پہلے روز کرسکتا ہے اور ایک یا دو دن پہلے بھی جایز ہے۔ یوم الشک مین سنتی روزہ شعبان کے قصد سے رکھسکتے ہین۔ پس اگر بعد ثابت ہو کہ وہ دن رمضان کا تھا تو وہ روزہ کافی ہوجائیگا۔ اگر روزہ نہ رکھنے کے ارادے سے صبح کرے اور مفطرات عمل مین نلاے پھر معلوم ہو کہ رمضان ہے تو زوال تک نیت کرے۔ اگر زوال ہوجاے تو شام تک مفطرات سے بچے وجوبا اور پھر قضا رکھے۔ روزہ کا وقت دن ہے طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک۔ **دوسرا باب** ان چیزون کے بیان مین ہے جن چیزون سے روزہ دار کو باز رہنا چاہیے وہ دو قسم پر ہے واجب اور سنت

والشراب والجماع فی القبل والدبر والاستمناء وایصال الغبار الی الحلق متعمدا والبقاء علی الجنابۃ متعمدا حتی یطلع الفجر ومعاودۃ النوم بعد انتباھتین حتی یطلع الفجر وھذہ السبعۃ توجب القضاء والکفارۃ ویجب القضاء بالافطار بعد الفجر مع ظن بقاء اللیل وترک المراعات مع القدرۃ علیھا وکذا لو اخبرہ غیرہ ببقاء اللیل۔ وقبل الغروب للظلمۃ الموھمۃ ولو غلب علی الظن دخول اللیل ولم یدخل فلا قضاء وتقلید الغیر فی دخول اللیل ولم یدخل ومعاودۃ النوم بعد انتباھۃ واحدۃ قبل الغسل حتی یطلع الفجر وتعمد القی ودخول الماء الی الحلق للتبرد

جن چیزون سے بچنا واجب ہے وہ یہہ ہین کہانا اور پینا اور جماع خواہ قبل مین ہو یا دبر مین (عورت ہو کہ مرد) اور استمنا (یعنے ایسا فعل کرنا جس سے انزال ہو) اور عمداً حلق مین غبار پہونچانا۔ اور جنابت پر تا صبح صادق عمداً باقی رہنا اور حالت جنابت مین دو بار جاگنے کے بعد پہر سو جانا صبح صادق تک۔ ان ساتہہ چیزون سے قضا و کفارہ واجب ہوتا ہے۔ اگر بعد صبح صادق کے رات کے گمان سے باوجود امکان تحقیق نکرکے مفطرات عمل مین لائے۔ یا کوئی شخص رات کے باقی رہنے کی خبر دے (اور یہہ اس کے کہنے پر مفطرات عمل مین لائے) یا غروب سے پہلے ایسے اندہیرے کے سبب سے جس سے غروب کا وہم ہو افطار کرے تو فقط قضا واجب ہے۔ ہان اگر (اندہیرے کے سبب سے) شب کے داخل ہونے کا گمان غالب ہو (اور افطار کرے حالانکہ رات نہین ہوئی تھی) تو قضا واجب نہین اور (اسیطرح ان صورتون مین فقط قضا واجب ہے کہ) جب دخول شب پر قول غیر کا اعتبار کرے حالانکہ دن ہو اور (حالت جنابت مین) ایک مرتبہ جاگنے کے

دون المضمضة للصلوٰة والحقنة بالمايعات ويجب الامساك عن الكذب على الله ورسوله وعلى الائمة وفى الارتماس فى الماء قولان وكذا الامساك عن كل محرم سوى ما ذكرناه ويتاكد فى الصوم **والمندوب** السعود والكحل بما فيه صبر او مسك واخراج الدم ودخول الحمام المضعفان وشم النرجس والرياحين والحقنة بالجامد وبل الثوب على الجسد والقبلة والملاعبة والمباشرة بشهوة وجلوس المرأة فى الماء ولا يفسد الصوم بمص الخاتم ومضغ العلك وذوق الطعام اذا لفظه وزق الطائر واستنقاع الرجل فى الماء **مسائل** الاولى الكفارة

بعد پہر سو جائے تا صبح ـ اور عمداً قے کرے اور ٹھنڈک کے واسطے پانی منہ مین لے اور وہ حلق مین جاتا رہے ـ لاکن اگر نماز کے (وضو کے) لئے کلی کرنے سے پانی حلق مین جائے تو قضا واجب نہین اور اگر پتلی چیز سے حقنہ کرے جب بھی فقط قضا واجب ہے خدا و رسول صلعم و ائمہ علیہم السلام پر جھوٹ باندہنے سے اجتناب واجب ہے اور پانیمین سر ڈبونیمین دو قول ہین (احوط اجتناب ہے) اور ہر فعل حرام سے سوائے اُن چیزونکے جو ہمنے ذکر کیا اجتناب لازم ہے کہ روزے مین اس کی زیادہ تاکید ہے جن چیزون سے (حالت روزہ مین) بچنا سنت ہے وہ یہہ ہین ناک مین دوا ڈالنا ـ ایسا سرمہ لگانا جس مین ایلوا یا مشک ہو ـ جسم سے خون نکالنا ـ حمام مین جانا بشرطیکہ یہہ دونون فعل ضعف کے باعث ہون اور نرگس اور دوسرے پہول سونگھنا ـ اور سوکھی چیز سے حقنہ کرنا ـ اور گیلا کپڑا جسم پر ڈالنا ـ اور اپنی حلال عورتکا بوسہ لینا یا شہوت بازی وغیرہ کرنا ـ اور عورت کو پانی مین بیٹھنا (یہہ سب مکروہ ہین) انگوٹھی چوسنے اور گہانس چبانے ـ اور کھانا چکھنے سے بشرطیکہ تہوکدے اور طائر کو

لا تجب الا فی رمضان والنذر المعین وقضاء رمضان بعد الزوال والا عتکاف علی وجہ ربما لا یتعین صومہ کالنذر المطلق وقضاء رمضان قبل الزوال والنافلۃ لا یجب بافسادہ شئی۔ الثانیۃ کفارۃ المتعین عتق رقبۃ او صیام شہرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا وکفارۃ قضاء رمضان بعد الزوال اطعام عشرۃ مساکین فان عجز صام ثلثۃ ایام وتکور الافطار فی یومین تکرر الکفارۃ ویعزر المفطر ولو کان مستحلا قتل۔ الثالثۃ المکرہ لزوجتہ یتحمل عنہا الکفارۃ والمطاوعۃ تکفر عن نفسہا

الباب الثالث

منہ سے دانہ کھلانے سے اور مرد گردن تک پانی مین اترنے سے روزہ باطل نہین ہوتا یہان مسائل ہین۔ پہلا مسئلہ افطار رمضان ونذر معین مین اور قضائے رمضان مین بعد زوال کفارہ واجب ہوتا ہے اور اعتکاف (کے روزہ سوم) مین بھی ایک وجہ پر کفارہ واجب ہے اور جو روزہ معین نہو مثل نذر مطلق و قضائے رمضان قبل زوال (بشرطیکہ زمانہ تنگ نہو) اور جیسے روزہ سنتی پس ان کے توڑنے سے کوئی کفارہ واجب نہین۔ دوسرا مسئلہ روزہ معین کا کفارہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھہ مسکینون کو کہانا کھلائے۔ اگر قضائے رمضان کو زوال کے بعد توڑ دے تو اسکا کفارہ یہہ ہے کہ دس مسکینون کو کھانا کھلائے اگر یہہ نہو سکے تو تین روزے رکھے۔ اور جتنے روزے توڑے یا جتنے روزے نہ رکھے) اتنے کفارے واجب ہون گے اور روزہ توڑنے والا یا نہ رکھنے والا تعذیر بھی دیا جائیگا۔ اگر حلال جانکر روزہ نہ رکھے یا توڑ دے

فی اقسامه وهی اربعة واجب ومسنون ومکروه ومحظور فالواجب شهر رمضان والکفارات ودم المتعة والنذر وشبهه والاعتکاف علی وجه وقضاء الواجب وغیر رمضان یاتی فی اماکنه واما شهر رمضان فعلامته رویة الهلال او مضی ثلثین من شعبان او قیام البینة بالرؤیة وشرائط وجوبه ستة البلوغ وکمال العقل والسلامة من المرض والاقامة او حکمها والخلو من الحیض والنفاس وشرائط القضاء البلوغ وکمال العقل والاسلام والمرتد یقضی ما فاته فی زمان ردته ویتخیر قاضی رمضان فی اتمامه الی الزوال فیتعین والمندوب

(یعنے روزے کے وجوب کا قائل نہو) تو قتل کیا جائے گا تیسرا مسئلہ اگر زوجہ سے جبراً مقاربت کرے تو اسکا کفارہ بھی شوہر پر واجب ہے۔ اگر عورت راضی ہو تو خود کفارہ دے گی تیسرا باب روزوں کے اقسام مین سب روزے چار قسم پر ہین۔ واجب ۔ سنت ۔ مکروہ ۔ حرام ۔ واجب روزے یہ ہین ۔ رمضان ۔ کفارہ ۔ بدل قربانی حج ۔ نذر و مثل نذر ۔ روزہ سوم اعتکاف ۔ قضا ۔ غیر رمضان کا ذکر اس کے مقام پر آئیگا ۔ رمضان کی علامت رویت ہلال ہے یا تیس دن شعبان کے گذرنا یا رویت پر گواہ قائم ہونا ۔ وجوب روزہ رمضان کی شرطین چھ ہین ۔ بالغ اور عاقل ہونا تندرست ہونا ۔ وطن مین یا اس کے حکم مین ہونا (جیسے کسی مقام پہ مسافر کا قصد اقامت کرنا) اور حیض و نفاس سے خالی ہونا ۔ قضا رکھنے کی شرطین بلوغ اور عقل و اسلام ہے۔ اور جو روزے مرتد کے زمانۂ ارتداد مین قضا ہوئے ہین ان کی قضا رکھے ۔ رمضان کی قضا رکھنے والے کو زوال تک اختیار ہے کہ چاہے وہ روزہ تمام کرے یا توڑ دے ۔

جمیع ایام السنة الا المنہی عنه والموکد ستة عشر قسما اول خمیس من کل شہر و اول اربعاء من العشر الثانی وآخر خمیس من الثالث و یوم الغدیر والمباہلة ویوم المبعث ومولد النبی ویوم دحو الارض ویوم عاشورا علی وجه الحزن وعرفة لمن لا یضعفه عن الدعاء واول ذی الحجة ورجب کله وشعبان کله وایام البیض وکل خمیس وجمعة ویستحب الامساک ان لم یکن صوما للمسافر القادم بعد الزوال او قبله وقد افطر والمریض اذا برء کذلک وکذا الحائض والنفساء اذا طہرتا والکافر اذا اسلم والصبی اذا بلغ والمجنون اذا افاق والمغمی علیه - ولا یصح صوم

(بشرط وسعت زمان) اور زوال کے بعد نہین توڑ سکتا۔ سنتی روزے تمام سال ہین سوائے اُن ایام کے جن مین روزہ حرام ہے۔ اور سنت موکدہ کی سولہ قسمین ہین۔ ہر ماہ کا پہلا پنجشنبہ۔ اور ہر دہہ ثانی کا پہلا چہارشنبہ۔ اور ہر مہینے کا آخری پنجشنبہ۔ اور روز غدیر (۱۸ ذیحجہ) ومباہلہ (۲۴ ذیحجہ) ومبعث (۲۷ رجب) روز ولادت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۷ ربیع الاول) روز دحو الارض (۲۵ ذیقعد کی پچیسوین ہے) اور عاشورہ بطور غم (اس روزے کو تمام نکرے بلکہ بعد عصر افطار کرے) اور عرفہ کو بشرطیکہ دعائین پڑہنے مین ضعف نہو۔ اور اول ذیحجہ اور تمام رجب وشعبان۔ اور ایام البیض (یعنے ہر مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵) اور ہر پنجشنبہ وجمعہ۔ جو مسافر بے روزہ کہ وطن مین بعد زوال آئے یا قبل زوال افطار کرکے پہونچے (اور روزہ مہینا رمضان کا ہو) تو شام تک مفطرات کو ترک کرنا سنت ہے۔ ایسے بیمار کو صحت ہو۔ اور زن حایض وصاحب نفاس پاک ہون اور کافر مسلمان ہو۔ اور بچہ بالغ ہو اور دیوانہ اور بے ہوش اچھے ہون تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے

روزہ سنتی

الضیف تطوعا بدون اذن المضیف والمراۃ بدون اذن الزوج والولد بدون اذن الوالد والمملوک بدون اذن المولیٰ والمکروہ النافلۃ سفرا او المدعو الی طعام وعرفۃ مع ضعفہ عن الدعاء او الشک فی الھلال - والمحرّم صوم العیدین وایام التشریق لمن کان بمنی ویوم الشک علی انہ من رمضان وصوم نذر المعصیۃ وصوم الصمت والوصال والواجب فی السفر الا النذر المقید بہ و بدل دم المتعۃ والبدنۃ لمن افاض من عرفات قبل الغروب عامدا ویکون سفرہ اکثر من حضرہ وھو کل من لیس لہ فی بلد ۃ مقام عشرۃ ایام **مسائل** الاولیٰ

(یعنے شام تک مفطرات سے اجتناب کریں) **سنتی** روزہ مہمان کا بدون میزبان کی اجازت کے اور عورت کا بغیر شوہر کی اجازت کے اور اولاد کا بغیر باپ کی اجازت کے اور مملوک کا بدون آقا کی اجازت کے صحیح نہیں ہے اور روزہ سنتی مسافر کو اور جس کو کھانے کے لئے دعوت کی جائے اور بروز عرفہ شبکہ دعائیں پڑھنے میں ضعف ہو یا ہلال ذیحجہ کا شک ہو مکروہ ہے - اور عیدین (یعنی عید فطر و عید اضحیٰ) کو اور ایام تشریق (یعنے ذیحجہ کی ۱۱-۱۲-۱۳) کو اس شخص کے لئے جو منے میں ہو - اور یوم الشک بقصد رمضان اور روزہ نذر معصیت اور روزہ خاموشی - اور روزہ وصال - (یعنے ایک دن رات متصل یا دو دن ایک رات متصل) روزہ رکھنا اور روزہ واجب سفر میں **حرام** ہے ہاں سفر میں ایسے نذر کا روزہ جو مقید بسفر ہو یا عوض قربانی کے روزے یا ایسے ایک اونٹ کے بدلے جو عرفات سے قبل غروب عمدًا کوچ کرے روزے رکھنا یا سفر میں ایسے شخص کا روزہ رکھنا جسکا سفر قیام سے زیادہ ہو یعنے جس کی اقامت

الصوم الواجب ينقسم الی مضيق وهو رمضان وقضائه والنذر والاعتكاف
ومخير وهو صوم كفارة حلق الراس وكفارة رمضان وجزاء الصيد ومرتب
وهو صوم كفارة اليمين وقتل الخطاء والظهار ودم الهدي وكفارة قضاء رمضان
بعد الزوال - الثانية كل صوم يجب فيه التتابع الا النذر المطلق وشبهه
والقضاء وجزاء الصيد والسبعة في بدل الهدي الثالثة كل ما يشترط
فيه التتابع اذا افطر بعذر بني وان افطر بغيره استانف الا من وجب عليه
شهران فصام شهرا ومن الثاني ولو يوما ومن وجب عليه شهر فصام خمسه

کسی شہر مین دس دن تو جائز ہے یہان کئی مسئلون کا ذکر ہے - پہلا مسئلہ
روزہائے واجب کے کئے اقسام ہین اول مضیق (یعنے جسکا وقت تنگ ہے) وہ
رمضان اور قضائے رمضان اور نذر معین اور (روزہ سوم) اعتکاف ہے
دوسرے مخیر وہ (احرام مین) سر منڈھانے کے کفارے کے روزے اور کفارۂ
رمضان کے اور (حالت احرام مین) شکار کے کفارے کے روزے ہیں -
تیسرے مرتب وہ کفارۂ قسم اور کفارۂ قتل خطا اور کفارۂ ظہار اور عوض قربانی
اور کفارہ قضائے رمضان بعد زوال کے روزے ہین - (جن مین سے ہر ایک کی
تفصیل اس کے مقام پر آئے گی) دوسرا مسئلہ سب روزون کو پے در پے رکھنا
واجب ہے الا نذر مطلق اور اس کے مثل کے روزے اور روزہ ہائے قضا
و کفارہ شکار اور وہ سات روزے جو عوض قربانی کے ہین انہین پے در پے رکھنا
ضرور نہین تیسرا مسئلہ جن روزون کو پے در پے رکھنا واجب ہے
انہین سے کسی روزے کو کسی عذر کے سبب (مثل بیماری وغیرہ کے ترک کرے)

عشر یوما والثلثة فی بدل ھدی المتمتع اذ اصام یوم الترویة وعرفة صام الثالث بعد ایام التشریق **الباب الرابع** فی المعذ ودین اذا حاضت المرأة او نفست ای وقت کان من النہار بطل صومہا وتقضیہ و لو طہرت بعد الفجر امسکت استحبابا وقضتہ ولو بلغ الصبی او افاق المجنون قبل الفجر صاما ذلک الیوم واجبا والا فلا والمریض اذا برئ او قدم المسافر قبل الزوال ولم یفطر امسکا واجبا واجزاھما والا فلا ولو استمر المرض الی رمضان آخر سقط القضاء وتصدق عن الماضی لکل یوم بمد ولو برئ بینہما

(اور بعد رفع عذر پھر روزے رکھنا شروع کرے) تو جو روزے پہلے رکھ چکا ہے حساب میں داخل ہونگے اور بغیر عذر ترک کرے تو پھر ابتداء سے شروع کرے۔ ہاں جس پر دو مہینے کے پے درپے روزے واجب ہیں وہ شخص ایک مہینا پورا اور دوسرے مہینے سے کچھ دن پے درپے روزے رکھے ہرچند ایک ہی دن ہو (پھر بقیہ جب چاہے رکھے) اور جس پر ایک مہینے کے روزے واجب ہیں وہ پندرہ دن پے درپے رکھے (باقی جب چاہے رکھے) اگر تین روزے بدل ہدی تمتع کے ہوں اور بروز ترویہ وعرفہ دو روزے رکھ چکا ہو تو تیسرا روزہ ایام تشریق کے بعد رکھے **چوتھا باب** صاحبان عذر کے بیان میں جب رمضان میں جس دن کو کسی وقت عورت کو حیض یا نفاس آئے روزہ باطل ہوگا بعد (طہارت) قضا بجالائے اور جو عورت صبح کے بعد پاک ہوا سے سنت ہے کہ (شام تک) مفطرات عمل میں نہ لائے اور بعد قضا رکھے اور اگر صبح سے پہلے بچہ بالغ ہو یا دیوانہ اچھا ہو تو روزہ رکھنا واجب ہے صبح کے بعد ہو تو کچھ نہیں اگر زوال سے

وکان عازما علی الصوم قضاه ولا کفارة وان تهاون قضی وتصدق عن کل یوم بمد وحکم مازاد علی رمضانین حکم رمضانین ویجب الافطار علی المریض والمسافر فلو صاما لم یجزهما وشرائط قصر الصوم شرائط قصر الصلوٰة والشیخ والشیخة مع عجزهما یتصدقان عن کل یوم بمد وکذا ذو العطاش ویقضی مع البرء والحامل المقرب بالوضع والمرضعة القلیلة اللبن تفطران وتقضیان مع الصدقة ولومات المریض فی مرضه استحب لولیه القضاء عنه ولومات بعد استقرار الصوم والفوات بسفر وغیره قضی الولی وهو اکبر اولاده الذکور واجبا

پہلے بیمار اچھا ہو یا مسافر وطن مین آئے اور مفطرات عمل مین نہ لائے ہون تو واجب ہے کہ (روزے کی نیت کرکے) شام تک مفطرات سے اجتناب کرین - یہی روزہ کافی ہوگا - ہان اگر زوال کے بعد بیمار اچھا ہو یا مسافر وطن مین آئے تو اس دن کا روزہ کافی نہین - اگر بیماری دوسرے رمضان تک طول کھینچے تو رمضان گزشتہ کی قضا ساقط ہے ہان ہر روزے کے عوض مین ایک مد (گیہون) تصدق کرے - اگر دو رمضانون کے بیچ مین اچھا ہو جائے اور قضا رکھنے پر عازم ہو (اور نہ رکھے) تو دوسرے رمضان کے بعد قضا رکھے اور کفارہ نہین اور قضا کا ارادہ نہو تو بعد قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دے (ہر روزے کے عوض مین ایکمد) دو رمضانون سے زیادہ کا بھی یہی حکم ہے - بیمار اور مسافر کو افطار کرنا (یعنے ترک روزہ) واجب ہے اگر روزہ رکھین تو کافی نہین مسافرت مین ترک صوم کی شرطین مثل قصر نماز کے ہین - بوڈھا مرد اور بوڈھی عورت جو روزے سے عاجز ہین وہ ہر روزے کے عوض مین ایکمد گیہون تصدق کرین (روزہ معاف ہے) اسیطرح پیاس کی بیماری والا مگر اسے صحت کے بعد

ولوكان وليان تخاصا ويقضي عن المرأة ولوكان الاكبر انثى فلا قضاء و يتصدق من التركة عن كل يوم بمد ولوكان عليه شهران قضى الولي شهرا و تصدق من مال الميت عن آخر **الباب الخامس** في الاعتكاف وهو اللبث للعبادة في مسجد مكة او مسجد النبي او جامع الكوفة او البصرة خاصة وشرائطه النية والصوم وايقاعه ثلثة ايام فما زاد وهو واجب ومندوب فالواجب ما وجب بالنذر وشبهه والمندوب ما يتبرع به فاذا امضى يومان وجب الثالث ولا يخرج عن المسجد الا لضرورة او طاعة كتشييع جنازة او عيادة

قضا رکھنا واجب ہے جس عورت کے وضع حمل کے دن قریب ہون اور جو عورت دودھ پلاتی ہو اور اسکا دودھ کم ہو روزہ چھوڑ دے مگر بعد (رفع عذر کے) قضا رکھے اور ہر روز تصدق بھی دے۔ اگر بیمار بیماری مین مرے تو ولی کو اس کے روزون کی قضا سنت ہے اگر استقرار صوم اور سفر وغیرہ سے قضا ہونے کے بعد مرے تو ولی پر قضا واجب ہے ولی بڑا بیٹا ہے اگر دو ولی ہون تو باہم تقسیم کرلین ولی مان کی طرف سے بھی قضا رکھے اگر اکبر اولاد بیٹی ہو تو قضا ساقط ہے مگر ترکہ سے ہر روزے کے عوض مین ایک مد (گیہون) تصدق کرے۔ اگر میت پر دو مہینے کے روزے واجب ہون (مثل کفارۂ رمضان وغیرہ) تو ولی ایک مہینے کے روزے قضا رکھے اور دوسرے مہینے کے عوض مین مال میت سے تصدق کرے۔ **پانچوان باب** اعتکاف کے بیان مین ہے فقط مسجد مکہ (یعنی مسجد الحرام) یا مسجد نبی یا جامع کوفہ یا جامع بصرہ مین عبادت کے واسطے رہنے کو اعتکاف کہتے ہین۔ اس کی شرطین یہہ ہین کہ نیت کرے اور (جتنے دن کا

مريض او صلوة جنازة واقامة شهادة ومع الخروج لا يمشي تحت الضلال
ولا يجلس ولا يصلي الا بالمعتكفة الائمة ويستحب له الاشتراط ويحرم عليه
الاستمتاع بالنساء والبيع والشراء وشم الطيب والجدال ويفسده ما يفسد الصوم
ولو جامع فيه كفر مثل كفارة رمضان وان كان في نهار رمضان يتضاعف الكفارة و
لو افطر بغيره مما يوجب الكفارة فان وجب بالنذر المعين كفر والا فلا الا في
الثالث ولو حاضت المراة او مرض المعتكف خرجا وقضيا مع وجوبه ۔

كتاب الحج وفيه ابواب الباب الاول في اقسامه وهي حجة الاسلام

اعتكاف ہو (سنے) روزے رکہے اور اعتکاف تین دن سے کم نہو۔ اعتکاف
دو قسم پر ہے۔ واجب وسنت واجب نذر وشبہہ نذر سے ہوتا ہے
اور سنت جو محض تبرعاً ہو۔ اور جب دو دن گزرین تو تیسرا روزہ واجب
ہے اور مسجد سے باہر نہ نکلے ہان کسی ضرورت سے یا کسی عبادت کے لئے جیسے
مشایعت جنازہ یا عیادت بیمار یا نماز جنازہ یا ادائے شہادت کے واسطے
نکل سکتے ہین۔ اور جب نکلے تو سائے مین سے چلے کہین نہ بیٹہے اور نماز بغیر مقام
اعتکاف کے نہ پڑہے ہان مکہ مین بغیر مقام اعتکاف کے اور جگہہ بہی نماز پڑہ سکتا ہے
اور سنت ہے کہ نیت کے وقت شرط کرے۔ (کہ ضرورت مین مقام اعتکاف سے
باہر جاؤنگا) حالت اعتکاف مین عورتون سے لذت اٹہانا اور خرید وفروخت
کرنا اور خوشبو سونگہنا اور جدال (یعنے لا واللہ یا بلی واللہ کہنا) حرام ہے
اور جو چیز مفطر صوم ہے وہ اعتکاف کو بہی باطل کرتی ہے۔ اگر مقاربت کرے تو
مثل کفارۂ رمضان کے کفارہ دے اگر رمضان مین دن کو حالت اعتکاف مین

وما یجب بالنذر وشبهه وبالاستیجار والافساد۔ فحجۃ الاسلام واجبۃ باصل الشرع مرۃ واحدۃ علی الذکور والاناث والخناثی بشروط ستۃ البلوغ وکمال العقل والحریۃ والزاد والراحلۃ وامکان المسیر فلوحج الصبی لم یجزہ الا اذا ادرک احد الموقفین بالغا وکذا العبد ویصح الاحرام بالصبی غیر الممیز والمجنون ومن العبد باذن المولی ولو تسکع الفقیر لم یجزہ بعد الاستطاعۃ ولو کان المتمکن مریضا لم یجب الاستنابۃ ویجب مع الشرائط علی الفور ولو اھمل مع الاستقرار حتی مات تقضی من اصل مالہ من اقرب الاماکن

مقاربت کرے تو دو کفارے دے اور اگر بغیر جماع دوسرے ایسے اشیاسے جو موجب کفارہ ہین روزہ توڑے اور اعتکاف نذر معین سے واجب ہو تو ایک کفارہ دے ورنہ کچھ نہین ہان تیسرے روزے ہین بھی حکم ہے۔ اگر حال اعتکاف مین عورت کو حیض آئے یا معتکف بیمار ہو جائے تو اعتکاف سے خارج ہو۔ پس اگر وہ اعتکاف واجب ہو تو قضا بجالائے۔

کتاب الحج اس مین کئی باب ہین پہلا باب اقسام حج کے بیان مین ہے

انمین سے (پہلا) حجۃ الاسلام ہے (دوسرا) جو نذر یا شبہہ نذر سے واجب ہو اور تیسرا اجارے سے واجب ہو (چوتھا) جو باطل کرنے سے واجب ہو۔ حجۃ الاسلام اصل شرع سے (تمام عمر مین) ایک مرتبہ مرد اور عورت اور خنثے پر واجب ہے۔ اس کے وجوب کی شرطین چھے ہین بالغ اور عاقل اور آزاد ہو اور خرچ راہ اور سواری ہو اور جانا ممکن ہو (یعنے کوئی چیز مانع نہو مثل قطاع الطریق وغیرہ کے) اگر بچہ حج کرے تو وہ کافی نہین۔ ہان دو

ولو يخالف غيرا لاجرة ولايجوز لمن وجب عليه ان يحج تطوعا ولا نائبا ولا يشترط في المراءة وجود محرم ولا اذن الزوج ويشترط في الندب **واما** النائب فشرطه الاسلام والعقل وان لا يكون عليه حج واجب ولو لم يكن جاز وان كان صرورة او امراءة ولو تبرع عن الميت برئت ذمته **الباب الثاني** في انواعه وهي ثلثة تمتع وقران وافراد **اما التمتع** فصورته الاحرام بالعمرة الى الحج من الميقات والطواف بالبيت سبعا وصلوة ركعتين في مقام ابراهيم والسعي بين الصفا والمروة سبعا والتقصير والاحرام ثانيا من مكة بالحج والوقوف بعرفات تاسع ذي الحجة الى الغروب والافاضة الى المشعر والوقوف به بعد الفجر ورمي جمرة العقبة ثم الذبح

موقفون (یعنے عرفات ومشعر) سے کسی ایک کو حالت بلوغ مین پائے تو کافی ہے اسیطرح غلام کنیز کا حکم ہے۔ اور احرام غیر ممیز بچہ کیطرف اور دیوانے کی طرف سے (یعنے ان دونون کے ولی ان کو احرام بندہوائین تو صحیح ہے۔ اور غلام وکنیز کا احرام باجازت مولی صحیح ہے۔ اگر فقیر مشقت سے حج کو جائے تو بعد استطاعت وہ کافی نہوگا۔ حج کی قدرت رکھنے والا بیمار ہو تو نائب کرنا واجب نہین جب (مذکورہ) شرطین پائی جائین تو فوراً حج کرنا واجب ہے اگر باوجود مستقر ہونے کے سستی کرے اور مرجائے تو اصل ترکہ سے مکہ کے نزدیک کے مقام سے اس کی قضا بجالائی جائیگی۔ ہرچند سوائے اجرت حج کے اور کچھہ ترکہ نہو جسپر حج واجب ہو وہ سنتی حج نہین کرسکتا اور نہ نیابتی عورت کے لئے وجود محرم شرط نہین ہے اور نہ اجازت شوہر کی (حضر ورتی) ہان سنتی حج مین اجازت شرط ہے **نائب** کی شرطین یہہ ہین کہ وہ مسلمان اور عاقل ہو اور اس پر حج واجب نہو۔ اور جس کے ذمے

یوم النحر بمنی وطواف الحج ورکعتاہ وسعیہ وطواف النساء ورکعتاہ والمبیت بمنی لیلۃ الحادی عشر والثانی عشر ورمی الجمار الثلث فی یومین ثم ان تام الثالث عشر رمی وھذا فرض من نائی عن مکۃ باثنی عشر میلا فما زاد من کل جانب والمفرد یقدم الحج ثم یعتمر عمرۃ مفردۃ بعد الاحلال والقارن کذلک لکنہ یسوق الھدی عند احرامہ - وشرط التمتع النیۃ ووقوعہ فی اشہر الحج وھی شوال وذو القعدۃ وذو الحجۃ واتیان الحج والعمرۃ فی عام واحد وانشاء احرام الحج من مکۃ وشرط القارن النیۃ ووقوعہ فی اشہر الحج وعقد الاحرام من المیقات او من منزلہ ان کان دون المیقات ویجوز لہما الطواف قبل المضی الی عرفات لکنہما یجددان التلبیۃ عند کل طواف استحبابا و تجب

مین حج واجب نہو اسے (کسیکا) نائب ہونا جائز ہے اگرچہ اوس نے کبھی حج نکیا ہو یا وہ عورت ہو - میت کی طرف سے کوئی تندرستی حج کرے تو میت کے ذمے ساقط ہوگا **دوسرا باب** انواع حج کے بیان مین ہے - حج تین (طرح کے) ہین تمتع - قران - افراد - حج تمتع کی صورت یہہ ہے کہ (پہلے) عمرہ کا احرام حج کے واسطے (یعنے پہلے عمرہ بجا لاکر پھر حج کرنے کے لئے) میقات سے احرام باندہے اور کعبے کا طواف ساتھہ مرتبہ کرے - پہر دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم مین پڑہے - پہر صفا و مروہ کے بیچ مین ساتھہ مرتبہ سعی کرے پہر تقصیر کرے (یہان عمرہ تمام ہوا) پہر دوسرا احرام حج کا مکے سے باندہے - اور عرفات مین ذیحجہ کی نوین کو غروب تک ٹہرے - پہر مشعر الحرام روانہ ہو - اور وہان طلوع صبح صادق سے (طلوع آفتاب تک) ٹہرے - اور جمرہ عقبہ کو سنگریزے مارے پہر ذبح کرے پہر قربانی کے روز (یعنے ذیحجہ کی دسوین کو) سر منڈہائے پہر طواف حج کرے - اور دو رکعت نماز طواف پڑہے -

انواع حج

على المتمتع الهدى ولا يجب على الباقيين **الباب الثالث في الاحرام** وانما
يصح من المواقيت وهي ستة لاهل العراق العقيق وافضله المسلخ واوسطه غمرة وآخره
ذات عرق فلا يجوز عبورها الا محرما ولاهل المدينة مسجد الشجرة وعند الضرورة الجحفة
وهي ميقات اهل الشام اختيارا ولليمن يلملم وللطائف قرن المنازل ولحج التمتع مكة ومن كان
منزله اقرب من الميقات فمنزله ميقاته وفخ للصبيان ومن حج على طريق آخر احرم من ميقات
اهله ولا يجوز الاحرام قبل هذه المواقيت ولو تجاوزها متعمدا رجع واحرم منها فان لم يتمكن بطل
حجه وان كان ناسيا او جاهلا رجع مع المكنة والا احرم من موضعه ان لم يتمكن ولو نسي الاحرام حتى اكمل مناسكه صح حجه على

پھر سعی کرے۔ پھر طواف نسا بجالائے اور اس کی دو رکعتین پڑھے۔ پھر منی مین
گیارھوین شب اور بارھوین شب کو رات بھر رہے اور دو روز (یعنے ۱۱-
۱۲) تینون جمرون کو کنکریان مارے (چند ستون پتھر کے ہین انہین جمرات
کہتے ہین) اگر تیرھوین شب کو رہے تو اس روز بھی کنکریان مارے (یہان حج
تمتع تمام ہوا) حج تمتع اس شخص پر فرض ہے جو مکے سے بارہ میل یا زیادہ ہر طرف
دور ہو۔ **مفرد** پہلے حج کرے پھر (حج سے محل ہونے کے بعد) عمرہ مفردہ
بجالائے **قارن** بھی اسیطرح (حج کرے) مگر یہہ حیوان قربانی کے ساتھہ
احرام باندہے اور اسے ساتھہ رکھے۔ حج تمتع کی شرطین (یہہ ہین) نیت کرنا
اور اسے حج کے مہینون مین یعنے شوال و ذیقعد و ذیحجہ مین بجالانا اور حج اور
عمرے کو ایک ہی سال مین ادا کرنا اور حج کا احرام مکے سے باندہنا **قران**
و افراد کی شرط یہہ ہے کہ نیت کرے اور اسے حج مین بجالائے اور میقات سے
یا اپنے گھر سے احرام باندہے بشرطیکہ گھر بنسبت میقات کے کعبہ سے قریب تر ہو

روایۃ والواجب فی الاحرام النیۃ واستدامتھا حکما والتلبیات الاربع للمتمتع والمفرد والاشعار والتقلید للقارن وصورتھا لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ والملک لک لا شریک لک لبیک ولبس الثوبین مما یصح فیہ الصلوٰۃ والمندوب توفیر شعر الراس للمتمتع من اول ذی القعدۃ وتنظیف الجسد وقص الاظفار واخذ الشارب واخذ العانۃ و الابطین بالنورۃ والغسل امامہ والاحرام عقیب الظھر او فریضۃ او ست رکعات او رکعتین و رفع الصوت بالتلبیۃ اذا علت راحلتہ البیداء علی طریق المدینۃ والدعاء والتلفظ بالنوع والاشتراط وتکرار التلبیۃ الی ان یشاھد بیوت مکۃ للمتمتع والی الزوال من یوم عرفۃ للمفرد والقارن واذا دخل

قارن ومفرد کو جایز ہے کہ عرفات کو جانے سے پہلے طواف کریں مگر انہیں سنت ہے کہ ہر طواف کے وقت تلبیہ کہیں حج تمتع کرنیوالے پر قربانی واجب ہے قارن ومفرد پر واجب نہیں تیسرا باب احرام کے بیان میں ہے۔ احرام بغیر مواقیت کے صحیح نہیں۔ مواقیت چھے ہیں اہل عراق کے لئے عقیق ہے (وہ ایک صحرا کا نام ہے جہان اہل عراق احرام باندھتے ہین) اس میں افضل مسلخ۔ اور اوسط غمرہ اور اخیر ذات عرق ہے۔ (یہہ تینون نام مقامات کے ہین) پس ذات عرق سے بغیر احرام کے گزرنا جایز نہیں۔ اہل مدینہ کے واسطے مسجد شجرہ ہے اور ضرورت کے وقت جحفہ ہے وہ حالت اختیار میں اہل شام کا میقات ہے۔ اور اہل یمن کے لئے یلملم ہے (اہل ہند ودکن کا میقات بھی یہی ہے اسیکو سعدیہ کہتے ہین) اہل طائف کے واسطے قرن المنازل ہے اور حج تمتع کے لئے مکہ ہے اور جسکا مکان بہ نسبت میقات کے (مکہ سے) قریب تر ہو اسکا مکان ہی میقات ہے اور بچون کے واسطے فخ ہے (فخ ایک مقام کا نام ہے جہان چاہ ہے) جو شخص دوسرے کے راستے سے حج کو جائے تو اسی راہ کے میقات سے احرام باندھے۔ ان میقات سے

الحرام للمعتمر والاحرام فی قطن محض واحرام المراءة کاحرام الرجل الا فی تحریم المخیط ولا یمنعها الحیض منه

الباب الرابع

فی تروک الاحرام والواجب اربعة عشر ترکا۔ صید البر وامساکه واکله والاشارة الیه والاغلاق علیه وذبحه والنساء وطیا وتقبیلا ولمسا ونظرا بشهوة وعقد الله ولغیرہ والشهادة علیه والاستمناء والطیب والمخیط للرجل وما یستر ظهر القدم والفسوق وهو الکذب والجدال وهو قول

پہلے احرام جایز نہین۔ اگر عمداً وہان سے گزر جائے تو واپس ہو اور میقات سے احرام باندھے اور قدرت پلٹنے کی نہو تو حج باطل ہے۔ اگر سہو سے یا بیعلمی سے گزر جائے تو با امکان پلٹ آئے ورنہ (جہان یاد آئے) وہین سے احرام باندھے۔ اگر احرام بھول ہی جائے یہانتک کہ تمام افعال حج بجا لاچکے تو ایک روایت کی بنا پر حج صحیح ہے احرام مین اتنی چیزین واجب ہین نیت[1] اور دوام نیت اور تلبیات[2] اربع (یعنے چار لبیک کہنا) حج تمتع اور افراد مین۔ اور قربانی کے اونٹ کو کا کوہان زخمی کرکے خون آلود کرنا اور (اگر اونٹ نہو کوئی اور جانور ہو اسکی) گردن مین کفش اٹکانا حج قران مین۔ تلبیات اربع کی صورت یہہ ہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اور دو کپڑے ایسے پہنا جن مین نماز صحیح ہو سنت ہے کہ حج تمتع کرنیوالا اول ذیقعدہ سے سر کے بال بڑہائے اور (بوقت احرام) جسم پاکیزہ کرے۔ ناخن اور شارب زہار اور بغل کے بال نورہ سے دور کرے احرام سے پہلے غسل کرے۔ اور بعد نماز ظہر

احرام

لا و الله وبلی و الله وقتل ھوام الجسد و ازالة الشعر من غیر ضرورة و استعمال الدھن وتغطیة الراس للرجل والتظلیل سائرا وقص الاظفار وقطع الشجر والحشیش النابت فی غیر ملکه الا الفواکه والاذخر والنخل ویکرہ الاکتحال والنظر فی المرأة ولبس الخاتم للزینة والحجامة ودلک الجسد ولبس السلاح اختیارا علی احد القولین فی ذلک کله و النقاب للمرأة والاحرام فی الثیاب الوسخة والمعلمة

یا بعد کسی فریضے کے یا بعد سنتی چھے رکعتون یا دو رکعتون کے احرام باندھے اور جب مدینہ کے رستے سے بیدا پر (جو ایک صحرا کا نام ہے) سواری پہونچے تو آواز بلند سے تلبیہ کہے۔ اور دعا پڑھے اور نوع حج سے تلفظ کرے اور نیت مین شرط کرے (کہ اگر کوئی مانع بہم پہونچے تو محل ہو جائے گا) حج تمتع کرنیوالا مکانات مکہ نظر آئے تک تلبیات کو مکرر کہے اور مفرد و قارن زوال روز عرفہ تک اور عمرۂ مفردہ بجا لانیوالا حرم مین داخل ہوئے تک۔ اور احرام خالص روئی کے کپڑے مین باندھے۔ عورت کا احرام مثل مرد کے ہے مگر عورت پر سیا ہوا لباس حرام نہین اور حیض مانع احرام نہین۔ چوتھا باب تروک احرام کے بیان مین ہے احرام مین چند امور کا ترک کرنا واجب ہے (اول) صحرائی جانور کا شکار کرنا۔ اسکو پکڑ رکھنا۔ اس کو کھانا۔ اس کی طرف رہنمائی کرنا۔ اسکا رستہ بند کرنا۔ اسے ذبح کرنا۔ (دوسرے) عورت سے مقاربت کرنا اسکا بوسہ لینا اسے چھونا۔ اس کو شہوت سے دیکھنا۔ اور نکاح پڑھنا اپنے یا غیر کے لئے اور اس کی گواہی دینا

والحناء للزینة ودخول الحمام وتلبیة المنادی واستعمال الریاحین ویجوز حک الجسد والسواک مالم یدم **الباب الخامس** فی کفارات الاحرام وفیہ فصلان **الفصل الاول** فی کفارة الصید وھو الحیوان المحلل الممتنع فی البر ویجوز صید البحر وھو مایبیض ویفرخ فیہ والدجاج الحبشی ففی النعامة بدنة ومع العجز یفض ثمن البدنة علی البر ویطعم ستین مسکینا لکل مسکین مدان وما زاد من ستین لہ ولا یجب علیہ

(تیسرے) استمنا (چوتھے) خوشبوئی کا استعمال (پانچوین) سیا ہوا لباس مرد کے واسطے اور ایسی چیز جو پشت قدم کو ڈہانپے۔ (چھٹے) فسوق یعنے جھوٹ کہنا (ساتوین) جدال یعنے لا واللہ اور بلی واللہ کہنا (آٹھوین) جسم کے جانور کا مارنا مثل جون وغیرہ کے (نوین) بال نکالنا بغیر ضرورت کے (دسوین) روغن ملنا (گیارہوین) مرد کا سر ڈھانپنا (بارہوین) سائے کے نیچے چلنا (تیرہوین) ناخن کاٹنا (چودوین) ایسے درخت اور گھانس کا ٹنا جو غیر کی ملک مین اُگے ہوے اور اذخر (جو ایک خوشبو گھانس ہے) اور درخت خرما کے سوائے اور سرمہ لگانا۔ آئینے مین دیکھنا۔ زینت کے لئے انگوٹھی پہنا۔ حجامت کرنا یعنے پچھنے ارنا بدن کو رگڑنا بے ضرورت ہتیار لگانا۔ (یہہ چیزین) ایک قول کے موافق مکروہ ہین (اور دوسرے قول کی بنا حرام پس احوط ترک ہے) عورت کے لئے نقاب اور (دونون کے لیئے) میلے یا نقش دار کپڑے مین احرام باندہنا اور زینت کے لئے مہندی ملنا اور حمام مین جانا اور کسی پکارنے والے کو لبیک کہنا۔ اور پھولون کا استعمال کرنا مکروہ ہے

مانقص عنه و لوعجز صام عن کل مدین یومًا فان عجز صام ثمانیة عشر یوما ـ وفی بقرة الوحش والحمار بقرة فان لم یجد فض ثمنها علی البر واطعم ثلثین مسکینا لکل واحد مدان ولا یجب علیه التتمیم والفاضل له وان عجز صام عن کل مدین یوما فان عجز صام تسعة ایام وفی الظبی والثعلب والارنب شاة فان عجز فض ثمنها علی البر واطعم عشرة مساکین لکل مسکین مدان والفاضل له ولا یجب علیه التتمیم فان عجز صام عن کل مدین یومًا فان عجز صام ثلثة ایام وفی کسر بیض النعامة اذا تحرك الفرخ لکل بیضة

ہان جسم کو ملنا اور مسواک کرنا جائز ہے بشرطیکہ خون نہ نکلے **پانچوان باب** کفارات احرام کے بیان مین ہے اس مین دو فصلین ہین **پہلی فصل** کفارہ صید کے بیان مین ہے یعنے جانور (وحشی) صحرائی جس کا شکار (حالت احرام مین) حرام ہے ـ اور دریائی جانور کا شکار یعنے جوحیوان کہ دریا مین انڈے اور بچے نکالے ـ اور حبشی مرغی کا شکار جایز ہے ـ پس اگر شتر مرغ کا شکار کرے تو ایک اونٹنی پانچ برس کی دے اگر یہہ نملے تو اُس کی قیمت کے گیہون خرید کرکے ساٹہہ مسکینون کو کھلائے ہر ایک کو دو مد ـ اگر کچھہ بچ رہے تو کفارہ دینے والے کا حق ہے اور کم پڑے تو بھرتی واجب نہین ـ اگر یہہ نہو سکے تو ہر دو مد کے عوض مین ایک روزہ رکھے ـ (یعنے ساٹہہ روزے رکھے) اگر یہہ بھی نہو سکے اٹھارہ روزے رکھے (جنگلی) گائے اور جنگلی گدہے (یعنے گورخر) کے شکار مین ایک گائے دینا واجب ہے وہ نملے تو اس کی قیمت کے گیہون خرید کرکے تیس مسکینون کو دے

سزاوار احرام

بکرة من الابل وان لم یتحرك ارسل فحولة الابل فی الاناث بعد دهما فالنتاج هدی لبیت الله تعالیٰ فان عجز فعن کل بیضة شاة فان عجز اطعم عشرة مساکین فان عجز صام ثلثة ایام۔ وفی بیض القطاء والقبج اذا تحرك الفرخ فکل بیضة من صغار الغنم وان لم یتحرك ارسل فحولة الغنم فی الاناث بعدها فالنتاج هدی لبیت الله تعالیٰ ولو عجز کان کبیض النعامة وفی الحمامة شاة وفی فرخها حمل وفی بیضها درهم وعلی المحل فی الحرم عن الحمامة درهم وعن الفرخ نصف وعن البیضة ربع ویجتمعان علی المحرم فی الحرم

ہر ایک کو دو مد۔ کمی کی بہرتی واجب نہین۔ بچہر ہے تو کفارہ دینے والے کا حق ہے۔ یہہ نہو سکے تو ہر دو مد کے عوض ایک روزہ رکہے (یعنے تیس روزے) اس سے بہی عاجز ہو تو نو روزے رکہے ہرن اور لومڑی اور خرگوش کے شکار مین ایک گوسپند واجب ہے اور مع العجز اس کی قیمت کے گیہون لے اور دس مسکینون کو دے ہر ایک کو دو مد۔ بچہر ہے تو اسی کا ہے۔ بہرتی واجب نہین یہہ بہی نہو سکے تو ہر دو مد کے عوض مین ایک روزہ رکہے (یعنے کل دس روزے) یہہ بہی نہو سکے تو تین روزے رکہے۔ اگر شتر مرغ کے انڈے کو جس مین بچہ نے حرکت کی ہو توڑے تو ہر انڈے کے عوض مین ایک اونٹنی جو قابل حاملہ ہونے کے ہو۔ دے اگر بچہ نے حرکت نہین کی ہے تو جتنے انڈے توڑے ہون اتنی اونٹنیون پر اونٹون کو چہوڑے جو بچے پیدا ہون ہدیہ خانۂ خدا کرے یہہ نہو سکے تو ہر انڈے کے عوض مین ایک گوسپند دے اور مع العجز دس مسکینون کو اطعام کرے یہہ بہی نہو سکے تو تین روزے رکہے۔ اگر مرغ

وفی الضب والقنفذ والیربوع جدی وفی القطا والدراج وشبهه حمل نظیم وفی العصفور والقنبرة والصعوة مد وفی الجرادة والقملة یلقیها عن جسده کف من طعام وفی الجراد الکثیر شاة ولو لم یتمکن من التحرز لم یکن علیه شی ولو اکل ما قتله کان علیه فداءان ولو اکل ما ذبحه غیره ففداء واحد ولو اشترک جماعة فی قتله فعلی کل واحد فداء وکل من کان معه صید یزول ملکه عنه بالاحرام ویجب علیه ارساله فان امسکه ضمنه **مسائل** الاولی المحرم فی الحل یجب علیه الفداء والمحل

سنگخوار یا کبک کے انڈے کو توڑے پس اگر اس مین بچہ نے حرکت کی ہے تو ایک چھوٹی گوسپند دے ورنہ بکرون کو بکریو نیر انڈون کے عدد کے موافق چھوڑے جو بچے پیدا ہون ہدیہ خانہ خدا کرے یہ نہو سکے تو اسکا حکم مثل شتر مرغ کے انڈے کے ہے **اگر کبوتر** کا شکار کرے تو ایک گوسپند دے۔ کبوتر کے بچہ کے لئے ایک گوسپند کا بچہ اور اس کے انڈے کے لئے ایک درہم اگر محل حرم مین کبوتر کا شکار کرے تو ایک درہم دے۔ اس کے بچہ کے لئے آدھا درہم اور انڈے کے واسطے پاؤ درہم۔ اور محرم پر حرم مین دونون کفارے واجب ہونگے **سوسمار** اور خار پشت اور موش دشتی کے شکار مین ایک بز غالہ واجب ہے۔ اور تیہو سنگخوار اور دراج (النیج تیتر) اور اس کے برابر کے جانور کے واسطے ایک گوسپند کا بچہ جسنے دودھ پینا چھوڑ دیا ہو **چڑیا** اور چکاوک اور ممولے کے شکار مین ایک مد گیہون دے اور ایک ٹاپے کے شکار اور اپنے جسم سے جون گرا دینے مین

فی الحرم القیمة ویجتمعان علی المحرم فی الحرم مالم یبلغ بدنة فلا تضاعف الثانیة یضمن الصید بالقتل عمدا او سھوا وجھلا ولو تکرر الخطاء تکررت الکفارة وکذا العمد۔ الثالثة لو اضطر الی اکل الصید والمیتة اکل الصید وفداہ مع المکنة والا اکل المیتة **الرابعة** فداء الصید المملوک لصاحبه وغیر المملوک یتصدق به وحمام الحرم یشتری بقیمته علف الحمامة **الخامسة** مایلزمه فی احرام الحج یجزہ اویذبحه بمنی وان کان معتمرا فبمکة بالموضع المعروف بالجزورة **السادسة** حد الحرم بریدفی برید من اصاب فیه صیدا ضمنه

ایک کف گیہون۔ اگر بہت سی ٹڈیونکا شکار کرے تو ایک گوسپند دے۔ اگر ان چیزون سے بچنا ممکن نہو تو کفارہ واجب نہین۔ جس جانور کو قتل کیا ہے اسے کھائے تو دو کفارے دے اگر ایک شخص ذبح کرے۔ دوسرا کھائے تو اس پر ایک کفارہ ہے۔ اگر ایک جانور کے قتل مین ایک جماعت شریک ہو تو ایک آدمی پر ایک کفارہ واجب ہے اگر اپنا مملوک شکار اپنے ہمراہ ہو تو بسبب احرام کے اپنی ملک سے نکل جاتا ہے پس اسے چھوڑ دینا واجب ہے اگر روک رکھیگا ضامن ہوگا **بیان** چند مسائل کا بیان ہے۔ پہلا مسئلہ محرم غیر حرم مین شکار کرے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور محل پر حرم مین قیمت اور محرم پر حرم مین دونون واجب ہین تاوقتیکہ کفارہ پانچ برس کے اونٹ تک نہ پہونچے کہ اس کے بعد مضاعف نہوگا۔ دوسرا مسئلہ (قاتل) صید کا ضامن ہے عمدا قتل کرے یا سہوا یا نادانی سے اور مکرر خطا سے قتل کرے تو مکرر کفارہ دے ایسے عمد کا حکم ہے تیسرا مسئلہ اگر شکار اور مردار کہانے مین مضطر ہو جائے اور کفارہ

الفصل الثانی فی باقی المحظورات وفیه مسائل الاولی من جامع امراءة قبل احد الموقفین قبلا او دبرا عامدا عالما بالتحریم بطل حجه وعلیه اتمامه والقضاء من قابل وبدنة سواء کان الحج فرضا او نفلا وعلیها مثل ذلک ان طاوعته وعلیهما الافتراق وهو ان لا ینفردا بالاجتماع ان حجا فی القابل فی موضع المعصیة الی ان یفرغا من المناسک ولو اکرهها صح حجها وتحمل عنها الکفارة ولو کان بعد الموقفین صح الحج ووجب البدنة علی کل واحد منهما ولو جامع قبل طواف الزیارة لزمه بدنة فان عجز عنها فبقرة او شاة ولو جامع قبل طواف النساء

ممکن ہو تو شکار کھائے اور کفارہ دے ورنہ مردار کھائے - چوتھا مسئلہ شکار کسیکا مال ہو تو کفارہ مالک کو دے ورنہ تصدق کرے - اور حرم کا کبوتر ہو تو اس کی قیمت کا دانہ کبوتروں کے لئے خرید دے - پانچوان مسئلہ جو کفاریکا جانور حج کے احرام مین واجب ہو اُسے منے مین نحر یا ذبح کرے - اگر عمرے مین واجب ہو توسکے مین مقام حزورہ پر ذبح یا نحر کرے (اور محتاجون کو کھلائے) چھٹا مسئلہ حرم کی حد ہر طرف چار فرسخ تک ہے اس مین جو شکار کرے اسکا ضامن ہوگا دوسری **فصل** باقی ممنوعات کے (کفارے کے) بیان مین ہے اسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ جو شخص اپنی زوجہ سے کسی ایک موقف سے پہلے قبل مین یا دبر مین عمداً حرمت کو جانکر جماع کرے تو اسکا حج باطل ہوگا - اسے واجب ہے کہ اس حج کو تمام کرے اور سال آئندہ پھر قضا [illegible] اور ایک اونٹنی یا [illegible] کفارے مین دے خواہ وہ حج فرض ہو یا سنت - اگر عورت راضی ہو تو اُسپر بھی یہہ سب امور واجب ہین اور ان دونون مین جدائی واجب ہے یعنی جس

لزمہ بدنۃ ولو کان قد طاف منہ خمسا فلا کفارۃ ولو جامع فی احرام العمرۃ قبل السعی بطلت وعلیہ بدنۃ وقضاءھا واتمامھا ولو نظر الی غیر اھلہ فامنی کان علیہ بدنۃ فان عجز فبقرۃ فان عجز فشاۃ ولو نظر الی اھلہ بغیر شھوۃ فامنی فلا شی علیہ وان کان بشھوۃ فجزور وکذا لو امنی عند الملاعبۃ ولو عقد المحرم لمحرم فدخل کان علیھما کفارتان **الثانیۃ** من تطیب لزمہ شاۃ سواء الصبغ والاطلاء والبخور والاکل ولا باس بخلوق الکعبۃ **الثالثۃ** فی تقلیم کل ظفر مد من طعام وفی یدیہ ورجلیہ شاۃ مع اتحاد المجلس ولو تعدد

مقام میں مقاربت کی سبب جب دوبارہ حجکو آئیں تو اس مقام پر تنہائی میں شوہر وزوجہ ایک جانہوں تا فراغ حج - اگر شوہر جبر کرے تو عورت کا حج صحیح ہے عورت کا کفارہ بھی (اس صورت میں) شوہر دیگا - اگر بعد دونوں موقفونکے جماع کرے تو حج صحیح ہے مگر ایک اونٹنی پانچ برس کی دونوں پر واجب ہے اگر طواف زیارت سے پہلے جماع کرے تو ایک اونٹنی پانچ برس کی شوہر پر واجب ہے اگر یہ نہو سکے تو ایک گائے یا گوسپند دے اگر طواف نسا سے پہلے جماع کرے تو (بھی) پانچ برس کی ایک اونٹنی واجب ہے یا ان طواف نسا کے پانچ دور پھر چکنے کے بعد (جماع کرے تو) کفارہ نہیں اگر عمرے کے احرام میں سعی سے پہلے جماع کرے تو عمرہ باطل ہے اور ایک اونٹنی پنجسالہ اور اتمام اور قضا واجب ہے - اگر اجنبی عورت کو دیکھے اور منزل ہو تو پانچ برس کی ایک اونٹنی واجب ہے یہہ نہو سکے تو ایک گائے - یہہ بھی نہو سکے تو ایک گوسپند دے اور اپنی عورت کی

فشاتان وعلی المفتی اذا قلم المستفتی اظفاره نادمی اصبعه شاة **الرابعة** فی لبس المخیط شاة وانکان لضرورة **الخامسة** فی حلق شعر الراس شاة او اطعام عشرة مساکین لکل مسکین مدّ او صیام ثلثة ایام وان کان مضطرا **السادسة** فی نتف الابطین شاة وفی احدهما اطعام ثلثة مساکین ولو سقط من راسه او لحیته شئی بمسه تصدّق بکف من طعام وان کان فی الوضوء فلاشئی علیه **السابعة** فی التظلیل سائرا شاة وکذا فی تغطیة الراس وان کان لضرورة **الثامنة** فی الجدال

طرف بغیر شہوت کے دیکھے اور انزال ہو تو کچھ نہین اگر شہوت سے دیکھے اور منزل ہو تو ایک اونٹ واجب ہے - اگر (اپنی زوجہ کے ساتھہ) دست بازی کرنے سے منزل ہو تو یہی حکم ہے - اگر محرم محرم کا عقد پڑہے اور (جسکا عقد ہوا ہے) وہ دخول کرے تو دونون پر دو کفارے واجب ہین دوسرا مسئلہ جو شخص خوشبوئی کا استعمال کرے اُس پر ایک گوسپند واجب ہے خواہ خوشبوئی سے رنگ کرے یا ملے یا سونگہے یا کہائے - ہان خلوق کعبہ کا استعمال جایز ہے (خلوق کعبہ ایک مشہور خوشبوئی ہے) تیسرا مسئلہ ہر ناخن کاٹنے مین ایک مد کفارہ واجب ہے اگر دونون ہاتہہ پاؤن کے ایک جلسہ مین ناخن کاٹے تو ایک گوسپند دے اور کئی جلسون مین کاٹے تو دو بکرے واجب ہین - فتوے دینے والے پر بھی ایک گوسپند واجب ہے بشرطیکہ فتوے لینے والا ناخن کاٹے اور انگلی سے خون نکلے - چوتہا مسئلہ سیا ہوا لباس پہنے مین ایک گوسپند واجب ہے - ہر چند لضرورت پہنے - پانچوان مسئلہ

صاد فا ثلثا شاة وكذا في الكاذب مرة ولو ثنى فبقرة ولو ثلث فبدنة التاسعة في الدهن الطيب وقلع الضرس شاة العاشرة في الشجرة الكبيرة بقرة وفي الصغيرة شاة وفي ابعاضها قيمة الحادية عشر تكرر الكفارة بتكرار الوطي واللبس مع اختلاف المجلس والطيب كذلك الثانية عشر لا كفارة على الجاهل والناسي الا في الصيد-

الباب السادس في الطواف وهو واجب مرة في عمرة المتمتع بها ومرتين في حجه وفي كل واحد من عمرة الباقيات مرتين وكذا في حجهم لو

اگر سر منڈھائے تو ایک گوسپند دے یا دس مسکینون کو اطعام کرے ہر ایک کو ایک مد یا تین روزے رکھے ہر چند بضرورت سر منڈھائے - چھٹا مسئلہ دونون بغل کے بال نکالنے مین ایک گوسپند واجب ہے اور ایک بغل کے بال نکالے تو تین مسکینون کو کھانا کھلائے - اگر سر یا داڑی سے بسبب مس کرنے کے بال گرے تو ایک کف گیہون تصدق کرے اگر وضو مین ہو تو کچھ نہین - ساتوان مسئلہ سائے کے نیچے چلنے مین ایک گوسپند واجب ہے اسیطرح سر ڈہانپنے مین ہر چند بضرورت ہو - آٹھوان مسئلہ تین مرتبہ سچی قسم کہائے تو ایک گوسپند دے اسیطرح اگر ایک جھوٹی قسم کہائے (تو ایک گوسپند دے) اگر دوبارہ (جھوٹی) قسم کہائے ایک گائے واجب ہے اگر تین مرتبہ (جھوٹی) قسم کہائے تو ایک پنجالہ اونٹنی دے - نوان مسئلہ خوشبو روغن ملنے مین اور دانت اکھیڑنے مین ایک گوسپند واجب ہے - دسوان مسئلہ بڑا درخت کاٹنے مین ایک گائے واجب ہے اور چھوٹے درخت مین ایک گوسپند ڈالی وغیرہ کے لئے

يشترط فيه الطهارة وازالة النجاسة عن الثوب والبدن والختان في الرجل ويجب فيه النية والطواف سبعة اشواط والابتداء بالحجر والختم به وجعل البيت على اليسار وادخال الحجر فيه ويكون بين المقام والبيت وصلوة ركعتين في مقام ابراهيم ويستحب فيه الدعاء عند دخول مكة والمسجد ومضغ الاذخر ودخول مكة من اعلاها حافيا بسكينة ووقار والغسل من بير ميمون اوفخ واستلام الحجر في كل شوط وتقبيله والايماء والدعاء عند الاستلام وفي الطواف والتزام المستجار

اس کی قیمت - گیارہوان مسئلہ جتنے مرتبہ مقاربت کرے اتنے مرتبہ کفارے دے اسیطرح جتنے مرتبہ سیا ہوا لباس پہنے باختلاف مجلس (اتنے کفارے دے) اور اسیطرح جتنے بار خوشبوئی کا استعمال کرے (اتنے کفارے دے) بارہوان مسئلہ جاہل مسئلہ پر اور سہو کرنے والے پر کفارہ نہین سواے شکار کے چھٹا باب طواف کے بیان مین ہے - عمرۂ تمتع مین ایک مرتبہ طواف واجب ہے - اور حج تمتع مین دو مرتبہ (ایک طواف زیارت دوسرا طواف نسا) عمرہ افراد وقران مین دو مرتبہ طواف واجب ہے اسیطرح حج افراد و قران مین - طواف مین شرط ہے کہ باطہارت ہو (یعنے باوضو وغسل) کپڑے اور بدن سے نجاست دور کرے - مرد ختنہ کیا ہوا ہو طواف مین نیت اور ساتھہ دور طواف کرنا اور حجر اسود سے ابتدا اور اسی پر ختم کرنا اور خانہ کعبہ کو (طواف کرتے وقت) بائین طرف رکھنا - اور حجر اسمعیل کو طواف مین داخل کرنا اور مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ کے بیچ مین طواف

ووضع الخد علیه والبطن والدعاء واستلام الرکن الیمانی وباقی الارکان
والطواف ثلثمائة وستین طوافا فان لم یمکن فثلاثمائة وستاین شوطا
والطواف رکن من ترکه عمدا بطل حجه وناسیا اتی به ومع التعذر یستنیب
ولو شك فی عدده بعد الانصراف لم یلتفت وفی الاثناء یعید ان کان
فیما دون السبعة والا قطع ولو ذکر فی طواف الفریضة عدم الطهارة اعاد
ولو قرن فی طواف الفریضة بطل ویکره فی النافلة ولو زاد سهوا اکمل اسبوعین
وصلی رکعتی الواجب قبل السعی والمندوب بعده ولو نقص من طوافه وقد تجاوز

کرنا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور مکے مین
اور مسجد حرام مین داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا اور اذخر چبانا
اور مکے مین اس کی بلندی کیطرف سے برہنہ پا آہستگی و وقار سے
داخل ہونا اور چاہ میمون یا چاہ فخ سے غسل کرنا ۔ اور ہر دور مین
حجر الاسود کو بغل مین لینا اور اس پر بوسہ دینا یا اشارہ کرنا اور بغل
مین لیتے وقت دعا پڑھنا اور طواف مین دعا پڑھنا اور مستجار سے
(جو ایک جزو ہے دیوار کعبہ کا رکن یمانی کے قریب) لپٹنا اور اس پر
رخسار و شکم رکھنا اور دعا پڑھنا اور رکن یمانی اور باقی ارکان کو
بغل مین لینا اور تین سو ساٹھ مرتبہ طواف کرنا ۔ یہہ نہو سکے تو تین سو
ساٹھ گشت کرنا سنت ہے ۔ طواف رکن ہے جو عمداً اسے
ترک کرے حج باطل ہے ۔ اگر بھول جائے تو پھر بجا لائے ۔ اور خود نہ
بجا لا سکے تو نائب کرے ۔ اگر فارغ ہونے کے بعد عدد مین شک ہو تو

النصف اتم ونو رجع الى اهله يستناب ولو كان اقل استانف وكذا من قطع الطواف الحاجة او صلوة نافلة ولا يجوز تقديم طواف حج التمتع وسعيه على الوقوف الا الخايفة الحيض ولو حاضت قبله انتظرت الوقوف فان لم تطهر بطل تمتعها وصارت حجتها مفردة وتقضي العمرة بعد ذلك ولو حاضت خلاله فان تجاوزت النصف تركت بقية الطواف وفعلت بقية المناسك ثم تقضت الفايت بعد طهرها والا فحكمها حكم من لم تطف والمستحاضة اذا فعلت ما يجب عليها كانت كالطاهرة الباب السابع في السعي وهو واجب في كل

اسکا اعتبار نہین۔ اگر طواف کے بیچ مین شک ہو تو اعادہ کرے بشرطیکہ ساتھ دورے کم مین شک ہو۔ اگر زیادہ مین شک ہو تو وہین قطع کر دے۔ اگر طواف واجب مین یاد آئے کہ طہارت نہین کی ہے تو (طہارت کے بعد) طواف کا اعادہ کرے۔ اگر طواف واجب مین دوسرے طواف کو ملائے تو باطل ہے طواف سنت مین ملانا مکروہ ہے۔ اگر طواف کے عدد سہوا زیادہ ہون تو چودادورپورے کرے۔ طواف واجب کی نماز سعی سے پہلے پڑہے۔ اور طواف سنت کی نماز سعی کے بعد۔ اگر طواف مین دور کے عدد کم ہوئے ہون (اور بعد معلوم ہو) تو (اسکی دو صورتین ہین) اگر نصف سے زیادہ ہو چکے ہون تو تمام کرے اور وطن مین آچکا ہو تو نائب کر دے۔ اگر نصف سے کم ہوئے ہون تو از سر نو طواف کرے اُس شخص کا بھی یہی حکم ہے جو کسی ضرورت سے یا نماز سنتی کے لئے طواف کو قطع کرے۔ حج تمتع مین وقوف سے پہلے طواف اور سعی بجا لانا جائز نہین۔ ہان عورت کو حیض آنے کا خوف ہو تو بجا لاسکتی ہے اگر (عمر یکے) طواف سے

احرام مرة و يجب فيه النية و البداءة بالصفا والختم بالمروة والسعي
سبعة اشواط من الصفا اليه شوطان و يستحب فيه الطهارة واستلام
الحجر والشرب من زمزم والاغتسال من الدلو بمقابل الحجر والخروج من باب
الصفا والصعود عليه واستقبال ركن الحجر بالتكبير والتهليل سبعا
والدعاء والمشي طرفيه والهرولة من المنارة الى زقاق العطارين فانه من وادي
محسر والدعاء والسعي ماشيا وهو ركن يبطل الحج بتركه عمدا لا سهوا ويعود لاجله فان تعذر
استناب ولو زاد على السبع عمدا بطل لا سهوا ويعيد لو لم يحصل عدد اشواطه ولو قطعه

پہلے حیض آئے تو وقوف تک انتظار کرے (یعنے ذیحجہ کی نوین تک) اگر ذیحجہ
کی نوین تک) پاک نہو تو اسکا حج تمتع باطل ہوجائیگا۔ اور حج افراد سے بدل جائیگا
ایسی عورت (دل مین قرار دے کہ اس پہلے احرام کو مین نے احرام حج قرار دیا ہے
پھر عرفات اور مشعر مین ٹھہرے اور منی کے اعمال بجالائے پس اگر اسی روز پاک ہو تو
غسل کرکے طواف وغیرہ بجالائے ورنہ جب پاک ہو اس روز بعد غسل طواف اور
باقی اعمال ادا کرے) اس کے بعد عمرے کی قضا بجالائے۔ اگر طواف کے بیچمین حیض آئے
اور طواف نصف سے زیادہ ہوچکا ہو تو وہین ترک کرے اور باقی افعال حج ادا کرے
پھر پاک ہونے کے بعد جس قدر طواف رہگیا ہے اس کی قضا بجالائے۔ اگر نصف سے
کم ہوا ہو تو اسکا حکم طواف نہین کرنیوالی کے مانند ہے مستحاضہ جب احکام استحاضہ ادا
کرے تو مثل طاہرہ کے ہے **ساتواں باب** سعی کے بیان مین ہے ہر احرام مین ایک
مرتبہ سعی واجب ہے اور اس مین نیت اور صفا سے ابتدا اور مروہ پر ختم کرنا اور سعی سات
دورہ کرنا واجب ہے صفا سے پھر صفا تک آنے مین دو دورہ ہوتے ہین (مستحبات سعی)

بقدر ما حاجة او صلوٰة فريضة تممه ولو ظن الاتمام فاحل وواقع اهله او قلم الاظفار ثم ذكر نسيان شوط اتم ويكفر ببقرة واذا فرغ من سعي العمرة قصر وادناه ان يقص اظفاره او شيئاء من شعره ولا يحلق راسه فان فعل كان عليه دم وكذا لو نسيه حتى احرم بالحج ومع التقصير تحل من كل شئي احرم منه الا الصيد ما دام في الحرم ويستحب ان يتشبه بالمحرمين في ترك لبس المخيط

الباب الثامن

في افعال الحج وفيه فصول

الاول

في احرام الحج اذا فرغ من العمرة وجب عليه الاحرام بالحج من مكة ويستحب ان يكون يوم التروية عند الزوال

سعی میں طہارت اور استلام حجر اسود اور زمزم سے پانی پینا اور اپنے جسم پر اس ڈول سے پانی ڈالنا جو حجر اسود کے مقابل ہے اور باب صفا سے نکلنا اور اس پر چڑھنا اور رکن حجر کیطرف منہ کرکے ساتھ مرتبہ تکبیر و تہلیل کہنا اور دعا پڑھنا اور دونوں طرف (یعنی سعی کی ابتدا و آخر میں) آہستہ چلنا اور منارے سے کوچہ عطار تک تیز چلنا (مثل رفتار شتر کے) کہ وہ وادی محسر ہے اور دعا پڑھنا اور پیادہ سعی کرنا سنت ہے سعی رکن ہے عمداً اسے ترک کرے تو حج باطل ہے اور سہواً ترک ہو تو اس کے لیے پھر آنا چاہیئے اگر آنے میں عذر ہو تو نائب کردے اگر عمداً ساتھ دور سے زیادہ کرے تو باطل ہے - سہو سے ہو تو کچھ نہیں - اگر نجانے کہ کتنے دور ہوئے ہیں تو پھر اعادہ کرے - اگر رفع ضرورت یا نماز واجب کے لیے قطع کرے تو بعد (رفع ضرورت یا ادائی نماز کے) تمام کرے - سعی تمام ہونے کے گمان سے اگر محل ہو اور اپنی زوجہ سے مقاربت کرے یا ناخن کاٹے پھر یاد آئے کہ ایک دورہ رہگیا تھا تو پھر تمام کرے اور ایک گائے کفارے میں دے - جس وقت عمرے کی سعی سے

من يوم عرفة افاض الى المشعر ويستحب ان يقتصد فى المسير ويدعو عند الكثيب الاحمر ويوخر العشائين حتى يصليهما فيه ولو صار ربع الليل ويجمع بينهما باذان واقامتين ويجب فيه النية والكون فيه من طلوع الفجر الى طلوع الشمس لوفاته بضرورة فالى الزوال ولو افاض قبل الفجر عالما عامدا كفر بشاة وصح حجه ان كان وقف بعرفات ويجوز للمراة والخائف الافاضة قبله وحد المشعر ما بين المازمين الى الحياض والى وادى محسر وهذا الوقوف ركن فمن تركه ليلا ونهارا عمدا ابطل حجه ولو كان ناسيا وادرك عرفات صح حجه

دعا پڑہتے ہوئے استادہ ٹہرین۔ ظہر اور عصر (عرفات مین) ملاکر پڑہین ایک اذان اور دو اقامت سے اور پہاڑ پر ٹہرنا اور بیٹہنا اور سوار رہنا مکروہ ہے **تیسری فصل وقوف مشعر کے بیان مین** ہے جب بروز عرفہ آفتاب غروب ہوجائے تو عرفات سے مشعر کیطرف روانہ ہو اور سنت ہے کہ چلنے مین میانہ روی کرے۔ تودہ ریگ سرخ نزدیک دعا پڑہے۔ مغرب وعشا مین تاخیر کرے تا کہ مشعر مین پہونچکر دونون نمازین ادا کرے ہرچند ربع شب گذرے اور دونون نمازون کو ملاکر ایک اذان اور دو اقامون پڑہے۔ وقوف مشعر مین نیت اور وہان طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہے اگر یہہ وقت کسی ضرورت سے جاتا رہے تو (اس کے بعد) زوال تک ہے۔ اگر مشعر سے قبل صبح عالم مسئلہ ہوکر عمداً کوچ کرے تو ایک گوسپند کفارہ مین دے اور حج صحیح ہے بشرطیکہ عرفات مین ٹہر چکا ہو۔ عورت کو اور خائف کو قبل صبح کوچ کرنا جایز ہے۔ مشعر کی حد دو پہاڑون کے بیچ مین ہے حوضون تک اور وادی محسر تک۔ وقوف مشعر رکن ہے جو اسے رات کو اور دن کو عمداً ترک کرے حج باطل ہے

مسائل الاولى وقت الوقوف الاختياري بعرفات من زوال الشمس يوم عرفة الى غروبها والاضطراري الى الفجر ووقت الوقوف الاختياري بالمشعر من طلوع الفجر يوم النحر الى طلوع الشمس والاضطراري الى الزوال فان ادرك احد الموقفين اختيارا وفاته الآخر بضرورة صح حجه وان ادرك الاضطراريين معا فاته الحج على قول اما لو ادرك احدهما فانه يبطل حجه اجماعا۔ الثانية من فاته الحج سقطت عنه افعاله ويحل بعمرة مفردة ويقضي الحج في القابل مع الوجوب الثالثة يستحب الوقوف بعد الصلوٰة والدعاء وطي المشعر بالرجل للصرورة والصعود

اگر سہو سے ترک ہو بشرطیکہ عرفات مین ٹھہر چکا ہو تو حج صحیح ہے یہان **مسائل** ہین پہلا مسئلہ وقوف عرفات کا وقت اختیاری بروز عرفہ زوال سے غروب آفتاب تک ہے اور وقت اضطراری صبح تک (یعنے صبح دہم ذیحجہ تک) وقوف مشعر کا وقت اختیاری بروز قربانی (یعنے ذیحجہ کی دسوین کو) طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور وقت اضطراری زوال تک۔ پس اگر کسی ایک موقف کو بوقت اختیاری پائے اور دوسرا موقف (بوقت اختیاری) کسی ضرورت سے ہاتھ نہ آئے تو حج صحیح ہے۔ اگر دونون موقفون کو بوقت اضطراری پائے تو ایک قول کی بنا پر حج باطل ہے۔ اگر ایک ہی موقف کو بوقت اضطراری پائے تو اجماعاً حج باطل ہے دوسرا مسئلہ جسکا حج (بغیر مقاربت کے اور کسی سبب سے) باطل ہو اسکے باقی افعال ساقط ہین پس وہ عمرۂ مفردہ سے محل ہو جائے اگر وہ حج واجب ہے تو سال آیندہ قضا بجالائے تیسرا مسئلہ مشعر مین نماز صبح پڑھکے ٹھہرنا اور دعا پڑھنا اور مشعر کو پیادہ جانا اگر نیا حاجی ہو اور قزح پر چڑھنا (کہ وہ مزدلفہ مین ایک پہاڑ ہے) اور ذکر خدا کرنا سنت ہے چوتھا مسئلہ مشعر سے سنگریزونکا چننا رمی جمار کیلئے

علی الفرح وذکر اللہ علیہ الرابعۃ یستحب التقاط الحصی للرمی منہ ویجوز من ای جہات الحرم کان عدا المساجد **الفصل الرابع** فی نزول منی ویجب یوم النحر بمنی ثلثۃ **احدھا** رمی جمرۃ العقبۃ بسبع حصاۃ ملتقطۃ من الحرم الکائن مع النیۃ واصابتہ الجمرۃ بفعلہ بما یسمی رمیا ویستحب ان یکون دخوۃ برشاقدر الانملۃ ملتقطۃ لا مکسرۃ ولا صلبۃ والدعاء عند کل حصاۃ والطہارۃ والتباعد بمقدار عشرۃ اذرع الی خمسۃ عشر ذراعا والرمی حذفا وان یستقبل ھذہ الجمرۃ ویستدبر القبلۃ وفی غیرھا یستقبلہا ویجوز الرمی عن العلیل **الثانی** الذبح

واسطے سنت ہے اور جائز ہے کہ مساجد کے سوائے حرم میں جہان سے چاہے چنے

چوتھی فصل نزول منی کے بیان میں ہے بروز قربانی (یعنے ذیحجہ کی دسوین کو) منی میں تین چیزین واجب ہے (**اول** (رمی جمرۂ عقبہ یعنے) نیت کرکے سات کنکریان جو حرم سے چنی ہوئی اور نئی ہون (یعنے کسیکی ماری ہوئی نہون) جمرۂ عقبہ کو اسطرح مارے کہ جمرہ پر پڑین اور سنت ہے کہ کنکریان نرم مختلف رنگ کی انگلیون کی پور کے برابر ہون چنی ہوئی ہون۔ ایک پتھر سے ٹوٹی ہوئی اور سخت نہون۔ ہر کنکری مارتے میں دعا پڑہے اور طہارت سے رہے اور دس ہاتھ سے پندرہ ہاتھ تک دور کہڑا ہو اور بطور حذف کے مارے (یعنے دہنے انگوٹھے کے شکم پر رکھکر شہادت کی انگلی سے مارے) اور اس جمرہ کی طرف مُنہ کرے اور قبلہ کی طرف پیٹھ۔ اور دوسرے جمرات میں جمرہ اور قبلہ دونون کی طرف مُنہ کرنا سنت ہے اور جائز ہے کہ بیمار کی طرف سے کوئی اور شخص سنگریزے مارے دوسرا امر ذبح ہے۔ جمرۂ عقبہ کو سنگریزے مارنے کے بعد ذبح کرے بہ ترتیب۔ وہ قربانی ہے کہ محض حج

ویجب بعد الرمی الذبح مرتبا وهو الهدی علی المتمتع خاصة فی الفرض والنفل وللمولی الزام المملوك بالصوم او ان یهدی عنه فان اعتق قبل احد الموقفین لزم الهدی مع القدرة والا صام ویجب فیه النیة وذبحه بمنی یوم النحر وعدم المشارکة فی الواجب وان یکون من النعم ثنیا قد دخل فی السادسة ان کان من الابل وفی الثانیة ان کان من البقر والغنم ویجزی من الضان الجذع تاما غیر مهزولة بحیث لا یکون علی کلیتها شحم ویستحب ان یکون سمینة قد عرف بها اناثا من الابل والبقر وذکورا من الضان والمعز والدعاء عند الذبح وان یاکل ثلثه و

تمتع کرنیوالے پر واجب ہے خواہ حج فرض ہو یا سنت اور مالک کو جایز ہے کہ غلام یا کنیز کی قربانی کے عوض مین اس سے روزے رکھوائے یا اس کے طرف سے قربانی کرے اگر پہلے کسی ایک موقف سے غلام یا کنیز آزاد ہو جائے تو انپر بامکان قربانی واجب ہے اور نہو سکے تو روزے رکھے۔ ذبح مین اتنے امور واجب ہین نیت۔ اور بروز قربانی منٰے مین ذبح کرنا۔ اور حج واجب ہو تو جانور قربانی کا بے شرکت ہونا۔ اور جانور قربانیکا ثنی ہونا۔ یعنے اونٹ ہو تو چھٹے برس مین داخل ہو اور گائے یا بکرا ہو (جسے دکن مین چھیلا کہتے ہین) تو دوسرے برس مین داخل ہو اور گوسپند (یعنے پوٹلا) ساتھہ مہینے کا کافی ہے۔ کامل الاعضا ہو اور بہت لاغر نہو ایسا کہ اس کے گردے پر چربی نہو۔ اور سنت ہے کہ خوب فربہ ہو اور عرفات مین اسے حاضر کیا ہو اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہو اور بز یا گوسپند ہو تو نر۔ ذبح کے وقت دعا پڑھے اور تین حصے کرکے ایک حصہ خود کہائے اور ایک حصہ (احباب کو) ہدیہ بھیجے اور ایک حصہ محتاجون کو کھلائے اگر قربانی کا جانور نہ ملے تو قیمت اس کی کسی معتبر آدمی کو دے تاوہ

يهدى فی ثلثة ويطعم القانع والمعتر ثلثه ولوفقد الهدی ووجد ثمنه خلفه عند من يثق به بشتريه ويذبحه طول ذی الحجة ولوفقده صام ثلثة ايام متواليات فی الحج وسبعة اذا رجع الی اهله ويجوز تقديم الثلثة من اول ذی الحجة ولايجوز تقديمها عليه فان خرج ولم يصمها تعين الهدی فی القابل بمنی واما هدی القران فيجب ذبحه اونحره بمنی ان قرنه بالحج وبمكة ان قرنه بالعمرة ويجوز ركوب الهدی وشرب لبنه مالم يضربه وبولده واذا اهلك هدی القران لم يلزمه بدله الا ان يكون مضمونا ولايتعين للصدقة الا بالنذر ولايعطی الجزار من الهدی

جانور خرید کرکے اسی مہینے مین قربانی کرے - اور قیمت بھی نہو تو تین روزے اپنے وہ سپے حج مین رکھے اور وطن مین پہنچکر سات روزے رکھے (جملہ دس روزے) شروع اسے ذیحجہ مین وہ تین روزے رکھنا جایز ہے ذیحجہ سے پہلے نہین رکھسکتا اگر ذیحجہ گذر جاسے اور روزے نرکھے تو دوسرے سال منے مین قربانی کرنا متعین ہوجائیگا - اور ہدی قران کو منے مین ذبح یا نحر کرنا واجب ہے بشرطیکہ احرام حج مین اس کو اشعار کیا ہو (اشعار کا بیان باب احرام مین گزر چکا ہے) اگر عمرے کے احرام مین اشعار کیا ہے تو مکے مین ذبح یا نحر کرے - قربانی کے جانور پر سوار ہونا اور اسکا دودھ پینا جایز ہے بشرطیکہ اس کو اور اس کے بچہ کو ضرر نہ پہونچے اگر ہدی قران ہلاک ہو تو اسکا بدل لازم نہین بشرطیکہ اسکا ضامن نہو (مثل نذر وغیرہ کے یا حفاظت مین تقصیر کرے) ہدی قران کو تمام صدقے مین دینا لازم نہین مگر ساتھ نذر کے واجب قربانی (کوئی چیز) قصاب کو نہ دین اضحیہ یعنی عید ضحیٰ کی قربانی بروز قربانی یعنے ذیحجہ کی دسوین تاریخ اور اسکے بعد منیٰ مین تین دن تک اور غیر منیٰ مین دو دن تک (یعنے ذیحجہ کی بارہوین تک)

الواجب **واما الاضحية** نستحبة يوم النحر وثلثة بعده بمنى ويومان في غيرها ويجزى هدى التمتع عنها ولو فقدها تصدق بثمنها ويكره التضحية بما يربيه واعطاء الجزار الجلود **الثالث** الحلق ويجب يوم النحر بعد الذبح الحلق او التقصير بمنى والحلق افضل ويتاكد للصرورة والملبد ويتعين في المرأة التقصير ولو رحل قبل الحلق او التقصير رجع وفعل احدهما فان تعذر حلق او قصر اين كان وجوبا وبعث شعره الى منى ليدفن فيها استحبابا ومن ليس على راسه شعر يمر الموسى عليه ولا يزور البيت قبل التقصير فان طاف قبله

سنت ہے اگر متمتع نے ہدی کو ذبح یا نحر کیا ہے تو وہی کافی ہے (یعنے پھر عید کی قربانی ضرور نہین) اگر عید کی قربانی کے لئے جانور نملے تو اس کی قیمت تصدق کرے۔ اور پلے ہوئے جانور کو قربانی کرنا اور قصاب کو چمڑا دینا مکروہ ہے تیسرا امر سر منڈھانا۔ بروز قربانی ذبح کے بعد واجب ہے کہ منی میں سر منڈھائے یا کچھ بال یا ناخن کاٹے۔ سر منڈھانا بہتر ہے۔ اور نئے حاجی کو اور اس شخص کو جس نے اپنے بالونمین گوند یا شہد لگا کر (بالون کو) جمایا ہو سر منڈھانا زیادہ تاکید ہے۔ عورت فقط تقصیر کرے۔ اگر منے سے حلق یا تقصیر سے پہلے روانہ ہو تو واپس آئے اور حلق یا تقصیر کرے۔ اگر واپس آنا نہو سکے تو جہان ہو وہین حلق یا تقصیر کرے وجوبا اور سنت ہے کہ بالون کو منے مین بھیجدے تا دہان دفن کرین۔ اور جس کے سر پر بال نہون وہ اپنے سر پر استرا پھروا دے تقصیر سے (یا حلق سے) پہلے طواف زیارت نکرے پس جو شخص عمدا قبل تقصیر (یا قبل حلق) طواف کرے تو ایک گوسپند کفارہ دے (اور بعد

عمدا کفر بشاة ولا شئ على الناسی ويعيد طوافه فاذا احلق اوقصر احل بما عدا
الطيب والنساء فاذا طاف طواف الزيارة حل له الطيب وتحل النساء
بطوافهن **الفصل الخامس** فی بقية المناسك فاذا تحلل بمنی مضی
ليومه اوغده الی مكة ان كان متمتعا ويجوز للقارن والمفرد طول ذی الحجة
الی مكة بطواف الحج ويصلی ركعتيه ثم يسعی للحج ثم يطوف للنساء كل ذلك سبعا
ثم يصلی ركعتيه وصفته ذلك كما قلناه فی افعال العمرة وطواف النساء
واجب على كل حاج فاذا فرغ من هذه المناسك رجع الی منی وبات بها

تقصیر یا حلق طواف کا اعادہ کرے) بہولے سے ہو تو کچھ نہین (یعنے کفارہ
نہین) مگر (بعد تقصیر) طواف کا اعادہ ضرور ہے پس جب سر منڈہا چکے
یا تقصیر کر چکے تو ہر شے سے محل ہو جائیگا۔ خوشبوئی اور عورت کے سوائے
اور جب طواف زیارت کرے تو خوشبوئی حلال ہوگی اور عورت طواف
نسا کے بعد حلال ہوگی۔ **پانچوین فصل** باقی افعال حج کے بیان مین ہے
جب منی مین محل ہو تو اسی روز یا دوسرے روز مکے کو جائے بشرطیکہ وہ
متمتع ہو۔ اور قارن و مفرد کو جایز ہے کہ تمام ذیحجہ مین طواف حج کے لئے جب
چاہے جائے۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑہے پہر حج کی سعی کرے
پہر طواف نسا بجالائے پہر دو رکعت نماز (طواف نسا کی) پڑہے طریقہ
ان کا مثل اس کے ہے جو ہمنے افعال عمرہ مین بیان کیا۔ طواف نسا ہر حاجی
پر واجب ہے جب ان افعال سے فارغ ہو تو منے مین پہر آئے اور یہان
ذیحجہ کی گیارہوین شب اور بارہوین شب رہے وجوبًا اور دونون روز

لیلة الحادی عشر والثانی عشر من ذی الحجة واجبا ورمی یومین الجمار الثلث کل جمرة بسبع حصیات فی کل یوم۔ یبداء بالجمرة الاولی ویرمیها عن یسارها مکبرا داعیا ثم الثانیة کذلک ثم الثالثة کذلک ولو نکس اعاد علی ما یحصل معه الترتیب ووقت الرمی ما بین طلوع الشمس الی غروبها ولا یجوز الرمی لیلا الا للمعذور کالخائف والرعاة والعبید فان اقام الیوم الثالث رماها ایضا والا دفن الحصاة بمنی ولو بات اللیلتین بغیر منی وجب علیه عن کل لیلة شاة الا ان یبیت بمکة مشتغلا بالعبادة ویجوز ان یخرج بعد نصف اللیل ویجوز

(یعنے ذیحجہ کی گیارویں اور بارہویں تاریخ) تینوں جمروں کو سنگریزے مارے ہر روز ہر جمرے کو سات سات سنگریزے جمرہ اولے سے شروع کرے اور اُس کے بائیں طرف سے تکبیر کہتے ہوے اور دعا پڑھتے ہوے مارے پھر دوسرے جمرے کو اسیطرح پھر تیسرے جمرے کو (کہ وہ جمرۂ عقبہ ہے) اسیطرح مارے اگر الٹا مارے تو اعادہ کرے جس سے ترتیب حاصل ہو۔ سنگریزے مارنیکا وقت طلوع آفتاب سے غروب تک ہے رات کو جایز نہیں۔ ہان معذور کو مثل خائف اور چرواہا اور مملوک کے (رات کو سنگریزے مارنا) جایز ہے اگر تیسری رات بھی رہے تو اس روز بھی سنگریزے مارے ورنہ باقی سنگریزے منٰی مین دفن کر دے۔ اگر گیارویں اور بارویں شب کو غیر منٰی مین رہے تو ہر رات کے عوض مین ایک گوسپند واجب ہے۔ ہان مکے مین رات بھر عبادت کرتا رہے تو کچھ نہین۔ آدھی رات کے بعد (منٰے سے) خارج ہونا جایز ہے۔ اور جسنے شکار اور عورت سے پرہیز کیا ہو اسے جایز ہے کہ بارویں کو روانہ ہو جائے جب تک کہ غروب آفتاب نہی ہوا

طواف النساء ویجوز للمتفرد فی جمیع ایام السنة وافضلها رجب والقارن والمفرد یاتی بہ ابعد الحج والمتمتع بہا یجزی عنہا ولو اعتمر فی اشہر الحج جاز ان ینقلہا الی التمتع ویجوز فی کل شہر وقتہ فی کل عشرة ایام ولاحد لہا عند السید المرتضی رح **الباب العاشر** فی المحصور والمصدود المصدود هو الممنوع بالعدو فان تلبس بالاحرام نحر هدیہ واحل من کل شئی احرم منہ وانما یتحقق الصد بالمنع من مکة والموقفین ولا یسقط الواجب ویسقط المندوب ولا یصح التحلل الا بالهدی ونیة التحلل ویجزی هدی السیاق عنہ المعتمر

سعی۔ طواف النساء۔ نماز طواف النساء تقصیر یا حلق۔ عمرۂ تمتع میں طواف نسا نہیں ہے۔ عمرۂ مفردہ تمام سال میں جایز ہے اور رجب میں افضل ہے قارن اور مفرد عمرے کو حج کے بعد بجا لائیں۔ متمتع کو عمرہ مفردہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی ماہائے حج میں عمرہ بجالائے تو جایز ہے کہ اسے تمتع کیطرف نقل کردے۔ عمرہ ہر مہینے میں جایز ہے اور کم سے کم ہر دس دن میں ایک مرتبہ۔ اور سید مرتضی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کی حد نہیں ہے **دسواں باب** محصور اور مصدود کے بیان میں ہے مصدود وہ ہے جو دشمن کے سبب سے روکا جائے پس اگر احرام باندھ چکا ہو تو ہدی کو نحر کردے اور تمام چیزوں سے جن سے احرام باندھا تھا محل ہو جائے۔ مکے سے یا دونوں موقفوں سے روکا جائے تو صد متحقق ہوگا (اور صد سے) حج واجب ساقط نہو گا ہاں حج سنتی ساقط ہے اور ہدی کو نحر (یا ذبح) کرنے کے بغیر اور محل ہونے کی نیت کے بغیر محل ہونا صحیح نہیں جو ہدی کہ ساتھ ہے وہی کافی ہے۔ عمرہ بجالانے والا مصدود ہو تو مثل حاجی کے

المصدود كالحاج والمحصور وهو الممنوع بالمرض يبعث هدیہ ان لم یکن قد
ساق والا اقتصر علی هدی السیاق فاذا بلغ محله وهو منی ان کان حاجا او
مکة ان کان معتمرا تقصر واحل من کل شئی الا من النساء حتی یحج فی القابل ان کان
واجبا ویطاف طواف النساء عنه ان کان ندبا ولو زال المرض التحق فان
ادرك احد الموقفين صح حجه والا فلا۔

كتاب الجهاد وفيه فصول الفصل الاول فيمن يجب عليه وهو فرض
على الكفاية بشروط تسعة البلوغ والعقل والحرية والذكورة وان لا يكون هما

ب۔ محصور وہ ہے جو بیماری کے سبب سے رک جائے پس وہ ایک ہدی بھیجدے
اگر ساتھ نلایا ہو ورنہ جو ساتھ لایا ہے وہی بھیجدے۔ جب وہ ہدی اپنے مقام
پر پہونچ جائے یعنے اگر حاجی ہو تو منے میں اور معتمر ہو تو مکہ میں۔ تو تقصیر کرے
اور سب چیزون سے محل ہو جائے عورت کے سوائے۔ اگر حج واجب ہو تو دوسرے
سال حج کرنے سے عورت حلال ہوگی اور اگر حج سنتی ہو تو اسکی طرف سے کوئی
طواف نسا کرے (تو عورت حلال ہوگی) اگر بیماری زایل ہو جائے تو حاجیون
کے ساتھ پھر ملحق ہو جائے۔ پس اگر کسی ایک موقف کو پالے تو حج صحیح ہے اور
نہین تو نہین۔

کتاب جہاد۔ اس مین کئی فصلین ہین پہلی فصل ان اشخاص کے بیان مین ہے
جن پر جہاد واجب ہے۔ جہاد ہر شخص پر نو شرطون سے فرض کفائی ہے یعنے
بالغ۔ اور عاقل اور آزاد اور مرد ہو۔ بہت بوڑہا اور زمین گیر اور اندہا۔
اور بیمار نہو اور امام یا وہ شخص جسے امام نے مقرر کیا ہے طلب کرے۔ حاکم جور کے

ولا مقعد ولا اعمی ولا مریضا یعجز عنه ودعاء الامام ومن نصبه علیه
ولا یجوز مع الجائر الا ان یدهم المسلمین عدو یخشی علیهم منه فیدفعه
ولا یقصد معونة الجائر۔ والعاجز یستحب ان یستنیب مع القدرة ویجوز
لغیر العاجز ویستحب المرابطة ثلثة ایام الی اربعین فان زادت کانت جهادا
وتجب بالنذر وشبهه **الفصل الثانی** فیمن یجب جهادهم وهم ثلثة اصناف
الاول الیهود والنصاری والمجوس وهولاء یقتلون حتی [illegible]
[illegible] الذمة وهی قبول الجزیة وان لا یوذوا المسلمین وان لا یتظاهر

ساتھ یہ جہاد جائز نہیں - ہان جب مسلمانون پر دشمن غلبہ کرین اور ان سے خوف
ہو تو (دشمنون کا) دفع کرنا واجب ہے مگر اس مین حاکم جور کی مدد کا قصد نکرے اور جو
(جہاد سے) عاجز ہے (مثل بیمار وغیرہ کے) اسے سنت ہے کہ اگر ہو سکے تو نائب
کر دے - غیر عاجز کو بھی نائب کرنا جائز ہے (بشرطیکہ امام کی طرف سے متعین نہوا
ہو) مرابطہ (یعنے اطراف بلدۂ اسلام مین گزرگاہ دشمن پر حفاظت کے واسطے مقیم
ہونا) تین دن سے چالیس دن تک سنت ہے جب اس سے بڑھ جائے تو وہ جہاد
ہوگا اور مرابطہ نذر و عہد وقسم سے واجب ہوتا ہے **دوسری فصل**
ان کے اشخاص کے بیان مین ہے جن سے جہاد واجب ہے وہ تین قسم پر ہے
اول یہود اور نصاری اور مجوس - ان سے قتال واجب ہے یہانتک کہ مسلمان
ہون یا ذمہ کی شرطین قبول کرین - شرطین یہہ ہین کہ جزیہ[1] قبول کرین مسلمانون[2]
کو ایذا ندین - علانیہ محرمات[3] مثل شراب خواری کے عمل مین نلائین - نیا کنیسہ
نہ بنائین - ناقوس[5] نہ بجائین اور احکام مسلمانون[6] کے انپر جاری ہون جب ان سب

باعرمنت کشرب الخمر وان لا یحدثوا کنیسة ولا بیضر بوا ناقوسا وان یجری علیہم احکام المسلمین فان التزموا بیعتہ کف عنہم ولاحد للجزیۃ بل یحسب ما یراہ الامام ولا تؤخذ من الصبیان والمجانین والبلہ والنساء ویجوز وضعہا علی رؤسہم وارضیہم ولو اسلموا سقطت ولو مات الذمی بعد الحول اخذت من ترکتہ ویجوز اخذہا من ثمن المحرمات ومستحقہا المجاہدون ولیس لہم استئناف بیعۃ ولا کنیسۃ فی دار الاسلام ویجوز تجدیدہما ولا یجوز ان یعالی الذمی بنائہ علی بناء المسلمین ویقر ما اشتراہ من مسلم علی حالہ ولا یجوز ان یدخل المساجد

یا تو نہ التزام کریں تو جہاد سے بچیں گے - جزیہ کی حد نہیں ہے بلکہ امام کی رای پر موقوف ہے - بچون اور دیوانون اور احمقون اور عورتون سے جزیہ نہیں لیا جاتا - اور جزیہ کو ذاتو پہر - (یعنے فی آدمی) اور ان کی زمینون پر مقرر کرنا جایز ہے جب کوئی مسلمان ہو جائے تو جزیہ ساقط ہے اور ذمی (لقرر جزیہ سے) سال پورا ہونے کے بعد مر جائے تو جزیہ اس کے ترکہ سے وصول کیا جائیگا - حرام چیزون کی قیمت سے لینا جایز ہے - جزیہ کے مستحق مجاہدین اور انہیں یعنے ذمیون کو بیعہ (یعنے عبادت خانہ یہود) اور کنیسہ ملک اسلام مین بنانا جایز نہین - ہان گرجائے تو مرمت جایز ہے اور جایز نہین کہ ذمی اپنی بناؤن کو مسلمانون کی بناؤن سے بلند کرے ہان مسلمان سے کوئی بلند مکان مول لے تو وہ اپنے حال پر رہیگا - اور انہیں مسجدون مین داخل ہونا جائز نہین دوسرے لوگ جو یہود و نصارٰی و مجوس کے سوائے اور اقسام کفار سے ہین (مثل بت پرست وغیرہ کے) ان سے جہاد واجب ہے

الثالث من عدا هو لاء من الکفار یجب جهاده ولا یقبل منه الا الاسلام و یبدا ء بقتال الاقرب و الاشد خطرا و انما یبتدا دبون بعد الدعاء من الامام او من نصبه الی الاسلام فان امتنعوا حل قتالهم و یجوز المهادنة مع المصلحة باذن الامام ویمضی ذمام احاد المسلمین وان کان عبد الاحاد المشرکین و یرد من دخل بشبهة الامان الی مامنه ثم یقاتل ولا یجوز الفرار ان کان العدو علی الضعف من المسلمین الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة و یجوز المحاربة بسائر انواع الحرب الا القاء السم فی بلادهم و لو تترسوا بالصغار او النساء

اور اسلام کے سوائے اور کوئی چیز ان سے قبول نہین کی جائیگی - پہلے اُن کفار سے قتال کیا جائیگا جو زیادہ نزدیک ہون اور ان سے خوف بہت ہو - امام یا نائب خاص امام پہلے ان کفار کو اسلام کی طرف دعوت کرے گا جب وہ انکار کرین تب لڑنا حلال ہے - اور کسی مصلحت سے باجازت امام صلح کرنا جایز ہے اگر کوئی مسلمان اگرچہ غلام ہو کسی ایک کافر کو امان دے تو وہ جاری ہوگی (یعنے اس کی تعمیل کی جائیگی) اگر کوئی کافر امان کے شبہ سے (شہر اسلام مین چلا آئے) تو اس کے ٹھکانے پر پہیر دیا جائیگا اور پہر قتال کیا جائیگا - اگر دشمن (فوج اسلام) کے مضاعف ہون تو ان کے مقابلہ سے بہاگنا جائز نہین - ہان لڑائی کے واسطے مڑنا یا کسی ایک گروہ کی طرف پہرنا جایز ہے - اور ہر طرح سے لڑنا جائز ہے ہان ان کے شہرون مین زہر نہ ڈالا جائے اگر کفار اپنے بچون کو یا عورتون کو یا مسلمانون کو اپنی سپر بنائین اور بجز ان کے قتل کے فتح ممکن نہو تو انکا قتل جایز ہے - عورتونکا قتل جایز نہین ہے اگرچہ وہ مردون کی مدد کرین - مگر بضرورت

او المسلمین ولم یمکن الفتح الا بقتلهم جاز ولا تقتل النساء وان عاون الا مع الضرورة ومن اسلم فی دار الحرب حقن دمه وولده الصغار من السبی وماله من الاخذ مما ینقل ویحول واما الارضون والعقارات فمن الغنایم ولو اسلم العبد قبل مولاه وخرج ملك نفسه **الثالث** البغاة وهم کل من خرج علی امام عادل ویجب قتاله مع دعاء الامام او من نصبه علی الکفایة الی ان یرجعوا وهم قسمان من له فئة فیجهز علی جریحهم ویتبع مدبرهم ویقتل اسیرهم ومن لا فئة له فلا یجهز علی جریحهم ولا یتبع مدبرهم ولا یقتل اسیرهم ولا یحل سبی ذراری الفریقین ولا نسائهم ولا

اگر کوئی شخص دار الحرب مین مسلمان ہو تو اسکا خون محفوظ ہوگا اور اس کے چھوٹے بچے اسیر ہونے سے اور مال منقول لٹنے سے محفوظ رہے گا - ہان زمین اور مکانات لوٹ مین آجائینگے - اگر کوئی غلام آقا سے پہلے مسلمان ہو اور دار الحرب سے نکل آئے تو خود مختار ہو جائے گا **تیسرے** باغی یہہ وہ لوگ ہین جو امام عادل پر خروج کرین پس ان سے امام یا نائب امام کے حکم سے توبہ کرنے تک قتال واجب کفائی ہے (بشرطیکہ امام تعین نکرے اگر کسی کو جہاد کے لئے معین کردیگا تو واجب عینی ہو جائے گا) باغیون کی دو قسمین ہین اول وہ باغی جن کا مددگار ایک دوسرا گروہ موجود ہو (کہ یہہ بھاگ کر اس گروہ مین ملسکتے ہون) ایسے باغیون کے زخمی کے قتل مین جلدی کیجائیگی اور بھاگا ہوا تعاقب کیا جائیگا اور قیدی مارڈالے جائینگے - دوسرے وہ باغی جن کا مددگار کوئی گروہ نہو انکا زخمی مارا نجائیگا اور بھاگا ہوا تعاقب نکیا جائیگا - اور اسیر قتل نکیا جائے گا - ہان ان دونون فریقون کی اولاد اور عورتون کو اسیر کرنا اور انکا مال لوٹنا جائز نہین ہے

اموالهم **الفصل الثالث** فی قسمة الغنائم جمیع ما یغنم من بلاد الشرک یخرج منه ما شرطه کالجعائل والرضخ والاجرة وما یصطفیه الامام ثم یخمس الباقی والاربعة الاخماس الباقیة ان کان مما ینقل ویحول فللمقاتلة ومن حضر لقتال وان لم یقاتل خاصة للراجل سهم وللفارس سهمان ولذی الافراس ثلثة ومن ولد بعد الحیازة قبل القسمة اسهم له وکذا من یلحقهم للمعونة ولا یفضل احد علی غیره لشرفه او لشدة بلائه ویقسم ما یغنم فی المراکب کهذه القسمة ولا یسهم لغیر الخیل والاعتبار بکونه فارسا وقت الحیازة لا بدخوله المعرکة ولا نصیب للاعراب ان جاهدوا

تیسری فصل تقسیم غنیمت کے بیان میں ہے کفار کے ملکون سے جو کچھہ لوٹ ہاتھہ آئے پہلے اسمین سے جو امام نے شرط کی ہے۔ جیسے مزدوری اور عطائے قلیل اور جو چیز امام اپنے لیے پسند کرے نکالنا چاہیے اس کے بعد اسمین خمس نکالا جائے باقی مال اگر اشیائے منقولہ سے ہو تو مقاتلین کے لئے اور جو جہاد مین حاضر ہون ان کے لئے ہے اگرچہ (حاضرین مین سے) کوئی بذات خاص مقاتلہ نکرے۔ پیادے کا ایک حصہ اور سوار کے دو حصے اور جو شخص دو گھوڑے یا زیادہ رکھتا ہو اس کے تین حصے ہین۔ اگر لوٹ جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے (جہاد مین) بچہ پیدا ہو تو اس کا بھی حصہ دیا جائیگا۔ اسیطرح (اسکا حکم ہے) جو مدد کے واسطے آکر ملے۔ کسی کو شرافت کے سبب یا زیادہ مصیبت پڑنے کے سبب سے زیادہ حصہ نہ دیا جائیگا۔ اگر کشتیون کے (قتال کے) ذریعہ سے لوٹ حاصل ہو تو اس کی تقسیم بھی اسیطرح ہے۔ بغیر گھوڑے کے دو حصے نہ دئے جائینگے اور سوار کا اعتبار تقسیم غنیمت کے وقت ہے۔ نہ دخول معرکہ کے وقت۔ اعراب

والاسارى من الاناث والاطفال يملكون بالسبى والذكور البالغون ان اخذ وا قبل ان يضع الحرب اوزارها وجب قتلهم ملم يسلموا ويتخير الامام بين ضرب اعناقهم ونقطع ايديهم وارجلهم من خلاف ويتركهم حتى ينزفوا ويموتوا وان اخذوا بعد انقضاء الحرب لم يجز قتلهم ويتخير الامام بين المن والفداء والاسترقاق واما الارضون فما كان حيا فللمسلمين كافة لا يختص بها المقاتلون والنظر فيها الى الامام ولا يصح بيعها ولا وقفها ولا هبتها ولا تملكها على الخصوص بل يصرف الامام حاصلها فى المصالح والموات وقت الفتح للامام لا يتصرف فيها الا باذنه هذا حكم الارض المفتوحة عنوة

کے لئے کچھ حصہ نہین اگرچہ وہ جہاد کرین (یہہ مسئلہ اختلافی ہے اور اعراب وہ لوگ ہین جو صحرا مین رہتے ہین اور شہادتین کے سوا اور احکام اسلام نہین جانتے) اور (کفار کی) عورتین اور بچے قید ہونے سے مملوک ہو جاتے ہین اگر مرد بالغ اس وقت اسیر ہو جس وقت تک کہ ہتیار نرکہے گئے ہون (یعنے لڑائی ختم نہوئی ہو) تو انکا قتل واجب ہے بشرطیکہ اسلام قبول نکرین۔ اور امام کو اختیار ہے چاہے اُن کی گردن مارے یا دہنا ہاتہہ اور بایان پاؤن کاٹکے چہوڑ دے تا تمام خون بہکے مرجاوین۔ اگر لڑائی ختم ہونے کے بعد گرفتار ہون تو ان کو قتل کرنا جایز نہین۔ ہان امام کو اسمین اختیار ہے کہ انپر احسان رکہکے چہوڑ دے یا فدیہ لے یا غلام بنالے۔ اگر لوٹمین زمین آئے تو جس قدر آباد ہے وہ تمام مسلمانون کے لئے ہے۔ مقاتلین کی اسمین کچہہ خصوصیت نہین۔ اور وہ امام کی نگرانی مین رہیگی۔ اسکا فروخت کرنا اور وقف اور ہبہ اور ملک خاص بنانا جایز نہین ہے بلکہ اسکے حاصل کو امام مصلحتون مین صرف کریگا۔ فتح کے وقت جو زمین افتادہ ہو وہ خاص

... الصلح فلارباربهاو لو باعها المالك انتقل ما علیها من الجزیة الی رقبته ولو
... ... فیه و لو شرطت الارض للمسلمین کانت کالمفتوحة واما ارض من
اسلم علیها اهلها طوعا فلاربابها ولیس علیهم سوی الزکوة مع الشرایط وکل ارض ترک
اهلها ... فللامام ان یقبلها و یدفع طسقها الی اربابها وکل من احیا
ارضا مواتا باذن الامام فهو احق بها و لو کان لها مالک فطسقها له والا فللامام ومع
غیبته فهو احق بها ومع ظهوره له رفع یده و شرط التملیک بالاحیاء ان لا یکون فی ید
مسلم ولا حریما لعامر ولا مشعر للعبادة ولا مقطعا ولا محجرا والاحیاء بالعادة والتحجیر لا

امام کی ہے بغیر اذن امام کے اس میں کوئی تصرف نہیں کرسکتا یہہ حکم زمین مفتوحہ
... اور زمین صلح کا یہہ حکم ہے کہ وہ مالکان زمین ہی کے
... اگر کسی زمین کو مالک (مسلمان کو) بیچے تو اس کا خراج مالک کی
ذات پر منتقل ہوجائیگا اور وہ مسلمان ہوجائے تو ساقط ہوجائیگا - اور جس
زمین کی نسبت (صلح مین) یہہ شرط ہو کہ وہ مسلمانون کے لیے ہے تو اسکا حکم مثل
زمین مفتوحہ کے ہے - اور جس زمین پر کہ اس کے مالک اپنی رغبت سے مسلمان
ہوئے ہون وہ زمین انھین کی ہے اور مع الشرایط زکوۃ کے سوائے ان پر کچھہ
نہین - جس زمین کو مالکون نے آباد کرنا ترک کیا ہے امام کو جائز ہے کہ وہ زمین
اجارہ پر دے اور مقررہ خراج مستاجر سے لیکر مالک کو پہونچائے - اگر کوئی شخص
کسی زمین افتادہ کو امام کی اجازت سے آباد کرے تو وہ شخص اس زمین کا حقدار ہے
اگر کوئی اس زمین کا مالک ہو تو آباد کرنے والے پر واجب ہے کہ اسکا خراج مالک کو
دیا کرے اگر کوئی مالک نہو تو امام کی خدمت مین پہونچایا کرے اور زمانہ غیبت مین

يفيد التمليك بل يفيد الاولوية **الفصل الرابع** في الامر بالمعروف والنهي
عن المنكر وهما يجبان عقلا على الكفاية بشروط اربعة ان يعرف المعروف والمنكر
يجوز تاثير الانكار وان لا يظهر امارة الاقلاع وانتفاء المفسدة والمعروف قسمان
واجب وندب فالامر بالواجب واجب وبالمندوب مندوب واما المنكر فكله قبيح
فالنهي عنه واجب وينكر اولا بالقلب ثم باللسان ثم باليد ولو افتقر الى الجراح لم يفعله
الا باذن الامام والحدود لا يقيمها الا الامام او يجوز للرجل اقامة الحد على عبده
وولده وزوجته اذا امن من الضرر وللفقهاء اقامتها حال الغيبة مع الامن ويجب

خود اسکا حقدار رہے - جب امام ظاہر ہون جایز ہے کہ اسکا قبضہ اٹھادین - آباد
کرنے سے مالک ہو جانے کی شرط یہہ ہے کہ وہ زمین افتادہ کسی مسلمان کے
قبضہ مین نہو اور کسی ملک آباد کی حریم نہو (یعنے گرد اگرد جیسے صحن و اطراف چاہ
وغیرہ) اور مقام عبادت نہو اور مقطعہ نہو اور سنگ بستہ نہو - اور اسطرح آباد
کرے کہ عرف مین اسے آباد کہین - فقط پتھر لگانے سے ملک نہو جایگی بلکہ اولویت
حاصل ہوگی - **چوتھی فصل** امر بالمعروف اور نہی از منکر کے بیان مین ہے یہہ دونو
عقلاً واجب کفائی ہین چار شرطون سے اول یہہ کہ خود معروف (یعنے نیک کام کو)
اور منکر (یعنے برے کام) کو پہچانے دوسرے یہہ کہ اسکا بھی علم ہو کہ اس کے
قول کی تاثیر ممکن ہے تیسرے یہہ کہ خود بخود (برے کام سے باز رہنے کی (یا
نیک کام کی بجالانے کی) علامت ظاہر نہو - چوتھے یہہ کہ فساد نہو (یعنے اپنے
لئے یا کسی مومن کے لئے کسیطرح کا خوف نہو) معروف کی دو قسمین ہین واجب
اور سنت فعل واجب کے لئے حکم کرنا واجب ہے - اور سنت کے لئے سنت ہے

علی الناس مساعدتھم ولھم الفتوی والحکم بین الناس مع الشرائط المبیحۃ للفتیا ولا یجوز الحکم بمذھب اھل الخلاف فان اضطر عمل بالتقیۃ مالم یکن قتلا ویجوز الولایۃ من قبل العادل ولو الزمہ وجبت ویحرم من الجائر مالم یعلم تمکنہ من الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ولو اکرہ بدونہ جاز ویجتھد فی انفاذ الحکم بالحق۔

کتاب المتاجر

وفیہ فصول الفصل الاول فی التجارۃ وقد تجب اذ الم یکن للانسان معیشۃ سواھا وکانت مباحۃ وقد تستحب اذا اراد التوسعۃ علی عیالہ وقد تکرہ کالمحتکر وقد تباح بان لایحتاج الیھا ولاضرر فی فعلھا وقد تحرم اذا کانت فی محرم وھی اصناف الاول یحرم التکسب ببیع الاعیان النجسۃ

اور منکر سب برے ہین پس ان سے منع واجب ہے۔ اول انکار قلبا کرے یعنے کشیدہ ہو جائے) پھر زبان سے کہے پھر ہاتہہ سے (یعنے مارے) اگر زخمی کرنے کی احتیاج ہو تو امام کے بے اجازت زخمی نکرے۔ اور بغیر اذن امام حدود شرعی جاری نہین کرسکتا ہان مرد کو جایز ہے کہ اپنے مملوک اور اولاد اور زوجہ پر حدود شرعی جاری کرے بشرطیکہ ضرر سے محفوظ ہو۔ مجتہدین کو جایز ہے کہ حال غیبت امام مین حدود جاری کرین بشرطیکہ ضرر سے محفوظ ہون۔ آدمیون پر واجب ہے کہ ان کی مدد کرین اور وہ فتوی دین اور لوگو نبیر حکم کرین بشرطیکہ شرایط فتوی موجود ہون۔ مذہب اہل خلاف کے موافق حکم کرنا جایز نہین ہے۔ اگر مجبور ہو جائے تو تقیہ پر عمل کرے بشرطیکہ تقیہ سے قتل کا حکم نکرے۔ امام کی جانب سے حکومت جایز ہے اور امام لازم کردے تو واجب ہو جائے گی۔ حاکم جور کی طرف سے حکومت حرام ہے تاوقتیکہ یہہ بات نجانے کہ امر معروف اور نہی از منکر بجالاسکیگا اگر بدون اس کے مجبور ہو جائے تو جایز ہے مگر حکم بحق جاری کرنے مین کوشش کرے۔

کالخمر وکل مسکر والفقاع والمیتة والدم والکلاب الا کلب الصید والماشیة والحائط والزرع والدھن النجس للاستصباح به تحت السماء **الثانی** یحرم التکسب بالآلات المحرمة کالعود والزمر والاصنام والصلبان وآلات القمار کالشطرنج والنرد والاربعة عشر **الثالث** یحرم التکسب بما یقصد به المساعدة علی الحرام کبیع السلاح لاعداء الدین والمساکن للمحرمات والحمولة لها وبیع العنب لیعمل خمرا والخشب لیعمل صنما ویکره بیعهما علی من یعمل ذلک من غیر شرط **الرابع** یحرم التکسب بما لا ینتفع به کالمسوخ البریة کالقردة والدب والبحریة کالجری والسلاحف والطافی ولا باس بالسباع **الخامس** یحرم

کتاب التجارات اس مین تین فصلین ہین پہلی فصل تجارت کے بیان مین ہے تجارت کبھی واجب ہے جیسے آدمی کے لئے اسکے سوائے کوئی معاش نہو اور وہ مباح ہو اور کبھی سنت ہے جیسے اپنے عیال پرورش کا ارادہ کرے۔ اور کبھی مکروہ ہے جیسے غلہ اٹھا رکھے تا بوقت گرانی افاده ست فروخت کرے اور کبھی مباح ہے جیسے اسکی احتیاج نہو اور اسکے کرنے مین ضرر بھی نہو اور کبھی حرام ہے جیسے حرام چیزونمین **تجارت حرام** کے قسم ہین اول اشیائے نجس کی تجارت جیسے شراب اور تمام نشہ کی چیزین اور بوزہ اور مردار اور خون اور کتا۔ بالا شکاری کتے اور سگ گلہ گوسفند اور سگ باغ وزراعت کی تجارت جائز ہے۔ نجس روغن کی تجارت بس سے زیر سما چراغ جلانا مین جائز ہے **دوسرے** آلات محرمہ کی تجارت جیسے بربط۔ اور سنہ (کہ یہہ دونون باجون کے نام ہین) اور بت اور صلیب (وہ ایک لکڑی کی چیز ہے جسکی تعظیم نصاری کرتے ہین اس کی شکل یہہ ہے +) اور آلات قمار کی تجارت جیسے شطرنج اور نرد اور اربعة عشر (یہہ بھی ایک قسم کی شطرنج ہے) **تیسرے** وہ تجارت جس سے حرام کی مدد مقصود ہو جیسے دشمنان دین

حاشیہ: حرمت تجارت

التکسب بما یحرم علیه کعمل الصور المجسمة والغناء فی غیر العرس والنوح بالباطل ولا باس بالحق وهجاء المؤمنین وحفظ کتب الضلال ونسخها لغیر النقض وتعلم السحر والقیافة والکهانة والشعبدة والقمار والغش وتزئین الرجل بالمحرم وزخرفة المساجد والمصاحف ومعونة الظالمین علی ظلمهم واجرة الزانیة **السادس** ما یجب فعله یحرم التکسب به کاجرة تغسیل الموتی وتکفینهم ودفنهم والاجرة علی الحکم والرشا فیه ویجوز اخذ الرزق من بیت المال وکذا الاذان **واما** المکروه فالصرف وبیع الاکفان والطعام والرقیق والذباحة والصیاغة والحیاکة والحجامة مع الشرط واجرة الضراب

دین کو ہتیار بیچنا اور افعال حرام کے واسطے مکان یا سواری بیچنا اور شراب کے لئے انگور اور بت بنانے کے واسطے لکڑی بیچنا۔ اگر انگور اور لکڑی شراب اور بت بنانے والے کو بغیر شرط کے بیچے تو مکروہ ہے **چوتھے** ان اشیاء کی تجارت جن سے کچھ فائدہ نہو مثل مسوخ صحرائی کے جیسے بندر اور ریچھ اور مثل مسوخ دریائی کے جیسے وہ مچھلی جس پر فلس نہو اور سنگ پشت اور مثل اس مچھلی کے جو مر کر پانی پر آئے۔ ہان درندون کا بیچنا حرام نہین (مگر احوط ترک ہے سوائے بلی اور باز وغیرہ کے) **پانچوین** ایسی چیز کا کسب حرام ہے جسکا عمل حرام ہے جیسے مجسمہ تصویر بنانا اور گانا بغیر عروسی کے (چند شرطون سے عروسی مین راگ جایز ہے یعنے گانے والی عورتین ہون اور مرد اجنبی انکی آواز نسنے اور طبلہ اور ستار وغیرہ نہ بجے اور اقوال باطل نہون۔ مگر احوط ترک ہے) اور جیسے اقوال باطل کے ساتھ نوحہ کرنا ہان نوحہ (باقوال) حق جایز ہے اور مومنین کی ہجو کرنا اور کتب ضلالت کا حفظ کرنا اور ان کی نقل لکھنا بغیر قصد رد کے اور جادو سیکھنا اور قیافہ (جس سے الحاق نسب یا انکار نسب کیا جائے) اور کہانت اور شعبدہ۔ اور جوا کھیلنا اور دگو یعنی لعس (غش)

واجرة تعليم القرآن ونسخه وكسب القابلة مع الشرط وما يأخذه السلطان باسم
المقاسمة او الزكوة حلال وان لم يكن مستحقا له وجوايز الظالم حرام ان علمت بعينها
والاحلت ومن امر بصرف مال الى قبيلة وعين له لم يجز التعدى والاجاز له
ان يتناول منه مثل غيره اذا كان منهم على قول **الفصل الثانى** فى اداب
التجارة يستحب التفقه فيها ليعرف صحيح البيع وفاسده ويسلم من الربوا وان
يسوى بين المتبايعين ويقيل المستقيل ويتشهد الشهادتين عند العقد ويكبر الله
ويأخذ الناقص ويعطى الراجح ويكره مدح البايع وذم المشترى وكتمان العيب والحلف على البيع

مغشوش کرکے بیچنا۔ اور حرام چیزوں سے (مثل طلا و حریر کے) مرد کا زینت کرنا اور طلا
کرنا مسجد اور قرآن کو اور ظالم کی مدد کرنا اس کے ظلم پر اور زنا کی اجرت لینا (یہہ سب
امور حرام ہین) **چھٹی** جسکا فعل واجب ہے اس کی اجرت لینا حرام ہے جیسے میت کو غسل
دینے اور کفن پہنانے اور دفن کرنے کی اجرت اور حکم کی اجرت (یعنے قاضی و حاکم کا
اپنے حکم پر اجرت لینا) اور رشوت لینا (حرام ہے) ہان بیت المال سے خوراکی لینا
جایز ہے اذان کا بھی یہی حکم ہے **تجارت** مکروہ یہہ ہے صرافی۔ کفن فروشی۔ طعام
فروشی۔ بردہ فروشی۔ قصابی۔ زرگری۔ جولاہہ پن۔ حجامت بشرط اجرت۔ مادہ حیوان پر
نر کو چھوڑکے اجرت لینا۔ تعلیم قرآن اور تحریر قرآن کی اجرت لینا۔ مزدوری سے
دایہ پن کرنا اور جو چیز کہ بادشاہ ظالم خراج و زکوۃ کے نام سے حصول کرتا ہے وہ ہمین حلال ہے
اگرچہ وہ بادشاہ مستحق نہین۔ ظالم کا عطیہ اگر بعینہ اس کی حرمت معلوم ہو تو حرام ہے ورنہ
حلال ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قبیلہ پر مال تقسیم کرنے کے لئے کسی آدمی کو دے اور اس
آدمی کے لئے بھی کچھ حصہ مقرر کرے۔ تو یہہ آدمی اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے اور کچھ حصہ

والبیع فی المظلم والربح علی المومن من غیر ضرورة وعلی الموعود بالاحسان والسوم بین طلوع الفجر وطلوع الشمس ان یدخل السوق قبل غیره ومعاملة الادنین وذوی العاهات والاکراد والاستحطاط بعد الصفقة والزیادة وقت النداء والتعرض الکیل والوزن مع عدم المعرفة والدخول علی سوم اخیه وان یتوکل حاضر لباد وتلقی الرکبان وحده اربعة فراسخ فما دون ویثبت الخیار مع الغبن الفاحش والنجش وهو زیادة لزیادة من واطاه البائع والاحتکار وهو حبس الحنطة والشعیر والتمر والزبیب والسمن والملح للزیادة فی الثمن مع عدم غیره وحده

مقرر نہیں کیا ہے اور یہ آدمی بھی اسی قبیلہ سے ہے تو سب کے برابر آپ بھی حصہ دے ایک قول کے موافق (یعنے یہ مسئلہ اختلافی ہے) **دوسری فصل** آداب تجارت کے بیان میں ہے تجارت کے مسائل کو سیکھنا تاکہ بیع صحیح و فاسد کو پہچانے اور سود سے بچے اور خریداروں کو برابر جاننا۔ اور خریدار واپس کرے تو اپنی چیز کو واپس لینا اور عقد بیع کے وقت شہادتین پڑھنا اور تکبیر کہنا اور (تولنے اور ناپنے مین) خود کم لینا اور دوسرے کو زیادہ دینا **سنت ہے** اور بیچنے والے کا اپنی شے کی مدح کرنا اور گاہک کا مذمت کرنا اور عیب کو چھپانا اور بیع کے وقت قسم کھانا اور اندھیرے مین بیچنا اور مومن سے بغیر ضرورت کے فائدہ لینا اور اس شخص سے فائدہ لینا جس سے احسان کا وعدہ کیا ہو اور طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے مابین تجارت مین مشغول ہونا اور سب سے پہلے بازار مین آنا اور سفلون سے اور صاحبان آفات (یعنے جزامی اور مبروص وغیرہ) سے اور قوم کردسے (جو ایک قوم ہے صحرانشینون مین سے) معاملہ کرنا اور بیع تمام ہونیکے بعد قیمت کی کمی چاہنا اور بوقت ندا قیمت زیادہ کرنا (یعنے ہراج مین جب کوئی قیمت

علی البیع ولا یسعر علیه **الفصل الثالث** فی عقد البیع وھو الایجاب کقوله بعتك والقبول وھو اشتریت وانما یصح اذا صدر عن مکلف مالك او بحکمه کالاب والجد والحاکم وامینه والوصی والوکیل ویقف عقد غیرھم علی الاجازة ولو جمع بین ملکه وغیره مضی فی ملکه وتخییر المالك فی الاجازة وللمشتری مع فسخ المالك الخیار ویشترط فی المکیل والموزون والمعدود معرفة المقدار باحدھا ویجوز ابتیاع بعض الجملة مشاعا اذا علمت نسبته ویجوز الاندار للظروف بما یقدر بها ویشترط فی کل مبیع ان یکون مشاھدا او موصوفا بما یرفع الجھالة فان وجده علی الوصف والا کان له الخیار ولو افتقرت معرفته الی الاختبار جاز بیعه بالوصف

لگائے تو فوراً اس پر زیادہ کرنا مکروہ ہے) اور ناپنے یا تولنے مین با عدم معرفت دخل دینا اور برادر مومن کے معاملہ مین دخل دینا (یعنے اگر کوئی شے کوئی مومن خرید کرتا ہو تو دوسرے شخص کو اسکی مشارکت کرنا مکروہ ہے) اور اہل شہر کا صحرائی کی وکالت کرنا۔ اور چار فرسخ یا کم اپنے شہر سے آگے جاکر جو لوگ شہر مین آنیوالے ہین ان سے خرید و فروخت کرنا۔ اس صورتمین خیار (یعنے اختیار فسخ بیع) ثابت ہوگا بشرطیکہ نقصان کثیر ہو اور کسی کے ہاتھہ کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے بائع ایک قیمت پر راضی ہو تو اس پر بغیر ارادہ خریدنے قیمت زیادہ کردینا تا خریدنے والا نقصان مین پڑے اور احتکار (یعنے گیہون اور جو اور چھوہارا اور کشمش اور روغن اور نمک اٹھا رکھنا تاکہ آیندہ دوسرا کوئی بیچنے والا نہو تو قیمت بڑھ جائے) مکروہ ہے (یہہ سب امور مکروہ ہین مگر احتکار حرام ہے علی الاحوط) محتکر پر حاکم شرع کیطرف سے فروخت کے لئے جبر کیا جائیگا مگر نرخ مقرر نکیا جائیگا

تیسری فصل عقد بیع کے بیان مین ہے وہ ایجاب ہے جیسا کہ (بیچنے والا) کہے بعتك (مین نے بیچا) اور قبول جیسا کہ مول لینے والا کہے اشتریت (مین نے مول لیا) اور یہہ اس وقت صحیح ہے جب صادر ہو مکلف سے کہ مالک ہو یا مالک کے حکم مین ہو جیسے باپ

ايضًا وتخيير مع خلافه والو ادّى اختباره الى الافساد جاز شراؤه فان خرج معيبا اخذ ارشه وان لم يكن له قيمة بعد الكسر اخذ الثمن ولا يجوز بيع السمك في الآجام ولا اللبن في الضرع ولا ما في بطون الانعام ويجوز لو ضم معها غيرها ولا ما يلقح الفحل ويجوز بيع المسك في فاره وان لم يفتق وبيع الصوف على ظهور الغنم۔ ولابد ان يكون الثمن معلوما قدرا ووصفا بالمشاهدة او الصفة ولا يجوز ان يبيع بدينار غير درهم نسيئة ولا نقدا مع جهل نسبته اليه ويشترط ان يكون مقدورا على تسليمه فلا يصح بيع الآبق منفردا ولو ضم اليه غيره صح ولا الطير في الهواء وكل بيع فاسد فانه مضمون على قابضه ولو علّمه صنعة او صبغه فزادت قيمته رجع بالزيادة والنقص

دادا اور حاکم شرع اور امین حاکم شرع اور وصی اور وکیل۔ اگر غیر بیچے تو مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی اپنی چیز اور غیر کی چیز ملا کر بیچے تو اپنی چیز مین بیع جاری ہوگی اور دوسری چیز مین مالک کی اجازت پر موقوف ہے) مالک کو اجازت (اور فسخ) مین اختیار ہے کہ اگر مالک فسخ کر دے تو مشتری کل کو واپس کر سکتا ہے۔ ناپنے اور تولنے اور گنی کی چیز مین مقدار کا جاننا شرط ہے۔ ایک پوری چیز مین سے ایک حصہ مشاعا مول لینا جایز ہے (مشاع مشترک غیر معین کو کہتے ہین) بشرطیکہ اسکی نسبت معلوم ہو (جیسے پاؤ مکان بغیر تعیین کے) اور (اگر کوئی شئے مع ظرف خریدے تو) ظرف کے وزن کا بقدر احتمال وضع کرنا جایز ہے۔ ہر بیچنے کی شئے مین شرط ہے کہ دیکھی ہوئی یا صفت بیان کی ہوئی ہو سطح سے کہ اسے پہچان سکے۔ پس اگر صفت کے موافق پائے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو اختیار فسخ ہے۔ اگر کسی شئے کی پہچانت مین امتحان کی ضرورت ہو تو اسکی بیع بھی صفت کے ساتھ صحیح ہے جب وصف کے خلاف نکلے تو اختیار فسخ ہے اگر کسی شئے کے امتحان مین توڑنے یا کاٹنے کی ضرورت ہو تو اسے بھی خریدنا جایز ہے پس توڑنے یا کاٹنے کے بعد عیب دار نکلے تو عیب دار کی قیمت جتنی ہو وضع کر کے باقی قیمت واپس لیلے۔ اگر اس عیب دار شئے کی کچھ

ضمن النقصان کالاصل واذا اختلف المتبائعان فی قدر الثمن فالقول قول البائع ان کان باقیا وقیل ان کان فی یدہ وقول المشتری مع یمینه ان کان تالفا وقیل ان کان فی یدہ

الفصل الرابع

فی الخیار واقسامه سبعة الاول خیار المجلس فمن باع شیئًا ثبت له وللمشتری الخیار مالم یتفرقا ویشترطا سقوطه قبل العقد وبعدہ ولا یثبت فی غیر البیع الثانی خیار الحیوان کل من اشتری حیوانا ثبت له الخیار خاصة ثلثة ایام من حین العقد فان شاء الفسخ فیها فسخ مالم یشترطا سقوطه ولم یتصرف المشتری فیه فان تلف فی هذہ المدة قبل القبض وبعدہ فمن مال البایع مالم یحدث المشتری فیه حدثا والعیب الحادث من غیر تفریطه لا یمنع الرد بالسابق الثالث

قیمت نہو تو پوری قیمت واپس لے مچھلیون کی بیع نیستان مین اور دودھ کی پستان مین اور ایسی شے کی بیع جو حیوان کے پیٹ مین ہو جایز نہین - ہان کسی دوسری چیز کو ان اشیا کے ساتھہ ملا کر بیچ سکتے ہین - نطفے کی بیع بھی رحم مین جایز نہین - ہان مشک کی بیع نافہ مین ہرچند وہ نشگافتہ ہو اور بالون کی بیع گوسپند کی پشت پر جایز ہے - اور ضرور ہے کہ قیمت کی تعداد اور وصف مشاہدے یا بیان سے معلوم ہو (کوئی چیز) ایک درہم کم ایک دینار کو (مثلاً) ادھار یا نقد بیچنا جایز نہین بس صورتمین کہ درہم و دینار کے فرق کو نجانے - اور شرط ہے کہ بیچنے کی چیز کو قبضہ مین دینے کی قدرت رکھتا ہو پس غلام گریختہ کو تنہا بیچنا صحیح نہین ہان کوئی شئے اس کے ساتھہ ملا کر بیچ سکتا ہے - پرندہ کو ہوا مین بیچنا صحیح نہین اگر بیع باطل ہو تو جو بیچی ہوئی شئے کا قابض ہے وہ ضامن ہے اگر اسے کوئی ہنر سکھلائے یا رنگے اور اس سبب سے اسکی قیمت بڑھ جائے تو زیادتی کی قیمت لیگا اور قیمت کم ہو جائے تو کمی کا ضامن ہے مثل اصل کے (یعنی مال کا بھی ضامن ہے) اگر بایع اور مشتری قیمت کی مقدار مین اختلاف کرین اور مال باقی ہو تو بایع کا قول معتبر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر مال بایع کے ہاتھہ مین ہو تو اسکا قول معتبر ہے - اگر مال

خیار الشرط وهو یثبت فی کل مبیع اشترط الخیار فیه ولا یتقدر بمدة بل لهما ان یشترطا ما شا
بشرط ان تکون المدة مضبوطة ویجوز اشتراطه لاحدهما او لهما او للثالث واشتراط مدة
یرد فیها البائع الثمن ویرتجع المبیع فان خرجت ولم یات بالثمن کاملا لزم البیع والتلف من المشتری
فی المدة والنماء له **الرابع** خیار الغبن وهو ان یبیع بدون ثمن المثل ویشتری باکثر منه
ولا یعرف القیمة بما لا یتغابن الناس فیختار المغبون الفسخ **الخامس** خیار التاخیر من باع
شیئا ولم یقبض الثمن ولا سلم المبیع ولم یشترط التاخیر لزم البیع ثلاثة ایام فان جاء المشتری فهو
احق بالسلعة وان مضت کان للبائع الفسخ ولو تلفت السلعة کانت من مال البائع علی کل حال

تلف ہو جائے تو مشتری کا قول مع القسم معتبر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مال مشتری کے پاس ہو تو
مشتری کا قول معتبر ہے **چوتھی فصل** خیار یعنی اختیار فسخ بیع کے بیان میں ہے خیار کے سات قسمیں ہیں
اول خیار مجلس جو شخص کوئی چیز بیچے تو اس کے اور مشتری کے لئے جب تک کہ دونوں متفرق
نہو جائیں خیار ثابت ہے ہاں اگر فروخت سے پہلے یا بعد شرط عدم خیار کریں تو خیار ساقط ہوگا -
بیع کے سوائے اور کسی امر میں خیار نہیں - **دوسرا** خیار حیوان ہے جو شخص کوئی حیوان مول لے
تو خاص مشتری کے واسطے وقت خرید سے تین روز تک خیار ہے پس ان تین روز میں فسخ چاہے
تو ممکن ہے بشرطیکہ عدم خیار کی شرط نکی ہو اور مشتری نے اس حیوان پر تصرف نکیا ہو - اگر
اس مدت میں قبضہ سے پہلے یا بعد تلف ہو جائے تو بائع کا مال ہے بشرطیکہ مشتری نے کچھ اسمیں تصرف
نکیا ہو - اگر مول لینے کے بعد کوئی عیب نکالے بغیر تقصیر مشتری کے تو (مدت خیار میں) مانع رد نہیں
تیسرا خیار شرط ہے بائع اور مشتری جس چیز میں چاہیں خیار کو شرط کر سکتے ہیں اور مدت کی کچھ انتہا
نہیں بلکہ جائز ہے کہ جس قدر چاہیں مدت ٹھرائیں مگر ایک معینہ مدت ہونی چاہئے (جس میں کمی اور
زیادتی کا احتمال نہو) اور جائز ہے کہ خیار کی شرط دونوں میں سے ایک کے لئے ہو (یعنے فقط مشتری

وما لا بقاء له يثبت الخيار فيه يوما **السادس** خيار الرؤية فمن اشترى شيئاً موصوفا
غير مشاهد كان للمشتري خيار الفسخ اذا وجده دون الوصف ولو لم يشاهده البائع
وباعه بالوصف فظهر اجود كان الخيار للبائع **السابع** خيار العيب وسيأتي والخيار موروث
والمبيع اذا تلف قبل القبض كان من مال البائع وان تعيب تخير المشتري بين الرد والامساك
بالارش **الفصل الخامس** في العيوب وهو كل ما زاد او نقص عن المجرى الطبيعي
فان اطلق المتبايعان البيع او اشترطا الصحة اقتضى الصحة وان تبرء من العيوب
فلا ضمان وبدونه اذا ظهر عيب تخير المشتري بين الرد والامساك بالارش ما لم

کے لئے یا فقط بائع کے لئے) یا دونوں کے لئے یا شخص ثالث کے لئے۔ اور یہہ شرط بھی جایز ہے
کہ ایک معینہ مدت میں بائع قیمت واپس دیکر بیچی ہوئی شئے واپس لے پس اگر مدت گزر جائے اور پوری
قیمت نلائے تو بیع لازم ہو جائیگی۔ اس مدت میں مال تلف ہو تو مشتری کا (نقصان) ہے زیادتی بھی
اسکی ہے چوتھا خیار نقصان ہے کوئی چیز معمولی قیمت سے بہت کم میں بیچے یا بہت زیادہ میں مول لے
نادانی سے اور وہ شئے ایسی ہو جسمیں آدمی نقصان نہیں اٹھاتے اس صورتمیں نقصان اٹھانیوالے کو
فسخ کا اختیار ہے پانچواں خیار تاخیر ہے (جیسے) کوئی چیز کسیکو بیچے اور قیمت وصول نہو اور نہ شئے
مبیع مشتری کے حوالہ کی ہو اس صورتمیں لزوم بیع تین دن تک ہے پس اگر مشتری تین دن کے اندر آئے تو
مالک مختار ہے تین دن گذر جائیں تو بائع کو فسخ جایز ہے۔ مال تلف ہو جائے تو بائع کا نقصان ہے
ہر حالمیں اور جو چیز (بہت دن تک) نہیں رہسکتی (جیسے کھانا اور میوے) اسکا خیار ایک دن تک ہے
چھٹا خیار رویت۔ جو شخص کوئی شئے بے دیکھے بائع کے بیان پر مول لے اور خلاف بیان پائے تو اسکو اختیار
فسخ ہے اگر کوئی شئے خود بائع نے نہ دیکھی ہو اور اسکی صفت بیان کر کے بیچے پھر وہ شئے [illegible] صفت میں بہتر
نکلے تو بائع کو اختیار فسخ ہے۔ ساتواں خیار عیب۔ اسکا ذکر قریب میں آئیگا خیار میراثمیں پہونچتا ہے

یتصرف فان کان قد تصرف او حدث فیہ عیب عندہ ثبت الارش خاصة ولو علم
بالعیب ثم اشتراہ فلا ارش ایضا ولو باع شیئین صفقة فظهر العیب فی احدهما کان
للمشتری الارش او رد الجمیع لا المعیب وحدہ ولو اشتری اثنان صفقة لم یکن لاحدهما
رد حصته بالعیب الا اذا وافقه الآخر والتصرف یبطل رد المعیب الا الوطی فی
الحامل فیردها مع نصف عشر القیمة والحلب فی الشاة المصراة فیردها مع قیمة
اللبن ان فقد المثل ولو ادعی البائع التبری من العیوب ولا بینة فالقول قول المشتری
مع یمینه ولو ادعی المشتری تقدم العیب علی العقد فالقول قول البائع مع یمینه

بیچی ہوئی شئے مشتری کے قبضے سے پہلے تلف ہوجائے تو بایع کا مال ہے اور قبضہ سے پہلے عیب دار
ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے چاہے تاوان عیب وضع کرکے رکھلے۔ پانچوین فصل عیب کے
بیان میں ہے جو چیز اصل خلقت میں (اور عادت جبلی سے زیادہ یا کم ہو اسے عیب کہتے ہیں اگر بایع یا
مشتری نے بیع میں کوئی شرط نہیں کی یا شرط صحت کی ہو ان دونوں صورتوں میں شئے فروختہ درست
ہونی چاہیے۔ اگر بائع عیب سے برائت ذمہ کرے تو ضامن نہیں اور بدون برائت جب عیب سابق ظاہر
ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے یا تاوان عیب لیکر رکھلے بشرطیکہ مشتری نے تصرف نکیا ہو
اگر تصرف کرے یا مشتری کے پاس ایک دوسرا عیب پیدا ہو تو فقط (عیب سابق کا) تاوان لیگا
(واپس نہیں کرسکتا) اگر عیب دار ہونے سے واقف ہوکر خرید کرے تو تاوان بھی نہیں۔ اگر کوئی دو
چیزوں کو ملاکر بیچے اور ایک میں عیب ظاہر ہو تو مشتری بقدر عیب قیمت واپس لے یا دونوں کو
واپس کردے صرف اسی عیب دار شئے کو واپس نہیں کرسکتا۔ اگر دو آدمیوں نے ایک مشت کوئی چیز
مول لی ہو تو ایک شخص اپنے حصہ کو عیب کے سبب سے نہیں پھیر سکتا جب تک دوسرا شخص پھیرنے میں موافقت
نکرے۔ عیب دار شئے کو تصرف میں لانے کے بعد واپس نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر کنیز کو خرید کرکے

الفصل السادس في النقد والنسيئة والمرابحة اطلاق العقد يقتضي حلول الثمن فان شرطا تاجيله مدة معينة صح ويبطل في المجهولة وكذا لو باعه بثمن حالا وبازيد مؤجلا واذا باع نسيئة ثم اشتراه قبل الاجل بزيادة او نقصان من جنس الثمن وغيره حالا او مؤجلا صح مع عدم الشرط ولو اشتراه بعد حلوله جاز بغير الجنس مطلقا وبه قيل لا يجوز مع التفاوت والاقرب خلافه ولا يجب دفع الثمن قبل الاجل ولا قبضه ولو حل ودفع وجب القبض فان امتنع وهلك كان هلاكه من صاحب الحق ولو اشترى نسيئة وجب ان يخبر بالاجل اذا باعه مرابحة واذا اخفى تخير المشتري بين الرد والامساك بالثمن حالا واذا باع مرابحة نسب الربح الى السلعة لا الى الثمن

وطی کرے اور بعد وطی حاملہ ہونا ظاہر ہو تو قیمت کا بیسواں حصہ دیکر واپس کر سکتا ہے - اسیطرح اگر ایسی بکری کا دودہ نچوڑے جس کے پستانون کو بائع نے زیادتی شیر کے لئے ایک دو روز پہلے باندہ دیا ہو تو اس بکری کو بھی مع قیمت شیر پھیر سکتا ہے بشرطیکہ ویسا دودہ نکلے - اگر بائع دعوے کرے کہ میں نے عیب سے برائت کی ہے اور گواہ نہون تو مشتری کا قول با سوگند معتبر ہے اگر مشتری دعوی کرے کہ خریدنے سے پہلے کا عیب ہے تو بائع کا قول با قسم معتبر ہے **چھٹی فصل** نقد اور نسیہ اور مرابحہ کے بیان مین ہے بغیر کسی شرط کے عقد بیع واقع ہو تو نقد قیمت کا مقتضی ہے - اگر قیمت کے لئے ایک معینہ مدت کی شرط کرین تو صحیح ہے اور مدت نامعلوم ہو تو باطل ہے - اگر کوئی اسطرح بیچے کہ اب اتنی قیمت ہے اور اس قدر مدت ہو تو (اسقدر قیمت) زیادہ ہے تب بھی باطل ہے اگر کسی شے کو نسیہ بیچے (یعنے مال نقد قیمت اودہار) اور مدت سے پہلے زیادہ قیمت سے یا کم قیمت سے اسی جنس قیمت سے یا غیر جنس سے نقد یا اودہار پھر مول لے تو صحیح ہے بشرطیکہ پہلے اس کی شرط نکی ہو - اور (قیمت کا) وعدہ پہونچنے کے بعد غیر جنس قیمت سے مول لے تو جائز ہے خواہ زیادہ قیمت سے ہو یا کم قیمت سے اور اسی جنس قیمت سے مول لینا چاہے تو با تفاوت قیمت (ساتھ) بعض نے جائز نجانا ہے اور اقرب یحی جواز ہے - وعدے سے پہلے قیمت دینا واجب نہین

ولو اشتری امتعة صفقة لم یجز له بیع افرادها مرابحة بالتقویم الا بعد الاعلام **الفصل السابع**
فیما یدخل فی المبیع من باع ارضا دخل فیها النخل والشجر مع الشرط والا فلا و یدخل لو قال بحقها
وما اغلق علیه بابها و یدخل فی الدار الاعلی والاسفل الا ان ینتقل الاعلی بالسکنی عادة ولو باع
نخلا مؤبرا فالثمرة للبائع ولو لم یؤبر فالثمرة للمشتری ولا یدخل الحمل فی الابتیاع من غیر شرط و
لو استثنی نخلة کان له المدخل الیها والمخرج منها وله مدی جرائدها من ارض **الفصل**
الثامن فی التسلیم وهو التخلیة فیما لا ینقل ولا یحول والکیل والوزن فیما یکال ویوزن
والقبض فی الامتعة والنقل فی الحیوان وهو واجب علی البائع فی المبیع وعلی المشتری فی الثمن

اگر دی تو (وعدے سے پہلے) بائع کو لینا بھی واجب نہیں - اگر وعدہ پہونچ جائے اور مشتری قیمت لائے
تو اس پر قبضہ واجب ہے اگر قبضہ نکرے اور قیمت تلف ہو جائے تو بائع کا مال ضائع ہوا (اب مشتری کے
ذمے کچھ نہین) اگر کوئی شئے ادھار مول لے اور اسے مرابحۃً بیچے تو ضرور ہے کہ کہدے کہ یہہ شئے مین نے
اتنی مدت کے وعدے پر لی تھی (بیع مرابحہ یہہ ہے کہ اصل قیمت بیان کرکے کچھہ فائدہ لے) اگر مدت کو
چھپائے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے چاہے نقد قیمت دیکر رکھ لے - جب کوئی چیز مرابحۃً بیچے تو
نفع کی نسبت مال کیطرف کرے قیمت کیطرف نکرے - اگر چند چیزون کو یکمشت مول لے اور ہر چیز کو
علیحدہ قیمت کرکے مرابحۃً بیچنا چاہے تو جائز نہین ہان - (اس حال سے) اطلاع دینے کے بعد جائز ہے
ساتوین فصل ان اشیاء کے بیان مین ہے جو بیچی ہوئی شئے مین داخل ہوتی ہین - اگر زمین بیچے اور
(اسپر موجودہ) درختون کی بیع کی بھی شرط کرے تو درخت داخل ہین - نہین تو نہین - اگر اسطرح کہے
تو درخت داخل ہین بحقہا وما اغلق علیہ بابہا (یعنے مین نے فلان زمین کو اور اس چیز کو جو اس
زمین مین ہے تیرے ہاتہہ بیچا) گھر مین اوپر کا مکان اور نیچے کا (دونون) داخل ہین ہان اگر اوپر
کا مکان عادۃً سکونت مین مستقلاً علیحدہ ہو تو داخل نہوگا - اگر درخت خرما بیچے اور اسکی پھولنیہ

وخیار ... ومعانیه ... یجب التسلیم ... ویجوز بیع ما لم یقبض قبله الا ان یکون طعاما فلا
یبیعه الا تولیة والقول قول البائع فی عدم النقصان مع حضور المشتری فی الکیل و
الوزن مع یمینه وعدم البینة وقول المشتری مع عدم حضوره ویصح فی حال العقد
اشتراط ما یسوغ ویدخل تحت القدرة ولا یجوز اشتراط ما لیس بمقدور کصیرورة
الزرع سنبلا ویصح اشتراط العتق ولو اشترط ما لا یسوغ او عدم العتق او عدم وطی
الامة بطل الشرط وفی ابطال البیع وجه قوی ولو شرط مقدارا فنقص تخیر المشتری
بین الرد والامساک بالقسط من الثمن سواء کانت اجزائه متساویة او مختلفة

... درخت کا شگوفہ ڈال دیا ہو تو ثمرہ بائع کا حق ہے ورنہ مشتری کا مال ہو خریدنے میں بغیر شرط کے
حمل داخل نہیں (اگر کسی زمین کی بیع میں کسی کھجور کے درخت کا استثنا کرے تو بائع اس درخت تک جا
اور آ سکتا ہے اور اسکی ڈالیوں کے برابر کی زمین بھی بائع کی ہے **آٹھویں فصل** بیع کر دینے کے بیان میں
ہے شے غیر منقولہ کو خالی کر دینا اور ناپنے یا تولنے کی شے کو ناپ دینا یا تول دینا اور اس شے کو جو ناپنے اور تولنے
کی نہ ہو قبضہ میں دیدینا اور حیوان کو نقل کر دینا بیچی ہوئی شے میں بائع پر واجب ہے اور قیمت میں مشتری
پر ... اگر اس میں تنازع کریں تو حاکم ... دونوں پر جبر کرے ... بیچی ہوئی شے دوسری اشیا سے خالی کر کے دینا واجب
اگر کسی شے کو مول لے اور قبضہ سے پہلے بیچے تو جائز ہے بغیر ... اور غلہ کی بیع تولیہ کے سوا قبل قبضہ ...
نہیں بیچ سکتا (تولیہ یہ ہے کہ جتنے کو لیا ہے اتنی ہی قیمت میں بیچے) اگر کسی شے کو تولنے یا ناپنے کے وقت
مشتری حاضر ہو پھر وہ دعوی کرے کہ یہ شے کم ہے اور گواہ نہ ہوں تو بائع کا قول با قسم معتبر ہے اگر مشتری
حاضر نہ ہو تو مشتری کا قول (با قسم) معتبر ہے بیع کے وقت ہر امر جائز کی شرط صحیح ہے بشرطیکہ وہ آدمی کی قدرت
[میں] ہو اگر نہ ہو تو جائز نہیں جیسے ... کھیت میں خوشے تیار کر دینا (کہ یہ خدا کے اختیار میں ہے) آزاد کرنے کی شرط ... ہے
اگر امر ناجائز کی یا آزاد نہ کرنے کی یا وطی نہ کرنے کی شرط کرے تو شرط باطل ہے اور بیع ... باطل ...

فان اخذہ بالقسط تخیر البایع و لو اخذہ بالجمیع فلا خیار و لو زاد متساوی الاجزاء اخذ البایع الزائد فتتخیر المشتری حینئذ و لو زاد المختلف فالوجہ عندی البطلان و یجوز ان یجمع بین بیع و سلف و بیع المختلفین صفقۃ **الفصل** التاسع فی الربوا و ہو معلوم التحریم بالضرورۃ فی الشرع و ہو بیع احد المتماثلین بالآخر مع زیادۃ عینیۃ کبیع قفیز بقفیزین او حکمیۃ کبیع قفیز بقفیز نسیۃ و شرطہ امران الاتحاد فی الجنس و الکیل و الوزن و یجوز بیع احد المثلین بالآخر متساویا نقدا و لا یجوز نسیۃ و کل ربوی یجوز بیعہ بمخالفہ نقدا متفاضلا و نسیۃ علی کراہیۃ و کذا غیر ربوی الا ان یکون العوضان من الاثمان - و الشعیر و الحنطۃ

وجہ قوی ہے - اگر شرط کیے کہ یہ شے اسقدر کی ہے اور وہ کم ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے پھیر دے اور چاہے کمی کی قیمت وضع کر کے رکہلے خواہ اس شے کے اجزا برابر ہون (مثل گیہون وغیرہ کے) خواہ کم و زیادہ ہون (مثل گوسپند وغیرہ کے) اگر مشتری کمی کی قیمت وضع کر کے رکہنا چاہے تو بایع کو اختیار فسخ ہے اگر پوری قیمت پر رکہے تو بایع کو اختیار نہین جس شے کے اجزا برابر ہون وہ شے مقدار شرط سے زاید ہو تو بایع زیادتی واپس لے سکتا ہے اس صورت مین مشتری کو فسخ کا اختیار ہے اور جس چیز کے اجزا مختلف ہون وہ چیز زیادہ ہو تو اس صورت مین میرے نزدیک بیع باطل ہے - بیع اور سلف کو ملانا جایز ہے (سلف یعنے قیمت نقد مال ادھار ضمن بیع) اور دو مختلف چیزون کو یکمشت بیچنا بھی جایز ہے **نوین فصل** سود کے بیان مین ہے سود کی حرمت شرع مین یقینی بدیہی ہے ایک جنس کی دو چیزون کو ایک دوسرے کے عوض مین زیادتی سے بیچے تو وہ سود ہے خواہ زیادتی عینی ہو جیسے ایک پیمانہ دو پیمانون کے عوض مین خواہ زیادتی حکمی ہو جیسے ایک پیمانہ عوض مین ایک پیمانہ کے ادھار بیچے - سود کی شرطین دو ہین اول یہہ کہ جنس ایک ہو دوسرے وہ شے ناپنے یا تولنے کی ہو ایک جنس کی دو چیزونکا ایک دوسرے کی عوض مین بلا زیادتی نقد بیچنا

جنس واحد ههنا وكذا كل شئ مع اصله كالسمسم والشيرج وكل فرعين من اصل واحد كالسمن والزبد والجيد والردی واللحوم تختلف باختلاف الحيوان وكذا الادهان ولو كان الشئ جزافا في بلد وموزونا في اخر فلکل بلد حکم نفسه ولا يباع الرطب بالتمر وان تساويا ويكره اللحم بالحيوان ولو باع درهما ومدّ تمر بدرهمين اومدين صح ومن ارتكب الربو ابجهالة فلا اثم عليه ويعيد ما اخذ منه على مالکه ان وجده او ورثته ولو جهله تصدق به عنه ولا ربوا بين الوالد وولده ولا بين السيد وعبده ولا بين الرجل وزوجته ولا بين المسلم والحربي ويثبت ببينه

جایز ہے نہ ادہار - اور ہر جنس ربوی (یعنے ناپنے یا تولنے کی شئے) کو دوسری جنس سے (جو بھی ربوی ہو) بزیادتی نقد بیچنا جایز ہے اور ادہار مکروہ ہے غیر ربوی کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ دونوں قیمت سے نہوں (یعنے روپیہ اور اشرفی پس ایک اشرفی کو دو اشرفیوں سے نہیں بیچ سکتے) جو اور گیہوں سود میں ایک جنس کے ہیں اسیطرح ہر شئے اور اسکی اصل جیسے کنجد اور روغن کنجد - اسیطرح ایک اصل کی دو چیزیں ہیں جیسے گھی اور مسکہ - عمدہ چیز اور خراب ایک جنس ہیں گوشت حیوانوں کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے اسیطرح روغن - اگر کوئی چیز ایسی ہو کہ ایک ملک میں اسے تخمین سے بیچتے ہیں (یعنے تولتے نہیں) اور دوسرے ملک میں اسے تولتے ہیں تو ہر ملک میں وہیں کا اعتبار ہوگا - تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض میں نہیں بیچ سکتے ہر چند برابر ہوں - گوشت کو حیوان کے عوض میں بیچنا مکروہ ہے - اگر کوئی (مثلاً) ایک درہم اور ایک مد کھجوریں دو درہموں یا دو مد کو بیچے تو صحیح ہے - جو شخص جہالت سے سود کا مرتکب ہو تو اس پر گناہ نہیں مگر اس سود کو مالک یا اس کے وارثوں کو پھیر دے اگر یہ لوگ معلوم نہوں تو ان کی طرف سے تصدق کرے باپ اور اولاد میں

والذمی و **اما الصرف** فشرطه التقابض فی المجلس فان تساوی الجنس وجب تساوی المقدار والا فلا ولو قبض البعض صح فیہ خاصۃ ولو فارق المجلس مصطحبین ثم تقابضا صح ومعدن الذهب یباع بالفضۃ وبالعکس والدراهم المغشوشۃ اذا کانت معلومۃ الصرف جاز انفاقها والا فلا الا ان یبین حالها والمصوغ من الجوهرین ان امکن تخلیصہ لم یبع باحدهما قبلہ والا بیع بالناقص ومع التساوی یباع بهما وتراب الصیاغۃ یتصدق بہ ویجوز ان یقرضہ و یشترط الاقباض بارض اخری وان یشتری درهما بدرهم ویشترط صیاغۃ خاتم علی اشکال ولا ینسحب علی غیر الفصل

خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اور شوہر و زوجہ مین اور آقا و مملوک مین اور مسلمان و کافر حربی مین سود نہین (یعنے مسلمان کو کافر حربی سے زیادتی لینا جایز ہے دینا جایز نہین) کافر ذمی ہو تو (سود) ثابت ہوگا۔ سونے اور چاندی کے ساتھ سونے اور چاندی کی بیع مین شرط ہے کہ ایک مجلس مین دونو نکا قبضہ ہو جائے۔ اگر چاندی کو چاندی سے یا سونیکو سونے سے بیچے تو چاہیے کہ دونون کی مقدار برابر ہو ورنہ بیع صحیح نہین۔ اگر بعض پر قبضہ ہوا ہو تو اسیقدر مین بیع صحیح ہے۔ اگر ایک مجلس سے دونون ملکے اٹھین (اور ہمراہ رہین) پھر دونون کا قبضہ ہو تو صحیح ہے۔ سونیکے معدن کو چاندی سے بیچ سکتے ہین اسیطرح بالعکس۔ اگر جانتا ہو کہ کھوٹے درہم کا رواج ہے اس صورتمین اس کا صرف کرنا جایز ہے ورنہ جایز نہین ہان اسکا کھیٹ ظاہر ہو (یا خود ظاہر کر کے بیچے) تو جایز ہے اگر کوئی شئے سونے اور چاندی سے بنی ہو اور سونا اور چاندی اس سے علیحدہ کرنا ممکن ہو تو اس شئے کو بغیر سونا اور چاندی علیحدہ کئے فقط سونے یا چاندی کے عوض نہین بیچ سکتے۔ اگر علیحدہ کرنا ممکن نہو تو سونا یا چاندی جو اسمین کم ہو اس کے عوض مین بیچے اگر دونون برابر ہون دونون کے ساتھ بیچے۔ زرگری کی خاک تصدق کر دی جائے

العاشر فی بیع الثمار لا یجوز بیع الثمرة قبل ظهورها و یجوز بعد ظهورها و ان لم یبد صلاحها بشرط القطع او مع الضمیمة او عامین و لو ادرک بعض البستان جاز بیع الجمیع و کذا یجوز بیع البستانین اذا ادرک احدهما و بیع الثمرة فی اکمامها و الزرع قائما و حصیدا و قصیلا و علی المشتری قطعه فان ترکه طالبه البائع باجرة الارض مدة التبقیة و للبائع قطعه و یجوز بیع الخضر بعد انعقادها القطعة و لقطات و ما یجز اوبخرط جزة و جزات و خرطة و خرطات و یجوز ان یستثنی حصة مشاعة و نخلا او شجرا معینا او ارطالا معلومة فان خاست سقط من المستثنی بحسابه الحاقلة

اور جایز ہے کہ روپے یا اشرفی قرض دے اور شرط کرے کہ دوسری جگہ اس پر قبضہ دلادیگا اور جایز ہے کہ ایک [illegible] درہم سے دل [illegible] اور ایک انگوٹھی بنا دینے کی شرط کرے [illegible] انگشتر کے بغیر زیادہ پر اور دوسری چیز کی تیاری پر جاری نہیں دسویں **فصل** بیع ثمر کے بیان میں ہے ثمرہ (درخت پر) ظاہر ہوئے تک بیچنا جایز نہیں۔ اگر ثمرہ ظاہر ہو مگر اسکی تیاری کی ابھی نمود نہو تو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ کاٹنے کی شرط کرے (یعنے جب ثمرہ تیار ہو تو مشتری ثمرہ لیکر درخت چھوڑ دے) یا اور کے ساتھ ملاکر یا دو سال کے لئے بیچے۔ اگر انمین سے کوئی امر نہو تو جواز بیع مین دو قول ہین۔ اگر ایک باغمین بعض ثمرہ تیار ہو تو سالم باغ بیچ سکتا ہے اسیطرح دو باغون مین سے ایک باغ تیار ہو تو دونون ملاکر بیچ سکتا ہے۔ بیع ثمر اسکے غلاف مین جایز ہے (جیسے بادام) کھڑی ہوئی زراعت اور تیار کاٹی ہولی۔ اور نا تیار بغرض قطع جانورون کے کھلانے کے لئے) بیچ سکتا ہے اور اسکا کاٹنا (تیار ہونیسے پہلے) مشتری پر واجب ہے اگر نہ کاٹے تو جبتک وہ زمین پر رہی زمین کی اجرت بایع لے سکتا ہے اور جایز ہے کہ خود بایع کاٹ ڈالے اور سبزی

حرام وكذا المزابنة الا العرية ويجوز ان يتقبل احد الشريكين حصة صاحبه بوزن معلوم ومن مر بثمرة النخل لا قصدا جاز ان ياكل من غير استصحاب ولا افساد

الفصل الحادي عشر في بيع الحيوان كل حيوان مملوك يصح بيعه ويستقر ملك المشتري عليه الا الابق منفردا وام الولد مع وجود ولدها وايفاء ثمنها والقدرة عليه وان يكون العبد ابا للمشتري وان علا او ابنا وان نزل او واحدة من المحرمات عليه نسبا او رضاعا وكذا المراة في العمودين فيعتق عليه لو ملكه او يكون المشتري كافرا والعبد مسلما او يكون العبد موقوفا ولو ملك احد الزوجين صاحبه استقر الملك وبطل النكاح ويجوز

(یعنی ترکاری) بعد تیاری ایک مرتبہ چننے کے لئے یا کئی مرتبہ چننے کے لئے اور جو چیز کاٹی جاتی ہے ایک مرتبہ کاٹنے کے لئے یا کئی مرتبہ اور جو ہاتھ سے کھینچی جاتی ہے ایک مرتبہ کے واسطے یا کئی مرتبہ کے لئے بیچنا جایز ہے ایک حصہ مشاع کا (یعنی مشترکہ کا جیسے کہ نصف یا ربع) یا ایک کھجور کے درخت کا یا اور کسی درخت معین کا یا چند رطل مقرر کا استثنا کرنا جایز ہے پس اگر اصل شی مین کمی ہو تو اسکے حساب سے حصہ مستثنی مین سے بھی ساقط ہوگا (یہہ ارطال مستثنی یا حصہ مشترکہ مستثنی کا حکم ہے اگر درخت معین کا استثنا کیا ہے تو اسمین سے کسی حال سے کمی نہوگی) خوشے کو اس کے دانون کے عوض بیچنا حرام ہے اسیطرح مزابنہ (یعنی کھجورونکو درختو نپر دوسری کھجورون کے عوض بیچنا) حرام ہے سوائے عریہ کے (یعنی ایک درخت کی کھجورین دوسری کھجورون کے عوض بیچنا ہے حاصل یہہ کہ ان میں ایک درخت کا استثنا ہوا ہے) اور جایز ہے کہ ایک شریک دوسرے شریک کے حصہ کا ایک وزن مقرر کر کے ذمہ دار ہو - اگر کسی کھجور کے درخت کیطرف کسی کا گذر بے قصد ہو تو اسکی کھجورین کھا سکتا ہے مگر ہمراہ اٹھا نلائے اور اتنی نکھائے کہ مالک کا نقصان ہوگیا ہو گیارہوین فصل بیع حیوانکے بیان مین ہے - ہر حیوان مملوک کی بیع صحیح ہے اور مشتری کی ملک اس پر قایم ہو جاتی

ابتیاع ابعاض الحیوان مشاعة ولو شرط احد لشریکین الراس او الجلد بماله کان له بنسبة ماله لاما شرط ولو امرہ باشتراء حیوان او غیرہ بشرکته صح ولزمه نصف الثمن ولو شرط راس المال لم یلزم ولو قال الربح لنا ولا خسران علیك لم یلزم الشرط وعلی البائع استبراء الامة قبل بیعها بحیضة ان کانت تحیض والا فخمسة واربعین یوما ولو لم یستبرا وجب علی المشتری ویسقط علی الیائسة والصغیرة والمستبرأة وامة المرأة ولا یطاء الحامل قبلا الا بعد مضی اربعة اشهر وعشرة ایام فان فعل عزل ولو لم یعزل کرہ له بیع ولدها ویستحب تغییر اسمه واطعامه شیئا من الحلاوة والصدقة عنه باربعة دراهم ولا

ہاں مملوک کر نختیہ کی بیع منفرداً (یعنی بغیر ملائے دوسری شئے کے) اور اس کنیز کی بیع صحیح نہین ہی جو مالک سے فرزند رکہتی ہو بشرطیکہ فرزند زندہ ہو اور مالک اس کنیز کی قیمت دیچکا ہو یا دینے کی قدرت رکہتا ہو اگر کوئی اپنی باپ یا دادا یا بیٹی یا پوتے یا محرمات نسبی یا رضاعی سی کسی کو مول لے تو مشتری کی ملک انپر قایم نہین ہوئی اسیطرح مشتریہ کا حکم آباواجداد واولاد کی نسبت ہے پس یہہ لوگ ملک مین آنتے ہی آزاد ہوجاتے ہین اسیطرح مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتہہ اور غلام زنف کی بیع صحیح نہین اگر زوجہ اور شوہر مین سے کوئی ایک دوسری کو مول لے تو ملک قائم ہو گی اور نکاح باطل حیوان کے ایک حصہ کو مشاعاً خرید کرسکتے ہین (اشاع مشترک غیر معین کو کہتے ہین) اگر کوئی شرط کرے کہ مین اپنے حصہ مین سر یا چمڑا لونگا تو اپنے حصہ کے موافق ان اعضا سے لیگا کل نہین لے سکتا (جیسی پاو حصہ ہے تو پاو چمڑا لیگا) کسیکو کوئی شخص امر کرے کہ میری شرکت سے کوئی حیوان یا غیر حیوان مول لے تو صحیح ہے اور امر پہ آدہی قیمت لازم ہے۔ اگر اصل مال کی شرط کرے دینے نقصان مین شریک نہو تو شرط باطل ہے۔ اگر کہے کہ فائدہ ہم دونو کا ہے نقصان مین تم شریک نہین

ولا يربه ثمنه في الميزان ويكره التفرقة بين الام والولد قبل سبع سنين ولو ظهر استحقاق الامة بعد حملها انتزعها المالك وعلى المشتري عشر قيمتها ان كانت بكرا والا نصفه وقيمة الولد يوم سقوطه حيا ويرجع بذلك كله على البائع ان لم يكن عالما بالغصب وقت البيع ويجوز شراء ما يسبيه الظالمون من اهل الحرب وكذا بنته واخته وغيرهما من اقاربه ومن اشترى جارية سرقت من ارض الصلح ردها على البائع واسترجع الثمن ولو مات ولا عقب له دفعها الى الحاكم ـ ولو دفع الى مملوك غيره ماذونا مالا ليشتري نسمة ويعتقها ويحج عنه فاشترى اباه ثم ادعى كل من الثلاثة شرائه

یہہ شرط بھی لازم نہین - کنیز کا استبرا بیع سے پہلے بائع پر ایک حیض تک واجب ہے بشرطیکہ اسے حیض آتا ہو ورنہ پینتالیس دن تک - اگر بائع استبرا نکرے تو مشتری پر واجب ہے اگر کنیز یائسہ یا صغیرہ یا استبرا کی ہوئی ہو یا عورت کی کنیز ہو تو استبرا ساقط ہے جو کنیز (غیر) حاملہ ہو اس کے قبل مین چار مہینے دس دن گزرنے سے پہلے وطی نکرے اگر کرے تو انزال باہر کرے اگر انزال باہر کیا ہو تو اس کے بچے کو بیچنا مکروہ ہے سنت ہے کہ جب غلام یا کنیز مول لے تو اسکا نام بدلدے - اسے کچھہ شیرینی کھلائے اور اس کی طرف سے چار درہم تصدق کرے اور اس کی قیمت ترازو مین رکھ کے اسے ندکھاے - کنیز سے اس کے بچہ کا سات برس سے پہلے جدا کرنا مکروہ ہے - اگر حمل کے بعد ظاہر ہو کہ دوسرے کی کنیز ہے تو اصل مالک اس کنیز کو لے لیگا اور مشتری پر واجب ہے کہ بشرط بکر دسوان حصہ قیمت کا بھی دے ورنہ بیسوان حصہ - اور بچہ زندہ پیدا ہو تو اس کی قیمت بھی روز پیدائش کی دے (بچہ آزاد ہے) اور یہہ سب قیمتین غاصب سے (جسنے اس کنیز کو بیچا تھا) پھیر لے بشرطیکہ مشتری بوقت بیع عالم بغصب نہو - جن کو ظالم اہل حرب سے قید کر لائین انکا مول لینا جایز ہے اسیطرح حربی سے اس کی بیٹی اور بہن

من ماله فالقول قول صاحب المملوك مع عدم البينة ولو وطى الشريك جارية
الشركة حد بنصيب غيره فان حملت قومت عليه وانعقد الولد حرا وعليه
قيمة حصص الشركاء عند [illegible] ولو اشترى كلا من المأذونين صاحبه
من مولاه ولا سبق بطل العقدان **الفصل الثاني عشر في السلف** و
شروطه ذكر الجنس [illegible] رافع للجهالة وقبض الثمن قبل التفرق ولو قبض
البعض صح فيه وبطل الباقي وتقدير المبيع ذي الكيل والوزن بمقداره وتعيين
اجل مضبوط وامكان وجوده [illegible] فان تعذر تخير المشتري بين الفسخ والصبر ولو دفع

اور دوسرے قرابت دار ان کو خرید کر سکتے ہیں۔ اگر ایسی کنیز مول لے جسے زمین صلح سے
چرا لائے ہوں تو وہ کنیز [illegible] کو [illegible] قیمت [illegible] اگر بائع مر جائے اور کوئی
وارث نہو حاکم شرع [illegible] اگر [illegible] کسی کے غلام ماذون [illegible] لدی تا وہ غلام خرید
کرکے آزاد کرے اور اپنی طرف سے حج بجا لائے۔ اور وہ غلام اپنے باپ کو خریدی پھر اسکے
باپ کا آقا اور مشتری کا آقا اور معطی مال) انمیں سے ہر ایک دعوی کرے کہ وہ میرا مال تھا تو اس کے
باپ کے آقا کا قول معتبر ہے بشرطیکہ گواہ نہوں۔ اگر شریک شرکت کی کنیز کو وطی کرے تو بقدر
حصہ شریک حد ماری جائیگی اور وہ حاملہ ہو جاے تو بقدر حصہ شریک قیمت دینی ہوگی اور بچہ آزاد
ہے مگر بچہ کی قیمت بھی روز ولادت کی بقدر حصہ شریک دینا چاہئے اگر زندہ پیدا ہو۔
اگر دو غلام ماذون ہیں ہر ایک دوسرے کو اس کے آقا سے خریدے اور کسیکو سبقت نہو تو
دونوں عقد باطل ہیں۔ بارہویں فصل بیع سلف کے بیان میں ہے (قیمت نقد دیکر مال ایک
مدت کے بعد لینے کو سلف اور سلم کہتے ہیں) اس کی شرطیں یہ ہیں کہ شئے مبیع کی جنس اور
وصف کا ذکر ہو جس سے پہچان سکیں اور متفرق ہونے سے پہلے قیمت پر قبضہ ہو جائے

من غیر الجنس برضاہ صح ویحتسب القیمۃ یوم الاقباض ولو دفع دون الصفۃ او
اکثر او قبل الاجل لم یجب القبول بخلاف ما لو دفع فی وقتہ بصفتہ او ازید
منہا یجب القبول ویجوز اشتراط ما ھو سائغ ولا یجوز ان یشترط من زرع ارض
بعینہا او غزل امرأۃ معینۃ او ثمرۃ نخلۃ بعینہا واجرۃ الکیال ووزان المتاع
وبائع الامتعۃ علی البائع واجرۃ الناقد ووزان الثمن ومشتری الامتعۃ علی المشتری
ولو تبرع الواسطۃ فلا اجرۃ ولا ضمان علی الدلال الا فی التلف فی یدہ اذا لم یفرط والقول قولہ فی عدم
التفریط مع الیمین وعدم البینۃ وفی القیمۃ لو ثبت التفریط **الفصل الثالث عشر**

اگر بعض قیمت پر قبضہ ہو تو اسیقدر بیع صحیح ہے باقی باطل ورنہ وہ شئی ناپنے یا تولنے کی ہو تو
اسکی مقدار مقرر کریں (ورنہ تعداد کافی ہے) اور مدت کا بھی تعین کریں۔ اور وعدہ کے وقت
اسکا وجود بھی ممکن ہو۔ اگر وعدہ پر (وہ شئے) بائع نہ دیگی تو مشتری کو امتیاز ہے چاہے فسخ کرے چاہے صبر
اگر بائع دوسری جنس مشتری کی رضا سے دے تو صحیح ہے۔ وہ شئی جب دیجاتی ہو اسی روز کی قیمت کا
حساب ہوگا۔ جس وصف کی شرط کی تھی اس سے خراب یا (مقدار میں) زیادہ یا وعدہ سے پہلے دے
تو لینا واجب نہیں ہاں وعدہ پر وصف کے موافق یا اس سے بہتر دے تو قبول واجب ہی۔ ہر امر
جائز کی شرط جائز ہے مگر ایسی شرط کرنا کہ فلاں زمین معین کی زراعت کا اناج یا فلاں زن معینہ کا
کاتا ہوا یا فلاں درخت کا خرما ہو جائز نہیں مال کے ناپنے اور تولنے والے اور بیچنے والے کی
مزدوری بائع پر ہے اور قیمت کے پرکھنے والے اور تولنے والے اور خریدنے والے کی مزدوری
مشتری کے ذمہ ہے اگر کوئی للہ یہ کام کردے تو اجرت نہیں۔ دلال کے ہاتھ مین مال تلف
ہو تو وہ ضامن نہیں بشرطیکہ حفاظت مین کوتاہی نکی ہو۔ عدم کوتاہی مین اسکا قول باقسم معتبر ہے
بشرطیکہ گواہ نہون اسیطرح اگر تفریط ثابت ہو تو قیمت مین بھی اسیکا قول معتبر ہے۔

فی الشفعة اذا باع احد الشریکین حصته فی ملك کان للاٰخر الشفعة بشروط ان یکون الملك مما یصح قسمته وان ینتقل الحصة بالبیع وان یکون المبیع مشاعا مع الشفیع حال البیع او یکون شریکا فی الطریق او النهر او الساقیة وان لا یزید الشرکاء علی الاثنین وان یکون الشریك قادرا علی الثمن وان یطالب علی الفور مع المکنة ولو باع صاحب الطلق نصیبه جاز لصاحب الوقف الاخذ بالشفعة ولا تثبت للذمی علی المسلم وتثبت للمسلم علیه ویاخذ الشفیع بما وقع علیه العقد وان ابراه من بعضه ولو لم یکن مثلیا اخذ بقیمته ولو ذکر غیبة الثمن اجل ثلثة ایام وینظر لو کان فی بلد اخر بما یمکن وصوله الیه مع ثلثة

تیرہوین فصل شفعہ کے بیان مین ہے اگر دو شریکون سے ایک شریک ایک ملک سے اپنے حصہ کو بیچے تو دوسرے شریک کے لئے (اسمین) شفعہ ثابت ہوگی کئی شرطون سے اول یہہ کہ وہ ایسی ملک ہو جسکی تقسیم صحیح ہو۔ دوسرے یہہ کہ وہ حصہ بیع سے منتقل ہو (پس ہبہ اور وقف وغیرہ مین شفعہ نہین) تیسرے یہہ کہ بیع کے وقت وہ حصہ شفیع کے لئے مشاع ہو (مشاع مشترک غیر معین کو کہتے ہین جیسے دو شخصون نے شرکت سے ایک مکان مول لیا پس مکان کے ہر ہر جز مین دونون کا حصہ ہے) یا وہ شئے مبیع راہ یا نہر یا چھوٹی ندی ہو جسمین شفیع شریک ہو۔ چوتھے یہہ کہ شریک دو سے زیادہ نہون۔ پانچوین شریک اس کی قیمت دینے پر قدرت رکھتا ہو چھٹے یہہ کہ شفیع باقدرت فوراً طلب کرے۔ (اگر کسی ملک مین بعض حصہ غیر معین وقف ہو۔ اور حصہ غیر وقف کو مالک بیچنا چاہے تو صاحب وقف کو شفعہ حاصل ہے۔ ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہین اور مسلمان کو ذمی پر شفعہ ثابت ہے جس قیمت پر بیع واقع ہوئی ہے شفیع بھی وہی دیکر خرید کریگا اگرچہ مشتری اول کو بایع نے کچھہ چھوڑ دیا ہو۔ اگر قیمت کی شئی مثلی نہو تو اس کی قیمت دے (جیسے کسی نے ایک مکان ایک گھوڑے کے عوض مین بیچا چونکہ گھوڑا مثلی نہین ہے اس لئے شفیع گھوڑے کی قیمت کے برابر روپیہ دیکر وہ

ایام مالم یستضر المشتری وتثبت للغائب ویطالب مع حضورہ والمجنون والصبی یطالبون مع زوال الاوصاف او الولی والشفیع یاخذ من المشتری ودرکہ علیہ ولو کان الثمن مؤجلا اخذ الشفیع فی الحال والزم بکفیل ان لم یکن ملیا علی ایفاء الثمن عند الاجل والقول قول المشتری مع یمینہ فی کمیۃ الثمن اذا لم یکن للشفیع بینۃ والشفعۃ تورث کالاموال ولو اسقط الشفیع قبل البیع لم تبطل بخلاف ما لو بارک او شہد علی اشکال۔ کتاب الاجارۃ والودیعۃ وتوابعہما وفیہ فصول الفصل الاول فی الاجارۃ وشروطہا ستۃ العقد وہو الایجاب والقبول الدالان

مکان لیگا) اگر شفیع کہے کہ اس قدر قیمت حاضر نہیں تو تین روز کی مہلت دیجائے۔ اور قیمت دوسرے شہر میں ہو تو جس مدت میں وہ آسکتی ہے علاوہ تین دن کے اتنی مدت کا بھی انتظار کیا جائے بشرطیکہ مشتری اول کا اتنی مدت میں نقصان نہو شخص غائب کے لئے بھی شفعہ ثابت ہے جب وہ حاضر ہو مطالبہ کرے۔ سفیہ و دیوانہ اور طفل جب عذر برطرف ہو مطالبہ کریں یا انکا ولی مطالبہ کرے شفیع بیچی ہوئی شئے مشتری سے لے۔ تلف ہو تو مشتری ضامن ہے قیمت کا وعدہ بھی ہوا ہو تو شفیع سے نقد لی جائیگی شفیع الدار ہو تو مدت موعودہ پر قیمت دینے کے لئے ایک کفیل کرنا ہوگا۔ قیمت کی مقدار میں مشتری کا قول باقسم معتبر ہے بشرطیکہ شفیع کے پاس بینہ نہو۔ شفعہ مال کیطرح میراث میں پہونچتی ہے۔ اگر شفیع بیع سے پہلے شفعہ ساقط کردے تو ساقط نہیں ہوتی ہاں مشتری کو اس شئے کے خریدنے پر مبارکباد کہے یا اس پر گواہی دے تو ساقط ہوگی۔ اس میں اشکال ہے۔

کتاب اجارہ و ودیعہ اور انکے توابع کی اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل اجارہ کے بیان مین (یعنے کسی مال منقولہ یا غیر منقولہ کو یا اپنے نفس کو کسی عمل کے لئے اجرت پر دینا) اس کی چھ شرطین ہین اول عقد یعنے ایسے الفاظ سے ایجاب و قبول کرنا جو ایک زمانہ مقرر میں اجرت معلوم کے عوض میں

بالوضع على تمليك المنفعة المقصودة من العين مدة معلومة بعوض معلوم وان يكون ممن هو جائز التصرف
والعلم بالاجرة كيلا او وزنا او عددا ويكفي فيهما دون غيرهما المشاهدة وان يكون المنفعة
معلومة بالزمن او بالعمل وان تكون مملوكة او في حكمها وضبط المدة بما لا يزيد ولا
ينقص وهي لازمة لا تبطل الا بالتراضي لا بالبيع ولا بالموت والمستاجر امين لا يضمن
الا مع التعدي واطلاق العقد يقتضي تعجيل الاجرة ولو شرط دفعها نجوما معينة
او بعد المدة صح وللمستاجر ان يوجر باكثر او اقل ان لم يشترط عليه المباشرة
ولو منعه المؤجر من العين او هلكت قبل القبض بطلت ولو منعه ظالم بعد القبض صحت ويرجع المستاجر

ایک فائدہ کے مالک کر دینے پر بالوضع دلالت کریں۔ دوسری یہہ کہ اجارہ دینے والا جائز التصرف ہو
(یعنی دیوانہ اور نابالغ اور غاصب نہو) تیسرے اجرت کی مقدار ناپنے یا تولنے (یا گننے سے) معلوم
ہو دیکھ لینا بھی کافی ہے۔ چوتھے ایک معلوم فائدہ ایک معلوم مدت مین (جیسے سکونت مکان ایک
ماہ تک) یا ایک شغل معلوم کا ہو۔ پانچوین یہہ کہ فائدہ (موجر کا) مملوکہ یا اس کے حکم مین ہو چھٹے ایک
مدت معین کیجائے جس سے گھٹے بڑھے نہین۔ یہہ معاملہ لازمہ ہے دونو کی رضامندی بغیر باطل نہین
ہوتا اور بیع اور موت سے بھی باطل نہین ہوتا مستاجر امانتدار ہے بغیر تعدی (یعنی بے
عدم حفاظت کے) ضامن نہین اگر عقد مطلق واقع ہوا ہو (یعنی کوئی مدت اجرت کے لئے مقرر
نکی ہو) تو فوراً اجرت دینا چاہئے اگر چند اقساط معینہ کی یا مدت اجارہ گذرنے کے بعد اجرت دینے کی
شرط کریں تو صحیح ہے۔ مستاجر کو جائز ہے کہ زیادہ اجرت سے یا کم اجرت سے دوسرے کو اجارہ دے
بشرطیکہ اسکا عمل مشروط نہو۔ اگر اجارہ دینے والا مستاجر کو عین مال سے منع کرے (یعنی قبضہ نکرنے
دے) یا وہ شے قبضہ سے پہلے تلف ہوجاے تو اجارہ باطل ہے اگر کوئی ظالم قبضہ کے بعد مانع
ہو تو اجارہ صحیح ہے اور مستاجر ظالم سے اجرت لیگا اگر مکان بغیر کوتاہی حفاظت کے گر جاے

علی الظالم ولو انهدم المسكن من غير تفريط فسخ المستاجر ورجع بنسبة المتخلف من الاجرة او الزم المالك بالعمارة والقول قول منكر الاجارة مع عدم بينة المدعى وقول المستاجر فی قدر الاجرة والتفريط وقيمة العين وقول المالك فی ردّ العين وقدر المستاجر وكل موضع بطل فيه الاجارة يثبت فيه اجرة المثل ويصح اجارة المشاع ويضمن الصانع وان كان حاذقا كالقصار بخرق الثوب **الفصل الثانی** فی المزارعة والمساقات وهما عقدان لازمان لا يبطلان الا بالتفاسخ **اما المزارعة** فشروطها خمسة العقد من اهله وان يكون النماء مشاعا والاجل المعلوم وتعيين الحصة بالجزء المشاع وكون الارض مما

تو اجارہ فسخ ہوگا اور مستاجر یعنی مدت باقی ہے اس کی اجرت واپس لیگا یا مالک پر لازم کردیگا کہ تعمیر کردے۔ اگر مدعی کے پاس بینہ نہو تو اجارہ کے منکر کا قول مسموع ہے۔ اور مقدار اجرت اور عدم کوتاہی حفاظت میں (اور باثبوت کوتاہی حفاظت) عین شے کی قیمت میں مستاجر کا قول معتبر ہے۔ اور عین شے کے پھیر دینے میں اور جو چیز کہ اجارہ دیگئی ہے اس کی مقدار میں مالک کا قول معتبر ہے۔ جہاں اجارہ باطل ہو اجرت مثل ثابت ہے شے مشاع (یعنی مشترک غیر معین) کا اجارہ صحیح ہے۔ کاریگر اگرچہ بڑا کامل ہو ضامن ہے جیسے دھوبی کپڑا پھٹنے کا ضامن ہے **دوسری فصل** زراعت اور پانی سینچنے کے بیان میں یہ دونوں امور لازمہ ہیں دونوں کی رضامندی بغیر باطل نہیں ہوتے اگر کوئی شخص کسی کو زراعت کرنے کے لئے زمین دے تو اسکی پانچ شرطیں ہیں اول عقد یعنے ایجاب و قبول مالک سے جو بالغ و عاقل ہو۔ دوسرے دونوں فائدے کا مشترک ہونا تیسرے ایک مدت مقرر کرنا۔ چوتھے شرکتین حصہ کا تعین کرنا بصورت ثلث یا ربع وغیرہ کے) پانچویں زمین کا قابل انتفاع ہونا۔ عامل کو جایز ہے کہ خود زراعت کرے یا کسی سے کراے یا شرکت سے

ینتفع بھا ولہ ان یزرع بنفسہ وبغیرہ وبالشرکۃ مالم یشترط المباشرۃ ویزرع ما شاء مع عدم التخصیص فی العقد والخراج علی المالک مالم یشترط علیہ والخرص جایز من الطرفین فان اتفقا کان مشروطا بالسلامۃ واذا بطلت المزارعۃ او لم یزرع العامل تثبت اجرۃ المثل ویکرہ اجارۃ الارض بالحنطۃ والشعیر وان یشترط مع الحصۃ ذھبا او فضۃ ولو غرقت الارض قبل القبض بطلت ولو غرق بعضھا تخیر العامل فی الفسخ والامضاء وکذا لو استاجرھا **والمساقات** فشروطھا ستۃ العقد من اھلہ والمدۃ المعلومۃ وامکان حصول الثمرۃ فیھا وتعیین الحصۃ

کرے بشرطیکہ اسی کا عمل مشروط نہو اور جس چیز کی چاہے زراعت کرے بشرطیکہ ایجاب وقبول مین تخصیص نہوی ہو۔ سلطان کا خراج مالک پر ہے بشرطیکہ عامل پر شرط نکی ہو۔ اندازہ کرنا (مال زراعت مین) طرفین کو جایز ہے اور دونون متفق ہون تو (اندازہ پر عمل کرنیمین) آفتون سے بچنا شرط ہے۔ اگر معاملہ زراعت باطل ہو یا عامل زراعت نکرے تو زمین کی اجرت مثل ثابت ہوگی۔ زمین کو گیہون اور جو سے اجارہ دینا۔ اور حصے کے ساتھ سونے یا چاندی کو مشروط کرنا مکروہ ہے۔ اگر زمین قبضہ سے پہلے غرق ہوجائے اجارہ باطل ہے اگر بعض زمین غرق ہو تو عامل کو اختیار ہے چاہے فسخ کرے یا جاری رکھے اجارے کا بھی یہی حکم ہے۔ **پانی سینچنے کی چھ شرطین** ہین اول ایجاب وقبول اس کے اہل سے دوسرے ایک مدت معلومہ ہونا تیسرے اس مدت مین حصول ثمرہ کا ممکن ہونا۔ چوتھے حصہ کا تقرر۔ پانچوین حصہ کا تقرر بطور شیاع (یعنے مشترک جیسے نصف یا ثلث) چھٹے ایسے ثابت درخت پر جھیل ہوان جن کے باقی رہنے پر پھلون سے فائدہ اٹھایں یہہ معاملہ ثمرے کے ظاہر ہونے سے

مساقات

وشيئا عيانا وان يكون حق العمل ثابتا له ثمرة ينتفع بها مع بقائه وتصح قبل ظهور الثمرة وبعدها مع الاستزادة بالعمل واطلاق العقد يقتضي قيام العامل بكل ما يستزاد به الثمرة وعلى المالك بناء الجدران وعمل الناضح والخراج ومع بطلانها يثبت للعامل اجرة المثل والنماء لربه ولو شرط على العامل مع الحصة ذهبا او فضة كره ووجب الوفاء مع سلامة الثمرة **الفصل الثالث في الجعالة** ولابد فيها من الايجاب كقوله من رد عبدي او فعل كذا فله كذا ولا يفتقر الى القبول لفظا ويجوز على كل عمل محلل مقصود وان كان مجهولا فان كان العوض معلوما لزم بالفعل والا فاجرة المثل الا في البعير والآبق يوجدان في المصر

پہلے اور بعد (دونون وقت) صحیح ہے بشرطیکہ پانی سینچنے سے زیادتی کی امید ہو۔ اگر ایجاب وقبول مطلق واقع ہو تو اس امر کا مقتضی ہے کہ عامل وہ تمام کام کرے جس سے ثمرہ زیادہ ہو (جیسے ڈالیان کاٹنا زمین درست کرنا) ہان (زراعت کے اطراف) دیوار بنانا اور جانور آب کش اور خراج مالک کے ذمہ ہے۔ یہہ معاملہ باطل ہو جائے تو عامل کی اجرت مثل ثابت ہوگی اور درختون کا حاصل مالک کے لئے ہوگا۔ عامل پر حصے کے ساتھہ سونا یا چاندی شرط کرنا مکروہ ہے اگر شرط کرے تو وفا واجب ہے بشرطیکہ ثمرہ سلامت رہے۔ **تیسری فصل جعالہ کے بیان مین ہے** (یعنے حق السعی اور اجرت) اسمین فقط ایجاب ضرور ہے جیسے (کوئی) کہے کہ جو شخص میرے غلام کو ڈھونڈ لائے یا فلان کام کرے اس کے لئے اس قدر روپے ہین۔ اور قبول مین زبان سے کہنا ضرور نہین (کام مین مشغول ہونا کافی ہے) یہہ معاملہ ہر کار حلال مقصود پر جایز ہے اگرچہ حق السعی نامعلوم ہو پس اگر حق السعی معلوم ہو تو کام کرنے پر لازم ہوگی ورنہ اجرت مثل دیجائیگی بغیر شتر وبندۂ گریختہ کے۔ پس اگر کوئی ان چیزون کو اسی شہر مین پائے تو ہر ایک کے

نعن کل واحد دینار و فی غیر المصر اربعۃ دنانیر و لو تبرع فلا اجرۃ سواء جعل لغیرہ اولا و لو تبرع الاجنبی بالجعل لزمہ مع العمل و یستحق الجعل بالتسلیم و مع التلبس بالعمل لیس للجاعل نفسخ بدون اجرۃ ما عمل و یعمل المتاخر من الجعالتین و لو جعل لفعل یصدر من کل واحد بعضہ فللجمیع الجعل و لو صدر عن کل واحد فلکل واحد جعل و لو جعل للرد من مسافۃ فرد من بعضہا فلہ بالنسبۃ و القول قول المالک فی عدم الجعل و فی تعیین المجعول فیہ و فی القدر فیثبت فیہ الاقل من اجرۃ المثل و المدعی و فی عدم التسعی

الفصل الرابع فی السبق و الرمایہ و لابد فیہما من ایجاب

عوض میں ایک دینار لیگا اگر دوسرے شہر میں پلٹے تو ہر ایک کے لئے چار دینار۔ اگر کوئی تبرعاً کام کرے تو اجرت نہیں خواہ مالک نے دوسرے کے لئے اجرت مقرر کی ہو یا کی ہو۔ اگر اجنبی تبرعاً مال السمی مقرر کرے تو کام کرنے سے اسے ادا کرنا لازم ہوگا مالک کو مال تسلیم کرتے ہی مال السمی کا مستحق ہوتا ہے۔ جب کام شروع کر چکے تو جسقدر کام کیا ہے اسکی اجرت دئے بغیر جاعل معاملہ کو فسخ نہیں کر سکتا۔ دو اجرتوں سے جسکا اقرار آخر میں ہو اسے اس پر عمل ہوگا۔ اگر ایسے کام کے لئے اجرت مقرر کرے جسمیں سے ہر آدمی تھوڑا کام کرے تو وہ اجرت سب پر تقسیم ہو گی۔ اگر ہر ایک کا کام (مستقلاً) علیحدہ ہے تو ہر ایک کے لئے ایک اجرت ہے اگر کسی شئی کو ڈھونڈ لانے کے لئے ایک مسافت مقرر کر کے اجرت قرار دے اور کوئی اس مسافت کے کم میں ڈھونڈ لائے تو اس کم مسافت کے موافق اجرت لیگا۔ اجرت مقرر نکرنے میں اور اس شئے کی تعیین میں جس کے لئے اجرت مقرر کی ہے اور اجرت کی مقدار میں مالک کا قول مسموع ہے (بشرط عدم بینہ) پس (اگر عامل زیادہ اجرت کا دعوے کرے اور) اجرت مثل کم ہو تو اجرت

وقبول وانما يصحان في السهام والحراب والسيوف والابل والفيل والخيل و
البغال والحمير خاصة ويجوز ان يكون العوض دينا او عينا وان يبذله اجنبي او
احدهما او من بيت المال وجعله للسابق منهما او للمحلل شرط ولا بد في المسابقة من
تقدير المسافة والعوض وتعيين الدابة وتساويهما في احتمال السبق ويفتقر الرمي
الى تقدير الرشق وعدد الاصابة وصفتها وقدر المسافة والغرض والعوض وتماثل
جنس الآلة ولا يشترط تعيين السهم ولا القوس ولو قال من سبق منا ومن المحلل فله
العوضان فمن سبق من الثلاثة فهماله وان سبقا فلهما ماله وان سبق احدهما والمحلل فالسابق

اجرت مثل ثابت ہے اگر اجرت مثل زیادہ ہو تو دعوے کے موافق اجرت ثابت ہوگی
عدم سعی میں بھی مالک کا قول معتبر ہے چوتھی فصل سبق و رمایہ کے بیان میں ہے (گہوڑ دوڑ
وغیرہ میں آگے بڑھ جانے کو سبق کہتے ہیں اور تیر اندازی اور شمشیر ونیزہ بازی کو رمایہ) ان
دونوں میں ایجاب و قبول ضرور ہے تیر اور دوسرے ہتھیار اور تلوار کے بغیر اور اونٹ اور
ہاتھی اور گہوڑے اور خچر اور گدہے کے سوا دوسری چیز دونمیں (شرط بدنا) صحیح نہیں
عوض کا (یعنے شرط کی مال کا) اُدہار یا نقد ہونا جایز ہے یہہ بھی جایز ہے کہ عوض اجنبی عطا
کرے یا دونوں میں سے ایک عطا کرے یا بیت المال (یعنے خزانہ سلطانی) سے دیا جائے
دونوں (تیر وغیرہ لگانے والوں یا گہوڑے وغیرہ دوڑانے والوں) میں سے جو سبقت
کرے اس کے لئے عوض مقرر کرنا چاہئے یا محلل کے واسطے (یہہ ایک تیسرا آدمی ہے کہ
تحقیق سبقت کے لئے دونوں میں داخل ہوتا ہے بشرط سبقت اگر اس کے لئے عوض مقرر
ہوا ہے لیگا ورنہ اس پر کچھہ تاوان نہیں) محلل کی کچھہ ضرورت بھی نہیں سبقت میں
مسافت اور عوض کا مقرر کرنا اور جانوروں کی تعیین اور دونوں کا سبقت کے احتمال میں

ماله ونصفه للآخر والباقی للمحلل ولو فسد العقد فلا اجرة ولو کان العوض مستحقا فعلی الباذل
مثله ان کان مثلیا او قیمته ویحصل السبق بتقدیم العنق والکتد ولا یشترط ذکر
المحاطة والمبادرة

الفصل الخامس فی الشرکة

انما تصح فی الاموال دون الاعمال
فلکل واحد اجرة عمله والوجوه والمفاوضة وتتحقق باستحقاق الشخصین فما زاد امرا
واحدا او بمزج المتساویین بحیث یرتفع الامتیاز بینهما ولکل منهما فی الربح والخسران
بنسبة ماله ولو اشترطا التساوی مع اختلاف المالین او بالعکس جاز ولا یصح تصرف
احدهما بدون اذن الآخر ویقتصر علی الماذون ومع انتفاء الضرر بالقسمة یجبر الممتنع عنها

برابر ہونا ضرور ہے اور تیراندازی وغیرہ مین رشق کا (تقرر یعنی کتنے تیر چلین) اور
عدد اصابہ کا (تقرر یعنی کتنے تیر نشانہ پر پڑین) اور صفت (کا تقرر یعنی کسطرح پڑین مثلاً آرپار ہون یا
غرق ہون یا سالم رہجائین) اور مسافت اور نشانے اور عوض کا تقرر ضرور ہے اور ضرور ہے کہ
ہتیار ایک جنس کے ہون تیر و کمان کی تعیین ضرور نہین۔ اگر شرط کرنیوالے کہین کہ جو ہم مین سے
بڑہجائے یا محلل بڑہجائے وہ دونون عوض لیگا پس ان تینون مین سے جو سبقت کرے دونون عوض اسی
کو دینا چاہئے اگر دونون (محلل سے) بڑہجائین تو ہر ایک اپنا مال لیگا اگر دونون مین سے ایک شخص
اور محلل سبقت کرے تو شخص سابق کو اسکا مال اور دوسرے عوض مین سے آدہا دین باقی آدہا محلل کو
اگر یہ معاملہ باطل ہو تو اجرت نہین اگر عوض غیر کا مال نکلے تو معطی پر لازم ہے کہ وہ شے مثلی
ہو تو اسکا مثل دے ورنہ قیمت دے گردن اور کتد کے بڑہجانے سے سبقت حاصل ہوتی ہے
(گردن کی جڑ اور پیٹھ کے درمیان جو بلندی ہے اسے کتد کہتے ہین) محاطہ اور مبادرہ کا ذکر ضرور
نہین (نشانے لگنے کے عدد جب برابر ہون انکے ساقط کرنے کو محاطہ کہتے ہین جبکہ شرط ہو کہ
بیس تیرون سے جو پانچ تیر نشانے پر پہونچالے وہ سابق ہے پس دونون نے دس دس تیر لگائے

مع المطالبة وتلغی القرعة فی تحقق القسمة مع تعدیل السهام والاحوط حضور قاسم ولیس
شرطا والشریك امین ولا تقع موجلة وتبطل بالموت والجنون ویکره مشارکة الکفار ولیس
لاحد الشرکاء المطالبة باقامة راس المال وانما تصح القسمة بالتراضی ولا تصح قسمة
الوقف ویجوز قسمته مع الطلق الفصل السادس فی المضاربة وهی ان یدفع الانسان
مالا الی غیره لیعامل به بحصة من ربحه وانما تصح بالاثمان الموجودة والشرکة فی الربح
والعامل ما شرط له ولو وقعت فاسدة فله اجرة المثل والربح لصاحب المال ولیست
لازمة ویقتصر علی الماذون ولو اطلق تصرف کیف شاء مع اعتبار المصلحة ویضمن

اور دونون کے پانچ تیر نشانے پر پڑے تو یہہ ساقط کرکے بیس تیرونکی تکمیل کیجائیگی کہ پانچ تیر
زیادہ ہون وہ سابق ہوگا۔ اور نشانے پر تیر پہونچانے مین پیش دستی کرنے کو محاطت
کہتے ہین جیسے شرط ہو کہ بیس تیرون سے پانچ تیر جسکے نشانے پڑین وہ سابق ہے اور ایک دوسرے سے
پہلے پانچ تیر نشانے پر لگائے پس وہی سابق ہے) پانچوین فصل شرکت کے بیانمین ہی۔ شرکت مال مین صحیح
ہے عمل مین صحیح نہین۔ جو شخص جو عمل کری اسکی اجرت اسیکو ملیگی۔ وجوہ او مفاوضہ مین بھی شرکت صحیح نہین
(شرکت وجوہ یہہ ہے کہ دو مفلس کسی نام بر آور دہ مالدار کا مال زیادتی سے بیچین تا انہین کچھ فائدہ ہو اور شرکت
مفاوضہ یہہ ہے کہ دو آدمی قرار دین کہ جو کسب کرین اسمین دونون شریک ہون اور نقصان ہو تو دونونپر)
ایک چیز پر دو یا زیادہ آدمیون کے استحقاق سے شرکت ثابت ہوتی ہی یا (دو شخصونکی) دو مساوی چیزونکو
اسطرح ملا دین کہ تمیز نرہے (اسمین بھی شرکت ہے) دونون شریکونمین سے ہر ایک کو اس کے مال کے
موافق فائدہ یا نقصان پہونچیگا۔ باوجود کمی و زیادتی مال کے اگر شرط کرین کہ فائدہ او نقصان برابر ہیں یا
برعکس ہو تو جایز ہے۔ ایک کا تصرف دوسرے کی اجازت بغیر صحیح نہین۔ تصرف کی اجازت ہو تو حد اجازت سے
تجاوز نہین کر سکتا۔ اگر شریک تقسیم چاہے اور تقسیم سے نقصان نہو تو مانع تقسیم مجبور کیا جائیگا جب برابر حصے ہون

لو خانفه ويبطل بالموت ويشترط العلم بمقدار المال ويملك العامل حصته من
النماء بالظهور ولا خسران عليه بدون التفريط والقول قوله في عدمه وفي قدر
رأس المال والتلف والخسران وقول المالك في عدم الرد ولو اشترى العامل أباه عتق
نصيبه من الربح فيه وسعى الأب في الباقي وينفق العامل من الأصل في السفر دون
كمال نفقته ولا يطأ جارية القراض من دون إذن المالك والاطلاق يقتضي الشراء بعين
المال وثمن المثل ولو فسخ المالك المضاربة فللعامل أجرته إلى ذالك الوقت **الفصل
السابع في الوديعة** وهي عقد جائز من الطرفين ويجب حفظها بمجرى العادة

تو تحقق ہوتی ہے زن فرمہ میں ہے ضروری تاسم احتیاط ہے کہ شرط نہیں۔ شریک مثل امین کے ہے شرکت مدت قرار دینا صحیح نہیں ہے مدت اور زبون سے شرکت باطل ہوتی ہے۔ کفارت شرکت کا وہ ہے۔ جو نہیں ہو سکتا اور اصل مال برابر ہے اور بیشی اطمینان مدت صحیح نہیں۔ وقف کی تقسیم بھی اگر وقف غیر وقف کے ساتھ ہو تو تقسیم صحیح ہے تاکہ دونوں نہیں رہن ہو جائیں **چوتھی فصل مضاربہ** کے بیان میں ہے یعنی ایک شخص کسی کو کچھ مال دیتا ہے کہ وہ اسمین کچھ کام کرے مثل تجارت کے) اور فائدہ میں دونو کا بھی حصہ ہو۔ یہہ بغیر علم تقدر کے صحیح نہیں اور شرکت فائدہ میں ہونا چاہئے۔ عامل کو منافع دینا کل جسقدر شرط کی ہے اگر یہہ معاملہ باطل ہو جائے تو عامل کو اجرت مثل ملیگی اور فائدہ صاحب مال کے لئے ہوگا۔ یہہ معاملہ لازمی نہیں (یعنے فسخ ہو سکتا ہے) اور بقدر اجازت اکتفا کیجائے اگر مالک اجازت مطلقہ دے تو موافق مصلحت جیسا چاہے تصرف کرے (صورت اول میں) مالک کے خلاف کریگا تو ضامن ہوگا۔ موت سے یہہ معاملہ باطل ہوتا ہے۔ مال کی مقدار کی اطلاع شرط ہے فائدہ ظاہر ہوتے ہی عامل اپنے حصہ کا مالک ہو جاتا ہے اور بغیر تفریط اس پر نقصان عائد نہ ہوگا۔ عدم تفریط میں اور اصل مال کی مقدار میں اور تلف ہونے میں اور نقصان میں عامل کا قول مسموع ہے۔ اور (اصل مال کی) واپس نہ دینے

ولو عین المالك حرزا تعین فلو خالف ضمن الا مع الخوف ویجب علی المستودع علف الدابة وسقیها ویرجع به علی المالك ویضمن المستودع مع التفریط لا بدونه ولا یزول الا بالرد الی المالك او الابراء ویحلف للظالم ویوری ولو اقر له لم یضمن ویجب ردها عقلا علی المودع او الی ورثته بعد موته الا ان یکون غاصبا فیردها علی مالکها ومع الجهل لقطة یتصدق بها ان شاء الا ان یمتزج بمال الظالم فیردها علیه والقول قول المستودع فی التلف وعدم التفریط والرد والقیمة مع یمینه وقول المالك علی انه دین لا ودیعة مع التلف الفصل الثامن فی العاریة کل عین مو

مالک کا قول۔ اگر عامل نبی باپکو خریدے تو فائدہ میں عامل کے حصے کے موافق آزاد ہوگا اور باقی میں سعی کریگا۔ عامل (اپنی ذات کے لئے) سفر میں بقدر کفایت اصل مال سے صرف کریگا (اس معاملہ کی) کنیز کو مالک کی بے اجازت وطی نہیں کر سکتا۔ ایجاب و قبول مطلق واقع ہو تو اس امر کا مقتضی ہے کہ عامل عین مال سے اور قیمت مثل سے مول لیا کرے۔ مالک اس معاملہ کو فسخ کر دے تو وقت فسخ تک کی اجرت عامل کو دیگا

ساتویں فصل ودیعت (یعنی امانت) کے بیان میں ہے یہ معاملہ طرفین سے جائز ہے (یعنی ہر ایک فسخ کر سکتا ہے) امانت کی حفاظت عادت کے موافق واجب ہے اگر مالک کسی مقام کا تعین کرے تو اسی جا رکھنا ضرور ہے اگر خلاف کریگا تو ضامن ہوگا مگر کسی خوف کے سبب (خلاف کرے تو ضامن نہیں) امانت دار پر واجب ہے کہ چارپائی کو چارہ کھلائے اور پانی پلائے اور انکی قیمت مالک سے لے امانت دار حفاظت میں کوتاہی کرے تو ضامن ہے نہیں تو نہیں۔ جب تک کہ وہ شے مالک کو نہ پہونچا دے یا مالک بری نکرے ضمانت زائل نہیں ہوتی۔ کوئی ظالم اس شے کو (امانت دار سے) چھین لینا چاہے تو توریہ کرکے قسم کھائے (کہ میرے پاس نہیں) اگر اقرار کرے تو ضامن نہیں۔ امانت رکھانے والے کے پاس یا وہ مرجائے تو اس کے ورثہ کے پاس امانت واپس کرنا عقلاً واجب ہے اگر وہ غاصب ہو تو

يصح الانتفاع به مع بقائه صح اعارته بشرط كون المعير جائز التصرف و
ينتفع المستعير على العادة ولا يضمن مع التلف بدون التضمين او التعدي او تكون
الثمن ولو نقصت بالاستعمال الماذون فيه لا يضمن ولو استعار من الغاصب ضمن
مع العلم فان كان جاهلا رجع بما ... يوخذ منه ... المستعير على الماذون و
القول قول المستعير مع يمينه في عدم التفريط والقيمة سواء وقول المالك في الرد
ويصح الاعارة للرهن ونحوه والمطالبة بالافتكاك بعد المدة **الفصل التاسع في اللقطة**
يشترط في الملتقط الصبي التكليف ... الاسلام والحرية واذن المولى في المملوك فان كان

اصل مالک کو پہونچ جاے ... معلوم نہو تو وہ لقطہ ہے (یعنی مثل اس چیز کے ہے جو پڑی پای) پس اگر چاہے
تصدق کر دے ہان اگر غاصب کے ہان پہلے تلف ہو گیا ہو تو اسکو سب پہیر دے - تلف ہونے مین اور عدم
تفریط مین اور واپس کرنے اور قیمت ... قول ... ہونیکے بعد مالک کہے کہ قرض
تھا امانت نہ تھی تو مالک کا قول معتبر ہے آٹھوین **فصل عاریت** کے بیان مین ہے جن ملکی شئے سے اسکے
باقی رہنے پر منتفع ہو سکتے ہین اسکو عاریۃ دینا صحیح ہے بشرطیکہ دینے والا جایز التصرف ہو اور لینے والا
عادت کے موافق اس سے فایدہ اٹھاوے - اگر تلف ہو جاوے تو ضامن نہین ہان اگر ضمانت کی شرط کرے یا تصرف
مین زیادتی کرے یا سونا یا چاندی مستعار ... تو ضامن ہوگا - اگر بقدر اجازت استعمال کرنے سے ناقص ہو جاے
تو ضامن نہین اگر غاصب سے باوجود علم (غصب) مستعار لے تو ضامن ہے ... تلف ہونیکی صورت مین
اصل مالک ... جو اس نے ... وصول کرے ... اجازت ... استعمال کرنا چاہیے
... تفریط مین ... [illegible] ... قول ... اور واپس کرنیمین
مالک کا قول ... [illegible] ... عاریت چھڑا دینے کا مطالبہ ہو سکتا
ہے نوین **فصل لقطہ** کے بیان مین ہے ... وہ چیز جو پڑی پاے اور وہ کسی کے قبضہ مین نہو ...

عاریت

لقطہ

فی دار الاسلام فھو حر وان [illegible] وعلیہ [illegible]
ولو بلغ رشیدا [illegible] یتیمہ [illegible] نفقۃ علیہ السلطان فان [illegible]
تعذر نفق الملتقط [illegible] نسبۃ لا بد ونہ ولو کان لہ [illegible]
اخذہ ولو کان مملوکا ردہ علی مولاہ ان ابق او نفذ [illegible] نفرہ [illegible]
علی الکفایۃ وھو مال لم یدلہ علیہ ویکرہ اخذ الضوال الا مع [illegible]
وماء ویؤخذ فی غیرہا اذا ترک من جمد ویملکہ الاخذ ویؤخذ الشاۃ فی الفلاۃ مضمونۃ وینفق مع تعذ
السلطان ویرجع بہا ولو انتفع بہ [illegible] اذا جاز [illegible] لاتقۃ لو [illegible]

اٹھانیوالے ہیں [illegible] سامان اور [illegible] تو [illegible]
اگر بچہ کو ملک اسلام سے اٹھائے تو [illegible] مملوک۔ [illegible]
اور رھاقلہ بھی [illegible] (بیابان یا قلہ [illegible] آیکا [illegible] مملوک [illegible]
کرے تو مانا جائے۔ [illegible] یہ کسی عذر [illegible]
متکفل ہو اس سے وصول کرے بشرطیکہ پہلے [illegible] وصول نہ ہو سکتا اگر بچہ کا
باپ یا دادا موجود ہو یا پیچھے کسی نے اٹھایا ہو تو اس بچہ کو [illegible] یہ لوگ مجبور کئے جا وینگے۔ اگر وہ
بچہ مملوک ہو تو مالک کو دیا جائے۔ اگر بھاگ جائے یا بغیر تفریط کے مر جائے تو اٹھانیوالا ضامن نہیں [illegible]
ہوئے بچہ کو اٹھانا واجب کفائی ہے اور جو مال بچہ کے پاس ہو وہ اسکا مال ہے [illegible]
مکروہ ہے مگر بخوف تلف۔ اور اونٹ کو چراگاہ اور پانی [illegible] سوائے اور مقام سے
بشرطیکہ مالک نے اسی مشقت سے ترک کیا ہو لے سکتے ہیں۔ اس صورت میں لینے والا مالک ہو جائیگا
اور بکرے کو بیابان بے آب وگیاہ سے لے سکتے ہیں مع التلف لینے والا ضامن ہے اگر [illegible]
ہو تو آپ دانہ خود کھلائے اور اس جانور سے وصول کرے اگر اس سے کچھ فائدہ حاصل [illegible]

نوی التملك ضمن ویکرہ اخذ اللقطۃ فان اخذھا وکانت دون الدرھم ملکھا وان
کانت درھما فما ازاد عرفھا حولا وان کانت فی الحرم تصدق بھا بعدہ ولا ضمان او
استبقاھا امانۃ وان کانت فی غیرہ فان نوی التملك جاز ویضمن ولکن ان
تصدق بھا ولو نوی الحفظ فلا ضمان ولو کانت مما لا یبقی انتفع بھا بعد التقویم وضمن
القیمۃ او یدفعھا الی الحاکم فلا ضمان ویکرہ اخذ ما یقل قیمتہ ویکثر نفعہ وما یوجد
فی فلاۃ او خربۃ فلواجدہ ولو کان فی مملوك عرف المالك فان عرفہ فھو لہ والا فللواجد ولکنہ ما
یوجد فی جوف الدابۃ و یتولی الولی التعریف اذا التقط الطفل او المجنون ویکفی تعریف العبد

اسمین سے وضع کرلے اگر اس جانور کے پکڑنیکو ایک برس ہوجائے اور آخذ نے حفاظت کی
نیت کی تھی تو ضامن نہین اگر ملکیت کی نیت کی تھی تو ضامن ہے۔ اور دوسری چیزونکا
اٹھانا مکروہ ہے اگر اٹھائے اور وہ درہم سے کم ہو تو اسکا مالک ہوجایگا۔ اگر ایک درہم کے برابر یا زیادہ
ہو تو ایک برس تک اس کی تعریف کرتا رہے (یعنے جہان آدمیونکا مجمع ہوتاہے وہان اس مال کی ندا
کیا کرے) اس کے بعد اگر وہ شئے حرم سے اٹھائی تھی تو تصدق کردے اور پہر ضامن نہین یا امانت کے طور پر
باقی رکہے اگر غیر حرم سے اٹھائی تھی تو تصدق کردے اور پہر ضامن نہین یا امانت کے طور پر باقی
رکھے اگر غیر حرم سے اٹھائی ہو تو قصد ملکیت جائز ہے مگر ضامن رہیگا اور تصدق کرے تو بھی یہی
حکم ہے (یعنے ضامن ہے جب مالک ملے اسے پہونچانا ہوگا) اگر قصد حفاظت کرے تو ضامن نہین
اگر وہ شئے ایسی ہو کہ باقی نہین رہسکتی تو اسکی قیمت کر کے تصرف مین لائے اور قیمت کا ضامن ہے
یا حاکم (شرع) کے پاس پہونچادے اور پہر ضامن نہین جو چیز قیمت مین کم ہو اور فائدے مین
زیادہ اسکا بھی اٹھانا مکروہ ہے جو شئے بیابانمین اور خرابے مین پائے پانے والے کا مال ہے اگر کسیکی
ملکی زمین مین پائے تو مالک سے پہچانت چاہئے مالک پہچان لے تو مالک کا مال ہے ورنہ

تملك الملتقط وله ان يعرف نفسه وان يستنيب ولا يشترط فيه التوالي ولا يكفي الوصف بل لا بد من البينة والملتقط امين [الفصل الحادي عشر] في الغصب وهو حرام ... ويتحقق بالاستيلاء على مال الغير ظلما ان كان منقولا ويضمن ما لا ينقل ... الدار ... مع المالك ضمن النصف ولو غصب الحامل ضمن الحمل ولو منع المالك من امساك الدابة المرسلة او من القعود على بساطه لم يضمن ولو غصب من الغاصب تخير المالك في الاستيفاء ممن شاء ولا يضمن الحر الا ان كان صغيرا ولا اجرة الصانع لو منعه منها ولو استعمله فعليه اجرة عمله ولو ازال القيد من العبد

ورثہ پانے والے کا مال ہے اور جیسے جانور کے پیٹ مین سے نکلے اسکا بھی یہی حکم ہے اگر کوئی شے بچے یا دیوانے نے اٹھائی ہو تو اسکا ولی تعریف کا متکفل ہے اور مولے کے تملک مین غلام کا تعریف ان کافی ہے۔ اٹھانے والے کو جائز ہے کہ خود تعریف کرے یا کسی کو نائب کرے پے در پے تعریف کرنا شرط نہین ہے۔ (پہچانت مین فقط وصف بیان کرنا کافی نہین بلکہ (منیت) گواہ بھی ضرور ہین۔ اور پانیوالا امین ہے گیارھوین **فصل غصب کے** بیان مین ہے وہ عقلاً حرام ہے۔ مال غیر پر غلبہ کرنے سے غصب ثابت ہوتا ہے ہر چند کہ مال غیر منقول ہو۔ اور غصب پر مسلط ہو تو ضامن ہوگا اگر ظلم سے کسی کے گھر مین مالک کے ساتھ رہے تو آدھے مکان کا ضامن ہے۔ اگر کسی حاملہ کو غصب کرے تو حمل کا بھی ضامن ہے اگر مالک کو اسکے چھوٹے ہوئے جانور کے پکڑنے سے۔ یا اس کو اپنے بستر پر بیٹھنے سے منع کرے تو ضامن نہین۔ اگر کوئی دوسرے غاصب سے غصب کرے تو مالک کو اختیار ہے جس سے چاہے لے۔ اگر کسی آزاد (انسان) کو غصب کرے تو ضامن نہین ہان وہ بچہ ہو تو ضامن ہے اگر کسی کاریگر کو کام سے منع کر دے تو اسکی اجرت دینا واجب نہین ہان اس سے کام کرائے تو کام کی اجرت دے اگر کسی کے دیوانے

المجنون والفرس ضمن ولو فتح بابا فسرق غيره المتاع ضمن السارق وتضمن الخمر والخنزير للذمي بقيمتهما عندهم مع الاستتار لا للمسلم ويجب رد المغصوب فان تعيب ضمن الارش فان تعذر ضمن مثله فان تعذر فقيمته يوم المطالبة ولو لم يكن مثليا ضمنه بأعلى القيم من حين الغصب الى حين التلف على اشكال ولو زاد للسوق لم يضمنها مع الرد ولو زاد للصفة ضمنها ولو تجددت صفة لا قيمة لها لم يضمنها ولو زادت القيمة لنقص بعضه كالجب فعليه الارش ولو زادت العين باثره رجع الغاصب بها وعليه ارش النقصان وليس له الرجوع بارش نقصان عينه ولو غصب عبدا وجنى عليه بما كمال

غلام کو قید سے چہوڑ دے یا گہوڑے کو چہوڑ دے تو ضامن ہے۔ اگر کوئی (کسی کا) دروازہ کہولدے اور دوسرا کوئی مال چرالی تو چور ضامن ہے۔ اگر ذمی سے شراب یا سور غصب کرے تو جو قیمت انکی ذمی کے نزدیک ہو اس قیمت کا ضامن ہے بشرطیکہ ذمی ان چیزوں کو چہپاتے ہون اگر مسلمان سے غصب کرے تو ضامن نہیں شے مغصوب کو پہیر دینا واجب ہے اور عیب وار ہو جائے تو ارش کا ضامن ہے (یعنے بقدر عیب تاوان دے) اگر اسکا پہیرنا ممکن نہو تو اس کے مثل کا ضامن ہے۔ جب یہ بہی نہوسکے تو قیمت روز مطالبہ کا ضامن ہے اگر وہ شے مثلی (مثل اناج کے) نہو وقت غصب سے وقت تلف تک جسقدر قیمت بڑہے اسکا ضامن ہے اور یہ مسئلہ مشکل ہے اگر بازار کی قیمت بڑہجائے تو مع الرد زیادتی کا ضامن نہین اگر کسی صفت کے سبب قیمت بڑہجائے تو اسکا ضامن ہے اگر کوئی صفت ایسی پیدا ہو جسکی قیمت کچہہ نہو تو اسکا مدار نہین اگر کسی عضو کے ناقص ہونیسے قیمت بڑہجائے جیسے خصی کرنا تب بہی تاوان دیگا اگر غاصب کے فعل سے عین مال بڑہجائے تو زیادتی کی قیمت پہیر لیگا اور نقصان ہو تو تاوان دیگا اگر غاصب کے عین مال مین نقصان ہو تو وضع نہین کرسکتا۔ اگر کسی کے غلام کو غصب کرے اور اس کو ایسا زخم لگائے جسکی دیت غلام کی قیمت کے برابر ہو تو جائے

تملک الملتقط وله ان یعرف نفسه وان یستنیب ولا یشترط فیه التوالی ولا
یکفی الوصف بل لا بد من البینة والملتقط امین. الفصل الرابع فی الغصب
وهو حرام عقلا وشرعا وهو استیلاء علی مال الغیر ظلما وان کان عقارا فیضمن با
لاستیلاء [illegible] بالهدم [illegible] ولو غصب الحامل ضمن
الحمل ولو منع المالک من امساک الدابة المرسلة او من القعود علی بساطه لم یضمن
ولو غصب من الغاصب تخیر المالک فی الاستیفاء ممن شاء ولا یضمن الحر الا ان
یکون صغیرا ولا اجرة الصانع ان منعه منها ولو استعمله فعلیه اجرة عمله ولو ازال القید من (الدابة)

ورنہ پانے والے کا مال ہے اور جیسے جانور کے پیٹ میں سے بچے نکلے اسکا بھی یہی حکم ہے اگر کوئی
تئے بچے یا وکیل نے اٹھائی ہو تو اسکا ولی تعریف کا متکفل ہے اور مولے کے تملک میں غلام کا
تعریف کرنا کافی ہے۔ اٹھانے والے کو جائز ہے کہ خود تعریف کرے یا کسی کو نائب کر دے
پے درپے تعریف کرنا شرط نہیں ہے۔ (پہچانت میں فقط وصف بیان کرنا کافی نہیں بلکہ
(بینیت) گواہ بھی ضرور ہیں۔ اور پانیوالا امین ہے چوتھی **فصل غصب کے**
بیان میں ہے وہ عقلاً حرام ہے۔ مال غیر پر غلبہ کرنے سے غصب ثابت ہوتا ہے ہرچند کہ مال غیر منقول
ہو۔ اور غصب پر تسلط ہو تو ضامن ہوگا اگر ظلم سے کسی کے گھر میں مالک کے ساتھ رہے تو آدھے مکان
کا ضامن ہے۔ اگر کسی حاملہ کو غصب کرے تو حمل کا بھی ضامن ہے اگر مالک کو اسکے چھوٹے ہوئے
جانور کے پکڑنے سے۔ یا اس کو اپنے بستر پر بیٹھنے سے منع کرے تو ضامن نہیں۔ اگر کوئی دوسرا
غاصب سے غصب کرے تو مالک کو اختیار ہے جس سے چاہے لے۔ اگر کسی آزاد (انسان) کو
غصب کرے تو ضامن نہیں ہاں وہ بچہ ہو تو ضامن ہے اگر کسی کاریگر کو کام سے منع کر دے تو اسکی
اجرت دینا واجب نہیں ہاں اس سے کام کرائے تو کام کی اجرت دے اگر کسی کے دیوانے

المجنون والفرس ضمن ولو فتح بابا فسرق غيره المتاع ضمن السارق ويضمن الخمر والخنزير
للذمي بقيمتهما عندهم مع الاستتار لا للمسلم ويجب رد المغصوب فان تعيب ضمن
الارش فان تعذر ضمن مثله فان تعذر فقيمته يوم المطالبة ولو لم يكن مثليا ضمنه با
على القيم من حين الغصب الى حين التلف على اشكال ولو زاد للسوق لم يضمنها مع الرد
ولو زاد للصفة ضمنها ولو تجددت صفة لا قيمة لها لم يضمنها ولو زادت القيمة لنقص
بعضه كالجب فعليه الارش ولو زادت العين باثره رجع الغاصب بها وعليه ارش
النقصان وليس له الرجوع بارش نقصان عينه ولو غصب عبدا وجنى عليه بكمال

غلام کو قید سے چھوڑ دے یا گھوڑے کو چھوڑ دے تو ضامن ہے۔ اگر کوئی (کسی کا) دروازہ
کھولدے اور دوسرا کوئی مال چرالے تو چور ضامن ہے۔ اگر ذمی سے شراب یا سور غصب کرے تو
جو قیمت انکی ذمی کے نزدیک ہو اس قیمت کا ضامن ہے بشرطیکہ ذمی ان چیزوں کو چھپاتے ہوں
اگر مسلمان سے غصب کرے تو ضامن نہیں شے مغصوب کو پھیر دینا واجب ہے اور عیب دار ہو جائے
تو ارش کا ضامن ہے (یعنے بقدر عیب تاوان دے) اگر اسکا پھیرنا ممکن نہو تو اس کے مثل کا
ضامن ہے یہ بھی نہو سکے تو قیمت روز مطالبہ کا ضامن ہے اگر وہ شے مثلی (مثل اناج کے) نہو تو
وقت غصب سے وقت تلف تک جسقدر قیمت بڑھے اسکا ضامن ہے اور یہہ مسئلہ مشکل ہے
اگر بازار کی قیمت بڑھجائے تو مع الرد زیادتی کا ضامن نہیں اگر کسی صفت کے سبب قیمت بڑھجائے
تو اسکا ضامن ہے اگر کوئی صفت ایسی پیدا ہو جسکی قیمت کچھہ نہو تو اسکا ذمہ دار نہیں اگر کسی عضو کے
ناقص ہونیسے قیمت بڑھجائے جیسے خصی کرنا تب بھی تاوان دیگا اگر غاصب کے فعل سے عین مال بڑھجائے تو زیادتی کی قیمت
پھیر لیگا اور نقصان ہو تو تاوان دیگا اگر غاصب کے عین مال مین نقصان ہو تو وضع نہین کر سکتا۔ اگر (کسی کے)
غلام کو غصب کرے اور اس کو ایسا زخم لگائے جسکی دیت غلام کی قیمت کے برابر ہو تو چاہئے

قیمتہ ردہ مع الارش علی قول ولو امتزج المغصوب بمساویہ او باجود ردہ ولو کان بادون ضمن المثل و فوائد المغصوب للمالك ولو اشتراہ جاھلا بالغصب رجع بالثمن علی الغاصب وبما غرم عوضا عما لانفع فی مقابلتہ او کان علی اشکال ولو کان عالما فلا رجوع بشئی ولو زرع الغاصب کان الزرع لہ وعلیہ الاجرۃ والقول قول الغاصب فی القیمۃ مع الیمین وتعذر البینۃ

الفصل الحادی عشر فی احیاء الموات

لایجوز التصرف فی ملك الغیر بغیر اذنہ ولا فیما فیہ صلاحہ کالطریق والنہر والمراح وحد الطریق المبتکر فی المباحۃ مع المشاحۃ سبعۃ اذرع وحریم بئر المعطن اربعون

کہ غلام کو پھیر دے اور زخم کا تاوان بھی دے ایک قول کے موافق۔ اگر شئے غصبی اسکے برابر یا اس سے بہتر شئے مین ملجائے تو مالک کو پہونچا دے اگر کم قیمت کی شئے مین ملجائے تو شئے مغصوب کے مثل کا ضامن ہوگا غصبی شئے کے فائدے مالک کے ہین۔ اگر غاصب سے کوئی شئے غصبی بے علمی سے مول لے تو غاصب سے قیمت واپس لے اور جو نقصان اٹھائے وہ بھی لے بشرطیکہ اس نقصان کے مقابلہ مین کچھ فائدہ نہوا ہو۔ یا ہوا بھی ہو بنا بر اشکال کے اگر غصب سے مطلع ہو تو کچھ نہین لے سکتا (اور مالک اپنا مال لیگا) اگر غاصب زمین غصبی پر زراعت کرے تو زراعت غاصب کا حق ہے مگر اس پر زمین کی اجرت دینا واجب ہے۔ قیمت (کی تکرار) مین غاصب کا قول با قسم مسموع ہے بشرطیکہ (مدعی کے پاس) گواہ نہون۔

گیارہوین **فصل** زمین افتادہ کے آباد کرنے کے بیان مین ہے۔ ملک غیر مین۔ اور اس مقام مین جس سے کسیکو فائدہ ہو جیسے رستہ نہر جائے آرام (مثل بیت الخلا کے) بے اجازت تصرف جائز نہین نئے رستہ کی حد زمین مباح مین جو بشرکت ہو ساتھہ ہاتھہ ہے اور اطراف چاہ کی حد جہان اونٹ بیٹھتے ہین چالیس ہاتھہ ہے اور جہان سے اونٹ پانی کو پہنچتے ہین

زمین افتادہ

والناضح ستون والمعین فی الرخوۃ الف وفی الصلبۃ خمس مائۃ ویحبس المنهر للاعلی الی الکعب فی النخل وللزرع الی الشراک ثم کذالک لمن هو دونه وللمالك ان یحمی المرعی فی ملکه وللامام مطلقا ولیس لصاحب النهر تحویله الا باذن صاحب الرحی المنصوبة علیه باذنه ویکره بیع الماء فی القنوات والانهار ویجوز اخراج الرواشن والاجنحة فی الطرق النافذة ملم یضر بالمارۃ ومع الاذن فی المرفوعة وکذا فتح الابواب ویشترك المتقدم والمتاخر فی المرفوعة الی الباب الاول وصدر الدرب ویختص المتاخر بما بین البابین ولکل منهما تقدیم بابه لا تاخیرها

سا ٹھہ ہاتھہ ہے اور چشمہ کے اطراف کی حد نرم زمین میں ہزار ہاتھ اور سخت زمین میں پانسو ہاتھہ ہے - بلندی کے لئے نہر کو روکا جاتا ہے یہانتک کہ درختونمین ٹخنے تک (پانی آئے) اور زراعت کے لئے تسمہ نعلین تک پھر اسیطرح اس کے لئے جو اس سے کم ہو - مالک کو جایز ہے کہ اپنی ملکی چراگاہ روک رکھے اور امام علیہ السلام مطلق چراگاہ کو روک سکتے ہے - صاحب نہر صاحب آسیہ منصوبہ کے بے اجازت نہر کو پھیر نہیں سکتا بشرطیکہ صاحب نہر کی اجازت سے آسیہ منصوب ہوئی ہو - کاریزون کا زمین کے اندر کی نہرونکا) اور نہروں میں پانیکا بیچنا مکروہ ہے - چھجے اور گذرگاہ ان کوچے ناقذہ میں بنانا جایز ہے بشرطیکہ رستہ چلنے والونکو ضرر نہو اور بندکوچہ میں اہل کوچہ کی اجازت ضرورت اسیطرح سے دروازہ کھولنا حکم ہے - کوچہ کی ابتدا میں رہنے والا دروازہ اول اور بعد رہنے والا شریک ہے یہانتک جس سے کوچےمین داخل ہوتے ہیں اس پھاٹک کے قریب جسکا دروازہ ہے اس کو اول اور ابتدائی کہیں گے اور اسکے بعد کو متاخر) اور ہر دروازہ اول وآخر کا مابین

ولو اخرج الروشن فی النافذة فلیس لمقابله منعه فان استوی بعرض الدرب ولو سقط فبادر مقابله لم یکن للاول منعه ویستحب للجار وضع خشب جاره فی حایطه مع الحاجة ولو اذن جاز له الرجوع قبل الوضع اما بعده لا فیما لا ارش ولو تداعیا جدارا مطلقا فهو للحالف مع نکول الآخر ولو حلفا او نکلا فلهما ولو اتصل ببناء احدهما او کان له علیه طرح فهو له مع الیمین ولا یتصرف الشریك فی الحایط والدولاب والبیر والنهر بغیر اذن شریك ولا یجبر الشریك علی العمارة والقول قول صاحب السفل فی جدران البیت وقول صاحب

آخر میں رہنے والے کے لئے خاص ہے۔ ان دونوں میں ہر ایک کو اپنا دروازہ مقدم کرنا جائز ہے نہ موخر۔ اگر کوئی کوچہ نافذہ میں برآمدہ بنائے تو اسکا مقابل منع نہیں کر سکتا ہے چنانچہ وہ برآمدہ کوچے کے عرض کو گھیر لے۔ اگر وہ گر جائے تو اسکا مقابل ہی برآمدہ بنا سکتا ہے اور پہلا شخص منع نہیں کر سکتا۔ ہمسائے کو سنت ہے کہ اپنے ہمسائے کو مکان کا چوبینہ ضرورت ہو تو اپنی دیوار پر رکھنے دے۔ اگر اجازت دیچکے تو رکھنے سے پہلے اجازت سے پھر سکتا ہے اور رکھنے کے بعد بھی اجازت سے پھر سکتا ہے مگر اس صورت میں تاوان دینا ہوگا۔ اگر ایک دیوار مطلق پر (یعنی کسی کے گھر سے ملی ہوئی نہو) دو آدمی دعوے کریں تو جو قسم کھائے اسکی ہے بشرطیکہ دوسرا شخص قسم سے انکار کرے (اور گواہ نہوں) اگر دونوں قسم کھائیں یا دونوں قسم سے انکار کریں تو دونوں میں مشترک ہے۔ اور وہ دیوار کسی کی بنا سے متصل ہو یا کسی کی عمارت اس پر ہو تو اسکی ہے بشرط سوگند۔ احاطے کی دیوار اور پانی کھینچنے کی چرخ اور باولی اور نہر کا شریک بلا اجازت شریک کے تصرف نہیں کر سکتا اور شریک کو تعمیر کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ گھر کی دیوار و زمین (تنازع ہو تو) نیچے کے گھر میں رہنے والے کا قول مقبول ہے

نز في السقف وجدران الغرفة والدرجة اما الخزانة تحتهما
فلهما وطريق العلوي في الصحن بينهما والباقي للاسفل وللجار عطف اغصان
الشجرة فان تعذر قطعها في ملكه وراكب الدابة اولى من قابض لجامها
وصاحب الاسفل اولى بالغرفة المفتوحة بابها الى غيره مع التنازع واليمين
وعدم البينة **كتاب الديون** وتوابعها وفيه فصول **الفصل الاول**
يكره الدين مع القدرة ولو استدان وجبت نية القضاء وثواب القرض ضعف
ثواب الصدقة ويحرم اشتراط زيادة في القدر والصفة ويجوز قبولها من

اور سقف میں اور بالاخانے کی دیوار و زمین اور سیڑھی میں اوپر کے گھر میں رہنے والے کا قول
معتبر ہے۔ سیڑھی کے نیچے کا خزانہ دونوں کے لئے ہے اور صحن میں کا راستہ جس سے
اوپر جاتے ہیں دونوں میں مشترک ہے باقی (صحن) نیچے والے کا ہے ہمسائے کو جائز ہے
کہ دوسرے کی درخت کی ڈالیاں (جو اس کی زمین پر آئی ہیں) پھیر دے پھیرنا نہ ہوسکے تو
اپنی ملک میں جتنی آئی ہیں کاٹ دے۔ چارپائے کا سوار (اس کے استحقاق میں) قابض
لگام سے اولیٰ ہے۔ صاحب خانہ اسفل اس بالاخانہ کے استحقاق میں جسکا دروازہ
دوسرے کیطرف کھلا ہو ہے باتنازع و قسم و باعدم بینہ۔ اولیٰ ہے۔

کتاب دین و توابع دین اسمیں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل** باقدرت ادا دینے کے
بے ضرورت) قرض لینا مکروہ ہے۔ قرض لے تو ادا کرنیکا قصد واجب ہے۔ قرض دینے کا
ثواب صدقے سے دوچند ہے۔ مقدار یا صفتیں زیادتی کی شرط حرام ہے (اسکو
بھی سود کہتے ہیں) زیادتی کا قبول کرنا بغیر شرط کے جائز ہے۔ کسی مقام خاص پر
ادا کرنے کی شرط کرے تو لازم ہے۔ جس چیز کی صفت اور مقدار کا تعین نہ

غیر شرط ولو شرط موضع التسلیم لزم وکل ما ینضبط وصفه وقدره صح قرضه و
ذوالمثل یثبت فی الذمة مثله وغیره قیمته وقت التسلیم ولا یجب عادة
العین بدون اختیار المقترض ولا یتاجل الحال ویصح تعجیل المؤجل باسقاط
بعضه ولوغاب المدین وانقطع خبره وجب علی المستدین نیة القضاء والوصیة
به عند الوفات فان جهل خبره ومضت مدة لا یعیش مثله الیها فالدفع
الی ورثته ومع فقدهم یتصدق به عنه والاولی انه للامام ولو اقتسم الشریکان الدین لم
یصح ویصح بیع الدین بالحاضر وان کان اقل منه اذا کان من غیر جنسه او لم یکن ربویا

اسکا قرض صحیح ہے۔ جو چیز (قرض کی) مثلی ہو اسکا مثل (قرضدار کے) ذمہ ثابت ہوگا
غیر مثلی کی قیمت جو ادا ئی کے زمانہ مین ہو لازم ہوگی۔ جو چیز قرض لی ہے اسی کو پھیرنا
واجب نہین۔ بغیر اختیار مقترض کے (یعنے قرض لینے والیکا اختیار ہے چاہے وہی چیز پھیر
دے) حال کا وعدہ کیا ہے تو اس کی مدت نہین ہوسکتی۔ ادائی مین بعض قرض کو ساقط
کرکے مدت مقررہ سے جلدی کرنا صحیح ہے۔ قرض دینے والا غائب ہو اور اس کی خبر معلوم
نہو تو قرض دار پر واجب ہے کہ ادائی کی نیت رکھے۔ اور مرتے وقت ادائی کی وصیت
کرے پس اگر اس کی خبر مفقود ہی ہوجائے اور اتنی مدت گذرے کہ اس کے مثل (یعنے سکے
سن) کا آدمی نہین جی سکتا تو اسکے وارثون کو پہونچائے وارث نہون تو اسکی طرف سے
تصدق کرے اور بہتر یہہ ہے کہ امام کے پاس پہونچائے۔ دو شریک دین کو تقسیم کرنا
چاہین تو صحیح نہین۔ (تا وصول دین) دین کو بیچنا کسی شئے حاضر کے ساتھہ اگرچہ وہ
کم ہو صحیح ہے بشرطیکہ وہ شئے جنس قرض سے نہو یا (قرض) ربوی نہو اور دین
کا اس کی مثل سے دین کے ساتھہ صحیح نہین۔ اگر ذمی کوئی حرام چیز بیچکر قرض ادا کرے

ولا یصح بدین مثلہ وللمسلم قبض دینہ من الذمی من ثمن ما باعہ من اخر من خمر ولو اسلم الذمی بعد البیع استحق المطالبۃ ولیس للعبد الاستدانۃ بدون اذن المولی فان فعل تبع بہ بعد ان عتق والا سقط ولو اذن لہ لزمہ دون المملوک وان عتق وغرمائہ المملوک غرماء مولی ولو اذن لہ فی التجارۃ فاستدان بہا لزم المولی وان کان لغیرہا تبع بہ بعد العتق

الفصل الثانی فی الرھن

ولا بد فیہ من الایجاب والقبول من اہلہ وفی اشتراط الاقباض اشکال ویشترط فیہ ان یکون عینا مملوکۃ یمکن قبضہا یصح بیعہا علی حق ثابت فی الذمۃ عینا کان او منفعۃ و

مسلمان کو جس نے قرض دیا ہے لینا جایز ہے۔ اگر ذمی (شراب وغیرہ نجاست کی بیع) کے بعد مسلمان ہو تو قیمت کے مطالبہ کا مستحق ہو سکتا ہے غلام و کنیز کو جایز نہیں کہ بغیر آقا کی اجازت کے قرض لے اگر لے تو آزاد ہونے کے بعد اس کی ادائی اس کے ذمہ ہوگی آزاد نہو تو قرض ساقط ہو جاے گا۔ اور آقا اجازت دے تو آقا پر ادائی لازم ہے ہر چند مملوک آزاد ہو جاے۔ غلام و کنیز کے غریم مثل غریم آقا کے ہیں۔ (غریم وہ قرضخواہ جن کی ادائی قرضدار کے مال سے پوری نہو سکے پس ہر قرضخواہ پر نقصان عاید ہوگا۔) اگر غلام کو آقا تجارت کی اجازت دے اور وہ تجارت کے لیے قرض لے تو اسکی ادائی آقا پر ہے اگر غلام تجارت کے سوا اور کسی کام کے لیے قرض لے تو آزاد ہونیکے بعد اسکی ادائی اسکے ذمہ متعلق ہوگی

دوسری فصل رہن کے بیان میں

(رہن) ایجاب و قبول مکلف کا ضرور ہے اور قبضہ دلانیکی شرط میں اشکال ہے اور شرط ہے کہ (جس چیز کو رہن رکھتے ہیں وہ) عین مال ہو ملکی ہو۔ پر قبضہ ممکن ہو اور اسکی بیع صحیح ہو اور اس حق پر یہ رہن واقع ہو جو راہن کے ذمہ میں ثابت ہو خواہ وہ عین ہو یا منفعت شے غیر ملکی کا رہن مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔ اپنا اور غیر کا مال ملاکر رہن کرے تو اپنے مال میں لازم ہوگا۔ اور رہن راہن کی جانب سے

ونيف رهن غير المملوك على الاجازة ولوضمه لزم فى ملكه ويلزم من جهة الراهن
ورهن الحامل ليس رهنا للحمل وان يجدد وفوائد الرهن للمالك ورهن احد
الدينين ليس رهنا على الآخر ولو استدان اخر وجعل الرهن على الاول رهنا عليهما
صح وللولى الرهن مع مصلحة المولى عليه وكل من الراهن والمرتهن ممنوع من التصرف
بغير اذن صاحبه ولو شرط وكالة المرتهن لم ينعزل مادام حيا ولو اوصى اليه لزم
والرهانة موروثة والمرتهن امين ولا يضمن بدون التعدى فيضمن به مثله
ان كان مثليا والا فقيمته يوم القبض والقول قوله مع يمينه فى قيمته وعدم

لازمی ہے۔ اگر حاملہ کو رہن رکھے تو حمل پر رہن نہین ہوتا ہرچند رہن کے
بعد حمل ہو۔ شئے مرہونہ کا فائدہ مالک کے واسطے ہے۔ دو قرضونمین سے
ایک پر رہن رکھے تو وہ دوسرے پر نہوگا۔ ہان دوبارہ قرض لیکے قرض اول کے
رہن کو دونو پر قرار دے تو صحیح ہے۔ ولی کو جایز ہے کہ جسکا ولی ہے اسکی
مصلحت کے لئے اس کی چیز رہن رکھے۔ راہن مرتہن دونون کو شئے
مرہونہ مین تصرف بغیر ایک دوسرے کی اجازت کے جایز نہین اگر مرتہن
کی وکالت (رہن کے وقت) شرط کرے تو وہ جبتک زندہ ہے معزول
نہوگا (بشرطیکہ اس کی زندگی تک فک رہن نہو) اور اس کی طرف
وصیت کرے تو لازم ہے۔ رہانت میراث مین پہونچتی ہے مرتہن
مثل امین کے ہے بغیر تعدی کے ضامن نہوگا۔ اگر تعدی کرے
اور شئے مرہونہ مثلی ہو تو مثل کا ضامن ہے ورنہ جو قیمت کہ قبضہ کے
وقت تھی اس قیمت کا ضامن ہے قیمت مین اور عدم تفریط مین مرتہن کا
قول بالقسم معتبر ہے نہ مقدار قرض مین۔ مرتہن دوسرے غرما سے شئے مرہونہ
کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر شئے مرہونہ (کی قیمت) سے قرض زیادہ

التفريط الا قدر الدين وهو احق به من باقى الغرماء ولو فضل من الدين شارك

فى الفاضل ولو فضل من الرهن وله دين بغير رهن تساوى الغرماء فيه ولو تصرف

المرتهن بدون اذن الراهن ضمن وعليه الاجرة ولو اذن الراهن فى البيع

قبل الاجل فباع لم يتصرف فى الثمن الا بعده ولو خاف جحود الوارث ولا بينة

جاز ان يستوفى من الرهن والقول قول المالك مع ادعاء الوديعة وادعاء

الاخر الرهن **الفصل الثالث فى الحجر** واسبابه ستة الاول الصغر

فالصغير ممنوع من التصرف مع البلوغ والرشد ويعلم الاول بالانبات او الاحتلام او بلوغ

ہو تو اس زیادتی کے لئے مرتہن دوسرون کے ساتھہ شریک ہوگا۔ اگر شئے

مرہونہ قرض سے زیادہ ہو اور راہن بغیر قرض مرتہن اور بھی قرض رکھتا ہو تو

اور غرما اس زیادتی مین برابر ہین۔ اگر مرتہن راہن کی بے اجازت شئے

مرہونہ مین تصرف کرے تو ضامن ہے اور تصرف کی اجرت بھی دینی ہوگی

مدت معینہ سے پہلے راہن (شئے مرہونہ کے) بیچنے کی اجازت دے اور

مرتہن بیچے تو اسکی قیمت مین جب تک کہ مدت پوری نہو تصرف نہین کرسکتا

اگر مرتہن کو راہن کے مرنے کے بعد خوف ہو کہ راہن کے ورثہ (قرض سے)

انکار کرینگے اور اس کے پاس گواہ نہون تو (اس صورتمین) جائز ہے کہ شئے مرہونہ

سے اپنے قرض کی ادائی کرلے۔ اگر مالک دعوی کرے کہ (یہہ شئے) بطور امانت

رکھوائی تھی اور دوسرا کہے کہ مین نے بطور رہن لیا تھا تو مالک کا قول مسموع

ہے (با قسم بشرطیکہ دوسرے کا ثبوت نہو) تیسری فصل منع تصرف کے بیان مین ہے اسکے چھہ سبب

ہین پہلا سبب طفولیت ہے پس بچہ بالغ اور رشید ہونے تک اپنے مالمین تصرف

کرنے سے منع کیا جائیگا بلوغ کی علامت یہہ ہے کہ موئے زہار اگین یا احتلام ہو یا پندرہ

برس پورے ہون مرد کے لئے اور عورت کے لئے نو برس۔ رشد کی پہچان یہہ ہے کہ

منع تصرف

خمس عشرة سنة في الذكر وتسع في الانثى والثاني بان يصلح ماله عند اختباره بحيث يسلم من
المغابنات ويقع تصرفه على وجه الملائم ولا يزول الحجر مع فقد احدهما وان طعن في السن ويثبت
في الرجال بالشهادة امثالهم وفي النساء بشهادتهن او بشهادة الرجال الثاني
الجنون فلا يصح تصرف المجنون الا في وقت افاقته الثالث السفه ويحجر عليه
في ماله خاصة الرابع الملك فلا ينفذ تصرف المملوك بدون اذن مولاه ولو ملكه
مولاه شيئا لم يملكه على الاصح الخامس المرض ويمضي
وصيته في الثلث خاصة ومنجزاته المتبرع بها كذلك

بوقت امتحان اپنے مال کی ... اصلاح کرے کہ وہ مال نقصانات سے محفوظ رہے اور
اس مین سے فائدہ مناسب واقع ہووے اگر بلوغ اور رشد مین ایک بھی مفقود ہو تو منع
تصرف زائل نہوگا - چاہے عمر بہت بڑھ جائے - مردونکا بلوغ مردون کی گواہی
سے ثابت ہوگا اور عورتون کا بلوغ عورتون یا مردون کی گواہی سے
ثابت ہوسکتا ہے دوسرا سبب جنون ہے پس دیوانے کا تصرف
صحیح نہین مگر (جنون سے) افاقہ کے وقت تو نہین صحیح ہے تیسرا سبب
سفاہت ہے (یعنے حمق و نادانی) پس سفیہ کو (یعنے اس شخص کو جو اپنی
نفع اور ضرر کو نہ پہچان سکے) فقط مال کے تصرف سے منع کرینگے
(نہ دوسرے امور سے) چوتھا سبب مملوکیت ہے پس
غلام اور کنیز کا تصرف آقا کے بے اجازت جاری نہوگا
اور اگر غلام وکنیز کو آقا کسی چیز کا مالک بھی کردے تو وہ موافق
مذہب اصح مالک نہین ہوسکتے پانچوان سبب مرض ہے پس
بیمار کی وصیت مال کے فقط تیسرے حصہ مین جاری ہوگی اور اس کے منجزات
تبرعی (یعنے ہبہ وصدقہ) بھی اسیطرح پر ہین بشرطیکہ اسی بیماری مین

الاذنيات في مرضه **السادس** الفلس ويحجر عليه بشروط اربعة ثبوت ديونه عند الحاكم وحلولها وقصور امواله عنها ومطالبة اربابها واذا حجر عليه الحاكم بطل تصرفه في ماله مادام الحجر باقيا فلو اقترض بعده او اشترى في الذمة لم يشارك المقرض والبائع الغرماء ولو اتلف مال غيره شارك صاحبه وكذا لو اقر بدين سابق ولو اقر بعين قيل تدفع الى المقر له وله اجازة بيع خيار وفسخه ومن وجد عين ماله كان له اخذها دون ثمنها وان لم يكن سواها ولو خلطها بالمساوي او بالاردى والا ضرب مع الغرماء ولا اختصاص في المال الميت

چھٹا سبب مفلسی ہے یعنی مفلس چار شرطوں سے اپنے مال کے تصرف سے منع کیا جائیگا اول یہہ کہ اس کے قرضوں کا ثبوت حاکم شرع کے پاس ہو دوسرے یہہ کہ ادائی کا وقت پہونچ جائے تیسرے یہہ کہ اسکا مال ادائی سے کافی نہو چوتھے یہہ کہ قرضخواہ منع تصرف قرضدار کی درخواست کریں جب مفلس کو حاکم (تصرف سے) منع کرے تو جب تک وہ منع باقی ہے تب تک مفلس کا تصرف اپنے مال میں باطل ہے پس اگر پھر کسی سے قرض لے یا کوئی شئے ادھار مول لے تو یہہ قرض دینے والا اور بایع پہلے غریموں میں شریک نہونگے (غریم وہ قرضخواہ ہیں جن کی ادائی میں قرضدار کا مال کافی نہو) ہان اگر کسی کا مال تلف کردے تو صاحب مال شریک ہوجائیگا اور اسیطرح کسی کے پہلے قرض کا (جو منع تصرف سے پہلے ہو) اقرار کرے (تو وہ بھی شریک ہوگا) اگر کسی کے عین مال کا اقرار کرے تو بعض علمانے لکھاہے کہ وہ مال صاحب مال کو دیا جائیگا مفلس کو جائز ہے کہ بیع خیار کی اجازت دے یا اسے فسخ کرے (یعنی مفلس نے بشرط خیار کوئی شئے مول لی تھی اب بعد منع تصرف ہو سکتاہے کہ وہ شئے رکھلے یا

ح نصوصا ... الحب و البيض بالزرع والاستفراخ عن الاختصاص والشفيع
اخذ الشقص ... البائع مع الغرماء **مسائل الاولى** لو افلس بثمن ام الولد
بيعت اداء ثمنها البائع **الثانية** لا يحل مطالبة المعسر ولا الزامه بالتكسب
ولا يباع دار سكناه ولا عبد خدمته **الثالثة** لا يحل بالحجر الدين المؤجل ولو مات
من عليه الدين حل ولا يحل بموت صاحبه **الرابعة** ينفق عليه من ماله
الى يوم القسمة وعلى عياله ولو مات قدم الكفن **الخامسة** يقسم المال على الديون
الحالة بالتقسيط ولو ظهر دين حال بعد القسمة نقضت وشاركهم ومع القسمة

ہیں دے) اگر کوئی شخص اپنا عین مال مفلس کے پاس پائے تو اسے جائز ہے وہ مال لیلے
ذکر نقد اوسی سے سماتہ اس کی زیادتی کو ہر چند بغیر اس مال کے مفلس کے پاس کچھ نہو اور
ہر چند اس مالکو اس کے برابر کے یا کم قیمت کے مالمین ملادے اگر اس سے بہتر مالمین
ملادے تو صاحب مال دوسرے غریمون کے ساتھ شریک ہوگا۔ اگر میت کا ترکہ
اوس کے قرضون سے) کم ہو تو اسمین کسی (صاحب عین مال) کی خصوصیت نہین۔ تخم اور
انڈے زراعت کے سبب اور مرغی کے نیچے رکہنے کے سبب خصوصیت سے خارج
نہین (یعنے مفلس علیہ نے تخم مول لیکر زراعت کی تہی تو اب صاحب مال جس نے تخم بیچا
تھا وہ عین تخم نہین لے سکتا بلکہ اور غرما کے ساتھ شریک ہوگا) صاحب شفع کو اپنا
حصہ لینا جائز ہے۔ اور بایع غرما کا شریک ہے۔ یہان۔ چند مسائل ہین **پہلا مسئلہ**
اگر ام ولد کی قیمت نہین دے سکتا ہو تو وہ فروخت کیجائیگی یا بایع پہیر لیگا (ام ولد وہ
کنیز ہے جو آقا سے فرزند رکہتی ہو) **دوسرا مسئلہ** اگر کوئی مفلس ہوجائے تو اس سے
ادائے دین کا مطالبہ نہین ہوسکتا اور نہ اس کو کسب کرنے کے لئے یا رہنے کا مکان

بطلق ويجبر ولى الصبي بالاداء المسئلة السادسة الولاية في مال الطفل والمجنون
للاب والجد بعده فان فقدا فللوصي فان فقد فللحاكم وفي مال السفيه والمفلس
للحاكم خاصة **الفصل الرابع في الضمان** وانما يصح اذا صدر من اهله ولابد
من رضا الضامن والمضمون له ويبرأ المضمون عنه وان انكر وينتقل المال
الى الضامن فان كان مليا او علم المضمون له باعساره وقت الضمان صح والا كان
له الفسخ ويصح مؤجلا وان كان الدين حالا وبالعكس ويرجع الضامن على المضمون
عنه بما اداه ان ضمن بسؤاله ولا يشترط العلم بمقدار المال ويلزمه ما يقوم به

یا خدمتی غلام و کنیز بیچنے کے لئے مجبور کریگا (تیسرا مسئلہ) اگر کسی کا قرض ایک مدت
معینہ کے بعد ادا کرنا ہو تو بسبب منع تصرف کے (مدت آخر ہونے تک) وقت ادائی
نہیں آتا ہاں اگر قرضدار مر جائے تو وقت ادائی آجائیگا اور قرضخواہ مرے تو نہیں
چوتھا مسئلہ شخص ممنوع التصرف اور اس کے عیال کے صرف کے لئے تقسیم مال تک اسکے
مال سے دیا جائیگا اور وہ شخص مر جائے تو (غرما پر) کفن مقدم ہے **پانچواں مسئلہ**
ہر دین کی نسبت مال کے حصے کرکے ان قرضوں کی ادائی میں تقسیم کریں جنکا
وعدہ پورا ہو گیا ہو۔ اگر تقسیم کے بعد ظاہر ہو کہ ایک اور دین کا وعدہ پورا ہو گیا
ہے تو تقسیم سابق ٹوٹ جائیگی اور یہہ بھی شریک کیا جائیگا۔ تقسیم کے بعد ممنوع التصرف
مختار ہو جائیگا اور خود قرض ادا کردے تو ممانعت زائل ہو جائیگی **چھٹا مسئلہ** طفل اور
دیوانے کے مال میں باپ اور دادا کو ولایت حاصل ہے اگر یہہ نہوں تو وصی ولی ہے اور سفیہ
اور مفلس کے مال میں فقط حاکم شرع ولی ہے **چوتھی فصل ضمانت کے بیان میں ہے** ضمانت
اس شخص سے صحیح ہے جو لائق ضمانت ہو (یعنے بالغ و عاقل) اور ضامن اور مضمون لہ کی

البينة خاصة ولو ضمن المملوك بغير اذن مولاه يتبع به بعد العتق ولا بد في الحق
من الثبوت سواء كان لازما او ائلا اليه ولو ضمن عهدة الثمن لزمه مع بطلان
البيع لا مع تجدد فسخه **اما الحوالة** فيشترط فيها رضاء الثلثة ولا يجب بموتها
ومعه يلزم ويبرأ المحيل وينتقل المال الى ذمة المحال عليه ان كان مليا وعلم باعسار
والا فله الفسخ ولو طالب المحال عليه بما اداه فادعى المحيل ثبوته في ذمته فالقول
قول المحال عليه مع يمينه ولو احال المشتري بالثمن ثم فسخ بطلت الحوالة على اشكال
ويرجع المشتري على البائع مع قبضه ولو احال البائع اجنبيا ثم فسخ لم تبطل الحوالة ولو

رضامندی ضرورت ہے (مضمون لہ وہ ہے جو ضمانت کا طالب ہے) اور مضمون عنہ یعنے جسکی
طرف سے ضمانت کی جاتی ہے (بری) ہو جائیگا ہر چند خود ضمانت دینے سے انکار کرے
اور مال ضامن کے ذمے میں منتقل ہوگا پس اگر ضامن مالدار ہو یا مضمون لہ بوقت ضمانت
ضامن کی ناداری سے واقف ہو تو ضمانت صحیح ہے ورنہ مضمون لہ فسخ کرسکتا ہے۔ ادائی کے
لئے ایک مدت مقرر کرکے ضمانت دینا بھی صحیح ہے اگرچہ دین فوراً ادا کرنا ہو اور اسکا عکس بھی
جائز ہے۔ ضامن جو چیز ادا کرے وہ مضمون عنہ سے لے بشرطیکہ اس کی خواہش سے ضمانت
کی ہو (جس مال کی ضمانت کی جاتی ہے اس) مال کی مقدار کا معلوم ہونا ضروری نہیں جسقدر کہ گواہوں سے
ثابت ہوگا اسکی ادائی لازم ہوگی۔ اگر مملوک آقا کی بے اجازت کسیکا ضامن ہو تو آزاد
ہونیکے بعد ذمہ دار ہوگا جس حق کی ضمانت کی جاتی ہے اس حق کا ثبوت ضرور ہے
خواہ وہ حق لازمی ہو یا مضمون عنہ کی طرف راجع ہوا ہو۔ اگر (بائع کی طرف سے) قیمت کا
ضامن ہو اور بیع (خود بخود کسی سبب شرعی سے) باطل ہو جائے تو قیمت دینا لازم ہوگا
(بشرطیکہ وہ نقص بھی ثابت ہو) اگر مشتری فسخ کرے تو لازم نہیں۔ اور حوالہ میں تینوں شخصوں کی

فیفسخ البیع بطلت فیہما **واما الکفالۃ** فیشترط فیہا رضاء الکفیل والمکفول
لہ خاصۃ وفی اشتراط الاجل قولان وتعیین المکفول بہ علی الکافل دفع المکفول
او ما علیہ ومن اطلق غریما من یدیہ ما حبستہ لزم احضارہ او ما علیہ ولو کان قاتلا
دفعہ او الدیۃ ولو مات المکفول او دفعہ الکفیل او سلم نفسہ او ابراء المکفول لہ
برء الکفیل ولو عین موضع التسلیم لزم والا انصرف الی بلد الکفالۃ **الفصل الثانی**
فی الصلح وہو جائز مع الاقرار والانکار الا ما احل حراما او بالعکس مع علم المصطلحین
بالمقدار او جہلہما دینا او عینا ولا یبطل الا برضائہما او استحقاق احد العوضین

رضامندی ضرور ہے (اول محیل یعنے مدیون حوالہ کرنیوالا دوسرے محال علیہ یعنے جسپر حوالہ
کیا گیا ہے تیسرے محتال یعنے قرضخواہ طالب حوالہ) حوالے کا قبول کرنا واجب نہیں اگر
قبول کرے تو (دین کا ادا کرنا) لازم ہوگا اور محیل بری ہوجائیگا - اگر محال علیہ مالدار ہو یا
اسکی تنگدستی کا علم محتال کو ہو تو وہ مال کا ذمہ دار ہوگا - ورنہ محتال کو فسخ جایز ہے - محال
علیہ جو شے ادا کرے وہ محیل سے لے - اگر محیل دعوے کرے کہ وہ شے محال علیہ کے ذمہ مین تھی تو
محال علیہ کا قول با قسم معتبر ہے (بشرطیکہ مدعی کے پاس گواہ نہون) اگر مشتری کسی پر قیمت کا
حوالہ کرے پھر بیع فسخ کردے تو حوالہ باطل ہوگا - اسمین اشکال ہے - اگر بایع (محال علیہ سے)
قیمت وصول کرے تو مشتری بایع سے واپس لے (اور محال علیہ کو پہونچا دے) اگر بایع کسی اجنبی
کو حوالہ کرے (کہ مشتری سے قیمت وصول کرے) پھر بیع کو فسخ کردے تو حوالہ باطل نہوگا - ہان اگر
بیع خود باطل ہو تو ان دونون صورتونمین حوالہ باطل ہوگا (بلا اشکال) اور کفالت مین
فقط کفیل اور مکفول لہ کی رضامندی ضرور ہے - مدت کے مشروط ہونمین دو قول ہین مکفول کا
معین کرنا ضرور ہے (مکفول وہ جسکی طرف سے کفالت کی گئی ہے) کافل (یعنے کفیل) پر

مسائل کفالت

ولو اصطلح الشریکان علی ان لاحدهما الربح والخسران وللاٰخر راس المال صح ولو ادعی احدهما درهمین فی یدیهما والاٰخر احدهما اعطی الاول احدهما ونصف الاٰخر وللاٰخر نصف درہم وکذا لو ادعی احدهما درهمین والاٰخر ثالثا وتلف احدهما بغیر تفریط ولو اشتبه الثوبان بیعا وقسم الثمن علی نسبة راس مالهما ولیس طلب الصلح اقرارا بخلاف ما اذا قال بعنی او ملکنی او هبنی او اجلنی او قضیت او ابرأت

الفصل السادس فی الاقرار

وهو اخبار عن حق سابق ولا یختص لفظا بل یصح بالاشارة المعلومة ولو قال نعم او اجل فی جواب

واجب ہے کہ شخص مکفول کو یا اس شئے کو جو مکفول کے ذمہ ہے پہونچا دے اگر کوئی زبردستی سے کسی مدیون کو قرضخواہ کے ہاتھ سے چھڑا دے تو لازم ہے کہ اسے پھیر لائے یا جو چیز اس کے ذمہ ہو ادا کرے۔ اگر قاتل کو رہا کر دے تو اسے پھیر لادے یا خون بہا ادا کرے۔ اگر مکفول مرجای یا کفیل اسے پہونچا دی یا خود مکفول اپنے تئین سپرد کرے یا مکفول لہ بری الذمہ کر دے تو کفیل بری ہو جائیگا اگر کفیل اور مکفول لہ سپرد کرنے کے لئے ایک مقام مقرر کرین تو لازم ہے ورنہ جس بستی مین کفالت ہوئی ہو وہین پہونچائے

پانچوین فصل

صلح کے بیان مین ہے اقرار اور انکار مین صلح جایز ہے مگر اس شئی مین جایز نہین جو حرام کو حلال ٹھہرائے یا حلال کو حرام۔ خواہ صلح کرنیوالے مقدار سے واقف ہون یا نہون خواہ دین ہو یا عین بغیر دونونکی رضامندی کے صلح باطل نہین ہوتی یا دونون عوضونمین کوئی مال غصبی ثابت ہو (ایک عوض وہ جسپر نزاع ہے دوسری عوض وہ جسپر صلح ہوئی ہے) اگر دو شریک اس امر پر صلح کرین کہ ایک کے لئے فایدہ اور نقصان ہو اور دوسرے کے واسطے فقط اصل مال تو صحیح ہے۔ اگر دو شخصون کے قبضے مین دو درہم ہون ایک دعوےکرے کہ دونون میرے ہین دوسرا کہے کہ ایک میرا ہے تو پہلے کو ڈیڑھ درہم دین اور

اعلیک کذا فهو اقرار وکذا ابلی عقیب الیس علیک کذا بخلاف نعم
ولو قال انا مقر فلیس بالاقرار الا ان یقول به ولو علقه بشرط بطل ولو
قال ان شهد فلان فهو صادق لزمه وان لم یشهد ویشترط فی المقر التکلیف
والحریة ویتبع العبد باقراره بعد العتق وفی المقرله اهلیة التملک ولواقر
للعبد فهو لمولاه ولو قال له علی مال فان فسره بما یملک قبل والا فلا ولو لم یفسره حبس
علیه ولو قال الف ودرهم قبل تفسیره فی الالف ولو قال الف وثلثة دراهم او مائة وعشرون درهما
فالجمیع دراهم ولو قال کذا درهما فعشرون ولو قال کذا درهم فمائة ولو قال کذا کذا درهما احد عشر وکذا

دوسرے کو آدھا - اگر ایک شخص دو درہموں کا دعوے کرے اور دوسرا ایک تیسرے درہم کا
اوران دو درہموں سے ایک بغیر تفریط تلف ہوجائے تو وہی حکم ہے - (یعنے دو درہم کے
مدعی کو ڈیڑھ درہم اور دوسرے کو آدھا درہم دیں) اگر دو کپڑے مشتبہ ہوں تو دونوں کو بیچکے
ہر ایک کے مال کے موافق ہر ایک کو دیں صلح - چاہنے سے (کسی دین کا) اقرار نہیں ہوجاتا بخلاف
اس کے کہ کہے کہ (فلاں چیز) میرے ہاتھ فروخت کریا مجھے اسکا مالک کردے یا بخشدے یا (اسکی
ادائی میں) مہلت دے یا میں نے ادا کردیا ہے یا تو نے بری کردیا ہے (ان صورتوں میں اس
چیز کا اقرار ہے) چھٹی **فصل** اقرار کے بیان میں ہے - حق بات سے خبر دینے کو اقرار کہتے ہیں
اقرار میں زبان سے کہنے کی تخصیص نہیں بلکہ اشارہ معلومہ بھی صحیح ہے اگر کوئی پوچھے اَعَلَیکَ کذا
(یعنے کیا فلاں چیز تیرے ذمہ ہے) تو وہ کہے نَعَم یا اَجَل (یعنے ہاں) تو یہ اقرار ہے - ایسے
اَلَیسَ عَلَیکَ کَذَا کے جواب میں بَلٰی کہنے سے اقرار ہوتا ہے - بخلاف نَعَم کے اگر کوئی فقط
انا مقر کہے تو اقرار نہیں ہاں اگر اَنَا مُقِرٌّ بِہٖ کہے اقرار ہے اگر اقرار کو کسی شرط پر معلق
کرے تو باطل ہے اگر کہے کہ فلاں شخص گواہی دے تو سچا ہے اس صورت میں اقرار ثابت

وكذا درهما احد وعشرون هذا مع معرفته والا فله التفسير ولو قال مائة
مؤجلة اومن ثمن خمر او مبيع لم اقبضه او انبعت الخبار نا لقول قول العزيم مع اليمين
ويحكم بما بعد الا استثناء المتصل والمنفصل ويسقط بقدر قيمة المنفصل ولو
قال عشرة الا ثلثة الا ثلثة لزم اربعة والوجه بطلانه لان الاستثناء في درهم
ودرهم الا درهما ولو قال عشرة الا خمسة الا ثلثة لزم ثمانية ولو قال عشرة
نقص احد لم يقبل ولو قال هذا لفلان بل لفلان كان للاول وغرم الثاني
قيمته ويرجع في النقد والوزن والكيل الى عادة البلد ومع التعدد الى

ہوگا ہر چند وہ گواہی نہ دے اور شرط ہے کہ اقرار کرنیوالا مکلف اور آزاد ہو۔ اگر غلام کسی دین کا اقرار کرے تو آزاد ہونے کے بعد ادا کرنا لازم ہوگا جس کے لئے اقرار کیا جاتا ہے ضرور ہے کہ وہ مالک ہونیکی لیاقت رکھتا ہو۔ اگر کسی غلام کے واسطے اقرار کرے تو وہ اسکے آقا کا مال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کا مال میرے ذمے ہے پھر ایسا مال بیان کرے جو ملکیت میں آسکتا ہو تو وہ قبول کیا جائیگا اگرچہ کم ہو اور بیان نکرے تو قید کیا جائیگا۔ اگر لکھے الف درہم پھر الف کی جو تفسیر کرے قبول کی جائے گی (جیسے کہے ہزار روپیہ) اگر لکھے الف وثلثة دراھم یا لکھے مائة وعشرون درھما تو کل درہم ہیں (اس لئے کہ لفظ اخیر کی تمیز سبکو شامل ہے) اگر کہے کذا درھما تو وہ بیس درہم ہیں (اس لئے کہ اقل عدد معرف جن کی تمیز منصوب ہو وہ عشرین ہے) اگر کہے کذا درھم تو وہ سو ہیں (اس لئے کہ کم سے کم وہ عدد جسکی تمیز مفرد مجرور ہو وہ مائة ہے) اگر کہے کذا کذا درھما تو وہ گیارہ ہیں اور اگر کہے کذا وکذا درھما تو وہ اکیس ہیں یہ تقریر اس وقت ہے کہ اقرار کرنیوالا عربیت سے واقف ہو ورنہ خود وہ تعداد بیان کرے اگر کہے کہ ایک سو میرے ذمے ہیں اتنی مدت پر

تفسیرہ ولو اقر بالمظروف لم یدخل الظرف ولو قال قفیز حنطۃ بل قفیز
شعیر لزمہ قفیزان ولو قال قفیز حنطۃ بل قفیزان لزمہ اثنان ولو قال
اذا جاء راس الشہر فلہ علی الف او بالعکس لزمہ بخلاف ان قدم زید
ولو ابہم الجمع حمل علی اقلہ ولو ابہم المقر لہ الزم البیان فان عین قبل ولو ادعاہا
الآخر کانا خصمین ولہ الیمین علی عدم العلم ولو ابہم المقر بہ ثم عین فانکر المقر لہ
انتزع عنہ الحاکم او اقر بہ فی یدہ بعد یمینہ ولو انکر المقر لہ بالعبد قال الشیخ
یعتق وفیہ نظر ولو ادعی المواطاۃ علی الاشہاد کان لہ الاحلاف مسائل الاولی

یا کہے شراب کی قیمت ہے یا کہے کہ ایسے مال کی قیمت ہے جسپر میرا قبضہ نہین ہوا یا کہے
کہ مین نے بیع فسخ کردی تھی اس صورتمین نقصان اٹھانیوالے کا (یعنی مقرلہ) کا قول باقسم
معتبر ہے اگر اقرار کے بعد استثنا کرے تو بعد استثنا جو باقی رہا اسکا حکم ہوگا خواہ استثنائے
متصل ہو یا منفصل اگر منفصل ہو تو اسکی قیمت کے موافق ساقط ہوگا اگر کہے عشرۃ الا ثلثۃ
الا ثلثۃ تو چار لازم ہونگے اگر کہے کہ درہم و درہم الا درہما تو یہہ استثنا باطل ہے
اگر کہے عشرۃ الا خمسۃ الا ثلثۃ تو آٹھ لازم ہین اگر کہے عشرۃ ینقص واحد تو مقبول ہوگا
اگر کہے یہہ مال فلان کا ہے بلکہ فلان کا تو وہ مال شخص اول کو دے اور دوسرے کو اسکی قیمت
دے روپے اشرفی بیچنا اور تولنے ناپنے مین بستی کا اعتبار ہوگا۔ اگر کسی بستی مین وزن
وغیرہ کئی طرح کے ہون تو مقر کے بیان کا اعتبار ہوگا۔ اگر مظروف کا اقرار کرے تو ظرف
داخل نہین اگر کہے کہ ایک پیمانہ گیہون ہین بلکہ ایک پیمانہ جو۔ تو دو نون لازم ہونگے
اگر کہے ایک پیمانہ گیہون بلکہ دو پیمانے تو دو لازم ہین۔ اگر کہے کہ جب مہینا شروع
ہو تو فلان شخص کے مجہپر ہزار ہین یا برعکس کہے (یعنی مجہپر ہزار ہین اگر مہینا

يشترط في الاقرار بالولد امكان البنوة والجهالة وعدم المنازع ولا يشترط
تصديق الصغير ولا يلتفت الى انكاره بعد البلوغ ويشترط في الكبير و
في غير الولد مع تصديق غير الولد ولا وارث يتوارثان ولا يتعدى
التوارث الى غيرهما ولو كان له ورثة مشهورون لم يقبل في النسب
الثانية لو اقر الوارث باولى منه دفع ما في يده اليه ولو كان مساويا
دفع بنسبة نصيبه من الاصل ولو اقر باثنين فتناكرا لم يلتفت الى تناكرهما
ولو اقر باولى منه ثم باولى من المقر له فان صدقه دفع الى الثالث والا الى

شروع ہونگی) لازم ہونگے۔ بخلاف اس کے کہ اگر کہے اگر زید آئے (تو مجھپر ہزار ہین) اگر
جمع کو مبہم بیان کرے تو کم پر حمل ہوگا (جیسے عربی مین کہے دراہم تو تین مراد ہونگے اگر
اردو مین کہے اشرفیان تو دو لازم ہونگے) اگر مقر لہ کو چھپائے تو ظاہر کرنا لازم ہوگا
پس جب کسیکو مقرر کردے تو مان لیا جائے اگر دوسرا شخص دعوے کرے تو دو مدعی
ہوجائینگے اور مقر عدم علم پر قسم کھائیگا۔ اور جس چیز کا اقرار کیا ہے اسے مبہم رکھے پھر ظاہر
کردے اور مقر لہ اسکا انکار کرے تو حاکم کو جایز ہے کہ وہ چیز اپنے پاس رکھے یا قسم لیکر مقر کے
پاس ہی رہنے دی اگر مقر لہ غلام کا انکار کرے تو شیخ ابو جعفر طوسی رح نے فرمایا ہے کہ وہ غلام
آزاد کیا جائے۔ یہہ مسئلہ غور طلب ہے اگر (کسی شئے کو بیچکر قیمت لینے کا اقرار کرکے)
دعوے کرے کہ موافقت اور عادت سے اقرار کیا تہا در حقیقت نہین لی ہے تو اسے
پہونچتا ہے کہ مشتری سے قسم لے **یہان مسائل** ہین پہلا مسئلہ فرزند کے اقرار مین
شرط ہے کہ ابنیت ممکن ہو اور وہ مجہول النسب ہو اور کوئی اس پر نزاع کرنیوالا نہو
اگر وہ نابالغ ہو تو اس کی تصدیق ضرور نہین۔ بلوغ کے بعد اس کے انکار کا اعتبار نہین

الثانی و یعزم للثالث و لو اقر الولد بالخ ثم اقر بثالث و انکر الثالث الثانی کان للثالث النصف وللثانی السدس و للاول الثلث و لو کان معلوم النسب ثم یلتفت الی انکاره **الثالثة** یثبت النسب بشهادة عدلین لا برجل و امراتین ولا برجل و یمین و لو شهد الاخوان بابن للمیت و کانا عدلین کان اولی منهما و یثبت النسب و لو کانا فاسقین یثبت المیراث دون النسب **الفصل السابع** فی الوکالة و لا بد فیها من الایجاب و القبول و ان کان فعلا او متاخرا و التنجیز وهی جایزة من الطرفین و لو عزله الموکل بطل التصرف مع علمه

اگر وہ بالغ ہو اس کی تصدیق ضرور ہے۔ فرزند کے سوائے اور اقربا کے اقرار مین بھی ضرور ہے کہ وہ تصدیق کرین جب (کوئی شخص بغیر فرزندی کے کسیکی اور قرابت کا اقرار کرے اور وہ) غیر فرزند قرابت کی تصدیق کرے اور دوسرا وارث نہو تو دونون باہم وارث ہونگے مگر یہہ توارث ان دونون کے سوا اور ونکیطرف نہ پھیلیگا۔ اگر (مقر کے) ورثہ مشہور ہون تو پھر نسب مین اقرار مقبول نہین **دوسرا مسئلہ** اگر وارث اقرار کرے کہ فلان مجھسے اولی ہے تو جو اسکو (میراث مین ملا ہے) وہ اس اولی کو دیا جائیگا اگر مقر لہ مساوی ہو تو اس کے حصے کے موافق اسے بھی اصل ترکے سے دیا جائے۔ اگر ایک شخص وارث دوسرے دو وارثونکا اقرار کرے اور وہ دو آپسمین ایک دوسرے کا انکار کرین تو وہ انکار معتبر نہین۔ اگر کوئی اپنے سے اولی کا اقرار کرے پھر اس سے اولی کا اقرار کرے پس اگر دوسرا اسکی تصدیق کرے تو کل مال اس تیسرے کو دین ورنہ دوسرے کو دین اور تیسرے کو مقر (اپنی ذات سے) تاوان دیگا۔ اگر کسیکا فرزند دوسرے فرزند کا اقرار کرے پھر یہہ دونون تیسرے کا

بالعزل وتبطل بالموت والجنون والاغماء وتلف متعلقها وفعل الموکل وتصح فیما لا یتعلق غرض الشارع بایقاعه مباشرۃ ولا یتعدی الوکیل الماذون الا فی تخصیص السوق ولو عمم التصرف صح مع المصلحۃ الا فی الاقرار والا طلاق ویقتضی البیع حالا بثمن المثل بنقد البلد وابتیاع الصحیح وتسلیم المبیع فی البیع وتسلیم الثمن فی الشراء والرد بالعیب ولا یقتضی وکالۃ الحکومۃ القبض ویشترط اهلیۃ التصرف فیهما والحریۃ ولو وکل العبد او وکل باذن مولاہ صح ولا یوکل الوکیل بغیر اذنه وللحاکم التوکیل عن السفهاء والبله ویتحی

اقرار کرین - اور تیسرا دوسرے کا انکار کرے تو تیسرے کو نصف مال ملیگا اور دوسرے کو چھٹا حصہ اور پہلے کو تیسرا حصہ - اگر دونون معلوم النسب ہون تو تیسرے کے انکار کا اعتبار نہین **تیسرا مسئلہ** دو مرد عادل کی گواہی سے نسب ثابت ہوتا ہے - نہ ایک مرد اور دو عورتون سے اور نہ ایک مرد اور قسم سے - اگر (میت کے) دو بھائی گواہی دین کہ میت کا ایک فرزند ہے اور وہ دونون عادل ہون تو وہ فرزند (میراث مین) ان دونون سے اولے ہے اور اسکا نسب بھی ثابت ہوگا اگر فاسق ہون تو وہ فرزند فقط میراث لیگا اسکا نسب ثابت نہوگا **ساتوین فصل** وکالت کے بیان مین ہے - وکالت مین ایجاب قبول شرط ہے ہرچند قبول فعلی ہو - (یعنے کام شروع کردے) یا قبول دیر سے ہو - اور جاری کرنا بھی شرط ہے (یعنے وکالت کو کسی امر متوقع پر مشروط نہ کرے) یہہ عقد (یعنے معاملہ وکالت) دونون طرف سے بطور جواز کے ہے (یعنے وکیل و موکل ہر ایک فسخ کرسکتا ہے) اگر وکیل کو موکل معزول کردے تو پھر وکیل کا تصرف باطل ہے بشرطیکہ معزولی سے وکیل واقف ہو - موت اور جنون اور بیہوشی سے وکالت باطل ہوتی ہے اور وکالت کے متعلق شے تلف ہونیسے

لذوی المروات التوکیل ولا توکل لذمی علی مسلم ولا یضمن الوکیل الا بتعد او تفریط ولا تبطل وکالته به والقول قوله مع الیمین وعدم البینة فی عدمه وفی العزل والعلم به والتلف والتصرف وفی الرد قولان والقول قول منکر الوکالة وقول الموکل لو ادعی الوکیل الاذن فی البیع بثمن معین فان وجدت العین استعیدت وان فقدت او تعذرت فالمثل او القیمة ان لم یکن مثلیا ولو زوجه فانکر الموکل الوکالة حلف وعلی الوکیل المهر وقیل نصفه ویجب علی الموکل طلاقها مع کذبه ولو وکل اثنین لم یکن لاحدهما الانفراد بالتصرف الا ان یاذن لهما ولا یثبت بشاهد بن عدلین ولو اخر الوکیل

(جیسے کسی عورت سے نکاح کرنے وکیل کیا اور وہ عورت مرگئی) اور موکل خود وہ کام کرنے سے بھی وکالت باطل ہوتی ہے۔ ایسے جملہ امور مین وکالت صحیح ہے جنمین اپنی ذات سے بجا لانیکا حکم شارع سے نہو۔ اجازت سے زیادہ وکیل کام نہین کرسکتا مگر بازار کی تخصیص مین (جیسے موکل کہے کہ یہہ شئے اتنی قیمت پر فلان بازار مین فروخت کر وکیل اتنی قیمت پر دوسرے بازار مین بیچسکتا ہے) اگر موکل وکیل کے تصرف کو عام کردے تو بامصلحت صحیح ہے۔ مگر اقرار مین (صحیح نہین) بیع کی وکالت مین کچھہ شرط نکرے تو اس امر کی مقتضی ہے کہ قیمت مثل سے اور سکہ بلد سے نقد بیچے۔ اور درست چیز مول لے۔ بیع مین بیچی ہوئی شئے مشتری کو تسلیم کردے اور خرید مین قیمت (بایع کو تسلیم کرے) اور عیب دار ہو تو پھیر دے۔ کسی جاے کی حکومت کی وکالت اس امر کی مقتضی نہین کہ اس پر قبضہ کرے موکل اور وکیل مین تصرف کی اہلیت (یعنی مکلف ہونا اور آزاد ہونا شرط ہے۔ اگر غلام مولی کی اجازت سے وکیل ہو یا وکیل کرے تو صحیح ہے موکل کی بے اجازت وکیل کسی دوسرے کو وکیل نہین کرسکتا۔ حاکم (شرع) کو جایز ہے کہ سفیہون اور احمقون کی طرف سے وکیل کرے اور جو صاحبان مروت (یعنے اشراف قوم) ہین

التسليم مع القدرة والمطالبة ضمن۔

كتاب الهبات

وتوابعها وفيه فصول **الفصل الاول** في الهبة

انما تصح في الاعيان المملوكة وان كانت مشاعة بايجاب وقبول وقبض من المكلف الحر ولو هبه ما في ذمته كان ابراء ويشترط في القبض اذن الواهب الا ان يهبه ما في يده وللاب والجد ولاية القبول والقبض عن الصغير والمجنون وليس له الرجوع بعد الاقباض ان كانت لذي الرحم او بعد التلف او التعويض وفي التصرف خلاف وقيل الزوجان كالرحم وله الرجوع في غير ذلك فان عاب فلا ارش

نہین سنتے ہے کہ اپنے (کاروبار مین) وکیل کرین مسلمان مدعی علیہ ہو تو مدعی کے طرف سے کافر ذمی وکیل نہین ہو سکتا۔ اور وکیل بغیر تعدی یا تفریط ضامن نہین۔ وکالت تعدی و تفریط سے باطل نہین ہوتی تفریط نکرنیمین وکیل کا قول باقسم معتبر ہے تسلیم بینہ نہو۔ اور معزولی مین اور اسکی اطلاع مین اور تلف ہونیمین اور تصرف مین بھی وکیل کا قول (باقسم و عدم بینہ) مقبول ہے (موکل کو مال) پہیر دینے مین (تنازع ہو تو) (اس کے حکم مین) دو قول ہین منکر وکالت کا قول (انکار وکالت مین) مسموع ہے اگر وکیل دعوے کرے کہ بیع کی اجازت بقیمت معین موکل نے دی ہے اس صورت مین موکل کا قول معتبر ہے پس اگر عین مال موجود ہو تو (وکیل سے) پہیر لے اگر مفقود ہو یا پہیرنا متعذر ہو تو ولیسی ہی دوسری شے لے اگر وہ شے مثلی نہو تو قیمت لے۔ اگر وکیل موکل کو [illegible] ادعا کرے پہر موکل وکیل کرنیکا انکار کرے تو موکل کو قسم کھلاوین اور وکیل سے مہر لیوین۔ بعض نے آدہا مہر لکھا ہے اور حقیقت مین موکل جہوٹا ہو تو اسے طلاق دینا واجب ہے۔ اگر ایک شخص دو وکیل کرے تو دونو نمین کوئی تنہا تصرف نہین کر سکتا ہان موکل اجازت دے تو کر سکتا ہے۔ بغیر دو گواہ

وان زادت زیادۃ متصلۃ تبعت والا فللموھوب لہ **مسائل الاولی** لا یجوز الرجوع فی الصدقۃ بعد الانقباض ان کانت علی الاجنبی ولو قبضھا من غیر اذن المالک لم ینتقل الیہ **الثانیۃ** لابد فی الصدقۃ من نیۃ القربۃ **الثالثۃ** یجوز الصدقۃ علی الذمی وان کان اجنبیا **الرابعۃ** صدقۃ السر افضل الا مع التھمۃ **الفصل الثانی** فی الوقف وصریح الفاظہ وقفت والباقی بقرینۃ وشرطہ القبول والتقرب والانقباض ویتوطا لولی القبض عن الطفل والناظر فی المصالح القبض عنھا والتنجیز والدوام واخراجہ عن نفسہ ولو شرط عودہ

عادل کے وکالت ثابت نہیں ہوتی۔ وکیل با امان باوجود طلب تسلیم کرنے میں دیر کرے تو ضامن ہے **کتاب ہبہ و توابع ہبہ** اسمین کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل** ہبہ کے بیان میں ہے محض اشیای مملوکہ میں ہبہ صحیح ہے اگرچہ ان اشیا کی ملک بطور شاع ہو اور ایجاب و قبول اور قبضہ مکلف آزاد سے شرط ہے۔ اگر کسی غیر کوئی شئ ہو اور مالک سے ہبہ کر دے تو وہ ابرا ہے قبضے میں واہب کی اجازت ضرور ہے۔ ہان پہلے ہی سے کسیکے قبضہ میں کوئی شئے ہو پھر وہ اسے ہبہ ہو جائے (تو اجازت کی ضرورت نہیں) باپ دادا کو بچے اور دیوانے کی طرف سے قبول اور قبضہ کے لئے ولایت حاصل ہے۔ اگر ذوی الارحام کو ہبہ کرے یا شئے موہوبہ تلف ہو جائے یا ہبہ بالمعاوضہ ہو تو قبضے کے بعد پھیر نہیں سکتا۔ تصرف میں اختلاف ہے۔ بعض علما کہتے ہیں کہ زوجہ و شوہر بھی مثل ذی رحم کے ہیں ان صورتوں کے سوای پھیر لینا جائز ہے (الصورت) اس شئے میں کچھ عیب نکلا ہو تو تاوان نہیں لے سکتا اگر کچھ زیادتی ہو گئی ہو اور وہ متصلہ ہو تو اس شئے کے ساتھ ہے ورنہ موہوب الیہ لیگا **چار مسایل** ہیں پہلا مسئلہ صدقہ قبضہ کے بعد پھیر لینا جائز نہیں ہر چند اجنبی کو دے۔ اگر کوئی مالک کی بے اجازت صدقے پر قبضہ

صار حبسا ولو جعله الى امد ولم ينقرض غالبا رجع الى ورثة الواقف وان يكون
عينا مملوكة ينتفع بها مع بقائها وان كانت مشاعة وجواز تصرف الواقف ووجود
الموقوف [illegible] الوقف على الموقوف عليه وله جعل
النظر لنفسه وان اطلق كان لا رباب [illegible] لو وقف على المعدوم تبعا للموجود وكبر
او وقف على البر الى الفقراء ووجه الى القرب ولو وقف المسلم على البيع والكنائس
بطل بخلاف الكافر ويبطل على الحربي وان كان رحما لا الذمي وان كان اجنبيا
ويصرف وقف المسلم على الفقراء الى المسلمين والكافر الى فقراء ملته وعلى المسلمين

کرے تو وہ مالک نہو گا دوسرا مسئلہ صدقے مین قربت کی نیت ضرور ہے تیسرا مسئلہ ذمی کو
صدقہ دینا جایز ہے ہر چند اجنبی ہو- چوتھا مسئلہ صدقہ چھپاکے دینا بہتر ہے ہان (بخل کی تہمت
کا خوف ہو تو علانیہ دے دوسری فصل وقف کے بیان مین ہے اس کے لیے صریح لفظ- وقفت ہے-
(یعنے مین نے وقف کیا) باقی قرینے کے ساتھ ہین- وقف مین قبول اور نسبت قربت اور قبضہ لازم نا
شرط ہے- بچے کی طرف سے ولی قبضہ کریگا نیک کامونکا جو ناظر ہے اُن کامون کے لئے قبضہ کرسکتا ہے
اور جاری کرنا (یعنے اسے کسی متوقع امر سے مشروط نکرنا) اور ہمیشہ کے لئے وقف کرنا اور شئے موقوفہ کو
اپنی ذات سے خارج کرنا بھی شرط ہے- اگر اپنی طرف پھر عود کرنے کی شرط کرے تو (ایسے وقف کو) حبس
کہتے ہین اگر (ایک شخص کی) انتہائے عمر تک یا ایک شخص کے لئے (چند پشتون تک مثلا) وقف
کرے کہ آخر پہ مدت غالبا تمام ہونے والی ہے تو پھر واقف کے ورثہ کی طرف وہ شئے عود کریگی
اور (ضرور ہے کہ) وہ شئے ایسی مملوکہ ہو کہ اسکی باقی رہنے پر فائدہ اٹھائین اگرچہ بطور شاع کے ہو
(یعنے مشترک) اور واقف جایز التصرف ہو اور موقوف علیہ موجود ہو اور ملکیت کی لیاقت
رکھتا ہو اور شئے موقوفہ کی منفعت موقوف علیہ پر مباح ہو (یہان شرطین تمام ہوئین) جانیے

الى المصلي الى القبلة وعلى المؤمنين او الامامية الى الاثنا عشرية وكذا
كل منسوب الى من انتسب اليه ولو نسب الى اب كان لمن انتسب اليه بالابناء
وفي البنات قولان ولو شرك استوى الذكور والاناث ما لم يفضل والقوم اهل لغته
والعشيرة الاقربون في النسب والجار لمن يلي داره الى اربعين ذراعا وفي سبيل الله
كل ما يتقرب به الى الله ... والاعلون والادنون ولا يتتبع كل فقير في الوقف على
الفقراء بل يعطى اهل البلد منهم ومن حضرهم ولو صار منهم جاز له
له ان ياخذ منه **مسائل الاولى** اذا بطلت المصلحة الموقوف عليها

کرشئے موقوف پر خود ناظر رہے۔ اگر وقف مطلق ہو (یعنے اپنی دیکھبھال کی شرط نکرے) تو موقوف
علیہم ناظر رہینگے۔ موجود کے ضمن مین معدوم پر وقف کرنا صحیح ہے (جیسے زید اور اسکی اولاد پر
وقف کرے جو ابھی پیدا نہوئی ہو) اگر نیک کام پر وقف کرے تو وہ شئے فقرا مین اور ان کامون مین
جو خدا تعالی کی قربت کے ہون صرف ہوگی اگر مسلمان کفار کی عبادت خانون پر وقف کرے تو باطل
ہے بخلاف کافر کے۔ کافر حربی پر وقف باطل ہے اگرچہ قرابت دار ہو اور ذمی پر صحیح ہے
اگرچہ غیر ہو۔ اگر مسلمان۔ فقرا پر وقف کرے تو وہ فقرائے مسلمین مین صرف ہوگی۔ اور
وقف کافر فقرائے کفار پر ہے۔ اگر کوئی مسلمانون پر وقف کرے تو کل وہ لوگ مراد ہونگے جو قبلہ
کیطرف نماز پڑھتے ہون۔ اور مومنین پر یا امامیہ پر وقف کرے تو اثنا عشری کی طرف رجوع
ہوگا اسیطرح ہر منسوب اسکیطرف ہے جسکی طرف اس کی نسبت ہو۔ اگر کسیکو باپ کیطرف
نسبت دیجاے (جیسے بنی ہاشم) تو کل وہ لوگ ہین جو لڑکونکی جانب سے اس کی طرف
منسوب ہون۔ لڑکیون کی طرف کے منسوب ہونیمین دو قول ہین اگر واقف سبکو شریک
کرے تو مرد اور عورتین برابر ہین جبتک کہ کسیکو فضیلت ندے۔ قوم سے مراد اس کا اہل زبان

صرف الی البر **الثانیة** لو شرط ادخال من یوجد مع الموجود صح ولو اطلق وانقرض
لم یصح ولو شرط نقله بالکلیة او اخراج من یرید بطل الوقف **الثالثة** نفقة
المملوک علی الموقوف علیه ولو اقعد العتق وکان نفقته علی نفسه ولو جنی الموقوف
لم یبطل الوقف الا بقتله قصاصا ولو جنی علیه کانت القیمة للموقوف علیه **الرابعة**
لو وقف علی اولاد اولاده اشترک اولاد البنین والبنات والذکور والاناث
ولو قال من انتسب الی منهم لاولاد البنین خاصة علی قول **الخامسة** کل
ما یشترطه الواقف من الاشیاء السائغة لازم **السادسة** یفتقر المسلمون

ابن اور عشیرت سے اقربائے نسبی۔ ہمسائے سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کا گھر چالیس ہاتھ تک ہو
راہ خدا سے مراد ہر وہ کام ہے جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا جائے موالی پر وقف کرے تو
ان سے مراد واقف کے سردار اور واقف کے غلام ہیں یعنی جس نے اسے آزاد کیا ہے اور اس نے جس کو آزاد
کیا ہو فقراء میں کل فقیر شامل نہیں بلکہ اسی بستی کے فقیر ہیں اور وہ فقیر جو اس بستی میں آ کے خود وقف
کرنے والا فقیر ہو جائے تو جائز ہے کہ ان کے ساتھ وہ بھی لے یہاں مسائل ہیں **پہلا مسئلہ** جس نیک
کام کے واسطے وقف کرے وہ کام نہ رہے تو اور نیک کاموں میں وہ شے صرف ہوگی **دوسرا مسئلہ**
شخص موجود پر وقف کرتے تو وقت شرط کرے کہ اور کوئی ہو تو وہ بھی شریک کیا جائیگا تو صحیح ہے۔ اگر
بے شرط کے وقف کرے اور قبضہ بھی کرا دے تو (پھر دوسرے کو داخل کرنا) صحیح نہیں اگر شرط کرے کہ اگر کوئی
ملے تو بالکل اسکی طرف منتقل کر دونگا یا جسے چاہونگا اخراج کرونگا تو وقف باطل ہے **تیسرا مسئلہ**
مملوک (موقوف) کا نفقہ موقوف علیہ پر ہے اگر وہ زمین گیر ہو جائے تو آزاد ہو جائیگا پھر اسکا
نفقہ اس کی ذات پر ہوگا اگر (غلام) موقوف کسی کو زخمی کرے تو وقف باطل نہیں ہوتا ہاں اس کو
قصاص میں قتل کریں تو باطل ہوگا۔ اگر اسے کوئی زخمی کرے تو زخم کا خون بہا موقوف علیہ

والعمرى الى ايجاب وقبول وقبض وليست ناقلة فان عين مدة لزمت ولو مات المالك قبلها ولكن لو قال له عمرك فان مات الساكن بطلت ولو قال مدة حيوتى بطلت بموته ولو مات الساكن قبله انتقل حق الى ورثته مدة حيوته ولو لم يعين كان للمالك اخراجه متى شاء ولو باع المسكن لم يبطل السكنى وللساكن ان يسكن بنفسه ومن جرت عادته به كالولد والزوجة والمملوك والخادم وليس له اسكان غيره بدون اذن المالك ولا اجارته وكل ما يصح وقفه يصح اعماره كالملك والعبد والاثاث ولو حبس فرسه او غلامه فى خدمة بيوت العبادة او فى سبيل الله لزم ما دامت

ایسا چوتھا مسئلہ اگر اپنی اولاد کی اولاد پر وقف کرے تو اسمین لڑکون اور لڑکیون کی اولاد لڑکے اور لڑکیان سب شریک ہین - اگر کہے کہ یہ وقف انپر ہے جو میری طرف منتسب ہین تو ایک قول کے موافق اس سے مراد خاص لڑکون کی اولاد ہے (یہ اختلافی مسئلہ ہے) پانچوان مسئلہ وقف کرنیوالا اجر اجر جائز کی شرط کرے وہ لازم ہوگی چھٹا مسئلہ سکنی (یعنے کسیکو رہنے کے لئے مکان دینے) مین اور عمرے (یعنے عمر بھر کسیکو کوئی شئے دینے) ہمن ایجاب وقبول اور قبضہ ضرور ہے) (ان چیزون کی) ملک مالک سے منتقل نہین ہوتی - اگر ایک مدت مقرر کرے تو لازم ہوگی اگرچہ اس سے پہلے مالک مرجائے اور اگر کہے تیری عمر بھر تو اسکا بھی یہی حکم ہے (مگر اس صورتمین) لینے والا مرے تو یہ معاملہ باطل ہوگا - اگر کہے میری عمر بھر تو مالک کے مرنے سے یہ معاملہ باطل ہوگا (اور مالک مکان کے ورثہ کیطرف منتقل ہوگا) (اس صورتمین) رہنے والا مالک سے پہلے مرے تو مالک کی زندگی تک اس کے ورثہ رہینگے - اگر مدت مقرر نہو تو مالک جب چاہے اخراج کرسکتا ہے - اگر مالک اس مکان کو بیچے تو سکنی باطل نہین ہوتا - ساکن کو جائز ہے کہ خود رہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ رہا کرتے ہین

العین باقیة **الفصل الثالث فی الوصایا** وهی واجبة ولابد فیها
من ایجاب وقبول وتکفی الاشارة والکتابة مع قرینة الارادة والتعذر
الفظا ولایجب العمل بما یوجد بخطه وانما تقع فی السائغ فلو اوصی المسلم ببناء
کنیسة لم تصح وله الرجوع فیها ویشترط صحة تصرف الموصی ووجود الموصی له و
التکلیف والاسلام فی الوصی والملك فی الموصی به ولو جرح نفسه بالمهلك ثم اوصی
لم تصح ولو تقدمت الوصیة صحت وتصح الوصیة للحمل بشرط وقوعه حیا وللذمی دون
الحربی ولمملوکه وام ولده ومدبره ومکاتبه لا لمملوك الغیر وللمکاتب فیما

جیسے اولاد اور زوجہ اور مملوک اور خادم۔ ہاں غیر کو مالک کی بے اجازت نہیں کہسکتا
اور نہ اجارہ دیسکتا ہے جس چیز کا وقف صحیح ہے اسکا عمری بھی صحیح ہے جیسے ملک (یعنے
زمین وغیرہ) اور غلام اور اسباب۔ اگر گھوڑے یا غلام کو خانہاے عبادت کی خدمت کیلیے
یا راہ خدا میں مقرر کرے تو لازم ہوگا جب تک عین مال باقی رہے **تیسری فصل** وصیت کے
بیان میں ہے وصیت کرنا واجب ہے اور اسمین ایجاب وقبول ضروری۔ اشارہ اور لکھنا کافی
ہے بشرطیکہ قرینے سے ارادہ پایا جائے اور زبان سے کہنا متعذر ہو۔ اگر کسی کے خط سے
کچھ لکھا ہوا ملے تو اس پر عمل واجب نہیں۔ بغیر امور مباح کے وصیت صحیح نہیں۔ پس اگر
مسلمان کنیسہ بنانیکی وصیت کرے تو باطل ہے۔ موصی کو وصیت سے پلٹ جانا بھی جایز ہے
اور شرط ہے کہ جس مال مین وصیت کرتا ہے اسمین) موصی کا تصرف صحیح ہو اور جس کے
لیے وصیت کرتا ہے وہ موجود ہو۔ وصی مسلمان اور بالغ وعاقل ہو۔ جس شے پر
وصیت کرتا ہے وہ (موصی کی) ملک ہو اگر اپنے پر آپ مہلک زخم لگائے بعد وصیت
کرے تو صحیح نہیں۔ ہاں پہلے وصیت کرے (اور بعد مارے) تو صحیح ہے حمل کیلیے

تحریر فان کان ما اوصی به مملوکه بقدر قیمته عتق ولا شئی له ولو زاد عتق ونفاضل وان نقص استسعی فیه وام الولد کذلک لامن نصیب الولد ولو اوصی بان یعتق وعلیه دین قدم الدین ولو حرر عتق ثم اذا کانت قیمته ضعف الدین ویسعی للدیان فی نصف قیمته وللورثة فی الثلث ولو اوصی للذکور والاناث تساووا الا مع التفضیل وکذا الاعمام والاخوال ولو اوصی لقرابته فهم المعروفون بنسبه والعشیرة والجیران وابن السبیل والبر والفقراء کالوقف ولو مات الموصی له قبله ولم یرجع کانت لورثته وان لم یکن له وارث فلورثة الموصی وتقع الوصیة

وصیت کرنا صحیح ہے بشرطیکہ وہ زندہ پیدا ہو۔ ذمی کے واسطے بھی وصیت ہوسکتی ہے۔ کافر حربی کے لئے نہیں ہوسکتی۔ اپنے غلام وکنیز اور ام ولد اور مدبر ومکاتب کے واسطے بھی وصیت صحیح ہے (ام ولد وہ کنیز ہے جو آقا سے فرزند رکھتی ہو اور مدبر وہ مملوک ہے جس کے آقا نے اپنی موت پر اس کی آزادی مقرر کی ہو اور مکاتب وہ مملوک ہے جس کے آقا نے مقرر کیا ہو کہ اسقدر روپیہ ادا کرے تو آزاد ہے) مملوک غیر کے لئے وصیت صحیح نہیں ہاں مکاتب غیر کے لئے اگر کچھ وہ آزاد ہو تو اسمین وصیت ہوسکتی ہے۔ اپنے مملوک کے لئے جتنے مال کی وصیت کی ہے وہ اس کی قیمت کے برابر ہو تو اس مین وہ آزاد ہو گا اور کچھ اسے نہ ملیگا ہاں اگر مال وصیت زیادہ ہو تو جو بچے وہ اسے ملیگا اگر کم ہو تو باقی کے لئے محنت کرکے آزاد ہو گا۔ ام ولد کا بھی یہی حکم ہے (کہ درصورت وصیت مین آزاد ہو گی) نہ اپنے بیٹے کے حصے مین (یہہ اس وقت ہے کہ ام ولد کے لئے آقا نے کچھ مال دینے کی وصیت کی ہو ورنہ بیٹے کے حصے مین اگر آزاد ہوگی) اگر (مملوک کو) آزاد کرنے کی وصیت کرے اور موصی قرضدار ہو تو قرض مقدم ہے اگر کوئی اپنی بیماری مین (مملوک کو) آزاد کرے تو صحیح ہے بشرطیکہ

بالحمل ویستحب الوصیة للقریب وان کان وارثا واذا اوصی الی عدل ففسق بطلت وبصح ان یوصی الی المراءة والصبی بشرط انضمامه الی الکامل والی المملوك باذن مولاه فیمضی الکامل الوصیة الی ان یبلغ الصبی ثم یشترکان ولا ینقض بعد بلوغه ما تقدم مما هو سائغ ولو اوصی الکافر الی مثله صح ولو اوصی الی اثنین وشرط الاجتماع او اطلق فلیس لاحدهما الانفراد ویجبرهما الحاکم علی الاجتماع لو تشاحا فان تعذر استبدل ولو عجز احدهما ضم الیه ولو شرط الانفراد جاز تصرف کل واحد منهما ویجوز الاقتسام واذا بلغ الموصی رد الموصی الیه

اس کی قیمت قرض سے مضاعف ہو اور اس کے سوا سے کچھ مال نہو پس وہ مملوک آدھی قیمت میں قرضخواہوں کے لئے سعی (یعنے مزدوری) کریگا اور ثلث قیمت میں ورثہ کے لئے (اور باقی سدس میں آزاد ہوگا) مردوں اور عورتوں کے لئے وصیت ہے تو دونوں برابر ہیں مگر یہہ کہ خود کسی کے لئے زیادہ مقرر کرے اسیطرح چچا پھپھی اور ماموں خالا کا حکم ہے۔ اگر اقربا کے لئے وصیت کرے تو اس سے اشہر یہ ہے مشہور نسبی مراد ہیں اور عشیرہ اور ہمسایہ اور راہ خدا اور کار نیک اور رقاب سے وہی مراد ہیں جو وقف میں بیان ہوئے۔ اگر موصی سے پہلے موصی لہ مر جائے تو موصی لہ کے ورثہ وہ مال لینگے بشرطیکہ موصی وصیت سے نہ پھرے۔ اگر موصی لہ کے ورثہ نہوں تو موصی کے ورثہ لیں۔ حمل پر وصیت صحیح ہے (یعنی حمل کو موصی بہ قرار دیسکتا ہے) اقربا کے لئے وصیت کرنا سنت ہے اگرچہ وہ وارث ہوں (پس وہ میراث جدا لینگے اور مال وصیت جدا) اگر کسی عادل کو وصیت کرے بعد وہ فاسق ہو جائے تو وصیت باطل ہوگی۔ عورت کو وصی بنانا صحیح ہے بچے کو بھی وصی کرسکتا ہے بشرطیکہ دوسرے کامل (یعنے بالغ و عاقل) کو اس کے ساتھہ شریک کرے

صح ولو ود الا فلا ولو خان استبدل به الحاكم ولا يضمن الوصي الا في الشرط
وله ان يستوفي دينه او يقترض مع الملاءة او يقوم على نفسه
ويأخذ اجر مثله مع حاجته وان يوصي مع الاذن لا بدونه ولا يتعدى الماذون
ويتولى الحاكم من لا وصي له ويمضي الوصية بالثلث فما دون ولو زادت وقف
الزائد على اجازة الورثة ولو اجاز بعض مضى في قدر حصته ولو اجاز قبل الموت
صح ويملك الموصى به بعد الموت والقبول ويقدم الواجب من الاصل والباقي من
الثلث ويبدأ بالاول فالاول في غير الواجب ولو جمع تساووا في الثلث ولو

مملوک کو وصی کرنا اس کے آقا کی اجازت سے صحیح ہے۔ بچہ (جو وصی ہے) بالغ ہونے تک
شخص کامل (جو اسکا نائب ہے) وصیت جاری رکھے۔ پھر دونوں شریک ہو جائیں۔
جس امر جائز کو شخص کامل بجا لایا ہے وہ بچہ بالغ ہو کر نہیں توڑ سکتا۔ کافر کو کافر وصی کرے تو
صحیح ہے۔ اگر کوئی دو شخصوں کو وصی کرے اور دونوں کے اجتماع کو شرط کرے یا مطلق وصیت
کرے تو دونوں میں کسی کا تنہا کام کرنا جائز نہیں۔ دونوں نزاع کریں تو حاکم (شرع) دونوں پر
اتفاق کے لیے جبر کرے۔ اور اتفاق متعذر ہو تو کسی کو بدل دے۔ اگر کوئی عاجز ہو جائے تو
حاکم۔ عاجز کے عوض میں دوسرے کسی کو شریک کرے۔ اگر موصی تنہائی کو شرط کرے تو دونوں میں
سے ہر ایک کو (علیحدہ طور پر) تصرف جائز ہے اور آپس میں کام تقسیم کر لینا بھی جائز ہے
اگر موصی الیہ اسکا وصی ہونا وصیت کو رد کرے اور موصی کو اس کی خبر ہو تو صحیح ہے ورنہ صحیح
نہیں (جیسے قبل [illegible]) [illegible] تو حاکم [illegible] بدل [illegible] وصی
[illegible] نہیں [illegible] وصی کو جائز ہے کہ [illegible] اگر موصی کے ذمے ہو
ادا کرے۔ اگر [illegible] تو مال وصیت بطور قرض لے لے یا اس کی قیمت کر کے خود

بجزء فثالثه فالسبع والسهم الثمن والشيء السدس ولو اوصى بمثل نصيب احد الورثة
صحت من الثلث فان لم يزد [illegible] اجازوا كان الموصى له كاحدهم ولو وصى بمثل نصيب
ابنه وليس له سواه فعلى النصف ان اجازه والا فالثلث بدونها ولو كان له
ابنان فالثلث ولو اختلفوا على الاقل الا ان يعين الاكثر ولو نسي الوصي وجها
رجع ميراثا ويعمل بالاخير من المتضادين فان لم يتضادا اعمل بهما ولو قصر الثلث
بدأ بالاول فالاول وتثبت الوصية بالمال بشاهدين وبشاهد وامرأتين
وبشاهد ويمين واربع نساء [illegible] تقبل الواحدة في الربع والاثنتان في النصف

وہ مال صرف کرے۔ (بہر بوقت ضرورت ادا کرے) وصی کو ضرورت ہو تو اجرت
مثل لے سکتا ہے۔ موصی کی اجازت ہو تو وصی دوسرا وصی کر سکتا ہے اور نہین تو نہین
اور اجازت سے زیادہ کام نہین کر سکتا۔ جسکا کوئی وصی نہو حاکم شرع اسکا متولی ہے۔
ثلث مال یا اس سے کم مین وصیت جاری ہوگی۔ زیادہ وصیت کرے تو زیادتی ورثہ
کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر بعض ورثہ اجازت دے تو اس کے حصہ کے موافق
جاری ہوگی۔ اگر موصی کے موت سے پہلے ورثہ اجازت دین تو صحیح ہے (وصی موصی کی
موت اور قبول کے بعد مال کا مالک ہوگا۔ وصیت واجب کا بجالانا اصل مال سے
مقدم ہے (جیسے حج) اور باقی ثلث سے۔ غیر واجب مین جب پہلے وصیت کی ہو وہ پہلے
بجالائے اور بعد کی وصیت بعد۔ سب وصیتین ایک دفعہ کرے تو ثلث مین سب برابر ہین
اگر کوئی مال کے ایک جزء پر وصیت کرے تو اس سے مراد ساتوان حصہ ہے۔ اور سہم سے مراد آٹھوان
حصہ شئے سے مراد چھٹا حصہ۔ ایک وارث کے حصے کے برابر وصیت کرے تو ثلث مین صحیح
ہے۔ پس اگر وہ ثلث سے زیادہ نہو یا ورثہ (زیادتی مین) اجازت دین تو موصی لہ مثل ورثہ

ولا تثبت الولاية الا بحجة ولو اعتق عبده ولا شيء له سواه عتق ثلثه ولو اعتق بعضه
ولا ضعف له عتق كله ولو اعتق ماليكه ولا شيء له سواهم عتق ثلثهم بالقرعة
ولو ابهم بدأ بالاول فالاول ويجزئ في الرقبة مسماها ولو قال مؤمنة وجب
فان لم توجد عتق من لا تجزي في [illegible] ولو باشر بالخلاف بعد العتق صح وتصرفات
المريض من ثلثه وان كانت منجزة واما الاقرار فان كان متهما فكذلك والا
فمن الاصل وهذا الحكم يتعلق بمطلق المرض الذي يتصل به الموت وان لم يكن مخوفا
ويجب [illegible] ولو عين ثمن الرقبة ولم توجد به

[illegible] ہوگا۔ [illegible] وصیت کرے اور بیٹی کے سوا کوئی نہ ہو تو موصی لہ کو نصف ترکہ
ملیں بشرطیکہ اجازت [illegible] اجازت نہ ہو تو ثلث۔ اگر ورثہ مختلف ہوں تو جسکا حصہ کم
[illegible] زیادہ حصہ مقرر کرے۔ اگر وصی کسی وجہ کو وجوہ وصیت
سے [illegible] مال [illegible] ہوگا۔ اگر کوئی دو وصیتیں کرے اور دونوں خرچ
تو وصیت آخر [illegible] اگر ثلث مال کم پڑے تو
وصیت [illegible] ابتدا [illegible] وصیت بجا لائیں [illegible] کی وصیت دو مرد عادل
کی گواہی سے یا [illegible] دو عادل [illegible] عورتوں کی گواہی سے یا ایک مرد عادل
اور قسم سے یا چار عادل [illegible] گواہی سے ثابت ہوتی ہے۔ ایک عورت کی گواہی
وصیت کا چوتھا حصہ ثابت ہوگا [illegible] عورتوں سے آدھی وصیت۔ ولایت کی وصیت
بغیر دو مردوں کے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر مریض اپنے غلام کو آزاد کرے اور اس کے سوا
کچھ مال نہ ہو تو غلام کا تہائی حصہ آزاد ہوگا اور باقی [illegible] سعی کریگا۔ اگر غلام کے بعض کو جیسے
نصف یا ثلث آزاد کرے اور اُس کے پاس غلام کے سوا اور مال غلام کی قیمت سے مضاعف

توقع الوجود فان وجد باقل اعتق واعطى التفاضل وتصح الوصية على كل من الموصى عليه بالولاية ولو انتفت الولاية صحت في اخراج الحقوق عنه ولو اوصى باخراج بعض ولده من الميراث لم تصح -

كتاب النكاح وفيه فصول الفصل الاول

في انواع النكاح ثلثة دائم ومنقطع وملك يمين ويفتقر الاول الى العقد وهو الايجاب والقبول بلفظ الماضي من اهله ولو قيل زوجت بنتك من فلان فقال نعم كفى في الايجاب ويجزي مع العجز ترجمة والاشارة ولو زوجت المرءة نفسها صح ولا يشترط الولي في البلوغ

ہو تو پورا غلام آزاد ہوگا۔ اگر بہائم نہ ہوں اور کنیز ہوں تو آزاد کرے اور ان کے سوائے کچھ اور ہو تو انمیں سے ثلث قرعہ کے موافق آزاد ہونگے اور آزاد کرنے کو ترتیب سے بیان کرے تو اول ابتدا کی جای پھر دوسرے کو۔ ایک رقبہ کی آزادی کو کہے تو ایک مملوک کو آزاد کرنا کافی ہے (یعنے خواہ غلام یا کنیز خواہ مومن یا کافر) اگر رقبہ مومنہ کہے تو وہی ضرور ہے۔ اگر مومن نہو تو ایسے غلام کو آزاد کریں جو دشمنی اہل بیت سے مشہور نہو اگر آزاد ہونیکے بعد اسکا خلاف ظاہر ہو تو صحیح ہے (یعنے کچھ ہرج نہیں) **تصرفات مریض** ثلث مال میں ہیں ہر چند منجزہ ہوں (منجزہ یعنے اسی وقت جاری کیا جای جیسے ہبہ) اگر مریض متہم بکذب ہو تو اسکا اقرار بھی ثلث سے ادا ہوگا ورنہ اصل مال سے یہہ حکم ایسی بیماری سے تعلق ہے جسمیں مریض مرجائے ہر چند وہ بیماری خوفناک نہو (اگر بیمار کسیکو زخمی کرے یا مار ڈالے تو) زخم کا اور قتل کا خون بہا (اصل ترکہ سے محسوب ہوگا۔ اگر مریض معین کرے کہ اتنی قیمت کا غلام آزاد کیا جای اور وہ نملے تو انتظار کریں اگر اس سے کم میں ملے تو خرید کرکے آزاد کریں اور باقی قیمت اس غلام کو دیں۔ اگر کوئی ولی اس (صغیر یا مجنون) کے بارےمیں جسکا یہہ ولی ہے کسی کو ولایت کی وصیت کرے تو صحیح ہے۔ اور ولایت نہو تو اخراج حقوق میں

والمنفرد ولا يلتفت الى دعوى الزوجية بغير بينة او تصديق ولو ادعى زوجية
امرأة وادعت اختها الزوجية حكم ببينته الا مع تقدم تاريخها او دخوله بها
والقول قول الاب في تعيين المعقود عليها بغير تسمية مع روية الزوج للجميع و
الا بطل العقد ويستحب ان يتخير البكر العفيفة الكريمة الاصل وصلوة
ركعتين والاشهاد والاعلان والخطبة امام العقد وايقاعه ليلا وصلوة
ركعتين عند الدخول والدعاء وامرها بمثله ويسأل الله تعالى الولد الذكر ويكره
ايقاع العقد والقمر في العقرب وتزويج العقيم والجماع ليلة الخسوف ويوم الكسوف

زینت صحیح ہے اگر کوئی اپنی بعض اولاد کو میراث سے خارج کرنے کی وصیت کرے تو باطل ہے
کتاب نکاح اس میں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل** نکاح کے بیان میں ہے وہ تین قسم پر ہے دائم
(یعنی ہمیشہ کے لئے) اور منقطع (یعنی متعہ) اور ملک یمین (یعنے اپنی کنیز) نکاح دائم میں عقد ضروری ہے
یعنے ایجاب وقبول بالغ و عاقل سے بلفظ ماضی پس اگر کوئی کہے کیا تو نے اپنی بیٹی کو فلان مرد سے
تزویج کیا وہ کہے۔ ہاں تو ایجاب میں کافی ہے (احوط یہہ ہے کہ ایسے ایجاب پر اکتفا نکرے
بلکہ ایجاب مثلا اس طرح کہے زَوَّجتُکَ بنتی یعنے میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھسے کر دیا۔ اور
مرد کہے قَبِلتُ) اگر عربی ممکن نہو تو ترجمہ کافی ہے اور گونگے سے اشارہ کافی ہے اگر عورت
خود اپنا نکاح کرے تو صحیح ہے اگر بالغہ اور رشیدہ ہو تو ولی کو شرط نہیں (اگر بالغہ باکرہ ہو تو
باپ یا دادا کی اجازت شرط ہے علی الاحوط) اگر کوئی شخص کسی کی زوجیت کا دعوے کرے
تو بغیر گواہوں کے یا عورت کی تصدیق کے دعوے مسموع نہیں۔ اگر کوئی ایک عورت کی زوجیت
کا دعوے کرے اور اس کی بہن کہے کہ میں اس کی زوجہ ہوں تو گواہوں سے حکم ہوگا مگر جبکہ پہلے
کسی کا نکاح یا دخول ظاہر ہوے۔ اگر کوئی کسی کی لڑکیوں میں سے ایک کو بغیر تعیین کے نکاح

وعند الزوال وعند الغروب قبل ذهاب الشفق وفي المحاق وبعد الفجر حتى تطلع الشمس وفي اول ليلة من كل شهر الا رمضان وليلة النصف منه وعند الزلزلة والريح الصفراء والسوداء ومستقبل القبلة ومستدبرها وفي السفينة وعاريا وعقيب الاحتلام قبل الغسل والوضوء والنظر الى فرج المرأة والكلام بغير الذكر والوطي في الدبر والعزل عن الحرة بغير اذنها وان يطرق المسافر اهله ليلا - ويحرم الدخول بالمرأة قبل تسع سنين ويجوز النظر الى من يريد التزوج بها وشراؤها الى اهل الذمة بغير تلذذ ‌الفصل الثاني في الاولياء

كرے تو معقودہ کے تعین مین باپ کا قول معتبر ہوگا بشرطیکہ لڑکی نے ... اور ... ہوا ہو ورنہ عقد باطل ہے اور سنت ہے کہ امر نکاح کے لیے) باکرہ ... عورت کو اختیار کرے اور (بوقت ارادہ نکاح) دو رکعت نماز پڑھے نکاح پر گواہ رکھے ... سے پہلے خطبہ پڑھا جائے اور عقد رات کو ہو اور دخول کے وقت دو رکعت نماز اور دعا پڑھے اور زوجہ بھی پڑھے ہوا اور خدا تعالی سے دعا کرے کہ بیٹا عنایت فرمائے (یہ سب امور سنت ہین) اور جبکہ قمر در عقرب ہو اوس وقت عقد کرنا اور بانجھ عورت سے نکاح کرنا اور جماع ... کی شب کو اور سورج گہن کے دنکو اور بوقت زوال اور بوقت غروب آفتاب شفق مغربی ... سے پہلے - اور محاق مین (یعنی ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ تاریخکو) اور صبح کے بعد طلوع آفتاب ... اور ہر مہینے کی پہلی شب سوا رمضان کے اور ہر ماہ کی پندرہوین شب اور زلزلہ کے وقت اور زرد و سیاہ آندہی چلنے کے وقت اور رو بقبلہ اور پشت بقبلہ اور کشتی مین اور برہنہ اور احتلام ... وضو سے پہلے مقاربت کرنا اور عورت کے فرجکو دیکھنا اور بغیر ذکر خدا کلام کرنا اور دبر مین ... آزاد کی فرج کے باہر انزال کرنا اور سفر سے رات کو اپنے اہل مین آنا مکروہ ہے ... یہ سب ... مین مکروہ ہین مگر وطی

انما الولاية للاب وان علا والوصى والحاكم فللاب على الصغيرين والمجنونين ولا خيار لهما بعد زوال الوصفين والبالغ الرشيد لا ولاية عليه ذكرا كان او انثى والحاكم والوصى على المجنون ذكرا كان او انثى مع المصلحة ويقف عقد غيرهم على الاجازة ويكفى فيها سكوت البكر وللمولى الولاية على مملوكه ذكرا كان او انثى مطلقا ولا ولاية للام ـ ويستحب للبالغة ان تستاذن اباها وان توكل اخاها مع فقده وليس للوكيل ان يتزوجها من نفسه بغير اذنها ولو زوّج الصغيرين الابوان توارثا ولو كان غيرهما وقف على الاجازة فان مات

فى الدبر حرام ہے على الاحوط) اور ایسی عورت سے دخول کرنا جسکا سن نو برس سے کم ہو حرام ہے جس عورت سے نکاح کرنا یا جسکو خریدنا چاہتا ہے اس کو اور ذمیہ کو بغیر لذت کے دیکھنا جائز ہے

دوسری فصل ولی نکاح کے بیان میں ہے بغیر باپ اور دادا اور وصی اور حاکم شرع کے دوسرا کوئی ولی نہیں باپ اور دادا نابالغ بچون اور دیوانون کے ولی ہین (باپ دادا اگر ان کا نکاح کر دین تو یہ بالغ و عاقل ہونے کے بعد وہ نکاح فسخ نہین کر سکتے ـ بالغ اور رشید پر کسیکی ولایت نہین خواہ مرد ہو یا عورت (مگر عورت باکرہ ہو تو باپ اور دادا کی اس پر ولایت ہے على الاحوط) حاکم اور وصی کی ولایت [illegible] مرد ہون خواہ عورتین مصلحت کے ساتھ بغیر ان کے اور کوئی شخص [illegible] توقف ہے عورت باکرہ ہو تو اجازت مین خاموشی کافی ہے اور آقا کو غلام و کنیز پر مطلقا (لیے مرد ہون) ولایت حاصل ہے ـ ماں ولی نہین ہو سکتی ـ زن بالغہ کو سنت ہے کہ نکاح مین باپ سے اجازت لے (اگر باکرہ ہو تو باپ کی اجازت واجب ہے على الاحوط) اگر باپ نہ ہو تو بھائی کو وکیل کرے ـ وکیل کو جائز نہین کہ موکلہ کا نکاح بے اجازت اپنے ساتھ کرے ـ نابالغ لڑکے اور لڑکی کے باپ دونوں نکاح کر دین تو وہ ایک دوسرے

احدهما قبل البلوغ یبطل وان بلغ احدهما واجاز ثم مات احلف الثانی بعد بلوغه علی انتفاء الطمع وورث **الفصل الثالث** فی المحرمات وهی قسمان نسب وسبب فالنسب **الام** وان علت والبنت وان سفلت والاخت وبناتها وان نزلن والعمة والخالة وان علتا وبنات الاخ وان نزلن **واما** السبب فامور **الاول** ما یحرم بالمصاهرة نص وطی او الحاق العقد او الملک حرمت علیه امهاوان علت وبناتها وان نزلن تحریمامؤبدا سواء سبقن علی الوطی او تاخرن عنه وتحرم الموطوئة بالملک او العقد علی ابیه والنبی وان علاوعلی ولده

وارث ہونگے۔ بغیر باپ کے کوئی نکاح کردے تو اجازت پر موقوف ہے یعنے وہ اطفال بالغ ہو کے بعد اگر اجازت دیں تو صحیح ہے ورنہ نہیں اور اگر دونوں میں سے کوئی بلوغ سے پہلے مرجائے تو نکاح باطل ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی بالغ ہو کر نکاح سابق کی اجازت دیکر مرجائے اسکے بعد دوسرا بالغ ہو تو (اجازت میں) اسے عدم طمع (مال) کی قسم دینگے اگر قسم کھائے گا وارث ہوگا تیسری **فصل** اُن عورتوں کے بیان میں ہے جو مرد پر حرام ہیں وہ دو قسم پر ہیں نسبی اور سببی **محرمات** نسبی یہ ہیں (اول) ماں اور اس کے اوپر کے درجہ کی عورتیں (جیسے نانی اور دادی) بیٹی اور اسکے نیچے کے درجے کی عورتیں (جیسے نواسی اور پوتی) بہن اور اسکی بیٹیاں اور نواسیاں اور پوتیاں۔ پھپیاں ہرچند اوپر کے درجہ کی ہوں۔ خالائیں۔ ہرچند اوپر کے درجہ کی ہو۔ بھائی کی بیٹیاں اور نواسیاں اور پوتیاں **محرمات** سببی کے کئی امور ہیں **اول مصاہرت** (یعنے زوجہ اور شوہر کی طرف کی قرابت) پس جو شخص کسی عورت کے ساتھ عقد سے یا ملک سے مقاربت کرے اس عورت کی ماں اور دادی اور نانی اور بیٹیاں اور پوتیاں اور نواسیاں اس شخص پر حرام موبد (یعنے ہمیشہ کے لئے) حرام ہیں خواہ مقاربت سے پہلے بیٹیاں وغیرہ پیدا ہوئی ہوں

وان نزلوا ومن عقد على امرأة ولم يدخل بها حرمت عليه امها ابدا وبنتها
ما دامت الام في عقده فان طلقها قبل الدخول جاز له العقد على بنتها ولو
دخل حرمت ابدا وتحرم اخت الزوجة جمعا لا عينا وكذا بنت اختها واخيها
الا مع اذن العمة والخالة ولو عقد من دون اذنهما بطل ومن زنى بعمته او
خالته حرمت عليه بناتهما ابدا ولو ملك الاختين فوطى احدهما حرمت الاخرى
جمعا فلو وطيها اثم ولم تحرم الاولى ويحرم على الحر في الدائم ما زاد على الاربع حرائر
وفي الاماء ما زاد على امتين وله ان يجمع بين الحرتين والامتين وثلث

ابد اور کوئی شخص کسی عورت سے ملک یا عقد سے وطی کرے تو وہ عورت اس شخص کے باپ اور
دادا اور نانا اور اولاد پر حرام ہے۔ اگر کوئی کسی عورت سے عقد کرے اور وطی نکرے تو اس
عورت کی ماں اس مرد پر حرام موبد ہے مگر اس عورت کی بیٹی جب تک اسکی ماں عقد میں ہے
حرام ہے۔ دخول سے پہلے اسے طلاق دیکر اسکی بیٹی سے عقد کرسکتا ہے اگر دخول کرے تو بیٹی
بھی حرام موبد ہو جائیگی دو بھنوں کو جمع نہیں کرسکتا (ہاں ایک کو طلاق دیکر بعد عدہ دوسری کو کرسکتا
زوجہ کی بھانجی اور بھتیجی سے بھی زوجہ کے بے اجازت عقد نہیں کرسکتا اگر بے اجازت کرے گا
باطل ہوگا۔ اگر کوئی اپنی پھپھی یا خالہ سے زنا کرے تو ان کی بیٹیاں زانی پر حرام موبد ہو جائینگی
اگر دو بھنیں کسیکی کنیز ہوں اور وہ ایک سے مقاربت کرے تو دوسرے جمعاً حرام ہے اگر دوسری سے
مقاربت کرے تو گنا ہگار ہے مگر پہلی حرام نہوگی۔ مرد آزاد کو چار آزاد عورتوں سے زیادہ
نکاح دایمی کرنا حرام ہے اور دو کنیزوں سے زیادہ (نکاح دایمی) حرام ہے اور مرد آزاد دو آزاد
عورتوں اور دو کنیزوں سے۔ یا تین آزاد عورتوں اور ایک کنیز سے نکاح کرسکتا ہے (اس سے
زیادہ نہیں) غلام کو چار کنیزوں سے زیادہ حرام ہے اور دو آزاد عورتوں سے

حرا بر و امة وعلى العبد مانا دعلى اربع اماء دفى الحرا بر ماذا دعلى الحرتين دله ان ينكح حرة و امتين ولا يجوز نكاح الامة على الحرة الا باذنها ولو عقد بدونه كان باطلا ولو دخل الحرة على الامة ولم تعلم فلها الخيار ولو جمعهما فى عقد صح على الحرة ويحرم العقد على ذات البعل والمعتدة ما دامتا كذلك ولو تزوجها فى عدتها جاهلا بطل العقد فان دخل حرمت ابدا والولد له والمهر للمرأة وتتم عدة الاول وتستانف للثانى ولو عقد عالما حرمت ابدا بالعقد **مسائل الاولى** من لاط بغلام فاوقبه حرمت عليه ام الغلام واخته وبنته ابدا ولو سبق عقدهن لم يحرمن **الثانية** لو دخل بصبية

زیادہ حرام ہے ہاں اسکو جایز ہے کہ ایک آزاد اور دو کنیزون سے نکاح کرے (اس سے زیادہ نہین کر سکتا) زوجہ آزاد کی بے اجازت کنیز سے نکاح حرام ہے اگر کریگا باطل ہوگا۔ اگر زوجہ کنیز ہو پہر زن آزاد سے نکاح کرے اور زن آزاد واقف نہو تو فسخ کا اختیار ہے (یعنے زن آزاد اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے) اگر کنیز اور آزاد دونون کو ملا کر عقد کرے تو آزاد کا عقد صحیح ہوگا۔ زن شوہردار سے عقد کرنا اور کسی کے عدے بین عقد کرنا حرام ہے اگر بے علمی سے کسی عورت کو عدہمین نکاح کرے تو باطل ہے اگر مقاربت بھی کرے تو وہ عورت حرام موبد ہو جائیگی۔ بچہ (پیدا ہو تو) ناکح کا ہے۔ مہر عورت لیگی۔ اور عورت پہلے شوہر کا عدہ تمام کرکے دوسرے کے لئے عدہ بیٹھے۔ اگر جانکر عدہمین نکاح کرے تو بمجرد عقد حرام موبد ہوگی **یہان مسائل** ہین پہلا مسئلہ اگر کسی لڑکے سے کوئی لواطہ کرے اور دخول ہو تو اُس لڑکے کی مان اور بھن اور بیٹی لواطہ کرنیوالے پر حرام موبد ہو جائینگی اگر اتنہین سے کسی کا عقد لواطہ کرنے والے سے ہو چکا ہو (اور بعد لواطہ کرے) تو وہ عورت حرام نہوگی۔ دوسرا مسئلہ اگر کوئی ایسی لڑکی سے جو پوری نو برس کی نہو مقاربت کر

لم تبلغ تسعا فافضاها حرمت علیه ابدا ولم تخرج من حباله **الثالثة** لو زنا بامرأة لم یحرم نکاحها ولو زنا بذات بعل او فی عدۃ رجعیة حرمت ابدا **الرابعة** لو عقد المحرم عالما بالتحریم حرمت ابدا ولو کان جاهلا بطل العقد ولم تحرم **الخامسة** لا تنحصر المتعة وملک الیمین فی عددٍ **السادسة** لو طلقت الحرۃ ثلثا حرمت حتی تنکح زوجا غیرہ وان کانت تحت عبد ولو طلقت الامة طلقتین حرمت حتی تنکح زوجا غیرہ وان کانت تحت حر **السابعة** المطلقة تسعا للعدۃ ینکحها بینها رجلان تحرم علی المطلق ابدا **الثامنة** لو طلق احدی الاربع رجعیا لم یجز ان ینکح بدلها حتی تخرج من العدۃ ویجوز فی البائن ولو عقد

اور افضا ہو (یعنے مخرج بول وغائط یا مخرج بول وحائض ایک ہو جائے) تو وہ حرام مؤبد ہو جائیگی مگر نکاح سے خارج نہو گی **تیسرا مسئلہ** اگر کسی عورت سے زنا کرے تو اس سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ اگر زن شوہر دار سے یا عدہ رجعیہ میں زنا کرے تو وہ حرام مؤبد ہو گی **چوتھا مسئلہ** حالت احرام میں عالم مسئلہ ہو کر نکاح کرے تو عورت حرام مؤبد ہو گی اور جاہل ہو تو عقد باطل ہی مگر عورت حرام مؤبد نہو گی **پانچواں مسئلہ** متعہ میں اور ملک یمین میں حصر نہیں یعنے جتنی چاہے کرے مگر احوط یہ ہے کہ متعہ بھی چار سے زیادہ نکرے) **چھٹا مسئلہ** اگر آزاد عورت کو کوئی شخص تین مرتبہ طلاق دے تو وہ حرام ہو جائیگی یہانتک کہ دوسرا شخص اسے نکاح کر کے طلاق دے ہر چند پہلا شوہر غلام ہو اور کنیز دو مرتبہ طلاق دینے سے حرام ہو گی یہانتک کہ دوسرا اسے نکاح کر کے طلاق دے ہر چند پہلا شوہر آزاد ہو **ساتواں مسئلہ** نو مرتبہ طلاق دی ہوئی عورت کہ اس اثنا میں دو مردوں نے اسے نکاح کیا ہو نو مرتبہ طلاق دینے والے مرد پر حرام مؤبد ہو جائیگی **آٹھواں مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی چار منکوحہ عورتوں میں سے ایک کو طلاق رجعی دے تو جبتک عدہ نگزرے کسی اور سے نکاح کرنا جائز نہیں - ہاں طلاق باین میں جائز ہے - تین منکوحہ عورتوں والا دوسری دو عورتوں سے ایک

ذوا لثلث علی اثنین دفعۃ بطلا ولو رتب بطل الثانی وکذ الحکم فی الاختین الثانی الرضاع ویحرم منه ما یحرم بالنسب اذا کان عن نکاح یومًا ولیلۃ او ما ابنت اللحم وشد العظم او کان خمس عشرۃ رضعۃ کاملۃ من الثدی لا یفصل بینها برضاع اخری وان یکون فی الحولین بالنسبۃ الی المرتضع وفی ولد المرضعۃ قولان وان یکون اللبن من فحل واحد فلو ارضعت امراءتان صبیین بلبن فحل واحد نشر الحرمۃ بینهما ولو ارضعت امراءۃ صبیین بلبن فحلین لم ینشر الحرمۃ ومع الشرائط تصیر المرضعۃ اما وذو اللبن ابا واخواتهما اخوالا واعمامًا واولادهما اخوۃ ویحرم اولاد صاحب اللبن ولادۃ ورضاعا

دفعتین نکاح کرے تو دونون باطل ہین۔ اگر بہ ترتیب کرے تو دوسرا نکاح باطل ہے یہی حکم دو بھینوں کا ہے **دوسرا سبب رضاع** ہے (یعنے دودہ پینا) جو عورتین نسب مین حرام ہین وہ رضاع سے حرام ہوتی ہین بشرطیکہ حلال کا دودہ ہو اور ایک رات دن۔ یا اس قدر کہ جس سے گوشت پیدا ہوا اور ہڈی سخت ہو یا پندرہ مرتبہ پورے طور پر پستان سے پلائے (احوط یہ ہے کہ دس مرتبہ دودہ پلانے سے نشر حرمت ہوگی) اور بیچمین دوسرے کے دودہ سے فاصلہ نہو اور شیرخوار عمر دو برس سے کم ہو۔ دودہ پلانے والی کے فرزند مین اختلاف ہے (یعنے کیا وہ بھی دو برس سے کم ہونا چاہیے یا نہین) اور دودہ ایک شوہر کا ہو لیں اگر دو عورتین دو بچون کو ایک شوہر کا دودہ پلائین تو دونون بچون مین حرمت جاری ہوگی۔ اگر ایک عورت دو بچونکو دو شوہرونکا دودہ پلائے تو دونون مین حرمت جاری نہوگی۔ (مذکورہ) شرطین جب پائی جائین تو دودہ پلانے والی عورت مان بنجائیگی اور اسکا شوہر باپ اور دونون کے بھائی بہن۔ چچا پھوپھی [illegible] خالہ ہوجا ینگے اور ان دونون کی اولاد بھائی بہن۔ جس مرد کی زوجہ کا دودہ پیا ہے [illegible] بہنین اور بھائی [illegible] اسپر حرام ہے اور جس عورت کا دودہ پیا ہے

علی المرتضع واولاد المرضعة ولادة لارضاعا ولا ینکح ابو المرتضع فی اولاد صاحب اللبن ولادة ورضاعاً ولا فی اولاد زوجته المرضعة ولادة لارضاعا ولا اولاده الذین لم یرتضعوا من ھذا اللبن النکاح فی اولاد المرضعة والفحل ولو ارضعت کبیرتا الزوجتین صغیرتھما حرمتا ان کان دخل بالمرضعة والا فالمرضعة ولو ارضعت الام من الرضاعة الزوجة حرمت علیہ ولا تحرم ام ام الولد من الرضاع وان حرمت من النسب ویستحب اختیار المسلمة الوضیئة العفیفة العاقلة للرضاع

الثالث اللعان ویثبت بہ التحریم المؤبد وکذا قذف الزوج امراتہ

اس کی اولاد بطنی حرام ہے نہ رضاعی۔ (یعنے یہہ عورت دوسرے شوہر کا دودھ کسی اور لڑکی کو پلایا ہوتو وہ لڑکی۔ اس دودھ پینے والے پر حرام نہو گی) دودھ پینے والے کا باپ۔ دودھ پلانے والی کے شوہر کی اولاد سے خواہ صلبی ہو یا رضاعی نکاح نہیں کرسکتا اور دودھ پلانے والی کی بطنی اولاد سے نکاح نہیں کرسکتا رضاعی سے کرسکتا ہے دودھ پینے والے کے باپ کی اولاد (یعنے دودھ پینے والے کے نسبی بھائی بہن) جنھوں نے یہہ دودھ نہیں پیا ہے اسکے رضاعی بھائی بہنوں سے نکاح کرسکتے ہیں کسیکی دو جوروؤں میں سے بڑی جورو چھوٹی کو (جسکا سن دو برس سے کم ہو) دودھ پلائے تو دونوں اس مرد پر حرام ہوجائینگی بشرطیکہ دودھ پلانے والی مدخولہ ہو ورنہ فقط دودھ پلانے والی حرام ہوگی اگر کسی شخص کی مادر رضاعی اس شخص کی زوجہ کو دودھ پلائے تو زوجہ حرام ہوجائیگی۔ دودھ پلانے والی کی ماں دودھ پینے والے کے باپ پر حرام نہیں اگرچہ نسب میں حرام ہے (یعنے ساس) اور سنت ہے کہ دودھ پلانے کے لئے مسلمان خوبصورت صاحب عصمت عاقلہ عورت تجویز کریں **تیسرا لعان** ہے (جسکی تشریح کتاب فراق میں آئیگی) اس سے حرمت ابدی ثابت ہوتی ہے اگر گونگی یا بہری عورت کو شوہر زنا کی

الصماء او الخرساء **الرابع** الکفر ولا یجوز للمسلم ان ینکح غیر الکتابیۃ اجماعاً وفیھا قولان ولا للمسلمۃ ان تنکح غیر المسلم ولو ارتد احد الزوجین قبل الدخول انفسخ فی الحال ویقف بعدہ علی انقضاء العدۃ الا ان یرتد الزوج عن فطرۃ فینفسخ فی الحال وعدۃ المرتد عن فطرۃ عدۃ الوفاۃ وعن غیرھا عدۃ الطلاق ولو اسلم زوج الکتابیۃ ثبت عقدہ ولو اسلمت دونہ قبل الدخول انفسخ العقد فی الحال وبعدہ یقف علی العدۃ فان اسلم فیھا کان املک بھا ولو کان الزوجان حربیین واسلم احدھما قبل الدخول انفسخ النکاح فی الحال

تہمت لگائے تو وہ بھی حرام مؤبد ہو جائیگی **چوتھا امر کفر** ہے مسلمان کو جائز نہیں کہ غیر کتابیہ سے نکاح کرے اجماعاً۔ کتابیہ کے نکاح میں اختلاف ہے (احوط یہ ہے کہ کتابیہ سے نکاح دائمی نکرے) مسلمان عورت کو بغیر مسلمان کے نکاح جائز نہیں۔ شوہر و زوجہ میں سے دخول سے پہلے ایک مرتد ہو جائے تو اسیوقت نکاح فسخ ہوگا دخول کے بعد ہو تو عدہ گزرنیکے بعد فسخ ہوگا (بشرطیکہ عورت مرتد ہو) اگر شوہر مرتد فطری ہو جائے تو اسیوقت نکاح فسخ ہوگا (خواہ دخول سے پہلے مرتد ہو یا بعد) شوہر مرتد فطری ہو جائے تو عورت پر عدہ وفات ہے اگر غیر فطری ہو تو عدہ طلاق ہے (جو شخص مسلمان کی صلب سے پیدا ہو کر مرتد ہو تو وہ فطری ہے ورنہ غیر فطری) زن کتابیہ کا شوہر مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہیگا۔ اور زن کتابیہ مسلمان ہو جائے اور شوہر مسلمان نہوا اور دخول نہوا ہو تو اسی وقت نکاح فسخ ہوگا اگر دخول ہو چکا ہو تو عدہ گزرنے کے بعد فسخ ہوگا۔ اگر عدہ میں شوہر بھی مسلمان ہو تو اپنی زوجہ کا مالک ہے (ورنہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اگر زوجہ و شوہر حربی ہوں اور انمیں سے کوئی قبل دخول مسلمان ہو تو اسیوقت نکاح فسخ ہوگا اگر بعد دخول

ولوکان بعدہ وقف علی القضاء العدۃ ولو اسلم الزوج الحربی وعندہ اکثر من اربع حربیات واسلمن فاختار اربعًا وانفسخ نکاح البواقی ولو اسلم الذمی وعندہ اربع ثبت عقدہ علیھن ولوکن ازید تخیر اربعا وبطل نکاح البواقی **مسائل الاولی** لایجوز للمؤمنۃ ان تتزوج بالمخالف ویجوز بالعکس ویکرہ تزویج الفاسق **الثانیۃ** نکاح الشغار باطل وھو جعل نکاح امرأۃ مھرا للاخری **الثالثۃ یجوز** تزویج الحرۃ بالعبد والھاشمیۃ بغیرہ والعربیۃ بالعجمی وبالعکس ویجب اجابۃ المومن القادر علی النفقۃ **الفصل الرابع فی المتعۃ** ویشترط فیھا الایجاب

عدہکے بعد اگر کافر حربی مسلمان ہو اور اس کی حربیہ جورویں چار سے زیادہ ہون اور سب مسلمان ہو جائیں تو چار کو اختیار کرے باقی کا نکاح فسخ ہوگا اگر ذمی مسلمان ہو اور اس کے پاس چار جورویں ذمیہ ہون تو انکا نکاح باقی رہیگا اگر چار سے زیادہ ہون تو چار کو اختیار کرے اور باقی کا نکاح باطل ہوگا یہان **مسائل** ہین **پہلا مسئلہ** مومنہ کو مخالف سے عقد جایز نہین اسکا عکس جایز ہے اور فاسق سے نکاح مکروہ ہے **دوسرا مسئلہ** نکاح شغار یعنے ایک عورت کے نکاحکو دوسری عورت کا مہر ٹھہرانا باطل ہے **تیسرا مسئلہ** زن آزاد کا نکاح غلام سے اور ہاشمیہ کا غیر ہاشمیہ سے اور عربیہ کا عجمی سے اور اس کا عکس جایز ہے جو مومن کہ نفقہ پر قادر ہو کسی سے نکاح کی درخواست کرے تو قبول کرنا واجب ہے **چوتھی فصل متعہ کے بیان** میں ہے متعہ مین ایجاب وقبول بالغ وعاقل سے اور ذکر مہر شرط ہی اور تعیین مدت بھی ضرور ہے۔ پس اگر ذکر مہر نکرے تو متعہ باطل ہے اور ذکر مدت نہو تو بھی حق یہہ ہے کہ متعہ باطل ہے (اقسام) کفار سے بغیر کتابیہ کے متعہ حرام ہے اور (زنیہ) بغیر زوجہ آزاد کی اجازت کے کنیز سے۔ اور بغیر اپنی زوجہ کی اجازت کے اس کی بھتیجی اور بھانجی

والقبول من اهله وذکر المهر ولابد فیہ من اجل معین ولو لم یذکر المهر بطل ولو لم یذکر الاجل فالاقرب البطلان ویحرم غیر الکتابیۃ من الکفار والامۃ علی الحرۃ من دون اذنها وبنت الاخ والاخت من دون اذن العمۃ والخالۃ وتکرہ الزانیۃ والبکر من غیر اذن الاب ولاحد للمهر ولو وهبها المدۃ قبل الدخول ثبت نصفه ولو اخلت ببعض المدۃ سقط بنسبته ولو ظهر بطلان العقد فلا مهر قبل الدخول وبعدہ لها المهر مع جهلها ویلحق بہ الولد وان عزل ولو نفاہ فلا لعان ولا یقع بها طلاق ولا لعان ولا ظهار ولا میراث لهما وان شرط وتعتد

سے متعہ کرنا حرام ہے زانیہ سے اور زن باکرہ سے بغیر اس کے باپ کی اجازت کے متعہ کروہ ہے (بلکہ حرام ہے علی الاحوط) مہر کی کوئی حد نہیں۔ اگر دخول سے پہلے ممتوعہ کو مدت متعہ بخشدے تو آدھا مہر ثابت ہوگا اگر ممتوعہ خود بعض مدت میں خلل ڈالے تو اسکی نسبت کے موافق ساقط ہوگا اگر متعہ کے بعد بطلان عقد ظاہر ہو (جیسے وہ عورت شوہر دار ہو) تو دخول سے پہلے مہر نہیں اور دخول ہو تو مہر واجب ہے بشرطیکہ وہ عورت عقد کے باطل ہونے سے جاہل ہو (ممتوعہ کے بطن کا) فرزند متعہ کرنیوالے سے ملحق ہوگا خواہ خیر باہر انزال کیا ہو۔ اگر فرزند کا انکار کرے تو لعان نہیں ہے۔ ممتوعہ پر نہ طلاق واقع ہوتی ہے نہ لعان نہ ظہار (علی الاحوط ظہار واقع ہوگا) اور نہ اسے (متعہ کرنے والے کی) میراث ملیگی اگرچہ شرط کرے (اشہر بین العلماء یہہ ہے کہ اگر میراث کی شرط کرے تو میراث ملیگی) متعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد دو حیض تک بار جسے حیض نہ آئے اور حیض آنیکا سن ہو تو وہ عورت پینتالیس ۴۵ روز تک عدہ بیٹھے۔ عدہ وفات چار مہینے دس روز ہے۔ پانچویں فصل کنیزوں کے نکاح کے بیان میں ہے غلام وکنیز کو جائز نہیں

بعد الاجل بحیضتین او بخمسة واربعین یوما وفی الموت باربعة اشهر وعشرة
ایام **الفصل الخامس** فی نکاح الاماء لایجوز للعبد والامة ان یعقدا
نفسهما بغیر اذن المولی فان فعل احدهما توقف علی الاجازة ولو اذن المولی
للعبد ثبت مهر عبده علیه ونفقة زوجته وثبت لمولی الامة مهر امته
ویستقر بالدخول ولو لم یاذنا فالولد لهما ولو اذن احدهما فالولد للآخر ولو
کان احد الزوجین حرا فالولد مثله مالم یشترط المولی الرقیة ولو تزوج حر بامة من دون
اذن المولی عالما فهو زان والولد رق ولو کان جاهلا سقط الحد دون المهر وعلیه قیمة الولد

کہ اپنا نکاح بغیر آقا کی اجازت کے کریں۔ اگر کوئی کرے تو اس کی صحت آقا کی اجازت
پر موقوف ہے۔ اگر مالک اپنے غلام کے عقد کی اجازت دے تو اس کی جورو کا مہر اور نفقہ
مالک پر واجب ہے اور کنیز کا مہر آقا لیگا۔ دخول سے مہر قائم ہوتا ہے۔ اگر غلام و کنیز کے
مالک (نکاح کی) اجازت نہ دیں تو جو فرزند پیدا ہو وہ دونوں کے آقاؤں کا مال ہے اگر
ایک آقا اجازت دے تو دوسرے کے آقا کا مال ہے۔ شوہر اور زوجہ میں سے ایک آزاد
ہو تو فرزند بھی آزاد ہے بشرطیکہ آقا نے شرط مملوکیت نہ کی ہو۔ اگر مرد آزاد کسی کنیز سے
بے اجازت اس کے مالک کے واقف حرمت ہو کر عقد کرے تو وہ زانی ہے اور فرزند
مملوک۔ اور جاہل ہو تو حد ساقط ہے مگر مہر دینا ہوگا اور بچے کی قیمت بھی روز ولادت
کی دینی واجب ہے اگر کنیز نے دعوے حریت کیا ہو تو بھی یہی حکم ہے اور (اس صورت میں)
باپ پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو (جو اس کنیز سے پیدا ہوئی ہے) ملکیت سے چھڑائے
(یعنے خرید کے آزاد کرے) اور آقا پر لازم ہے کہ (قیمت لیکر) اس کی اولاد کو
پہونچاوے۔ اگر باپ قیمت دینے سے عاجز ہو تو مزدوری کرے۔ اگر دخول

یوم سقوطہ حیا ولو ادعت الحریۃ نکذلک وعلی الاب ذلک اولادہ ویلزم المولی
دفعھم الیہ ولو عجز سعی فی القیمۃ ومع عدم الدخول لا مھر ولو تزوجت الحرۃ بعبد
عالمۃ فلا مھر والولد رق ومع الجھل حر ولا قیمۃ وعلی العبد المھر یتبع بہ بعد العتق
مع الدخول ولو زنی الحر او العبد بمملوکۃ فالولد لمولاھا ولو اشتری جزء امن
زوجتہ بطل العقد ولم تحل بالتحلیل علی قول ولو اعتقت الامۃ کان لھا فسخ النکاح
ویجوز جعل العتق مھر المملوکتہ اذا قدم العتق او النکاح علی خلاف وام الولد رق لا یجوز
بیعھا مع وجودہ الا فی ثمن رقبتھا اذا لم یکن غیرھا وتنعتق بموت المولی من نصیب الولد

نہوا ہو تو مہر نہیں - اگر زن آزاد کسی غلام سے (عدم اجازت آقا سے واقف ہو کر)
نکاح کرے تو مہر نہیں اور جو فرزند پیدا ہو مملوک ہے اگر جاہل ہو تو فرزند آزاد ہے
اور قیمت دینی کی ضرورت نہیں اور غلام پر بشرط دخول مہر واجب ہے آزاد ہونے کے بعد
ادا کرنا ہوگا اگر مرد آزاد یا غلام کسی کنیز سے زنا کرے تو بچہ کنیز کے آقا کا مال ہے - اگر کوئی
شخص اپنی زوجہ کنیز کے ایک جزو کو خرید لے تو عقد باطل ہو جائیگا اور وہ تحلیل سے
حلال نہیں ہوتی - ایک قول کے موافق - اگر کنیز آزاد ہو جائے تو اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے
اگر اپنی کنیز کی آزادی کو اسکا مہر ٹھہرا کر عقد کرے تو جائز ہے بشرطیکہ پہلے آزاد کرے
اگر پہلے نکاح کرے تب بھی جائز ہے مگر اسمیں اختلاف ہے - ام ولد ہر چند مملوکہ ہے مگر اس کا
بیچنا جائز نہیں بشرطیکہ اسکا بچہ موجود ہو ہاں اگر اس کی قیمت ادا نہوی ہو تو اسکی
قیمت میں اسے بیچ سکتا ہے بشرطیکہ اس کے سوا اور کچھ مال نہو - اگر آقا مر جائے تو ام
ولد اپنے بچے کے حصہ میں اگر آزاد ہو جائیگی اگر بچہ کا حصہ اس کی قیمت سے کم ہو تو باقی میں
سعی کرے گی - اگر کنیز فروخت ہو تو مشتری کو جائز ہے کہ فوراً اسکا نکاح فسخ کر دے

ولو عجز سعت واذا بیعت الامۃ کان للمشتری فسخ النکاح فی الفور ولصاحب العبد ایضا وکذا اذا بیع العبد ومع فسخ مشتری الامۃ قبل الدخول لا مہر ولو اجاز فلہ المہر وبعدہ للبایع وطلاق العبد بیدہ ولو کانا لواحد کان للمولی فسخہ ویحرم لمن زوج امتہ وطیہا ولمسہا والنظر الیہا بشہوۃ مادامت فی حبالہ ولیس لاحد الشریکین وطی المشترکۃ بالملک ویجب علی مشتری الجاریۃ استبراءہا ولو اعتقہا حل لہ وطیہا بالعقد من غیر استبراء ولا بد لغیرہ من عدۃ الحرۃ۔ ولو حلل امتہ علی غیرہ حلت لہ ولو کان مملوکہ ولا تحل لغیر المأذون وینعقد الولد حرا

اسیطرح غلام کے مالک کو بھی جایز ہے (یعنے اگر کسی کنیز کا شوہر کسیکا غلام ہو اور وہ کنیز بک جائے تو غلام کا مالک بھی نکاح فسخ کر سکتا ہے) غلام کا بھی یہی حکم ہے (یعنے مشتری غلام کو خرید کرکے اسکا نکاح فسخ کر سکتا ہے) اگر مشتری نکاح فسخ کریں اور دخول نہوا ہو تو مہر نہیں اگر دخول سے پہلے مولی نے اور اسکا نکاح باقی رکھے تو مہر مشتری لیگا اگر دخول کے بعد ہو تو مہر بایع کا مال ہے۔ غلام کی طلاق غلام کے اختیار مین ہے۔ اگر شوہر اور زوجہ ایک شخص کے مملوک ہون تو ان کے نکاح کا فسخ مالک کریگا۔ اگر اپنی کنیز کا عقد کسی سے کردے تو اس سے مقاربت اور اس کو مس کرنا اور شہوت سے دیکھنا آقا پر حرام ہے جبتک کہ وہ غیر کے عقد مین ہے کنیز مشترکہ سے بوجہ ملک مقاربت کرنا کسی شریک کو جایز نہین۔ مشتری پر واجب ہے کہ کنیز کا استبرا کرے اگر اس سے آزاد کردے اور پہر عقد کرکے مقاربت کرے تو بغیر استبرا کے حلال ہے (مگر بہتر یہہ ہے کہ اس صورتمین بھی استبرا کرے) ہان (آزاد ہونے کے بعد اس سے غیر نکاح کرے تو) غیر نکاح کے لئے آزاد کا عدہ بیٹھنا ضرور ہے۔ اگر کوئی اپنی کنیز کو کسی پر حلال کردے تو اسے حلال ہے اگرچہ اپنے غلام پر حلال کرے۔ اور بے اجازت حلال نہیں۔ محللہ کا بچہ آزاد ہے

الفصل السادس في العيوب وهي اربع في الرجل الجنون والعنة والخصاء والجب وسبعة في المرأة الجنون والجذام والبرص والقرن والافضا والعمى والاقعاد ولا فسخ بالمتجدد بعد العقد في غير العنة وفي الجنون المتجدد قول بالفسخ والخيار على الفور وليس بطلاق ولا بد من الحاكم في العنة خاصة ولا في الفسخ قبل الدخول من الرجل وبعده المسمى ويرجع به الزوج على المدلس و من المرأة لا مهر لها قبل الدخول الا في العنة فيثبت نصفه وبعده المسمى والقول قول منكر ويؤجل الحاكم العنين مع المرافعة سنة فان وطيها او غيرها فلا فسخ و الا

چھٹی فصل عیوب کے بیان مین ہے۔ مرد کے چار عیب ہین دیوانہ ہونا۔ اور نامرد۔ اور خصی اور ذکر بریدہ ہونا عورت کے ساتھ عیب ہین جنون۔ اور جذام اور برص اور فرج مین ہڈی ہونا۔ اور مخرج بول وغائط یا مخرج بول وحیض ایک ہونا اور اندھی اور زمین گیر ہونا۔ نکاح کے بعد نامردی کے سوا (ان عیبون سے) کوئی عیب پیدا ہو تو فسخ نہین ہوسکتا۔ ایس نکاح کے بعد نامرد ہوجائے تو فسخ ہوسکتا ہے بشرطیکہ اس عورت سے یا دوسری عورت سے وطی نکی ہو اگر ایک بار بھی وطی کر چکے تو پھر فسخ نہین ہوسکتا) اگر نکاح کے بعد جنون ہوجائے تو جواز فسخ مین ایک قول (وارد) ہے (بمجرد اطلاع عیب) فوراً فسخ کرنا چاہئے اور یہ طلاق نہین ہے حاکم شرع کے پاس رجوع کرنا فقط نامردی کے مقدمہ مین ضرور ہے۔ دخول سے پہلے مرد فسخ کرے تو مہر نہین۔ دخول کے بعد مہر معین دے اور جس نے دہوکا دیا ہے اس سے واپس لے۔ اگر عورت دخول سے پہلے فسخ کرے تو مہر نہین۔ نامردی کے سوائے کہ اسمین آدہا مہر دینا واجب ہے۔ دخول کے بعد فسخ کرے گی تو پورا مہر لیگی (اور جبتک

فسخت و لها نصف المهر ولو تزوجها حرة فبانت امة فسخ ولا مهر الا مع الدخول فیرجع به علی المدلس وکذا لو شرط بنت مهیرة فخرجت بنت امة ولو تزوجته حرا فبان عبدا فلها الفسخ والمهر بعد الدخول لا قبله

الفصل السابع فی المهر

وهو عوض البضع وتملکه المرأة بالعقد ویسقط نصفه بالطلاق قبل الدخول ولو دخل قبلا او دبرا استقر ویصح ان یکون عینا او دینا او منفعة ولا یتقدر قلة ولا کثرة ولا بد فیه من الوصف او المشاهدة ولو لم یتعین صح العقد وکان لها مع الدخول مهر المثل ما لم یتجاوز السنة فان تجاوز رد الیها ومع الطلاق لها المتعة للموسر قدر

نہونے کی صورت میں) منکر عیب کا قول معتبر ہے۔ حاکم شرع کے پاس رجوع کرے تو وہ نامرد کو ایک برس کی مہلت دے اس مدت میں وہ شخص اس عورت سے یا دوسری عورت سے وطی کرے تو فسخ نہیں ہو سکتا ورنہ فسخ کرکے آدھا مہر لے سکتی ہے۔ اگر عورت کو آزاد سمجھکر نکاح کرے پھر معلوم ہو کہ وہ کنیز ہے تو فسخ کرسکتا ہے اور دخول نکیا ہو تو مہر بھی نہیں ورنہ مہر واجب ہے ہاں اس امر کا جس نے دہوکا دیا ہے اس سے مہر واپس لے۔ اگر زن آزاد کی لڑکی ہونے کی شرط کی ہو اور وہ کنیز کی لڑکی ثابت ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے اگر کوئی عورت مرد کو آزاد سمجھکر نکاح کرے اور وہ غلام ہو تو فسخ جائز ہے دخول ہو تو مہر لے نہیں تو نہیں

ساتویں فصل مہر کے بیان میں ہے

- مہر فرج کا عوض ہے عقد کے سبب سے عورت اس کی مالک ہوتی ہے دخول سے پہلے طلاق ہو تو آدھا مہر ساقط ہے اگر قبل میں یا دبر میں دخول ہو تو پورا مہر ثابت ہوگا۔ مہر خواہ نقد ہو یا قرض یا منفعت (سب) درست ہے مہر میں کمی و زیادتی کی کچھہ حد نہیں ہے اسکی صفت کا بیان یا اسے دیکھہ لینا ضرور ہے اگر مہر کا تعین نہو تو عقد صحیح ہے مگر دخول کے بعد

الدخول بالثوب المرتفع او عشرة دنانير والمتوسط بخمسة والفقير بخاتم او درهم ولو تزوجها بحكم احدهما صح ويلزم ما يحكم به صاحب الحكم ما لم تجاوز المرأة مهر السنة ان كانت هي الحاكمة ولو مات الحاكم قبله فلها المتعة ولو تزوجها على خادم مطلقا او دار او بيت كان لها وسط ذلك ولو قال على السنة فخمس مائة درهم ولو تزوج الذميان على خمر صح فان اسلم احدهما قبل القبض فله القيمة ولو تزوج المسلم عليه قيل يصح ويثبت مع الدخول مهر المثل وقيل يبطل العقد ولو امهر المدبر بطل التدبير ولو شرط في العقد المحرم بطل الشرط خاصة ولو اشترط ان لا

مہر مثل دینا ہوگا بشرطیکہ مہر مثل سنت سے زیادہ نہو اگر (مہر مثل) سنت سے زیادہ ہو تو مہر سنت واجب ہے (درصورت عدم تعین مہر) اگر دخول سے پہلے طلاق ہو تو عورتکو (مہر کے عوض مین) کچھ نفع پہونچانا چاہئے یعنے مرد غنی ہو تو عمدہ لباس بنادے یا دس دینار دے اگر اوسط درجہ کا ہو تو پانچ دینار دے اور فقیر ہو تو ایک انگوٹھی دے یا ایک درہم دے۔ اگر مرد کہے کہ عورت جو مہر کہیگی دونگا یا عورت کہے کہ تو جو چاہے دینا تو صحیح ہے (بعد نکاح) اس کے موافق عمل ہونا چاہئے بشرطیکہ عورت مہر سنت سے زیادہ نہ مانگے جس صورتمین کہ اس کے قول کے موافق مہر دینا ٹھرا ہو۔ اگر مرد حاکم ہو اور تعین مہر سے پہلے مرجائے تو عورت کو کچھ نفع (مثل تفصیل سابق کے) دینا چاہئے۔ اگر مہر مین غیر معین خادم یا گھر یا حجرہ مقرر کرے تو متوسط درجہ کا خادم یا گھر یا حجرہ دے۔ مہر سنت پر نکاح کرے تو پانسو درہم دینا واجب ہوگا (یعنے تقریبا سوا سو روپے حالی) اگر کافر ذمی مہر مین شراب مقرر کرین تو صحیح ہے پس مہر کے قبضہ سے پہلے شوہر یا زوجہ مسلمان ہو تو شراب کی قیمت دینا ہوگا۔ اگر مسلمان شراب پر نکاح کرے تو بعض علمانے لکھا ہے کہ نکاح صحیح ہے

يخرجها من بلدها لزم والقول قول الزوج في قدر المهر ولو انكره بعد الدخول فالواجب مهر المثل ولو ادعت المواقعة فالقول قوله مع يمينه على اشكال ولو تزوج ابو الصغير ضمن المهر مع فقرها وللمرأة الامتناع قبل الدخول حتى تقبض المهر

الفصل الثامن في القسم والنشوز - للزوجة الدائمة ليلة من اربع وللزوجتين ليلتان وللثلث ثلث ولو كن اربعا فلكل واحدة ليلة ولو وهبته احدىهن وضع ليلتها حيث شاء ولو وهبت الضرة باتت عندها والواجب المضاجعة لا المواقعة وللحرة ليلتان وللامة والكتابية ليلة وتختص البكر عند الدخول

دخول کے بعد مہر مثل دینا چاہئے اور بعض نے لکھا کہ نکاح باطل ہے - اگر کنیز مدبر کو مہر میں مقرر کرے تو تدبیر باطل ہوگی اگر عقد مین کسی حرام چیز کی شرط کرے تو فقط شرط باطل ہے (اور عقد صحیح) اگر زوجہ کو اوس کے وطن سے باہر نلیجانیکی شرط کرے تو عمل کرنا لازم ہوگا شوہر کا قول مقدار مہر مین (با عدم بینہ) مسموع ہے اگر شوہر دخول کے بعد مقدار مہر کا انکار کرے تو وجہ (وجیہ) یہہ ہی کہ مہر مثل واجب ہے (بشرطیکہ ثبوت نہو) عورت مقاربت کا دعوے کرے تو مرد کا قول با قسم مسموع ہے (بشرطیکہ وجہ ثبوت عورت کے پاس نہو) اگر باپ نابالغ بچہ کا نکاح کردے تو مہر کا ضامن ہوگا بشرطیکہ بچہ فقیر ہو عورت کو جایز ہے کہ دخول سے پہلے جبتک کہ مہر وصول نہو مرد کو مقاربت سے منع کرے **آٹھوین فصل** راتونکی تقسیم اور عورتونکی نافرمانی کے بیانمین ہے اگر زوجہ دایمی ہو تو ہر چار راتونمین ایک رات اس کے پاس رہنا چاہئے اور دو بی بیان ہون تو دو راتین (یعنے ہر ایک کے پاس ایک رات اور باقی دو راتونمین اختیار ہے) تین ہون تو تین راتین - اور چار ہون تو ہر ایک کی ایک رات ہے اگر انمین سے کوئی اپنی رات شوہر کو بخشدے تو اس رات کو جہان چاہے رہے اگر اپنی رات

بسبع وللثيب بثلث وتستحب التسوية في الانفاق ويجب على الزوجة التمكين
وازالة المنفر وله الضرب الناشزة بعد وعظها وهجرها ولو نشز طالبته و
لها ترك بعض حقها او كله استمالة له ويحل قبوله ولو كره كل منهما صاحبه
انفذ الحاكم حكمين من اهلهما او اجنبيين فان رايا الصلح اصلحا وان رايا
الفرقة راجعاهما في الطلاق والبذل ولا حكم مع اختلافهما **الفصل التاسع**
في احكام الاولاد يلحق الولد في الدائم مع الدخول ومضي ستة اشهر من
حين الوطي ووضعه لمدة الحمل وهي ستة اشهر الى عشرة اشهر فلو غاب

اپنی سوت کو بخشی تو لازم ہے کہ مرد وہ رات بھی اسی عورت کے پاس رہے - رات کو فقط
رہنا واجب ہے مقاربت واجب نہین (اگر منکوحہ دو عورتین ہین ایک بیوی اور ایک کنیز یا
کتابیہ ہو تو) بیوی کی دو راتین ہین اور کنیز یا کتابیہ کے لئے ایک رات - اگر زوجہ باکرہ
ہو تو (ابتدا مین) بوقت دخول اسکی ساتھہ راتین ہین اور ثیبہ ہو تو تین راتین
نفقہ مین مساوات سنت ہے - اور زوجہ پر واجب ہے کہ شوہر کو مقاربت کرنے دے
اور نفرت کی چیزون کو دور کرے اگر عورت نافرمان ہو تو شوہر پہلے اسے نصیحت کرے
اگر نہ مانے تو چند روز) جدائی اختیار کرے تب بھی نہ مانے تو مارنا جائز ہے - اگر مرد اسکے
حقوق مین کوتاہی کرے تو عورت مطالبہ کر سکتی ہے مرد کو اپنا مائل کرنے کے لئے اپنے بعض حقوق
یا کل کو ترک کر سکتی ہے مرد کو اسکا قبول کرنا جائز ہے - اگر دونون طرف سے کراہت پہنچے
تو حاکم (شرع) دو حکم مقرر کرے (جنہین) ایک شوہر کا قرابتدار ہو ایک زوجہ کا یا دونون
اجنبی ہون پس دونون حکم اگر صلح مناسب جانین تو صلح کرادین ورنہ مرد و زن کو طلاق
اور بخشش کی طرف راجع کرین (یعنے عورت کچھ دیکر طلاق لے مگر بے رضای شوہر طلاق

او اعتزل اکثر من عشرة اشہر ثم ولدت لم یلحق به والقول قوله فی عدم الدخول ولو اعترف به وانکر الولد لم ینتف الا باللعان ولا یجوز له الحاق ولد الزنا به ولو تزوجت بآخر بعد طلاق الاول واتت بولد لاقل من ستة اشہر فہو للاول وان کان لستة اشہر فصاعدا فہو للاخیر ولو کان لاقل من ستة اشہر من وطی الثانی واکثر من عشرة من طلاق الاول فلیس لہما وکذا الامة لو بیعت بعد الوطی ولو اعترف بولد امته او المتعة الحق به ولا یقبل نفیه بعد ذلک ولو وطیہا المولی واجنبی فالولد للمولی ومع امارة الانتفاء لا یجوز الحاقه ولا نفیه بل یستحب

نہوگی) اگر دونوں حکموں کی رائیں مختلف ہوں تو کچھہ حکم نہوگا **نوین فصل** اولاد کے احکام کے بیان میں ہے نکاح دائمی میں دخول کے بعد چھے مہینے گزریں اور بچہ مدت حمل میں یعنے چھے مہینے سے دس مہینے تک پیدا ہو تو باپ سے ملحق ہوگا اگر شوہر دس مہینے سے زیادہ غائب یا عورت سے جدا رہے پھر بچہ پیدا ہو تو باپ سے ملحق نہوگا (ملکہ ولد حرام ہوگا یا ولد شبہہ) عدم دخول میں مرد کا قول معتبر ہے (بشرط عدم بینہ) اگر دخول کا اقرار اور بچہ کا انکار کرے تو بغیر لعان کے بچہ کی نسبت اس سے نجائیگی - ولد الزنا کو اپنے سے ملحق کرنا جایز نہیں اگر عورت شوہر اول کے طلاق کے بعد دوسرے سے عقد کرے اور چھے مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو (بشرطیکہ زندہ اور کامل ہو) تو وہ شوہر اول کا ہے اگر چھے مہینے یا زیادہ میں پیدا ہو تو شوہر ثانی کا اگر دوسرے شوہر کی وطی سے چھے ماہ کے اندر اور پہلے شوہر کی طلاق سے دس مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو تو ان دو تو نکا نہیں - ایسا ہی اس کنیز کا حکم ہے جو وطی کے بعد فروخت ہو - اگر اپنی کنیز یا ممتوعہ کے بچے کا اقرار کرے تو بچہ ملحق ہوگا اور پھر انکار کرے تو انکار مسموع نہیں - اگر ایک کنیز کو آقا بھی وطی کرے اور دوسرا شخص بھی تو فرزند آقا کا ہے

ان یوصی له بشیئی و لو وطیها المشتر کون فتداعوه الحق بمن یخرجه القرعة و یغرم للباقین حصصهم من قیمة الامة و قیمته یوم سقوطه حیا و لو وطی بالشبهة الحق به الولد فان کان لها زوج و ظن خلوها ردت علیه بعد العدة من الثانی و یجب عند الولادة استبداد النساء او الزوج بالمرأة و یستحب غسل المولود و الاذان فی اذنه الیمنی و الاقامة فی الیسری و تحنیکه بتربة الحسین و بماء الفرات و تسمیته باسم احد الانبیاء و الائمة علیهم السلام و الکنیة و لا یکنی محمد بابی القاسم و حلق راسه یوم السابع و العقیقة بعده و التصدق بوزن شعره ذهبا او فضة و ثقب اذنه و ختانه فیه و یجب بعد البلوغ و خفض الجواری

اگر آقا کا بچہ نہو تبھی علامتیں ظاہر ہوں تو نہ اسکا الحاق جائز ہے نہ انکار بلکہ سنت ہے کہ اسے کچھ دینے کے لئے وصیت کریں اگر ایک کنیز (مشترکہ) کو چند شریک وطی کریں اور بچہ پر سب دعوے کریں تو جس کے نام پر قرعہ آئے اس سے بچہ ملحق ہوگا مگر اسکو ضرور ہے کہ کنیز کے حصوں کی قیمت اور بچے کے حصوں کی قیمت روز پیدائش کی سب شریکوں کو دے اگر کسی عورت کو شبہ سے وطی کرے تو بچہ اسی سے ملحق ہوگا اگر شوہر دار عورت کو بے شوہر سمجھکر عقد کرے تو عدہ گزرنے کے بعد وہ عورت شوہر اول کی طرف پھیر دی جائے۔ زچہ کی اعانت و لادت کے وقت عورتوں پر یا (عورتیں نہوں تو) شوہر پر واجب ہے اور سنت ہے کہ مولود کو غسل دیں۔ اس کے دہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامہ کہیں۔ تالوپیں (یعنے منہ کے اندر اوپر کی طرف قریب حلق) خاک شفا اور آب فرات ملیں کسی نبی یا امام کے ناموں میں سے اسکا نام رکھیں اور کنیت بھی مقرر کریں۔ اگر محمد نام رکھیں تو ابو القاسم کنیت نہ مقرر کریں ساتویں روز سر منڈائیں اسکے بعد عقیقہ کریں (یعنی بکرا ذبح کریں) اور بچے کے بالوں کو وزن سے سونا یا چاندی تصدق کریں۔ کانیں سوراخ کریں اور ختنہ بھی ساتویں روز کریں اور (خود لڑکے پر) بلوغ کے بعد ختنہ واجب ہے اور لڑکی کی ختنہ مستحب ہے۔ لڑکے کی عقیقہ کا

مستحب و یستحب لہ ان یعق عن الذکر وعن الانثی بانثی وھی بصفات الاضحیۃ ولا یاکل الابوان منھا ولا یکسر شئی من عظمھا وافضل المراضع الام وللحرۃ الاجرۃ علی الاب ومع موتہ من مال الرضیع ولا تجبر علی ارضاعہ وتجبر الامۃ وحد الرضاع حولان واقلہ احد وعشرون شھرا والام احق بارضاعہ اذا رضیت بما یطلب غیرھا من اجرۃ او تبرع والام احق بحضانۃ الذکر مدۃ الرضاع اذا کانت حرۃ مسلمۃ و بالانثی الی سبع سنین وتسقط الحضانۃ لو تزوجت ولو مات الاب او کان مملوکا او کافرا فالام اولی الفصل العاشر فی النفقات اما الزوجۃ فیجب

بکرا یا بہتر نر ہو اور لڑکی کے لئے مادہ اور اسمین قربانیکی صفات ہون۔ ماں باپ اسمین نکھائین اور اس کی ہڈی نہ توڑین۔ دود پلانے کے لئے سب سے بہتر ماں ہے۔ اگر وہ آزاد ہو تو باپ پر واجب ہے کہ اس کی اُجرت دے۔ اگر باپ مر گیا ہو تو دود پلانے کی اجرت بچہ کے مال سے لیجائیگی۔ ماں پر دود پلانے کے لئے جبر نہین ہو سکتا ہاں اگر ماں کنیز ہو تو جبر ہو سکتا ہے۔ دود پلائیکی حد دو برس تک ہے اور کم سے کم اکیس مہینے۔ جسقدر اجرت دوسری عورت لیتی ہے اس اجرت پر یا تبرعاً دود پلانے کے لئے ماں راضی ہو تو دوسرون سے زیادہ حقدار ہے۔ اگر ماں آزاد اور مسلمان ہو تو بچہ کی حفاظت کے لئے احق ہے پس اگر وہ لڑکا ہو تو مدت شیر خوارگی تک اسکی حفاظت کی حقدار ہے اور لڑکی ہو تو سات برس تک۔ اگر ماں دوسرے سے نکاح کرلے تو اسکی حضانت (یعنے خبر پرورش وحفاظت) ساقط ہے۔ اگر باپ مرجائے یا وہ غلام یا کافر ہو تو ماں (پرورش وحفاظت کے لئے) اولے ہے دسوین فصل نفقات کے بیان مین ہے زوجہ کو نفقہ دینا یعنے کھانا اور لباس اور رہنے کے لئے مکان دینا بصورت امکان واجب ہے بشرطیکہ وہ منکوحہ دائمی ہو۔ اور نافرمان نہو اگرچہ ذمیہ یا کنیز ہو۔ اگر شوہر اسے

لها النفقة من الاطعام والكسوة والسكنى مع العقد الدائم والتمكين التام
مع القدرة ولو كانت ذمية او امة فان طلقت بائنا او مات الزوج فلا نفقة
مع عدم الحمل وتقضى مع الفوات **واما الاقارب** فتجب للابوين وان علوا
والاولاد وان نزلوا خاصة بشرط الفقر والعجز عن التكسب وعلى الاب
نفقة الولد فان فقد او عجز فعلى اب الاب وهكذا فان فقدوا فعلى الام
فان فقدت فآبائها **واما المملوك** فتجب نفقته على مولاه وله ان
يجعلها في كسبه مع الكفاية والا اتمه المولى وتجب للبهائم فان امتنع

طلاق بائن دے یا مرجائے تو نفقہ ساقط ہوگا بشرطیکہ حاملہ نہو۔ اگر کسی مدت کا نفقہ نہ دیا گیا ہو تو
اس کی قضا عمل مین لانا چاہیے **اقربا مین** نفقہ ماں باپ اور دادا دادی اور نانا نانی ہر چند اوپر
کی درجوں کے ہوں اور اولاد اور اولاد کی اولاد کا نفقہ واجب ہے بشرطیکہ محتاج اور کسب سے
عاجز ہوں۔ فرزند کا نفقہ باپ پر واجب ہے اور باپ نہو یا عاجز (یعنے فقیر) ہو تو دادا پر واجب ہے
اسیطرح جہانتک بڑھیں۔ اگر باپ دادا کوئی نہو تو ماں پر ہے اور ماں نہو تو ماں کے باپ دادا پر
غلام و کنیز کا نفقہ آقا پر واجب ہے اور آقا کو جائز ہے کہ ان کے کسب کو ان کے نفقہ مین مقرر کردے
بشرطیکہ وہ کافی ہو ورنہ جو کم پڑے وہ خود ادا کرے۔ جانورونکا دانہ چارہ بھی مالک پر واجب ہے
اگر مالک نہ دے تو فروخت یا ذبح کرنے پر بشرطیکہ وہ قابل ذبح ہوں یا دانہ چارہ دینے پر مجبور کیا جائیگا

کتاب فراق اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل طلاق** کے بیان مین ہے شرط ہے کہ طلاق دینے والا
بالغ اور عاقل ہو اور اختیار اور ارادے سے طلاق دے۔ دیوانے کی طرف سے ولی طلاق دیسکتا ہے
مگر بچے اور مست کی طرف سے نہین دیسکتا۔ جو عورت طلاق دیجاتی ہے شرط ہے کہ وہ منکوحہ دائمی ہو
اور اگر شوہر حاضر ہو (یعنے مسافر نہو) اور دخول کیا ہو تو شرط ہے کہ بوقت طلاق وہ عورت حیض و نفاس

اجبر علی البیع او الذبح ان کانت مذکاۃ او الانفاق **کتاب الفراق**

وفیہ فصول **الفصل الاول فی الطلاق** ویشترط فی المطلق

البلوغ والعقل والاختیار والقصد وللولی ان یطلق عن المجنون لا الصغیر

والسکران وفی المطلقۃ دوام الزوجیۃ وخلوھا من الحیض والنفاس ان کان

حاضرا ودخل بھا ولو کان غائبا بقدر انتقالھا من طھر الی آخر صح طلاقھا

وان کانت حائضا وان یطلقھا فی طھر لم یقربھا فیہ بجماع الا فی الصغیرۃ والیائسۃ

والحامل والمسترابۃ تصبر ثلثۃ اشھر ولا یقع الا بقولہ طالق مجردا عن الشرط

سے خالی ہو۔ اگر شوہر اس مدت تک غائب ہو کہ جس مدت مین وہ عورت ایک طہر سے دوسرے طہر مین

آسکتی ہے تو (حال غیبت مین) اسکی طلاق صحیح ہے اگرچہ عورت حالت حیض مین ہو۔ اور شرط ہے

کہ ایسے طہر مین طلاق کہے جسمین جماع نکیا ہو سوائے صغیرہ اور یائسہ اور حاملہ کے (یعنی صغیرہ اور

یائسہ اور حاملہ کو طہر مین جماع کرکے طلاق دیسکتا ہے) جو عورت کہ حیض کے سنمین ہو مگر اسے حیض آتا

ہو وہ تین مہینے صبر کرے (یعنے جماع سے تین مہینے گذرنے کے بعد اسے طلاق دینا چاہئے) اور قول

طالق (جیسے انت طالق یا ہی طالق) کے سوائے طلاق صحیح نہین بشرطیکہ یہہ قول بھی شرط و صفت

سے خالی ہو۔ اور شرط ہے کہ صیغہ طلاق کو دو مرد عادل سنین **دوسری فصل اقسام طلاق کے**

بیان مین ہے۔ طلاق دو قسم پر ہے بدعت۔ اور سنت **طلاق بدعت** وہ ہے کہ جو مرد حاضر ہو

(یعنے سفر مین نہو) ایسی عورت کو جو حاملہ نہو حالت حیض و نفاس مین طلاق دے (بشرطیکہ

اس عورت کے دخول کیا ہو) یا ایسی عورت کو جو حیض کے سنمین ہو مگر اس سے حیض نہ آتا ہو۔

(دخول کے بعد) تین مہینے سے پہلے طلاق دے۔ یا ایک مرتبہ تین طلاق کہے یہہ سب باطل ہین

طلاق سنت دو ہین بائن اور رجعی یائسہ اور صغیرہ اور غیر مدخولہ کی طلاق اور خلع و مباراۃ

والصفة ويشترط سماع رجلين عدلين **الفصل الثاني** في اقسامه وهو بدعة
وسنة **فالاول** طلاق الحائض الحائل او النفساء مع حضور الزوج والمسترابة
قبل ثلثة اشهر وطلاق الثلاثة مرسلا والكل باطل **الثاني بائن** ورجعي
فالاول طلاق اليائسة والصغيرة وغير المدخول بها والمختلعة والمبارات مع
استمرارها على البذل والمطلقة ثلثا بينها رجعتان والثاني ما عداه مما للرجل
المراجعة فيه وطلاق العدة من احد هذه ما يراجع في العدة ويواقع ثم يطلق بعد الطهر فهذه
تحرم بعد تسع ينكحها بينها رجلان مؤبدا وما عداه تحرم في كل ثالثة حتى تنكح غيره ويشترط في المحلل

بشرطیکہ عورت نے جو کچھ دیا ہے وہ واپس نہ لے اور وہ تیسری طلاق جن کی بیچ مین دو مرتبہ رجوع
بھی ہو (یہہ سب) طلاق بائن ہین طلاق رجعی ان طلاقون کے سوائے ہے جسمین مرد کو رجوع
کرنا جائز ہے (اور طلاق بائن مین رجوع نہین ہو سکتا) طلاق عدہ اسے سنتی طلاق سے ہے
یہہ کہ ایک مرتبہ طلاق دے اور عدہ مین رجوع کرے اور جماع کرے پہر طہر مین طلاق کہے پس
ایسی عورت جسکی اسیطرح نو طلاقین ہون اور بیچمین دو غیر آدمیون نے نکاح بھی کیا ہو یعنے
ہر تیسری طلاق پہ ایک آدمی نے نکاح کرکے طلاق دی ہو شوہر اول پر حرام موبد ہو جاتی ہے
اس کے سوائے ہر تیسری طلاق پر حرام ہوگی یہانتک کہ غیر شخص نکاح کرکے طلاق دے
اور شرط ہے کہ محلل (یعنے غیر شخص جو نکاح کرتا ہے) بالغ ہو اور عقد صحیح دائمی سے قبل مین
وطی کرے۔ محلل جسطرح سے تین طلاقون کو منہدم کرتا ہے اسیطرح تین سے کم کو بھی منہدم
کرتا ہے۔ قول یا فعل دونون سے رجوع کرنا صحیح ہے اور رجوع مین گواہ کی ضرورت نہین
حیض کا عدہ گزرنیمین عورتکا قول معتبر ہے۔ بیمار مرد طلاق دینا مکروہ ہے اگر دیگا تو
واقع ہوگی مگر ایک سال تک مطلقہ اسکی وارث ہوگی (یعنے طلاق کے بعد ایک برس کی

البلوغ والوطی فعلاً بالعقد الصحیح الا انہ وکما یہدم الثلث یہدم مادونہا وتصح الرجعۃ لفظاً وفعلاً ولا یجب فیہا الاشہاد ویقبل قول المرأۃ فی انقضاء العدۃ بالحیض ویکرہ طلاق المریض ویقع لاکن ترثہ المرأۃ وان کان بائناً الی سنۃ مالم یمت بعدہا ولو بلحظۃ او تتزوج او یبراء من مرضہ وھو یرثہا فی الرجعی فی العدۃ ونکاحہ صحیح مع الدخول والا فلا

الفصل الثالث فی العدۃ

لاعدۃ فی الطلاق علی الصغیرۃ والآئسۃ وغیر المدخول بہا۔ والمستقیمۃ الحیض عدتہا ثلثۃ اقراء ان کانت حرۃ والا فقرآن ولو کانت فی سن من تحیض ولا حیض لہا فعدتہا ثلثۃ اشہر ان کانت حرۃ والا فشہر ونصف

مدت مین شوہر بیمار مرے تو وہ میراث لیگی) ہرچند طلاق بائن ہو اگر شوہر ایک برس کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بعد ہو مرے یا عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے یا مرد تندرست ہوجائے تو وارث نہوگی۔ اگر طلاق رجعی ہو (اور عورت پہلے مرجائے) تو عدہ کے زمانہ مین مرد اس کا وارث ہوگا۔ اگر بیمار نکاح کرے اور دخول ہو تو نکاح صحیح ہے ورنہ صحیح نہین

تیسری فصل عدہ کے بیان مین ہے صغیرہ اور یائسہ اور غیر مدخولہ کے لئے طلاق مین عدہ نہین۔ اور جس کو حیض برابر آتا ہو اسکا عدہ تین طہر ہین بشرطیکہ زن آزاد (یعنے بیوی) ہو اور اگر کنیز ہو تو دو طہر اور اگر حیض کے سن مین ہو اور حیض نہ آتا ہو اوس کے عدے کے تین مہینے ہین بشرطیکہ آزاد ہو ورنہ ڈیڑہ مہینا۔ حاملہ کا عدہ وضع حمل تک ہے اگرچہ حمل گرجائے (یعنے حمل گرنے سے بھی عدہ تمام ہوگا) اگر زن آزاد کا شوہر مرجائے تو اس عدے کے چار مہینے دس دن ہین خواہ صغیرہ ہو خواہ یائسہ یا ان کے سوا ہو خواہ مدخولہ یا غیر مدخولہ اگر حاملہ ہو تو جو مدت دونون مدتون سے (یعنے مدت وضع حمل۔ اور چار مہینے دس دن سے) زیادہ ہو وہ عدے کی مدت ہے۔ عدہ وفات مین ترک زینت واجب ہے اگر کنیز کا شوہر

والحامل عدتها وضع الحمل وان كان سقطا وعدة الحرة المتوفى عنها زوجها اربعة
اشهر وعشرة ايام صغيرة او يائسة او غيرها دخل بها اولا ولو كانت حاملا
فابعد الاجلين وعليها الحداد ولو كانت امة فشهران وخمسة ايام والحامل بابعد
الاجلين وام الولد تعتد من وفات الزوج كالحرة وغيرها كالامة ولو ماتت زوج
الامة ثم اعتقت اعتدت كالحرة ولو اعتق امته بعد وطيها اعتدت بثلاثة
اقراء ولو مات بعد الطلاق رجعيا اعتدت الحرة والامة للوفات ولو كان بائنا
اتمت عدة الطلاق ولا يجوز للزوج ان يخرج الرجعية من بيت الطلاق حتى تخرج

مرے تو اس کے عدے کے دو مہینے پانچ دن ہین اگر کنیز حاملہ ہو تو جو مدت زیادہ ہے۔ اس مدت
تک عدہ بیٹھے۔ آقا کی وفات مین ام الولد کا عدہ مثل زن آزاد کے ہے اور غیر ام الولد مثل
کنیز کے۔ اگر کنیز شوہر مرنیکے بعد آزاد ہو تو اس پر آزاد کا عدہ واجب ہے۔ اگر اپنی کنیز کو
وطی کے بعد آزاد کردے تو وہ تین طہر تک عدہ بیٹھے۔ اگر طلاق رجعی دینے کے بعد مرجاے
تو مطلقہ پر خواہ وہ آزاد ہو یا کنیز عدہ وفات واجب ہے۔ اگر طلاق بائن ہو تو فقط عدہ
طلاق تمام کرے۔ مطلقہ رجعیہ کو عدہ تمام ہونے تک خانہ طلاق سے باہر نکالنا جائز نہین
ہان اگر کوئی برا کام کرے تو نکالدیسکتا ہے۔ اور اس عورت کو بھی بغیر ضرورت باہر
جانا جائز نہین اگر ضرورت ہو تو آدھی رات کے بعد جاکر صبح سے پہلے واپس آے
عدے کی مدت مین اسکا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ مطلقہ کے عدے کی شروع مدت
وقت وقوع طلاق سے ہے اور عدہ وفات اس وقت سے ہے جب کہ وفات کی
خبر آے چوتھی فصل خلع اور مبارات کے بیان مین ہے (خلع وہ ہے کہ عورت مرد
ناراض ہو کر مرد کو کچھ دیکر طلاق لے۔ دونون طرف سے ناراضمندی ہو تو اسے

خلع

عدتها الا ان تاتی بفاحشة ولا لها ان تخرج الا مع الضرورة بعد نصف اللیل وترجع قبل الفجر وعلیه نفقة عدتها وتعتد المطلقة من وقت ایقاعه والمتوفی عنها زوجها من حین البلوغ

الفصل الرابع فی الخلع

والمبارات ولا یقع الخلع بمجرده مالم یتبع بالطلاق علی قول ولا بد فیه من الفدیة مما یصح تملکه بشرط التعیین واختیار المرأة وله ان یاخذ ازید مما اعطاها ویشترط فی الخالع التکلیف والاختیار والقصد وفی المرأة مع الدخول الطهر الذی لم یقربها فیه بجماع مع حضوره وانتفاء الحمل وامکان الحیض واختصاصها بالکراهیة وحضور شاهدین عدلین وتجریده عن شرط لا یقتضیه العقد ویبطل

مبارات کہتے ہیں) ایک قول کی بنا پر فقط لفظ خلع سے خلع واقع نہوگا جبتک کہ اس کے ساتھ لفظ طلاق نکہا جائے (بعض علما کہتے ہیں کہ بغیر لفظ طلاق خلع واقع ہوگا اول احوط ہے اس کی صورت یہ ہے کہ مرد کہے زوجتی فلانة مختلعة علی کذا فہی طالق) خلع میں ضرور ہے کہ ایسی کوئی چیز شوہر کو دے جسکی ملکیت صحیح ہو (جیسے روپیہ لباس وغیرہ) بشرط تعین و اختیار زن اور مرد کو جایز ہے کہ جسقدر (مہر میں) دیا ہے اس سے زیادہ لے۔ شرط ہے کہ خلع کرنیوالا بالغ و عاقل ہو اور اپنے اختیار و قصد سے خلع کرے۔ اور عورت مدخولہ ہو تو شرط ہے کہ ایسے طہر میں خلع واقع ہو جسمیں جماع نکیا ہو بشرطیکہ شوہر حاضر ہو اور عورت حاملہ اور یایسہ نہو۔ اور خلع میں ضرور ہے کہ عورت کے طرف سے کراہت ہو۔ اور دو گواہ عادل حاضر ہوں اور ایسی شرط سے خلع خالی ہو جسکا مقتضی خود خلع نہیں (اگر ایسی شرط کرے جسکا مقتضی خود خلع ہے جیسے کہے اگر تو مال پھیر لیگی تو میں بھی خلع سے رجوع کرونگا تو صحیح ہے) اگر عورت کی طرف سے کراہت

لو انتفت الکراھیة منھا ولا یملک الفدیة ولھا الرجوع فی الفدیة مادامت فی العدة واذا رجعت کان لہ الرجوع فی البضع والا فلا ولا توارث بینھما فی العدة ولو بانت الفدیة مستحقة قیل یبطل الخلع ولو بذلت الامة مع الاذن صح وبدونہ تتبع بھا ولو کانت فدیة المسلم خمرا فان اتبع بالطلاق کان رجعیا ولو خالعھا علی الف ولم یعین بطل ولو خالع علی خل فبان خمرا صح ولہ بقدرہ خل ولو طلق بفدیة کان بائنا وان تجرد عن لفظ الخلع ولو قالت طلقنی بکذا کان الجواب علی الفور فان تاخر فلا فدیة وکان رجعیا۔ وشروط **المبارات** کالخلع الا ان الکراھیة منھما

نہو تو خلع باطل ہے اس صورتین مرد عورت کے عطیہ کا مالک نہو گا۔ مختلعہ کو جایز ہے کہ عدے مین اپنا عطیہ پہیر لے۔ اور پہیر لینے کے بعد مرد کو بھی رجوع جایز ہے اگر عورت عطیہ واپس نہ لے تو مرد رجوع نہین کر سکتا عدے مین (دونو مین سے) کوئی مرجائے تو میراث نملیگی۔ اگر ظاہر ہو کہ عطیہ مال غصبی ہے تو بقول بعض علما خلع باطل ہے (اور بقول بعض صحیح مگر عورت پر لازم ہے کہ اس مال کی قیمت یا اسکا مثل مرد کو دے) کنیز کا عطیہ آقا کی اجازت سے صحیح ہے اذن نہو تو آزاد ہونیکے بعد دینا ہوگا۔ اگر عطیہ شراب ہو اور مرد مسلمان ہو تو (خلع باطل ہے ہان) اگر خلع کے بعد طلاق کی لفظ بھی کہی ہے تو وہ طلاق رجعی ہو گا۔ اگر ایک ہزار پر (مثلاً) خلع کرے اور کوئی شے معین نہو تو خلع باطل ہے اگر سرکے پر خلع کرے اور ظاہر ہو کہ وہ شراب ہے تو خلع صحیح ہے مگر اس کے برابر سرکہ لے۔ عورت سے کچھ لیکر طلاق کہے تو وہ طلاق بائن ہے اگرچہ لفظ خلع ذکر نکرے اگر عورت کہے کہ اتنے مال کے عوض مین مجھے طلاق دے تو جواب فوراً دینا ہے اگر دیر کر کے طلاق کہیگا تو وہ مال نہین لے سکتا اور طلاق بھی رجعی ہوگی۔ **مبارات** کی شرطین بھی مثل خلع کے ہین مگر اسمین رنجش دو طرف سے ہے اسکی

وصورتها بارأتك بكذا فانت طالق وهو بائن مالم ترجع في المبذل في العدة ولايحل له الزائد على ما اعطاها

الفصل الخامس في الظهار

وهو حرام وصورته ان يقول لزوجته انت على كظهر امي او احدى المحرمات وشرطه سماع شاهدي عدل وكمال المظاهر والاختيار والقصد وايقاعه في طهر لم يجامعها فيه اذا كان حاضرا ومثلها تحيض وفي المتمتع بها والامة وغير المدخول بها ومع الشرط قولان ولا يقع في اضرار ولا يمين ومع ارادة الوطي تجب الكفارة بمعنى تحريم الوطي حتى يكفر فان طلق وراجع في العدة لم تحل حتى يكفر ولو خرجت

صورت یہہ ہے (کہ مرد کہے) باَرَأتُكِ بكذا فانتِ طالق یہہ بھی طلاق بائن ہے بشرطیکہ عورت اپنے عطیہ کو عدہ مین واپس نلے۔ مگر مرد نے جسقدر (مہر مین) دیاہے مبارات مین عورت سے اس سے زیادہ نہین لے سکتا

پانچوین فصل ظہار کے بیانمین

ہے ظہار کرنا حرام ہے۔ اسکی صورت یہہ ہے کہ مرد اپنی زوجہ سے کہے انت علی کظهر امی (یعنی مجھپر تو مثل میری ماکی پیٹھ کے ہے۔ اگر کوئی کہی کہ تو مثل میری ماکے ہے تب بھی ظہار ہوگا) یا ماکی جگہہ کسی اور محرمہ کا (مثل بھن وغیرہ کے) نام لے ضرور ہی کہ دو مرد عادل سنین۔ ظہار کرنیوالا بالغ اور عاقل ہو اور اختیار وقصد سے ایسے طہر مین ظہار واقع ہو جسمین اس سے جماع نکیا ہو بشرطیکہ مرد حاضر ہو اور عورت حیض کے سن مین ہو۔ ممتوعہ اور کنیز اور غیر مدخولہ کے ظہار مین اور ظہار مع الشرط مین اختلاف ہے۔ اگر عورت کو ضرر پہونچانیکے قصد سے ظہار کرے یا اسے قسم ٹھہرائے تو ظہار واقع نہوگا۔ ظہار کے بعد جب مقاربت کا ارادہ کری کفارہ واجب ہے یعنے بغیر کفارہ مقاربت حرام ہے۔ اگر (ظہار کے بعد) طلاق دے اور پہر عدہ مین رجوع کرے جب بھی بغیر کفارے کے حلال نہوگی ہان۔ (طلاق کے بعد

اوکان بائنا واستانف فی العدۃ اومات احدھما او ارتدفلا کفارۃ ولو وطی قبل التکفیر عامدًا لزمہ کفارتان وتیکرر بکل وطی کفارۃ ولو عجز اجزأہ الاستغفار واذا ارفعتہ انظرہ الحاکم ثلثۃ اشھر من حین المرافعۃ فیضیق علیہ بعدھا حتی یکفر او یطلق ولو ظاھر زوجتہ الامۃ ثم اشتراھا ووطیھا بالملک فلا کفارۃ **الفصل السادس فی الایلاء** ولاینعقد بغیر اسم اللہ تعالی ولا بغیر اضرار من کامل مختار قاصد وان کان عبدا او خصیا او مجبوبا ولابد ان تکون المرأۃ منکوحۃ بالدائم مدخولا بھا وان یولی مطلقا او ازید من اربعۃ

عدہ گزر جائے (اور بعد عدہ پھر عقد کرے) یا طلاق بائن ہو اور عدہ میں پھر عقد کرے یا دونوں میں سے ایک مرجائے یا مرتد ہوجائے تو کفارہ نہیں ہے۔ اگر کفارہ دینے سے پہلے بقصد وطی کرے تو دو کفارے واجب ہونگے۔ اسیطرح جتنے مرتبہ وطی کریگا اتنے کفارے واجب ہونگے۔ اگر کفارہ دینے سے عاجز ہو تو توبہ کرنا کافی ہے۔ اگر حاکم شرع کے پاس عورت فریاد لیجائے تو حاکم مرد کو وقت رجوع مقدمہ سے تین مہینے کی مہلت دیگا اس کے بعد تنگ کریگا تا کفارہ دے (اور مقاربت کرے) یا طلاق کہے اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو جو کسی کی کنیز ہو ظہار کرے پھر اسے مول لے اور ملکیت سے وطی کرے تو کفارہ نہیں

چھٹی فصل ایلا (یعنے مقاربت نکرنے کی قسم) کے بیان میں ہے ایلا بغیر اللہ تعالی کے نام کے اور بغیر قصد ایذا صحیح نہیں اور (شرط ہے کہ) مرد بالغ وعاقل ہو اور اختیار و قصد سے ایلا کرے اگرچہ غلام یا خصی یا ذکر بریدہ ہو (ذکر بریدہ کے ایلا میں اختلاف ہے بعض صحیح نہیں جانتے) اور ضرور ہے کہ عورت منکوحہ دائمی اور مدخولہ ہو ہر چند بلا تعیین مدت ایلا کرے یا چار مہینے سے زیادہ پر۔ پس جب عورت مرافعہ کرے اپنے حاکم

اشهر فاذا رافعته انظره الحاكم الى اربعة اشهر فان رجع وكفر والا الزمه الطلاق
او الفئة والتكفير ويضيق عليه في المطعم والمشرب حتى يفعل احدهما ويقع الطلاق
رجعيا ولو آلى مدة فدافع حتى خرجت فلا كفارة ولو ادعى الاصابة فالقول قوله مع
يمينه وفئة القادر الوطي قبلا وفئة العاجز اظهار العزم على الوطي مع القدرة و
لا يتكرر الكفارة بتكرر اليمين **الفصل السابع في اللعان** وسببه قذف
الزوجة بالزنا مع ادّعاء المشاهدة وعدم البينة او انكار ولد يلحق به ظاهرا و
يشترط في الملاعن والملاعنة التكليف وسلامة المرأة من الصمم والخرس

شرع کے پاس رجوع کرے) تو حاکم مرد کو چار مہینے کی مہلت دیگا اگر مرد اپنے کہے سے باز آ
اور کفارہ دے تو بہتر ورنہ چار مہینے کے بعد مجبور کریگا کہ طلاق کہے یا رجوع کرے -
(یعنی مقاربت کرے) اور کفارہ دے اور کھانے پینے میں تنگ کرے کا تا انہیں سے کوئی امر
اختیار کرے - اگر ایسے وقت میں طلاق کہے تو وہ رجعی ہے اگر ایک مدت کے لئے
ایلا کرے اور وہ مدت گزر جائے تو کفارہ نہیں - اگر مرد وطی کر چکنے کا دعوے کرے
تو اسکا قول مع القسم معتبر ہے جو شخص وطی کی قدرت رکھتا ہو اسکا رجوع یہہ ہے کہ
فرج میں وطی کرے اور عاجز اپنے ارادے کو ظاہر کرے کہ جب ہو سکیگا وطی کرونگا
کئی قسمیں کھانے سے کفارہ مکرر نہیں ہوتا **ساتوین فصل لعان** کے بیان میں ہے
اسکا سبب قذف ہے یعنے اپنی زوجہ کی نسبت کہے کہ میں نے اسے زنا کرتے ہوئے
دیکھا ہے اور گواہ نہون - یا ایسے فرزند کا انکار کرے جو ظاہرا اس سے لحق ہو سکتا
ہو لعان کرنے والے مرد وزن میں شرط ہے کہ بالغ وعاقل ہون - اور عورت گونگی
اور بہری نہو اور منکوحہ دائمی ہو - دخول کے مشروط ہونے میں اختلاف ہے

لعان

ودوام النکاح وفی اشتراط الدخول قولان وصورته ان یقول الرجل اشهد باللہ انی لمن الصادقین فیما قلتہ عن ھذہ المرأۃ اربع مرات ثم یعظہ الحاکم فان رجع حُدّ والا قال ان لعنۃ اللہ علی ان کنت من الکاذبین۔ ثم تقول المرأۃ اربع مرات اشھد باللہ انہ لمن الکاذبین ثم یعظھا الحاکم فان اعترفت رجمھا والا قالت ان غضب اللہ علی ان کان من الصادقین فتحرم ابدا ویجب التلفظ بالشھادۃ وقیامھما عند التلفظ وبدأۃ الرجل وتعیین المرأۃ والنطق بالعربیۃ مع القدرۃ ویجوز بغیرھا مع التعذر والبدأۃ بالشھادۃ ثم باللعن فی الرجل والمرأۃ تبدأ بالشھادۃ

کی صورت یہہ ہے کہ مرد چار مرتبہ کہے اَشْھَدُ بِاللّٰہِ اِنِّی لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْمَا قُلْتُہٗ عَنْ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ (یعنے خدا کو گواہ رکھتا ہوں کہ میں اس عورت کو زنا کی نسبت دینے مین سچا ہون) اسوقت حاکم مرد کو نصیحت کرے پس اگر مرد اپنے دعوے سے پھر جائے تو حاکم حد قذف مرد پر جاری کرے اگر نہ پھرے تو پھر ایک مرتبہ کہے ان لعنۃ اللہ علی ان کنت من الکاذبین (یعنے اگر مین نے جھوٹ کہا ہے تو بیشک مجھپر خدا کی لعنت ہے) اس کے بعد عورت چار مرتبہ کہے اَشْھَدُ باللہ اِنّہٗ لمن الکاذبین (یعنے مین خدا کو گواہ رکھتی ہون کہ بیشک یہہ مرد جھوٹا ہے) پھر حاکم عورت کو نصیحت کرے پس اگر عورت زنا کا اقرار کرے تو حاکم اسے سنگسار کرے ورنہ پھر عورت کہے اِنَّ غضب اللہ عَلَیَّ ان کان من الصادقین (یعنے اگر یہہ مرد سچا ہے تو بیشک مجھپر خدا کا غضب نازل ہو) جب یہہ کہچکے تو اس مرد پہ یہہ عورت حرام موبد ہو جائیگی۔ واجب ہے کہ شہادت کی لفظ سے تلفظ کریں (یعنے اَشْھَدُ کہیں کوئی اور لفظ نکہیں) مرد اور عورت کہتے وقت کھڑے رہیں مرد ابتدا کرے۔ اور عورت کو معین کرے اور حتی الامکان عربی سے کہے اگر عذر ہو تو بغیر عربی کے

بالشہادۃ ثم بالغضب ویستحب جلوس الحاکم مستدبر القبلۃ ووقوف الرجل عن یمینہ والمرأۃ عن یسارہ وحضور من یستمع اللعان والوعظ قبل اللعن والغضب ولو اکذب نفسہ بعد اللعان حُدّ للقذف ولم یزل التحریم ویرثہ الولد مع اعترافہ بعد اللعان ولا یرثہ الاب ولا من یتقرب بہ ولو اعترفت المرأۃ بعد اللعان اربعا قیل تحد ولو ادعت المرأۃ المطلقۃ الحمل منہ فانکر الدخول فاقامت بینۃ بارخاء الستر فالاقرب سقوط اللعان مالم یثبت الدخول کتاب العتق وفیہ فصول الفصل الاول فی الرق

بھی جایز ہے۔ مرد شہادت سے ابتدا کرے پھر لعن کرے۔ اور عورت شہادت سے ابتدا کرے پھر غضب اور سنت ہے کہ حاکم پشت بقبلہ بیٹھے اور مرد اس کے دہنی طرف اور عورت بائیں طرف ہو۔ کوئی سننے والا حاضر ہو۔ حاکم لعن وغضب سے پہلے نصیحت کرے (یعنی جھوٹ سے منع کرے) اگر لعان کے بعد مرد جھوٹ کا اقرار کرے تو حد قذف اسے ماری جائیگی مگر عورت کی حرمت زایل نہوگی۔ اگر لعان کے بعد فرزند کا اقرار کرے تو فرزند اسکا وارث ہوگا مگر وہ اور اس کے اقربا فرزند کے وارث نہوں گے۔ اگر عورت لعان کے بعد چار مرتبہ زنا کا اقرار کرے تو بعض علما کہتے ہیں کہ اس پر حد جاری ہوگی۔ اگر زن مطلقہ ادعا کرے کہ طلاق دینے والے مرد کا حمل ہے اور مرد دخول سے انکار کرے پھر عورت پردہ ڈالنے کے گواہ پیش کرے تو اقرب بھی یہہ بات ہے کہ جب تک دخول ثابت نہو لعان نہیں ہے (یعنی عورت کا دعوی باطل ہوگا)

کتاب العتق (یعنے آزاد کرنا) اسمین کئی فصلیں ہیں پہلی فصل غلامی وکنیزی کے بیان میں ہے

یہہ امر کفار حربی کے ساتھہ خاص ہے اگر کفار ذمی ذمہ کی شرطوں میں خلل ڈالیں تو وہ بھی غلام وکنیز ہوسکتے ہیں۔ اگر کوئی اپنے اختیار سے غلامی (یا کنیزی) کا اقرار کرے تو

یختص الرق باهل الحرب وباهل الذمة اذا خلوا بالشرائط ویحکم علی اللقیط بالرقیة مختار اولا یقبل قول مدعی الحریة اذا کان یباع فی الاسواق الا ببینة ولا یملک الرجل ولا المرأة احد الابوین وان علوا والاولاد وان نزلوا ولا الرجل المحارم بالنسب من النساء ولو ملک احد هٰؤلاء عتق وحکم الرضاع حکم النسب

الفصل الثانی فی صیغة العتق والصریح انت حر وفی لفظ العتق اشکال ولا یقع بغیرها ولا بالاشارة والکتابة مع القدرة ولا یقع مشروطا ولا فی یمین ولو شرط مع العتق شیئا من خدمة وغیرها جاز وشرطه التکلیف فی المعتق والاختیار

اس راہ پر بھی مملوک کا حکم جاری ہوگا جو شخص کہ بازار میں فروخت ہو وہ دعوٰی کرے کہ میں آزاد ہوں تو بغیر بینہ مقبول نہوگا۔ مرد وزن سے کوئی اپنی ماں باپ اور انکے اوپر کے درجے والوں (کو سول ے نواں) کا مالک نہیں ہو سکتا اور نہ اولاد اور اولاد کی اولاد کا مالک ہو سکتا ہے اور نہ مرد اپنے محارم نسبی عورتوں کا مالک ہو سکتا ہے پس اگر کوئی انمیں سے کسی کو مول لے تو وہ آزاد ہو جائیگا۔ رضاع کا حکم بھی مثل نسب کے ہے

دوسری **فصل** آزاد کرنیکے صیغہ کے بیان میں ہے صریح صیغہ یہہ ہے انت حر (یعنی تو آزاد ہے) اور لفظ عتق میں اشکال ہے۔ بغیر ان دو لفظوں کے آزادی نہیں ہو سکتی زبان سے کہنے کی قدرت رکھتے ہوئے اشارہ کرے یا لکھے تو صحیح نہیں اگر آزادی کو کسی چیز سے مشروط کرے یا اسے قسم قرار دے تو صحیح نہیں۔ اگر آزادی میں کسی خدمت وغیرہ کی شرط کرے تو جایز ہے ضرور ہے کہ آزاد کرنیوالا بالغ و عاقل ہو اور اختیار و قصد اور نیت قربت سے آزاد کرے اور جس کو آزاد کرتا ہے چاہیے کہ وہ مسلمان ہو مخالف کو آزاد کرنا مکروہ ہے اور مخالف کو یا کافر کو آزاد کرنیکی نذر کرے تو صحیح ہے غلام و کنیز کو سات برس کے

والقصد والقرینة واسلام العبد ویکرہ عتق المخالف ولو نذر عتقه او عتق الکافر صح ویستحب ان یعتق من مضی فی ملکه سبع سنین ولو نذر عتق کل عبد له قدیم عتق من کان فی ملکه ستة اشهر فصاعدا ولو نذر عتق اول مملوک یملکه فملک جماعة استخرج بالقرعة علی خلاف والعبد لا یملک شیئا وان ملکه مولاہ علی الاقوی فلو اعتقه وبیدہ مال فالمال للمولی وان علم به ولم یستثنه ولو اعتق ثلث عبیدہ استخرج بالقرعة ولو اعتق بعض عبدہ عتق کله فلو کان له شریک قوم علیه حصة شریکه ولو کان معسرا سعی العبد فی النصیب ولو اعتق الحبلی فالوجه عدم عتق الحمل الا ان یعتقه بالخصوصیة وعمی المملوک وجذامه وتنکیل المولی

بعد آزاد کر دینا سنت ہے اگر نذر کرے کہ جتنے قدیم غلام ہیں انہیں آزاد کرونگا تو جو غلام چھ مہینے یا زیادہ سے ہوں انہیں آزاد کرے اگر نذر کرے کہ جو مملوک پہلے ملکیت میں آئے اسے آزاد کرونگا پس (ایک دفعہ) چند غلام و کنیز ملک میں آئیں تو ایک کو قرعہ سے جدا کرے۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ غلام و کنیز خود کسی شئے کے مالک نہیں ہو سکتے گو آقا کسی شئے کا انہیں مالک کرے علی الاقوی اگر کسی غلام کو آزاد کرے اور اس کے پاس کچھ مال ہو تو وہ مال آقا لے سکتا ہے ہرچند آقا جانتا ہو اور اس مال کا استثنا نکیا ہو اگر مملوکہ تمین سے ایک تیسرا حصہ آزاد کرے تو قرعہ سے نکالے جائیں۔ اگر ایک غلام کے ایک جز کو آزاد کرے تو کل آزاد ہوگا۔ اگر اسمین دوسرا آقا شریک ہو تو اسکے حصے کی قیمت دے اور جو تنگدست ہو تو خود غلام اس کے حصے مین مزدوری کر کے آزاد ہوگا اگر کنیز حاملہ کو آزاد کرے تو ایک دلیل کی بنا پر حمل آزاد نہوگا۔ ہاں اگر حمل کو بھی علیحدہ آزاد کرے تو آزاد ہو جائیگا۔ اگر غلام و کنیز اندھے ہو جائیں یا انہیں جذام ہو یا آقا انکے کسی عضو کو قطع کرے یا وہ زمین گیر ہو جائیں تو (ان سب صورتوں مین) خو

والا تعاد اسباب فی العتق وکذا اسلام العبد وخروجه قبل مولاه ولو مات ذو المال وله
وارث مملوك لا غيره اشترى من مولاه واعتق واعطى الباقى **الفصل الثالث فى**
التدبير وهو ان يقول انت رق فى حياتى وحر بعد وفاتى من الكامل القاصد فيعتق من
الثلث بعد الوفات كالوصية وله الرجوع متى شاء وهو متأخر عن الدين ولو دبر الحبلى اختصت
بالتدبير دون الحمل اما لو تجدد الحمل من مملوك بعد التدبير فانه يكون مدبرا ولو رجع
فى تدبير الام قيل يصح رجوعه فى تدبير الاولاد والاقرب ان رجوعه فى تدبير الام خاصة
ليس رجوعا فى تدبير الاولاد ولو رجع فى تدبيرهما معا صح الرجوع وولد المدبر من مملوكة

آزاد ہو جائیں گے۔ اسیطرح (کافر حربی کا) غلام مالک سے پہلے مسلمان ہو کر دار کفر سے
نکل آئے تو آزاد ہوگا۔ اگر کوئی مر جائے اور مال چھوڑے اور اس کا وارث کسی کا غلام ہو
اور اس کے سوا کوئی وارث نہو تو وہ غلام اپنے کو مالک سے خرید لے اور باقی مال پر قبضہ
کرے تیسری فصل تدبیر کے بیان میں ہے یعنے کوئی شخص اپنے مملوک سے کہے انت رق فی
حیاتی وحر بعد وفاتی (یعنے میری زندگی میں تو مملوک ہے اور میرے مرنیکے بعد آزاد) کہنے
والا بالغ وعاقل ہو اور قصداً کہے تو وہ مملوک مالک کی وفات کے بعد اس کے ثلث مال سے
مثل وصیت کے آزاد ہوگا۔ مالک جسوقت چاہے اس قول سے رجوع کر سکتا ہے۔ اسکا مرتبہ قرض کے
بعد ہے (یعنے پہلے قرض ادا ہوگا اسکے بعد کچھ مال بچے تو اسمیں آزاد ہوگا) کنیز حاملہ مدبرہ ہو تو
اسکی تدبیر اسی کے ساتھ خاص ہوگی بغیر حمل کے ہاں مملوکہ کو تدبیر کے بعد مملوک سے
حمل ہو تو وہ حمل بھی مدبر ہوگا اگر کنیز کی تدبیر سے رجوع کرے تو بعض علما نے کہا ہے کہ وہی رجوع
اسکی اولاد کا بھی ہے اور حق یہہ ہے کہ کنیز کی تدبیر کا رجوع اسکے ساتھ خاص ہے ہاں اگر ماں
اور اسکی اولاد دو تونکی تدبیر میں رجوع کرے تو صحیح ہے۔ غلام مدبر کی اولاد جو مملوکہ سے ہو

مدبر ولا یبطل تدبیر الولد بموت ابیه قبل مولاہ ویعتقون من الثلث فان عجز استسعی وا باق المدبر ابطال التدبیر

الفصل الرابع فی الکتابۃ وھی قسمان مطلقۃ ومشروطۃ فالمطلقۃ ان یقول لعبدہ او امتہ کاتبتک علی کذا علی ان تؤدیہ فی نجم کذا اما فی نجم واحد او نجوم متعددۃ فیقول قبلت وقیل یفتقر الی قولہ فاذا ادیت فانت حر فیتحرر منہ بقدر ما یؤدی ولیس للمولی فسخ الکتابۃ وان عجز ویفکہ الامام من سھم الرقاب وجوبا مع العجز وان ادی من مملوکۃ تحرر من اولادہ بقدر ما فیہ من الحریۃ وان مات ولم یتحرر منہ کان میراثہ للمولی وان تحرر منہ شئی کان لمولاہ من مالہ بقدر الرقیۃ ولورثتہ

بھی مدبر ہے اگر مدبر آقا سے پہلے مرجائے تو اسکے بچے کی تدبیر باطل نہوگی۔ مدبر ثلث مال سے آزاد ہونگے۔ وہ مال کم پڑے تو باقی ہیں سعی کریں۔ مدبر بھاگ جائے تو تدبیر باطل ہوگی چوتھی **فصل کتابت** کے بیان میں ہے وہ دو قسم پر ہے۔ مطلقہ اور مشروطہ کتابت مطلقہ یہہ ہے کہ آقا اپنے غلام یا کنیز سے کہے کَاتَبْتُکَ عَلیٰ کَذَا عَلیٰ اَنْ تُؤَدِّیَہٗ فی نجم کذا (یعنے میں نے اس قدر رقم پر تجھے مکاتب کیا کہ تو اتنی قسطوں میں اسے ادا کرے) خواہ ایک قسط کہے یا کئی قسطیں پہر وہ غلام یا کنیز کہے قبلت (یعنے میں نے قبول کیا) بعض علما کہتے ہیں کہ آقا یہہ بھی کہے فاذا ادیت فانت حر (یعنے جب تو ادا کرے آزاد ہے) اب یہہ غلام مکاتب جسقدر رقم ادا کریگا اتنا آزاد ہوگا۔ اور اس کے مالک کو فسخ کتابت جائز نہیں گو غلام ادائی سے عاجز ہو۔ حالت عجز میں حصہ رقاب (جو زکوٰۃ کے مستحقین میں ہے) امام (یا نائب امام) اسے وجوباً چہڑا دیگا اگر غلام مکاتب کے لئے کنیز سے بچے ہوں تو جسقدر وہ آزاد ہوا ہے اسقدر اسکی اولاد آزاد ہوگی۔ اگر مکاتب مرجائے اور کچھہ آزاد نہوا ہو تو اسکی میراث اس کا آقا لیگا۔ اگر کسیقدر آزاد ہو تو بقدر ملکیت اسکی

الباقی ویودون منه ما بقی من مال الکتابة ولو لم یکن له مال سعی الاولاد فیما بقی
علی ابیهم ومع الاداء یعتق الاولاد ولو اوصی او اوصی له بشئی صح بقدر الحریة
وکذا لو وجب علیه حد ولو وطی المولی المطلقة حد بنصیب الحریة **واما المشروطة**
فان یقول بعد ذالك فان عجزت فانت رد فی الرق وھذا لا یتحرر منه شئی الا
باداء جمیع ما علیه فان عجز وحدہ ان یوخر نجما عن وقته رد فی الرق ویستحب للمولی
الصبر علیه ولابد فی العوض من کونه دینا مؤجلا معلوما مما یصح تملکه ویکرہ ان
یتجاوز به القیمة واذا مات المشروط بطلت الکتابة وکان ماله واولادہ

آقا کو ملیگی اور باقی اس کے ورثہ لین۔ اور مال کتابت جو باقی ہو وہ اس میراث سے
ادا کرین اگر اس کی میراث کچھہ نہو تو اسکی اولاد اس بقیہ کی ادائی کے لئے سعی کرے
جب وہ ادا ہو جائے تو اولاد بہی آزاد ہے اگر مکاتب وصیت کرے۔ یا اس کے لئے کوئی
وصیت کرے تو بقدر حریت صحیح ہے اگر کوئی حد اس پر واجب ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے
(یعنی بقدر حریت آزاد کی حد مارین اور بقدر رقیت حد غلام) اگر آقا۔ کنیز مکاتبہ مطلقہ
سے جماع کرے تو جسقدر وہ آزاد ہوئی ہے اس کے موافق آقا کو حد مارین کتابت مشروطہ
یہہ ہے کہ آقا صیغہ مذکورہ کے بعد کہے فان عجزت فانت رد فی الرق (یعنی اگر تو ادا
نکرسکے تو پہر مملوک ہے) ایسا مکاتب جبتک پوری رقم ادا نکرے کچھہ بھی آزاد نہو گا
پس اگر عاجز ہو جائے اور عاجز ہونیکی حد یہہ ہے کہ کسی قسط کو اس کے وقت سے ٹالدے تو
پہر ملکیت مین آجائیگا۔ اور سنت ہے کہ آقا صبر کرے۔ اور ضرور ہے کہ مال کتابت
دین مؤجل ہو (یعنی اسکے ادائی کی مدت مقرر کیجائے) اور اسکی ملکیت صحیح ہو۔ غلام
یا کنیز کی قیمت سے مال کتابت کا زیادہ ہونا مکروہ ہے۔ جب مکاتب مشروط مر جائے تو

المولاو لیس للمکاتب ان یتصرف فی ماله بغیر الاکتساب الا باذن المولی و
ینقطع تصرف المولی عن ماله بغیر الاستیفاء ولو وطی مکاتبة مکرها فلها المهر و
لیس لها ان تتزوج بدون اذن المولی واولادها بعد الکتابة مکاتبون اذا لم یکونوا
احرارا۔ **کتاب الایمان** وفیہ فصول **الفصل الاول** لا ینعقد
الیمین بغیر اسماء اللہ تعالی ولا بالبرائة منه او من احد الانبیاء او الائمة
علیهم السلام ویشترط فی الحالف التکلیف والقصد والاختیار وتصح من الکافر
وانما تنعقد علی فعل الواجب او المندوب او المباح مع الاولویة او ترک الحرام

باطل ہوگی اور اس کے مال اور اولاد کا آقا مالک ہوگا۔ مکاتب کو جایز نہین کہ
اپنے مال مین آقا کی بے اجازت بغیر کسب کے اور کچھہ تصرف کرے اور آقا بھی بغیر اسکے کہ
مال کتابت پورا لے اسکے اور مال مین تصرف نہین کر سکتا اگر کنیز مکاتبہ سے آقا جبر
مقاربت کرے تو مہر دے اور اس کنیز کو بھی جایز نہین کہ بے اجازت مولی کے کسی سے
تزویج کرے اور اس کی اولاد جو کتابت کے بعد پیدا ہوئی ہے مکاتب ہے بشرطیکہ آزاد
نہو **کتاب الایمان** (ایمان جمع یمین بمعنی قسم) اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل**
(قسم کے بیان مین ہے) بغیر اللہ تعالی کے نامون کے قسم صحیح نہین۔ خدا کی بیزاری یا کسی نبی
یا امام کی بیزاری کی قسم بھی صحیح نہین۔ اور شرط ہے کہ قسم کہانیوالا بالغ و عاقل ہو قصد
اور اختیار سے قسم کہائے۔ کافر کی قسم بھی صحیح ہے۔ امر واجب یا سنت کے بجالانے پر یا امر مباح
کے بجالانے پر اگر وہ اولی ہو یا امر حرام یا مکروہ کے ترک پر یا امر مباح کے ترک پر اگر ترک
اولی ہو تو قسم صحیح ہے (بغیر اس کے صحیح نہین) اگر متعلق قسم اور اسکا خلاف (دونون)
دین و دنیا کے اعتبار سے برابر ہون تو قسم کے موافق عمل کرنا واجب ہے۔ فعل خیر اور

او المکروہ او المباح مع الاولویۃ ولو تساوی منعلق الیمین وعدمہ فی الدنیا وجب العمل بمقتضی الیمین ولا یتعلق بفعل الغیر ولا بشئ من الماضی ولا بالمستحیل ولو تجدد العجز عن الممکن انحلت الیمین ویجوز ان یحلف علی خلاف الواقع مع تضمن المصلحۃ والتوریۃ ان عرفہا ولو استثنی بالمشیۃ انحلت الیمین وللوالد والزوج والمولی حل یمین الولد والزوجۃ والعبد فی غیر الواجب وانما یجب الکفارۃ بترک مایجب فعلہ او فعل مایجب ترکہ بالیمین لا بالغموس ولا یجوز ان یحلف الا مع العلم و تنعقد لو قال واللہ لافعلن کذا او باللہ او برب الکعبۃ او تاللہ او ایم اللہ او لعمر اللہ

اور امر گذشتہ اور امر محال سے قسم متعلق نہیں ہوتی۔ اگر پہلے کوئی امر ممکن ہو اور پھر (قسم کھانے کے بعد) اس کے بجالانے سے عاجز ہو تو قسم کی تعمیل ساقط ہو جائیگی۔ خلاف واقع پر کسی (دینی) مصلحت سے توریہ کرکے قسم کھائے تو جائز ہے بشرطیکہ توریہ کو جانتا ہو اگر (قسم کے بعد) مشیت خدا سے استثنا کرے تو قسم کا انعقاد جاتا رہیگا (جیسے قسم کے بعد انشاء اللہ کہے تو وہ قسم واقع نہوگی) باپ اور شوہر اور آقا کو جائز ہے کہ فرزند اور زوجہ اور غلام و کنیز کی قسم کو ساقط کردیں بشرطیکہ وہ امر (اصل میں) غیر واجب ہو۔ ایسے فعل کے ترک کرنے پر جو قسم سے واجب ہوا ہو یا ایسے فعل کے بجالانے پر جو قسم سے حرام ہوا ہو کفارہ دینا واجب ہے نہ غموس پر (امر گزشتہ پر جھوٹی قسم کہانے کو غموس کہتے ہیں یہہ حرام ہے مگر اسپر کفارہ نہیں) بغیر علم کے قسم کھانا جائز نہیں۔ اگر اسطرح سے کہے تو قسم منعقد ہوگی واللہ لافعلن کذا (یعنی خدا کی قسم میں ایسا کرونگا) یا باللہ یا برب الکعبہ یا تاللہ یا ایم اللہ یا لعمر اللہ یا اقسم باللہ یا احلف برب المصحف کہے نہ وحق اللہ۔

نذر — دوسری فصل نذر و عہد کے بیان میں ہے شرط ہے کہ نذر کرنیوالا بالغ و عاقل اور مسلمان ہو

او اقسم باللہ او احلف برب المصحف دون وحق اللہ

الفصل الثانی فی النذر

والعہود ویشترط فی الناذر التکلیف والاختیار والقصد والاسلام واذن الزوج
والمولی فی الزوجۃ والعبد فی غیر الواجب وهو اما بر کقوله ان رزقت ولدا فللہ
علی کذا او شکر کقوله ان برء المریض فللہ علی کذا او زجر کقوله ان فعلت محرما فللہ
علی کذا او ان لم افعل الطاعۃ فللہ علی کذا او تبرع کقوله للہ علی کذا ولو قال علی کذا ولم
یقل للہ لم یجب ومتعلق النذر یجب ان یکون طاعۃ اللہ تعالی مقدورا ولو نذر فعل طاعۃ
ولم یعین تصدق بشیء او صلی رکعتین او صام یوما ولو نذر صوم حین کان علیہ ستۃ اشہر

قصد اور اختیار سے نذر کرے - مملوک اور زوجہ کو امر غیر واجب میں مولے اور شوہر کی اجازت
ضرور ہے (نذر کی کئی قسمیں ہیں) یا تو وہ نیکی (کا عوض) ہے جیسے کہے ان رزقت ولدا
فللہ علی کذا (یعنے اگر میرے بیٹا ہوگا تو خدا کے لئے مجھپر یہہ امر واجب ہے) یا (نعمت کا)
شکر ہے جیسے کہے ان برء المریض فللہ علی کذا (یعنی فلان بیمار اچھا ہو تو خدا کے واسطے مجھپر
یہہ چیز واجب ہے) یا (میرے کام کی) سزا ہے جیسے کہے ان فعلت محرما فللہ علی کذا یا ان لم
افعل الطاعۃ فللہ علی کذا (یعنی اگر میں کوئی فعل حرام بجا لاؤن - یا عبادت نکرون تو مجھپر خدا کے
لئے فلان چیز واجب ہے) یا وہ تبرع ہے جیسے کہے للہ علی کذا - اگر فقط علی کذا کہے اور للہ نکہے
تو وہ امر واجب نہوگا - جس چیز کی نذر کرتا ہے واجب ہے کہ وہ چیز طاعت خدا ہے ہو اور نذر
کرنیوالا اسکی قدرت رکھتا ہو - اگر کسی طاعت خدا (یعنے کار خیر) کی نذر کرے اور اسے
معین نکرے تو کچھہ تصدق کردے یا دو رکعت نماز پڑہے یا ایک روزہ رکھے - اگر ایک حین کے
روزونکی نذر کرے تو چھ مہینے کے روزے واجب ہونگے اگر ایک زمانے کی لفظ کہے تو وہ پانچ
مہینے ہیں - مال کثیر تصدق کرنے کی نذر کرے تو اسی درہم دے اگر نذر کرے کہ قدیم غلام کو

ولو قال زمانا فخمسة اشهر ولو نذر التصدق بمال کثیر فثمانون درہما ولو نذر عتق کل عبد له قدیم عتق من مضی علیه ستة اشهر فصاعدا فی ملکه ولو عجز عما نذر سقط فرضه ولو نذر ان یتصدق بجمیع ماله وخاف الضرر قومه وتصدق شیئا فشیئا حتی یوفی ومع الاطلاق لا یتقید بوقت ولو قیده بوقت او مکان لزم ولو نذر صوم یوم بعینه فاتفق له السفر افطر وقضاه وکذا لو حاضت المرأة او نفست ولو کان عیدا افطر ولا قضاء وکذا لو عجز عن صومه **والعهد** ان یقول عاهدت الله او علی عهد الله انه متی کان کذا فعلی کذا او هو لازم وحکمه حکم الیمین ولا ینعقد النذر

آزاد کرونگا تو جنہیں اسکی ملک مین چھ مہینے یا زیادہ گزرے ہوں انہین آزاد کرے۔ جس چیز کی نذر کی ہے اس سے عاجز ہو جائے تو وجوب ساقط ہے اگر اپنا تمام مال تصدق کرنے کی نذر کرے اور اس سے خوف ضرر ہو تو تمام مال کی قیمت کرکے کچھ کچھ تصدق کرتا جائے یہانتک کہ پوری قیمت ہو جائے۔ نذر مطلق کرے تو کسی وقت کی قید نہین ہے (جب چاہے وہ نذر ادا کرے) اگر کسی وقت یا مکان کی قید کرے تو اس پر عمل واجب ہے اگر کسی روز معین کے روزے کی نذر کرے اور اس روز سفر در پیش ہو تو افطار کرے (یعنے روزہ نہ رکھے) اور بعد قضا رکھے اگر اس روز عورتکو حیض یا نفاس آئے تو بھی یہی حکم ہے اگر اس روز عید (فطر یا عید اضحیٰ) ہو تو افطار کرے (یعنے روزہ نہ رکھے) اور قضا بھی ساقط ہے کسی روز کے روزے سے عاجز ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے عہد یہہ ہے کہ کوئی شخص کہے عاہدت الله یا کہے علی عہد الله انه متی کان کذا فعلی کذا (یعنی مین نے خدا سے عہد کیا یا مجھپر خدا کا عہد ہے کہ جب فلان کام ہو تو فلان چیز مجھپر واجب ہے) لیس اسکا بجالانا واجب ہے اور اس کا حکم مثل قسم کے ہے۔ بغیر زبان سے کہے نذر و عہد

والعهد الا باللفظ ولو جعل دابة او عبده او جاريته هدياً لبيت الله تعالى
او احد المشاهد بيع وصرف الثمن فی مصالح البيت او المشهد الذی جعل له
او فی معونة الحاج او الزايرين **الفصل الثالث فی الكفارات** وهی مرتبة
ومخيرة وما يجتمع فيه الامران وكفارة الجمع **فالمرتبة** كفارة الظهار وقتل الخطاء
ويجب فيهما عتق رقبة فان عجز صام شهرين متتابعين فان عجز اطعم ستين مسكينا
وكفارة من افطر يوما من قضاء رمضان بعد الزوال اطعام عشرة مساكين فان عجز صام
ثلثة ايام متتابعات **والمخيرة** كفارة من افطر يوما من شهر رمضان او من نذر

منعقد نہین ہوتے۔ اگر کوئی شخص اپنے چارپائے یا غلام یا کنیز کو خانہ خدا یا کسی مشہد
مقدس کا ہدیہ کرے تو ان کو فروخت کرکے جسکا ہدیہ ہے اس کے نیک کامو مین صرف کیا
جائیگا یا حاجی یا زوار کی اعانت کی جائیگی **تیسری فصل کفارون کے بیان مین ہے**
کفارہ چار قسم پر ہے۔ مرتبہ اور مخیرہ اور جسمین مرتبہ و مخیرہ دونون جمع ہین اور کفارہ
جمع۔ کفارۂ مرتبہ ظہار اور قتل خطا کا ہے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے اگر یہہ نہو سکے
تو دو مہینے پے درپے روزے رکھے یہہ بھی نہو سکے تو ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلائے
اگر روزۂ قضای رمضان کو زوال کے بعد توڑے اسکا کفارہ بھی مرتبہ ہے وہ یہہ ہے کہ دس
مسکینون کو کھانا کھلائے یہہ نہو سکے تو پے درپے تین روزے رکھے۔ کفارۂ مخیرہ
اس شخص پر واجب ہے جو رمضان کا روزہ (بے عذر) نہ رکھے (یا بے عذر توڑ ڈالے)
یا روزۂ نذر معین نہ رکھے یا بے عذر توڑ ڈالے) اور ایک قول کی بنا پر نذر و عہد کے
خلاف کرنیکا بھی حکم ہے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے
روزے رکھے یا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلائے (ان تین امور سے جو چاہے بجالائے

معین او خالف نذرا او عہدا علی قول وھی عتق رقبۃ او صیام شہرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا **وما یجتمع فیہ الامران** کفارۃ الیمین وھی عتق رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم فان عجز صام ثلثۃ ایام متتابعات وکذا الایلاء **وکفارۃ الجمع** فی قتل المؤمن عمدا ظلما عتق رقبۃ وصیام شہرین متتابعین واطعام ستین مسکینا. وقیل من حلف بالبراءۃ فعلیہ کفارۃ ظہار فان عجز فکفارۃ یمین وفی جز المرأۃ شعرھا فی المصائب کفارۃ رمضان وفی نتفہ او خدش وجہھا او شق الرجل ثوبہ فی موت ولدہ او زوجتہ کفارۃ یمین ولو تزوج بامرأۃ فی عدتھا فارقھا وکفر بخمسۃ اصوع من دقیق ولو نام عن العشاء

اختیار ہے) اور جسمین **مرتبہ وتخییر مجتمع** ہین وہ قسم کا کفارہ ہے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کھانا کھلائے یا کپڑا پہنائے یا نہو سکے تو پے درپے تین روزے رکہے ایلا کا بھی یہی کفارہ ہے **کفارہ جمع** اس شخص پر واجب ہے جو کسی مومن کو عمداً ظلم سے قتل کرے وہ یہہ ہے کہ ایک بردہ بھی آزاد کرے اور پے درپے دو مہینے کے روزے بھی رکھے اور ساٹھ مسکینون کو کھانا بھی کھلائے۔ بعض علما کہتے ہین کہ جو شخص بیزاری خدا ورسول کی قسم کھائے اس پر ظہار کا کفارہ واجب ہے اگر اس سے عاجز ہو کفارہ قسم ادا کرے۔ اگر عورت کسی مصیبت مین اپنے بال کتر ڈالے تو اس پر کفارہ رمضان واجب ہے اگر بال توڑ ڈالے یا منہ نوچے یا مرد اپنے فرزند یا زوجہ کے غم مین کپڑے پھاڑے تو انپر کفارہ قسم واجب ہے۔ اگر کوئی مرد کسی عورت کو عدے مین تزویج کرے تو لازم ہے کہ اسے چھوڑ دی اور پانچ صاع آٹا کفارہ دی (ہر صاع ساڑہے تین سیر کا ہوتا ہے) جو شخص نماز عشا نہ پڑھکے سو جائے یہانتک کہ عشا کا وقت جاتا رہے تو اسکی صبح کو روزہ رکہی۔ اگر روزہ روز نذر سے عاجز ہو تو دو مد (گیہون) ایک مسکین کو تصدق دے

الاخرة حتى خرج الوقت اصبح صائما ولو عجز عن صوم يوم نذره تصدق بمد بن على مسكين **مسائل الاولى** من وجد الثمن وامكنه الشراء فقد وجبت الرقبة ويشترط فيها الايمان ويجزى الابق وام الولد والمدبر **الثانية** من لم يجد الرقبة او وجدها ولم يجد الثمن انتقل الى الصوم فى المرتبة ولا يباع ثياب بدنه ولا خادمه ولا مسكنه **الثالثة** كفارة العبد فى الظهار وقتل الخطاء فى الصوم نصف كفارة الحر **الرابعة** اذا عجز عن الصيام فى المرتبة وجب الاطعام لكل مسكين مد من طعام ولو تعذر العدد جاز التكرار ويطعم غالب قوته ويستحب الادام واعلاه اللحم واوسطه الخل وادناه

دے یہان کئی مسائل ہین پہلا مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس (جسپر بردہ آزاد کرنا واجب ہو) قیمت ہو اور بردہ خرید کرسکتا ہو تو واجب ہے کہ بردہ خرید کرکے آزاد کرے مگر شرط ہے کہ بردہ مومن ہو۔ اگر بھاگے ہوے کو یا ام ولد کو یا مدبر کو آزاد کرے کافی ہے **دوسرا** مسئلہ اگر بردہ نملے۔ یا ملے مگر قیمت ممکن نہو تو کفارہ مرتبہ مین (اسکا وجوب) روزہ رکھنے کی طرف منتقل ہوگا۔ پہننے کا لباس اور خادم اور رہنے کا مکان (بردہ خرید کرنے کیلئے) فروخت کرنا ضرور نہین **تیسرا** مسئلہ ظہار اور قتل خطا مین روزون کے بارہین غلام پر آزاد کا آدہا کفارہ ہے (یعنے غلام پر ۳۰ تیس روزے واجب ہین اور آزاد پر ساٹھہ روزے) **چوتھا** مسئلہ جب کفارۂ مرتبہ مین روزے نہو سکین تو مسکینون کو (تعداد مذکورہ سابقہ کے موافق) کھانا کھلاے ہر مسکین کو ایک مد اگر (ساٹھہ) مسکین پورے نملین تو مکرر دینا جایز ہے۔ جو اپنی اکثر غذا ہے وہ دے۔ سالن دینا سنت ہے سالن درجہ اعلی مین گوشت ہے اور درجہ اوسط مین سرکہ اور آخر نمک۔ فقط بچون کو کھلانا جایز نہین ہان بڑون کے ساتھہ شریک کرکے کھلا سکتا ہے فقط بچے ہون تو دو بچون کو ایک

الملح ولا یجوز اطعام الصغار الا منضمین الی الرجال فان انفرد احتسب الاثنان بواحد **الخامسة** الکسوۃ لکل فقیر ثوبان مع القدرۃ والا فواحد **السادسة** لا بد من نیۃ القربۃ والتعیین والتکلیف والاسلام فی المتکفر۔

کتاب الصید وتوابعه وفیه فصول **الفصل الاول** فیما یوکل صیدہ وھو امران الکلب والسھم **اما الکلب** فاذا قتل صیدا وھو ممتنع حل اکله بشروط ستة ان یکون الکلب معلما یسترسل اذا ارسله وینزجر اذا زجرہ وان لا یعتاد اکل ما یصیدہ ولا اعتبار بالنادر وان یکون المرسل مسلما او فی حکمه

شمار کرے **پانچوان مسئلہ** لباس مین ہر فقیر کو بشرط قدرت دو کپڑے پہنائے ورنہ ہر ایک کو ایک کپڑا **چھٹا مسئلہ** نیت قربت اور (جس امر کے لئے کفارہ دیتا ہے اسکا) تعین اور بالغ وعاقل ہونا کفارہ دینے والے کا ضرور ہے اور کفارہ لینے والے مین اسلام ضرور ہے۔

کتاب صید وتوابع صید اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** ان چیزون کے بیان مین ہے جنکا شکار (بغیر ذبح کے) کھایا جاتا ہے وہ دو چیزین ہین ایک کتا دوسرے سہم اگر کتا کسی شکار کو مارے درحالیکہ وہ شکار وحشی ہو تو چھ شرطون سے اسکا کھانا حلال ہے اول یہہ کہ وہ کتا تعلیم پایا ہوا ہو اسطرح سے کہ اسے حکم کرین تو حملہ کرے اور منع کرین تو رک جائے دوسرے یہہ کہ شکار کرکے کھانیکی اسکو عادت نہو اور اتفاقاً کبھی کھائے تو مضائقہ نہین تیسرے یہہ کہ کتے کو چھوڑنے والا مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم مین ہو (مثل اطفال مسلم) چوتھے یہہ کہ قصد شکار کے لئے کتے کو چھوڑے پانچوین یہہ کہ چھوڑتے وقت بسم اللہ کہے چھٹے یہہ کہ (چھوڑنیوالے کی) آنکھون سے شکار زندہ غائب نہو اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے حالانکہ اس کے واجب ہونیکا اعتقاد رکھتا ہو تو کھانا جائز ہے۔ اگر کتے کو چھوڑنے والا بسم

قاصدا الارسال الکلب وان یسمی عند ارساله وان لا یغیب عن العین حیا ولونسی التسمیۃ وکان یعتقد وجوبہا حل الاکل ولوسمی غیر المرسل لم یحل وکذا لا یحل لوشارکہ کلب الکافر او من لم یسم او من لم یقصد **واما السھم** فیدخل فیہ السیف والرمح والمعراض اذا خرق فیوکل ما یقتلہ احدھا اذا سمی المراسل وکان مسلما او بحکمہ ولوقتل ما فیہ حدید معترضا حل ولوقتل الکلب والسھم فرخا لم یحل ولورماہ بسھم فتردی من جبل او وقع فی الماء فمات لم یحل ولوقدہ السیف بنصفین حلا ان تحرکا او لم یتحرکا ولوتحرک احدھما حرکۃ ما یوتہ مستقل

نکلے بلکہ دوسرا شخص کہے تو حلال نہیں۔ اسیطرح اگر کافر کا کتا شکار کرنے میں شریک ہوجائے یا اس شخص کا کتا جس نے بسم اللہ نہیں کہی ہے یا جس نے قصداً اسکے کو نہیں چھوڑا ہے شریک ہوکر شکار کرے تو کھانا حرام ہے **اور سھم** (یعنے تیر) میں تلوار اور نیزہ اور نیزہ بے پیکان (بھی) داخل ہیں بشرطیکہ نیزہ بے پیکان شکار کے جسم کو چاک کرے پس ان میں سے جس حربے سے شکار کرے حلال ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہکے حربہ لگائے اور حربہ لگانیوالا مسلمان یا مسلمان کے حکم میں ہو اگر ایسا ہتیار جسمیں لوہا ہو (کسی شکار کو) اپنی چوڑائی سے قتل کرے (نہ دہار سے) تب بھی حلال ہے۔ اگر کتے یا سہم سے جانور کا بچہ (جو بھاگ نکلتا ہو) قتل ہو تو حلال نہیں اگر کسی جانور کو تیر سے مارے پہر وہ پہاڑ سے گر کے یا پانیمیں ڈوب کے مرے تو حلال نہیں اگر کسی شکار کو تلوار سے دو ٹکڑے کرے اور دونوں حرکت کریں یا دونوں حرکت نکریں تو حلال ہے۔ اگر ایک ٹکڑا ایسی حرکت کرے جیسے جانور حیات مستقر رکھتا ہے تو ذبح وہی ٹکڑا حلال ہوگا اور جو ویسی حرکت نہو تو دونوں ٹکڑے (بغیر ذبح) حلال ہیں اگر پھندے سے کوئی عضو کٹجائے تو وہ عضو مردار ہے اگر ایک شکار پر تیر مارے

حل بعد التذکیۃ خاصۃ والا لا معا ولو قطعت الحبالۃ بعضہ فہو میتۃ ولو رمی صید افاصاب غیرہ حل ولو رمالا للصید فاصاب لم یحل وباقی الات الصید کالفہود والحبالۃ وغیرہما لا یحل ما لم یدرک زکاتہ وہو المستقر حیاتہ ویذکیہ۔

الفصل الثانی فی الذباحۃ ویشترط فی الذابح الاسلام او حکمہ ولو ذبح الذمی او الناصب لم یحل الاکل ویحل لو ذبح المخالف وانما یکون بالحدید مع القدرۃ ویجوز مع الضرورۃ بما یفری الاوداج ویجب قطع المری والودجین والحلقوم ویکفی فی المنحور طعنہ فی وہدۃ اللبۃ ویشترط فی الذبیحۃ استقبال القبلۃ والتسمیۃ

اور وہ تیر دوسرے شکار کو قتل کرے تو حلال ہے اگر ہوائی تیر چلائے اور وہ کسی شکار پر بیٹھے تو حلال نہین۔ دوسرے شکاری چیزون سے مثل چیتے اور پھندے کے شکار حلال نہین ہان ان سے شکار کرکے ذبح کرین بشرطیکہ حیات مستقرہ رکھتا ہو تو حلال ہے

دوسری فصل ذبح کے بیان مین ہے شرط ہے کہ ذبح کرنیوالا مسلمان ہو یا مسلمان کے حکم مین ہو (جیسے طفل ممیز مسلم) اگر ذمی یا ناصبی ذبح کرے تو حلال نہین اگر مخالف ذبح کرے حلال ہے ذبح لوہے سے چاہئے باامکان اور ضرورت کے وقت جو چیز گردنکی رگون کو قطع کرے اوس سے ذبح جایز ہے۔ اور واجب ہے کہ چار چیزون کو یعنے) گزرگاہ طعام کو اور دونون طرف کی دو رگون کو اور حلقوم کو قطع کرے۔ جن جانور کو نحر کرتے ہین اسکی گردن مین نیچے کی طرف جو گڑہا ہے اسمین نیزے وغیرہ سے مارنا کافی شرط ہے کہ ذبح کے وقت ذبیحے کو رو بقبلہ کرے اور بسم اللہ کہکے ذبح کرے اگر اسمین کسیکو عمداً ترک کرے تو حلال نہین ہان اگر بھولجائے مضایقہ نہین۔ اونٹ کو نحر کرنا ضرور ہے اور دوسرے جانورون کو ذبح۔ اور ضرور ہے کہ ذبیحہ ذبح کے بعد

ولو اخل باحدھما عمدا لم یحل ولو کان ناسیا جاز ویشترط فی الابل النحر وفی غیرھا الذبح وان یتحرک بعد التسمیۃ کحرکۃ الاحیاء واقلہ حرکۃ الذنب او نظرف العین او یخرج الدم المسفوح ولو نقص لم یحل ویستحب فی الغنم ربط قوائمھا عدا احدی رجلیہ وفی البقر ربط قوائمھا واطلاق ذنبھا وربط اخفاف الابل الی الآباط وارسال الطیر وما یباع فی سوق المسلمین فھو ذکی حلال اذا لم یعلم حالہ ولو تعذر الذبح او النحر کالمتردی فی البیر والمستعصی یجوز عقرہ بالسیف وغیرہ مما یجرح اذا اخشی التلف **وذکاۃ** السمک اخراجہ من الماء حیا ولو مات فی الماء بعد الاخذ لم یحل ولکن ذکاۃ الجراد اخذہ حیا

زندے کی حرکت کرے کم سے کم یہہ ہے کہ دم ہلائے یا آنکھہ بند کرے یا خون مسفوح نکلے (یعنے دہارسے) اگر نہین سے کچھہ نہو تو حرام ہے **اور سنت ہے** کہ بکرے کے دونون ہاتھہ اور ایک پاؤن باندہے اور گائے کے چارون ہاتھہ پاؤن باندہے اور دم چھوڑدے اونٹ کے اگلے پاؤن کا ایک زانو باندہے اور طایر کو ذبح کے بعد چھوڑ دے جو چیز ذبح ہون مسلمانون کے بازار مین بکتی ہے حلال ہے بشرطیکہ اسکا حال معلوم نہو۔ اگر ذبح یا نحر نہو سکے جیسے کوئی جانور باولی مین گرجائے یا سرکش ہو کہ ذبح نکرنے دے (بسبب زیادتی زور وغیرہ کی) تو جایز ہے کہ اسے تلوار سے یا دوسرے ایسے حربہ سے جس سے زخم لگے مارڈالے بشرطیکہ تلف ہونے کا خوف ہو **مچھلی** کا تذکیہ یہہ ہے کہ اسے پانی سے زندہ نکالے اگر مچھلی گرفتار کرنے کے بعد پانی مین مرجائے تو حلال نہین۔ اسیطرح ٹڈیکا تذکیہ ہے کہ اسے زندہ گرفتار کرین۔ ان دونون چیزونمین مسلمان ہونا اور بسم اللہ کہنا شرط نہین اور ٹڈیکا بچہ جو اڑ نہین سکتا حرام ہے اگر ٹڈیان گرفتار کرنے سے پہلے نیستان مین جلجائین تو حرام ہین۔ ہر جانور کے پیٹ مین کا بچہ جو پورا ہوچکا

ولا يشترط فيهما الاسلام ولا التسمية والاذبحرام ولو احترق في اجمة قبل اخذه فحرام وذكاة الجنين ذكاة امه مع تمام الخلقة ولو خرج حيا لم يحل بدون التذكية **الفصل الثالث** في الاطعمة والاشربة وفيه مباحث **الاول** في حيوان البحر ولا يوكل منه الا سمك له فلس ويحرم الطافي والجلال منه حتى يطعم علفا طاهرا يوما وليلة والجري والسلحفات والضفادع والسرطان ولا باس بالكنعت والربيثا والطمر والطبراني والابلامي والاربيان ويوكل ما يوجد في جوف السمكة اذا كانت مباحة الا ما يقذفه الحية الا ان يضطرب ولم ينسلخ والبيض تابع ومع الاشتباه يوكل الخشن **الثاني**

اسکی ماں کے ذبح کر دینے سے حلال ہوتا ہے۔ اگر پیٹ میں سے زندہ نکلے تو بغیر ذبح حلال نہیں ہوتا **تیسری فصل** کھانے پینے کی چیزوں کے بیان میں ہے انمیں کئی بحثیں ہیں۔ **بحث اول** دریائی جانوروں کے بیان میں ہے۔ بغیر فلس دار مچھلی کے سب (آبی) جانور حرام ہیں۔ پانی میں مری ہوئی مچھلی اور جلال (یعنے جو آدمی کا گوہ کھاتی ہے) حرام ہے ہاں اسے ایک رات دن پاک چارہ کھلائیں تو حلال ہوگی۔ مارماہی اور کچھوا اور مینڈک اور کھیکڑا حرام ہے۔ کنعت اور ربیثا اور طمر اور طبرانی اور ابلامی اور اربیان (کہ یہہ سب فلس دار مچھلیوں کے اقسام ہیں) حلال ہیں۔ اگر مچھلی کے پیٹ میں سے حلال مچھلی نکلے تو حلال ہے۔ اگر سانپ مچھلی کو اگلدے اور وہ مچھلی تڑپے اور اسکا پوست نہ اکھڑا ہو تو حلال ہے ورنہ حرام۔ انڈا (مچھلی کا) تابع ہے (یعنے حلال مچھلی کا انڈا حلال ہے اور حرام کا حرام) اگر شتبہ ہو تو سخت انڈا کھائے **دوسری بحث** چار پائے کے بیان میں ہے اہلی چار پایہ (جیسے اونٹ اور گائے اور بھینس اور بکرا اور بھیڑ) حلال ہے۔ اور جنگلی گائے اور بز کوہی اور گورخر اور ہرن اور گوزن حلال

فی البهایم و یوکل النعم الاهلیۃ و بقر الوحش و کبش الجبل والحمر والمغز لان دا البهاہمر و یکرہ الخیل والبغال والحمار و یحرم الجلال من المباح وھو ما یاکل عذرۃ الانسان خاصۃ الامع الاستبراء فتطعم الناقۃ علفا طاھرا اربعین یوما والبقرۃ عشرین والشاۃ عشرۃ و لو شرب لبن خنزیر کرہ و لو اشتد لحمہ حرم ھو و نسلہ و یحرم کل ذی ناب کالاسد والثعلب و یحرم الارنب والضب والیربوع والحشرات والقمل والبق والبراغیث **الثالث فی الطیور** و یحرم السبع کالبازی والرخمۃ وما کان صفیفہ اکثر من دفیفہ وما لیس لہ قانصۃ ولا حوصلۃ ولا صیصیۃ والخفاش

گھوڑا اور خچر اور گدہا مکروہ ہے۔ جو حلال جانور جلاّل ہو (یعنے آدمی کا گوہ کھاتا ہو) حرام ہوجائیگا۔ پھر اسے استبرا حلال کرتا ہے (استبرا یہہ ہے کہ) اونٹ کو چالیس دن پاک چارا کھلائے اور گائے بھینس کو بیس دن اور بکری کو دس دن۔ اگر کوئی جانور سور کا دودھ پیے تو مکروہ ہوگا اگر سور کے دودہ سے اسکا گوشت سخت تو وہ جانور اور اس کی نسل حرام ہے جو جانور مثل نشتر کے دانت رکھتے ہیں حرام ہیں جیسے شیر اور لومڑی (وغیرہ) اور خرگوش اور سوسمار (جسے دکھنیں گھوڑ پھوڑ بولتے ہیں) اور جنگلی چوہے اور حشرات الارض (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) اور جوں اور مچھر اور کیک (یعنے پسو وغیرہ) یہہ سب حرام ہیں **تیسری بحث طیور کے بیان میں** ہے جو طایر درندہ ہے جیسے باز گرگس اور جن کی صف دف سے زیادہ ہے۔ اور جنکو نہ سنگدانہ ہے اور نہ پوٹھا اور نہ خار (وہ سب) حرام ہیں شب پرہ اور سور بھی حرام ہے۔ طایر حلال جلال ہو تو حرام ہوجائیگا جب استبرا کیا جائے حلال ہوگا یعنے بطخ کو اور اس جانور کو جو جثہ میں بطخ کے برابر ہو پانچ دن پاک چارا کھلائے اور مرغ کو تین دن۔ زنبور اور مکھی حرام ہے اور حرام جانور کا

والطاؤس والجلال من الجلال حتی یستبرأ بالطبة و شبهها بخمسة ایام و الدجاجة بثلاثة والزنابیر والذباب وبیض المحرم وما تفق طرفاه فی المشتبه وبکرہ الغراب والخطاف والھدھد والصرد والصوام والشقراق والفاختة والقبرة **الرابع فی الجامد** یحرم المیتة واجزاءها عدا صوف ما کان طاهرا فی حیوته وشعرہ ووبرہ وریشه وقرنه وعظمه وظلفه وبیضه اذا اکتسی الجلد الفوقانی والانفحة ویحرم من الذبیحة القضیب والانثیان والفرث والدم والمثانة والمرارة والمشیمة والفرج والعلباء والنخاع والغدد وذات الاشاج وخرزة الدماغ والحدق ویکرہ الکلی واذنا القلب

انڈا حرام ہے اگر انڈے مشتبہ ہون تو جسکے دونون طرف برابر ہون وہ حرام ہے اور زاغ زرع (یعنے مھوکا) اور ابابیل اور ہدہد اور لٹورا اور صوام (کہ وہ ایک لنبی گردن کا طایر ہے اکثر کھجور کے درخت پر رہتا ہے) اور شقراق (یعنے سبزک) اور فاختہ اور چپکاوک (یہہ سب) مکروہ ہین **چوتھی بحث خشک** اشیاکے بیانمین ہے مراہوا جانور اور اُس کے اجزا حرام ہین ہان جو جانور زندگی مین پاک ہو اس کے تمام قسم کے بال اور سینگ اور ہڈی اور سم حرام نہین ——— حلال جانور کے (مرجانے کے بعد اس کے پیٹ سے) انڈا نکلے اور اسکا پوست سخت ہو تو حلال ہے (ورنہ حرام) اور پنیر مایہ بھی حلال ہے۔ ذبیحہ مین سے یہہ چیزین حرام ہین۔ ذکر۔ خصیہ۔ تلّی سرگین۔ خون۔ مثانہ۔ پتا۔ بچہ دان۔ فرج۔ دو زرد پٹھے (جو گردن سے دم تک ہوتے ہین) اور حرام مغز (کہ پیٹھ کے مہرو مین ہوتا ہے) اور غدود اور وہ جڑ جو سمون کے بیچ مین پٹھون سے متصل ہوتی ہین اور خرزہ دماغ (کہ وہ سر کے مغز مین ایک چنے کے برابر زرد چیز ہے) اور سیاہی چشم (یہہ سب چیزین

چیزین

ویحرم الاعیان النجسة کالعذرة وما ابین من الحی والطین عدا الیسیر من تربة الحسین علیه السلام للاستشفاء والسموم القاتلة **الخامس فی المائع** ویحرم کل مسکر من خمر وغیره والعصیر اذا غلا والفقاع والدم والعلقة وان کانت فی البیضة وهی نجسة وکل ما هو نجس من المائع وغیره او لاقی النجاسة وما یکتنفها من الجامد کالسمن والعسل ویحل الباقی والدهن النجس بملاقاة النجاسة یجوز الاستصباح به تحت السماء خاصة ۔ ویحرم الابوال کلها عدا بول الابل للاستشفاء ولکن ایحرم لبن الحیوان المحرم ولو اشتبه اللحم القی فی النار فان انقبض فذکی والا فمیتة ولو

حرام ہیں) گردہ اور دل کے دونوں کان مکروہ ہیں۔ نجس چیزیں سب حرام ہیں مثل براز کے۔ جو چیز زندہ جانور سے (کاٹکر یا توڑکر) جدا کیجائے حرام ہے اور مٹی بھی حرام ہے ہاں تھوڑی سی خاک تربت حسین علیہ السلام شفا کے واسطے کھا سکتے ہیں اور تمام زہر کشندہ حرام ہیں۔ **پانچویں بحث** بہنے والی چیزوں کے بیان میں ہے ہر نشے کی چیز خواہ شراب ہو یا اور کچھ (جیسے سیندی تاڑی) اور شیرہ انگور جب جوش کھائے اور بوزہ اور خون اور علقہ (یعنے خون بستہ) ہر چند انڈے میں ہو حرام ہے اور علقہ نجس بھی ہے۔ ہر شئے نجس خواہ تر ہو خواہ خشک حرام ہے جو چیز جمی ہوئی ہو مثل گھی اور شہد کے اس پر نجاست گرے تو نجاست کو اور تھوڑا تھوڑا اس کے اطراف سے نکال ڈالے باقی حلال ہے۔ روغن متنجس سے آسمان کے نیچے چراغ جلانا جائز ہے تمام پیشاب حرام ہیں ہاں اونٹ کا پیشاب دوا کے لئے پی سکتے ہیں۔ حرام جانوروں کا دودھ حرام ہے اگر گوشت مشتبہ ہو تو سے آگ میں ڈالیں اگر منقبض ہو (یعنے سکڑ جائے) تو ذبح کیا ہوا ہے ورنہ مردار

امتزجا و اشتبه اجتنبا **مسائل** الاول یجوز للانسان ان یاکل من بیت من
تضمنته الایة خاصة مع عدم العلم بالکراهیة **الثانیة** اذا انقلبت الخمر خلا
طهرت بعلاج کان او غیره مالم یمازجها نجاسة **الثالثة** لا یحرم شیء من
الربوبیات وان شم منها رایحة المسکر **الرابعة** العصیر اذا غلا من قبل
نفسه او بالنار حرم حتی یذهب ثلثاه او ینقلب خلا **الخامسة** یجوز للمضطر
تناول المحرم بقدر ما یمسک رمقه الا الباغی وهو الخارج علی الامام والعادی وهو
قاطع الطریق **السادسة** یستحب غسل الیدین قبل الطعام والتسمیة والاکل

حلال گوشت حرام گوشت میں ملکر مشتبہ ہو جائے تو دونوں حرام ہیں یہاں **چند
مسائل ہیں** پہلا مسئلہ اُن لوگوں کے گھروں میں جن کو آیہ شریفہ شامل ہے بغیر اجازت
کے کوئی چیز کھانا جایز ہے (یعنے اولاد و ازواج اور باپ دادا۔ اور مائیں اور
بھائی اور بہنیں اور چچا اور پھپیاں اور ماموں اور خالائیں اور غلام و کنیز اور سچے
دوست) بشرطیکہ انکی نارضامندی کا یقین نہو **دوسرا مسئلہ** اگر شراب سرکہ ہو جائے
تو پاک (اور حلال) ہے خواہ کسی تدبیر سے ہو یا بغیر اس کے۔ بشرطیکہ نجاست خارجی
اسمیں نہ ملی ہو **تیسرا مسئلہ** جوش کھائے ہوئے شیرے حرام نہیں ہر چند ان میں
مسکر کی بو آئے **چوتھا مسئلہ** جب شیرہ انگور جوش کھائے خواہ خود بخود یا آگ سے
تو حرام ہے اور جب اسمیں سے دو ثلث جل جائے یا کل سرکہ ہو جائے تو حلال۔
(اور پاک) ہے **پانچواں مسئلہ** جبکہ اس قدر فاقہ گذرے کہ اسے مرنے کا خوف
ہو تو بقدر سد رمق حرام چیز کھا سکتا ہے سوائے باغی کے یعنے جو امام عادل پر خروج
کرے اور سوائے رہزن کے۔ **چھٹا مسئلہ** کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا

بالیمنی وغسل الید بعدہ والحمد والاستلقاء وجعل الرجل الیمنی علی الیسریٰ ویحرم
الاکل علی مائدۃ المسکر وافراط الاکل المتضمن للضرر۔

کتاب المیراث وفیہ فصول **الفصل الاول فی اسبابہ**
وھی شیأن نسب وسبب فالنسب مراتبہ ثلث **الاولی** الابوان والاولاد
فللاب المنفرد المال وللام وحدھا الثلث والباقی رد علیھا ولو اجتمعا فللام الثلث
والباقی للاب ولو کان معھما زوج او زوجۃ فلہ نصیبہ وللام الثلث والباقی للاب
وللابن المال ولکن الابنین تمازا دبالسویۃ ولو انفردت البنت فلھا النصف

اور بسم اللہ کہنا اور دہنے ہاتھ سے کھانا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور حمد خدا
بجالانا اور چت لیٹنا اور دہنا پاؤن بائین پاؤن پر رکھنا سنت ہے جس خوان پر نشہ
کی چیز ہو اس پر کھانا حرام ہے اور اس قدر کھانا جو ضرر کرے حرام ہے۔

کتاب المیراث اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** اسباب میراث کے
بیان مین ہے میراث کے دو اسباب ہین ایک نسب دوسرا سبب نسب کے
تین مرتبے ہین مرتبہ **اول** ہین مان باپ اور اولاد ہین۔ پس اگر فقط باپ (موجود)
ہو تو سالم میراث لیگا۔ فقط مان ہو تو تیسرا حصہ اس کو حصے مین ملیگا اور باقی اسکو
رداً ملیگا۔ اگر مان باپ دونون موجود ہون تو مان کو تیسرا حصہ ملیگا باقی باپ
لیگا۔ اگر مان باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ ہو تو اس کو اسکا حصہ ملیگا اور مان کو
(اصل مال کا) ثلث اور باقی باپ لیگا۔ بیٹا تمام متروکہ لیگا اسیطرح اگر دو بیٹے یا زیادہ
ہون برابر تقسیم کرلین۔ اگر فقط بیٹی ہو تو آدھا مال اسے حصے مین ملیگا باقی رداً
اگر دو بیٹیان یا زیادہ ہون تو دو ثلث انہین حصے مین ملینگے اور باقی انہین

نسب سبب کا بیان

والباقی رد علیہا وللبنتین فمازاد الثلثان والباقی رد علیہما ولو اجتمع الذکور والاناث من الاولاد فللذکر مثل حظ الانثیین - ولکل واحد من الابوین مع الذکور السدس والباقی للاولاد ولو کان معہم اناث فالباقی بینہم للذکر مثل حظ الانثیین ولکل واحد من الابوین منفردا مع البنت الربع بالتسمیۃ والرد والباقی للبنت لذلک ومع البنتین فمازاد الخمس ولہما مع البنت الخمسان تسمیۃ وردا والباقی لہا ومع البنتین فمازاد الثلث ولو شارکہم زوج اوزوجۃ دخل النقص علی البنت او البنات **مسائل** الاولی اذ اخلف المیت مع الابوین اخا واختین اواربع

رد کیا جائیگا - اگر بیٹے اور بیٹیاں جمع ہون تو ہر بیٹے کو دو بیٹیون کے حصے کے برابر دین - اگر ماں باپ اور بیٹے موجود ہون تو والدین مین سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دین باقی بیٹے لین - اگر ان کے ساتھہ بیٹیاں بھی ہون تو والدین کا حصہ نکالنے کے بعد ہر بیٹے کو دو بیٹیون کے حصے کے برابر دین - اگر ماں یا باپ اور بیٹی موجود ہون تو ماں کو یا باپ کو چوتھائی دین حصہ اور رد ملاکر - باقی لڑکی لے حصہ اور رد ملاکر - اگر ماں یا باپ اور دو لڑکیاں یا زیادہ ہون تو ماں یا باپ کے لئے پانچوان حصہ ہے - اگر ماں باپ دونون ہون اور ایک بیٹی ہو تو ان دونون کو دو خمس دین حصہ اور رد ملاکر - اور باقی بیٹی لے - اگر ماں باپ اور دو بیٹیاں یا زیادہ ہون تو ماں باپ کو ایک ثلث دین (یعنے ہر ایک کو ایک سدس) اگر ان کے ساتھہ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو بیٹی یا بیٹیون کو نقصان پہونچیگا یہاں **مسائل ہین** پہلا مسئلہ اگر میت ماں باپ کو چھوڑے اور ان کے ساتھہ ایک بھائی اور دو بہنین یا چار بہنین یا دو بھائی چھوڑے تو (ہر چند باوجود ماں باپ کے بھائی بہنین وارث نہونگی مگر) یہہ سدس سے زیادہ مین ماں کو

اخوات او اخوین حجبوا الام عما زاد علی السدس بشرط ان یکونوا مسلمین غیر قاتلین ولا ممالیک منفصلین غیر حمل ویکونوا من الابوین او من الاب ویکون الاب موجودا فان نفقد احد ھذہ فلا حجب واذا اجتمعت الشرائط فان لم یکن معھما اولاد فللام السدس خاصۃ والباقی للاب وان کان معھا بنت فلکل من الابوین السدس وللبنت النصف والباقی یرد علی الاب والبنت ارباعا **الثانیۃ** اولاد الاولاد یقومون مقام الاولاد عند عدمھم ویاخذ کل فریق منھم نصیب من یتقرب بہ فلاولاد البنت مع اولاد الابن الثلث للذکر مثل حظ الانثیین

حاجب ہون گے (یعنے اس صورت مین چھٹے حصے سے زیادہ مان کو نملیگا) بشرطیکہ بھائی بہنین مسلمان ہون اور میت کے قاتل نہون اور کسی کے مملوک نہون اور خارج ہین موجود ہون یعنے حمل ہین نہون اور پدری ومادری (یعنے حقیقی) ہون یا فقط پدری (یعنے علاتی) ہون۔ اور باپ بھی موجود ہو اگر انہین سے ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو وہ حاجب نہون گے۔ جب یہہ شرطین موجود ہون اور میت کی اولاد نہو تو مان کو چھٹا حصہ ملیگا باقی باپ لیگا۔ اگر ان کے ساتھہ ایک لڑکی بھی ہو تو ان اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اور آدہا لڑکی کو۔ باقی چار حصے کرکے باپ اور بیٹی پر رد کرین (اسطرح سے کہ باپ کو ایک حصہ اور بیٹی کو تین حصے) دوسرا مسئلہ میت کی اولاد نہو تو اولاد کی اولاد ان کی جگہہ قایم ہوگی اور ہر فریق جسکی اولاد ہے اسکا حصہ لیگا پس اگر بیٹا اور بیٹی دونون کی اولاد ہو تو بیٹی کی اولاد کو ایک ثلث ملیگا (جنمین سے) ہر لڑکے کو دو لڑکیون کے برابر اور بیٹے کی اولاد کو (باقی کے) دو ثلث ملین گے (جنمین) ہر لڑکے کو دو لڑکیون کے برابر۔ ابعد کو (یعنے دور والے کو) اقرب منع کرتا ہے اولاد کی اولاد

ولاولاد الابن الثلثان لان ذالک والاقرب یمنع الابعد ویشارکون الابوین
کالابن فھم یرد علی اولاد البنت کما یرد علیھا ذکورا کانوا او اناثا **الثالثة**
یحبی الولد الذکر الاکبر بثیاب بدن المیت وخاتمه وسیفه ومصحفه اذا لم یکن
سفیھا ولا فاسدا الرای بشرط ان یخلف المیت غیر ذالک وعلیه قضاء ما علی المیت
من صلوة وصیام **المرتبة الثانیة** الاخوة والاجداد اذا لم یکن للمیت
ولد وان نزل ولا احد الابوین کان میراثه للاخوة والاجداد فللاخ من الابوین
تمام المال وللاخت من قبلھما النصف والباقی یرد علیھا وللاختین منھما

میت کے ماں باپ کے ساتھ شریک ہوکر مثل اپنے ماں باپ کے حصہ لیگی اور جیسے بیٹی پر رد
ہوتا ہے اسیطرح بیٹی کی اولاد پر بھی رد ہوگا خواہ بیٹی کی اولاد میں مرد ہوں یا عورتیں۔
تیسرا مسئلہ میت کے پہنے کا لباس اور اسکی انگوٹھی اور تلوار اور قرآن شریف خاص بڑا
بیٹا لیگا (میراث کے علاوہ اور اس کو حبوہ کہتے ہیں) بشرطیکہ بڑا بیٹا سفیہ نہو اور مذہب نہ
بدلدیا ہو اور ان چیزوں کے سوائے میت کا اور مال بھی ہو اور بڑے بیٹے پر واجب ہے
کہ میت کی نماز و روزہ جو قضا ہو بجالائے **مرتبہ دوم** میں بھائی بھن اور دادا دادی اور
نانا نانی ہیں۔ پس جب میت کی اولاد یا اولاد کی اولاد اور ماں باپ میں سے کوئی نہو تو
ان دوسرے مرتبہ والوں کو میراث ملیگی۔ پس اگر حقیقی ایک بھائی یا کئی بھائی موجود ہوں
تمام ترکہ لیں (اور آپس میں برابر تقسیم کرلیں) حقیقی بھن کو آدھا حصہ ملیگا اور باقی رد ہوگا
اگر حقیقی دو بھنیں یا زیادہ ہوں تو انہیں دو ثلث حصے ہی دیں اور باقی رد ہوگا۔ اگر بھائی
بھن جمع ہوں تو ہر بھائی کو دو بھنوں کے حصے کے برابر دیں۔ اگر فقط ماں کی طرف کا
ایک بھائی یا بھن ہو تو چھٹا حصہ اس کو حصے میں ملیگا اور باقی رد ہوگا۔ اگر دو یا زیادہ ہوں

فمازاد الثلثان والباقی یرد علیهما ولو اجتمع الذکور والاناث فللذکر مثل حظ
الانثیین۔ وللواحد من الام ذکرا وانثی السدس والباقی رد علیه وللاثنین
فصاعدا الثلث والباقی یرد علیهم الذکر والانثی سواء ویقوم المتقرب بالاب
خاصة مقام من یتقرب بالابوین من غیر مشارکة وحکمه حکمه ولو اجتمع الاخوة من
الابوین مع الاخوة من کل واحد منهما کان لمن یتقرب بالام السدس ان کان واحدا
والثلث ان کان اکثر بینهم بالسویة وان کانوا ذکورا او اناثا ولمن یتقرب
بالابوین الباقی واحدا کان او اکثر للذکر مثل حظ الانثیین ویسقط الاخوة من الاب

تو حصے ہین ثلث ملیگا اور باقی ردًا۔ انمین بھائی بھن دونون برابر ہین اگر حقیقی بھائی
بھن نہون توان کے مقام پر فقط پدری بھائی بھن قایم ہون گے بغیر شارکت کے (یعنے حقیقی
بھی ہون اور علاتی بھی تو علاتی کو کچھہ حصہ نہین

پدری بہائی بھن کا حکم مثل حقیقی
بھائی بھن کے ہے (بشرطیکہ حقیقی موجود نہون) اگر حقیقی بھائی بھن کے ساتھہ مادری بھائی بہن
اور پدری بھائی بھن جمع ہون پس اگر مادری ایک ہو تو اسے چہٹا حصہ اور زیادہ ہون تو
ثلث دین کہ آپسمین برابر تقسیم کرلین اگرچہ مرد عورت جمع ہون باقی تمام مال حقیقی بھائی بھن
کو ملیگا خواہ ایک ہو یا زیادہ ہر مرد کو دو عورتون کے برابر اور پدری بھائی بھن کو کچھہ نہین
اگر (حقیقی کوئی نہو) فقط مادری بھائی بھن اور پدری بھائی بھن جمع ہون تو ان کیطرف والا
چہٹا حصہ لے اور زیادہ ہون تو ثلث لیکر برابر تقسیم کرلین۔ باقی باپ کی طرف والے لین
ہر مرد دو عورتون کے برابر اگر پدری فقط بہنین ہون تو انپر اور مادری بھائی بھن پر باقی مال یا سباعًا
یا اخماسًا رد ہوگا (یعنے اگر مادری بھائی بھنون کے ساتھہ پدری ایک بھن ہو تو حصے تقسیم ہوچکنے کے بعد

ولو اجتمع الاخوۃ من الام مع الاخوۃ من الاب خاصۃ کان لمن یتقرب بالام السدس ان کان واحدا او الثلث ان کان اکثر بالسویۃ والباقی لمن یتقرب بالاب للذکر مثل حظ الانثیین ولو کان الاخوۃ من قبل الاب اناثا کان الرد بینهن وبین المتقرب بالام ارباعا او اخماسا وللزوج والزوجۃ نصیبهما الاعلی ویدخل النقص علی المتقرب بالابوین او بالاب - وللجد اذا انفرد المال وکذا الجدۃ ولو اجتمعا لاب فللذکر ضعف الانثی وان کانا لام فبالسویۃ ولو اجتمع المختلفون فللمتقرب بالام الثلث وان کان واحدا والباقی للمتقرب بالاب ولو دخل الزوج او الزوجۃ دخل النقص

باقی کے چار حصے کرکے ایک حصہ مادری بھائی بہنوں پر اور تین حصے پدری بہن پر رد کریں اگر پدری دو بہنیں یا زیادہ ہوں تو باقی کے پانچ حصے کرکے ایک حصہ مادری بھائی بہنوں پر اور چار حصے پدری بہنوں پر رد کریں -) اگر (بھائی بہنوں کے ساتھ) شوہر یا زوجہ ہو تو اس کو بڑا حصہ ملیگا - اور حقیقی بھائی بہن پر یا پدری بھائی بہن پر نقصان آئیگا - اگر فقط دادا ہو تو کل مال لیگا اسیطرح دادی اور دونوں موجود ہوں تو دادا کو دو حصے اور دادی کو ایک حصہ اگر فقط نانا ہو تو کل مال لے اسیطرح نانی - اگر دونوں موجود ہوں تو برابر تقسیم کرلیں - اگر دادا دادی اور نانا نانی مجتمع ہوں تو نانا نانی کو ثلث ملیگا خواہ فقط نانا یا فقط نانی ہو اور باقی دادا دادی لیں - اگر (انکے ساتھ) زوجہ یا شوہر بھی ہو تو دادا دادی کو نقصان ہوگا - نزدیک والا دور والے کو منع کرتا ہے (جیسے دادا پردادا کو) اگر بھائی بہن اور دادا دادی اور نانا نانی جمع ہوں تو دادا مثل حقیقی بھائی کے اور دادی مثل حقیقی بہن کے اور نانا نانی مثل مادری بھائی بہن کے ہیں - اور اجداد چند کئی درجہ کے ہوں (بلحاظ منع اقرب ابعد کو) بھائی بہن کے ساتھ میراث لیں گے - اگر بھائی بہن نہوں تو انکی اولاد ان کے مقام پر قایم ہوگی - اور اجداد کے ساتھ میراث لیگی

علی المتقرب بالاب - والاقرب یمنع الابعد ولو اجتمع الاخوات والاجداد کان الجد کالاخ والجدۃ کالاخت والاجداد وان علوا یقاسمون الاخوۃ واولاد الاخوۃ والاخوات یقومون مقام ابائہم عند عدمہم فی مقاسمۃ الاجداد وکل واحد منہم یرث نصیب من یتقرب بہ ویقسمون بالسویۃ ان کانوا للام وان کانوا للاب فللذکر ضعف الانثی **المرتبۃ الثالثۃ** الاعمام والاخوال وانما یرثون مع فقد الاولاد للعم وحدہ المال وکذا العمان فما زاد وکذا العمۃ والعمات ولو اجتمعوا فللذکر مثل حظ الانثیین ولو تفرقوا فللواحد من الام السدس وللزائد علیہ الثلث بالسویۃ والباقی لمن یتقرب

بھائی کی اولاد بھائیکا حصہ اور بھن کی اولاد بھن کا حصہ - اگر مادری بھائی بھن کی اولاد ہے تو اپنا حصہ آپسمین برابر تقسیم کرلین اگر پدری (یا حقیقی) بھائی بھن کی اولاد ہے تو انمین مرد کو دو حصے عورت کو ایک حصہ ملیگا مرتبہ سوم مین چچا پھپی اور ماموں خالہ ہین اگر مرتبہ اول و دوم مین سے کوئی نہو تو چچا تمام مال لیگا اسیطرح کئی چچا - اور اسیطرح پھپی یا پھپیان تمام مال لین گی اگر چچا پھپی دونون موجود ہون تو مرد کے دو حصے عورت کا ایک حصہ ہے اگر چچا پھپی یعنے باپ کے بھائی بھن حقیقی بھی ہون اور پدری (یعنے سوتیلے) بھی ہون اور مادری بھی تو مادری چچا پھپی (یعنے اخیافی) اگر ایک ہے تو چھٹا حصہ لے - اگر زیادہ ہون تو ثلث لیکر آپسمین برابر تقسیم کرلین - باقی مال حقیقی چچا پھپی کو ملیگا خواہ ایک ہو یا زیادہ ہون مرد کو دو حصے عورت کو ایک حصہ اور سوتیلے چچا پھپی کو کچھہ نہین - اگر حقیقی چچا پھپی نہون تو سوتیلے چچا پھپی انکے مقام پر قایم ہونگے اور حقیقی کا حکم انپر جاری ہوگا - اگر فقط ماموں ہو تو تمام مال لے خواہ ایک ہو یا کئی ہون اسیطرح خالہ کا حکم ہے - اگر حقیقی ماموں خالہ جمع ہون تو برابر تقسیم کرلین اگر متفرق ماموں خالہ ہون (یعنے ماں کے حقیقی بھائی بھن اور سوتیلے بھائی بھن

بالابوین واحدا او اکثر للذکر ضعف الانثی وسقط المتقرب بالاب ولو فقد المتقرب بالابوین قام المتقرب بالاب مقامه وحکمه حکمه۔ وللخال المنفرد المال وکذا الخالات فما زاد وکذا الخالة والخالتان والخالات ولو اجتمعوا تساووا ولو تفرقوا فللمتقرب بالام السدس ان کان واحدا والثلث ان کان اکثر بالسویة والباقی لمن یتقرب بالابوین واحدا کان او اکثر بالسویة وسقط المتقرب بالاب ولو فقد المتقرب بهما قام المتقرب بالاب مقامه کهیئته۔ ولو اجتمع الاخوال والاعمام فللاخوال الثلث وان کان واحدا ذکرا او انثی والباقی للاعمام وان کان واحدا ذکرا او انثی فان

اور مادری یعنے اخیافی بھائی بہن ہون) تو اخیافی ماموں خالہ اگر ایک ہے تو چھٹا حصہ اور زیادہ ہون تو تیسرا حصہ لیکر برابر تقسیم کرلین اور باقی حقیقی ماموں خالہ کو ملیگا ایک ہو یا زیادہ بالسویہ۔ اور سوتیلے ماموں خالہ کو کچھ نہین ہان حقیقی ماموں خالہ نہون تو یہہ اونکی جائے پر قایم ہونگے۔ اور اون کا حکم انپر جاری ہوگا۔ اگر ماموں خالہ اور چچا پھپی جمع ہون تو ماموں خالہ کو ثلث ملیگا ہرچند ایک ماموں یا ایک خالہ ہو اور باقی چچا پھپی کو ہرچند ایک ہی چچا یا ایک ہی پھپی ہو۔ اگر (چچا پھپی کے ساتھہ) متفرق ماموں خالہ ہون تو انکا اخیافی بھائی یا بہن ثلث کا چھٹا حصہ لے اگر ایک ہو اور زیادہ ہون تو ثلث کا ثلث لیکر برابر تقسیم کرلین اور ثلث مین جو باقی ہے وہ حقیقی خالہ ماموں کا ہے اور سوتیلے ماموں خالہ محروم ہین اور اصل مال مین بعد وضع ثلث) جو باقی ہے چچا پھپی لین اگر وہ بھی متفرق ہین تو باپ کا اخیافی بھائی یا بہن اگر ایک ہو تو باقی ہین کا چھٹا حصہ لے ورنہ تیسرا حصہ اور باقی حقیقی چچا پھپی لین۔ سوتیلے چچا پھپی محروم ہین۔ اگر ان کے ساتھہ شوہر یا زوجہ ہو تو اس کو حصہ اعلی ملیگا اور اخیافی کو ثلث اور حقیقی کو یا حقیقی نہو تو سوتیلے کو باقی (مطلب یہہ ہے کہ زوجہ یا شوہر کی

تفرق الاخوال فللمتقرب بالام سدس الثلث ان کان واحدا وثلثه ان کان اکثر بالسویة والباقی لمن یتقرب بالابوین وسقط المتقرب بالاب وللاعمام الباقی فان تفرقوا فللمتقرب بالام سدسه ان کان واحدا والا فالثلث والباقی للمتقرب بهما وسقط المتقرب بالاب۔ وللزوج او الزوجة نصیبه الاعلی وللمتقرب بالام ثلث الاصل والباقی للمتقرب بهما او بالاب ویقوم اولاد العمومة والعمات والخؤلة مقام ابائهم مع عدمهم ویاخذ کل منهم نصیب من یتقرب به واحدا کان او اکثر والاقرب یمنع الابعد الا فی صورة واحدة وهی ابن عم من الابوین مع العم من الاب فان المال لابن

شرکت سے حقیقی چچا پھپی یا حقیقی ماموں خالہ کو نقصان ہوگا اور اخیافی اپنا حصہ برابر لینگے) اگر چچا پھپی اور ماموں خالہ نہوں تو انکی اولاد انکی جائے پر ہوگی اور ہر ایک اپنے باپ کا یا اپنی ماں کا حصہ لیگا ایک ہو یا زیادہ اور قریب بعید کو منع کرتا ہے (جیسے چچا کے ہوتے چچازاد بھائی وارث نہیں ہوتا) مگر ایک صورت میں یعنے باپ کے ایک حقیقی بھائی کا بیٹا ہے اور باپ کا ایک سونیلا بھائی ہے تو باپ کے حقیقی بھائی کا بیٹا (کہ میت کا چچیرا بھائی ہوتا ہے) تمام مال لیگا۔ جب (میت کے) چچا پھپی اور ماموں خالہ نہوں تو (میت کے) باپ کے چچا پھپی اور ماموں خالہ انکی جائے پر قایم ہونگے اور قریب بعید کو منع کریگا۔ چچا پھپی ماموں خالہ کی اولاد ہر چند نیچے کے کئی درجوں کی ہو۔ باپ کے چچا پھپی اور ماموں خالہ کو منع کرے گی۔ اگر ایک وارث میں میراث کے دو سبب ہوں تو دونوں طرف سے میراث لیگا جیسے باپ کے سونیلے بھائی کا بیٹا کہ وہ ماں کے مادری بھائی کا بیٹا ہو (مثلاً زید اور عمر سونیلے بھائی ہیں اور زید کی ایک مادری بہن ہے کہ وہ عمر سے منسوب ہے اور اسکے ایک بیٹا ہے اس صورت میں زید عمر کے بیٹے کا سونیلا چچا اور اخیافی ماموں ہے اور زید کا بیٹا عمر کے بیٹے کا

العم خاصة وعمومة الاب وخؤلته وعمومة الام وخؤلتها یقومون مقام العمومة والعمات والخؤله والخالات مع فقدهم والاقرب یمنع الابعد واولاد العمومة والخؤلة وان نزلوا یمنعون عمومة الاب وخؤلته وعمومة الام وخؤلتها۔ ولو اجتمع لوارث سببان متشارکان ورث بهما کابن عم لاب هو ابن خال لام او زوج هو ابن عم او ابن خال۔ ولو منع احدهما الآخر ورث من قبل المانع کابن عم لاب هو اخ لام

الفصل الثانی فی المیراث بالسبب

وهو اثنان الزوجیة والولاء فللزوج مع عدم الولد النصف ومعه وان نزل الربع وللزوجة مع عدم

چچازاد بھائی بھی ہے اور ماموزاد بھائی بھی ہے) یا شوہر کہ وہ چچا کا بیٹا یا ماموں کا بیٹا ہو۔ اگر ایک سبب دوسرے سبب کا حاجب ہو تو سبب حاجب کے طرف سے میراث لیگا۔ جیسے سوتیلے چچا کا بیٹا کہ وہ اخیافی بھائی بھی ہو (مثلاً زید اور عمر دو سوتیلے بھائی ہیں زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا پھر زید نے اسے طلاق دی اور عمر نے اس سے نکاح کیا اس سے بھی ایک بیٹا پیدا ہوا۔ پس عمر کے بیٹے کا زید کا بیٹا مادری بھائی بھی ہے اور سوتیلا چچازاد بھائی بھی ہے) **دوسری فصل میراث سببی کے** بیان میں ہے وہ دو ہیں ایک **زوجیت** دوسرے **ولاء** پس شوہر کے لئے آدھا مال ہے بشرطیکہ عورت کی اولاد نہو۔ اگر اولاد ہو گو نیچے کے کسی درجہ کی ہو (جیسے اولاد کی اولاد) شوہر کو چوتھا حصہ ملیگا۔ جورو کا حصہ چوتھائی ہے بشرطیکہ شوہر کے اولاد (یا اولاد کی اولاد) نہو اگر ہو تو آٹھواں حصہ ملیگا اگر شوہر کے سوا اور کوئی وارث نہو تو باقی مال شوہر کو رد کیا جائیگا۔ اور درصورت عدم ورثہ زوجہ پر رد ہونے میں اختلاف ہے (مذہب مشہور یہ ہے کہ زوجہ پر رد نکیا جائیگا) اگر کئی بی بیاں ہوں تو اسے چوتھائی یا آٹھویں حصہ

میراث سببی

الولد الربع ومع وجوده الثمن ولو فقد غیرہما ذ علی الزوج وفی الزوجة قولان ویتشارك ما زاد علی الواحدة فی الثمن او الربع ویرث کل منهما من صاحبه مع الدخول وعدمه ومع الطلاق الرجعی ویرث الزوج من جمیع الترکة وکذا المرأة اذا کان له ولد منها ولو فقد ورثت الا من العقارات والارضین ویقوم الابنیة والالات والنخیل والاشجار وترث من القیمة ولو تزوج المریض ودخل ورثت والا فلا مهر ولا میراث **واما الولاء** فاقسامه ثلثة **الاول** ولاء العتق ویرث المعتق عتیقه مع التبرع وعدم التبری من الجریرة بعد فقد النسب ویشارك الزوج والزوجة ولو کان المنعم متعددا اشترکوا

شریک ہونگی۔ شوہر اور زوجہ خواہ دخول ہوا ہو یا نہوا ہو ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ طلاق رجعی ہین بھی (عدہین) وارث ہونگے۔ شوہر تمام ترکے سے حصہ لیگا۔ اسیطرح زوجہ بشرطیکہ میت کے اس کے بطن سے فرزند ہو (خواہ لڑکا ہو یا لڑکی) اگر کوئی فرزند نہو تو زوجہ کو زمین سے کچھ حصہ نہین ملیگا اور خانہ اور اسباب خانہ اور درختون کی قیمت کرکے قیمت سے اسکا حصہ دیا جائیگا۔ اگر مرد بیمار نکاح کرے اور دخول بھی ہو تو زوجہ میراث لیگی اگر دخول نہو نہ مہر ہے نہ میراث۔ ولاء کی تین قسمین ہین پہلی قسم **ولای ازادی** ہے آزاد کرنیوالا غلام وکنیز آزاد کا وارث ہوگا بشرطیکہ تبرعاً آزاد کرے اور اسکی ضمانت جریرہ سے بری نہو اور اسکا کوئی وارث نہو حسب تو ولای آزادی شوہر یا زوجہ کے ساتھہ شریک ہوکر میراث لیگا۔ اگر آزاد کرنیوالے متعدد ہون تو سب شریک ہونگے اگر آزاد کرنیوالا نہو (یعنے پہلے ہی مرچکا ہو) تو حق سے قریب تر یہہ بات ہے کہ اسکی ولایت آزاد کرنیوالے کے والدین اور اولاد ذکور کی طرف منتقل ہوگی۔ یہہ بھی نہون تو اس کے عصبے کی طرف منتقل ہوگی۔ (ماں باپ کے اقربا کو عصبہ کہتے ہین مگر یہان عصبے سے مراد فقط باپ کے اقربا ہین) اگر آزاد کرنیوالی عورت ہو (اور وہ پہلے مرچکی ہو) تو اسکے

ولو عدم فالاقرب انتقال الولاء الی الابوین والاولاد الذکور فان نفقد وا فللعصبۃ ولوکان المنعم امراۃ انتقل الی عصبتہا دون اولادھا ولا یرث الولاء من یتقرب بالام ولا یصح بیعہ ولا ھبتہ ولا اشتراطہ فی البیع وجر الولاء یصح فلو حملت المعتقۃ بعد العتق من مملوک حر نولا ئہ لمولاھا فاذا اعتق الاب انجر ولائہ الی معتق ابیہ فان نفقد فلابیہ والاولادہ الذکور فان نفقد وا فلعصبتہ فان نفقد وا فلمولی مولی الاب فان نفقد فلمولی مولی مولی الاب فان نفقد فلمولی عصبۃ المولی فان نفقد فلضامن الجریرۃ فان نفقد فللامام ولا یرجع الی مولی الام ولو مات المنعم عن ابنین ثم مات المعتق بعد موت احدھما اینتاث

عصبے کی طرف ولایت منتقل ہوگی نہ اولاد کی طرف۔ ماں کے قرابتدار کو ولایت نہ پہونچیگی ولایت کی بیع اور اسکی ہبہ اور بیع مین اسکی شرط کرنی صحیح نہین۔ ولایت کا بڑھنا صحیح ہے جیسے کوئی کنیز آزاد ہونیکے بعد کسیکے غلام سے حاملہ ہوا در بچہ آزاد ہو تو اس بچہ کی ولایت بھی اسکی ماں کے آقا کو ہوگی (بشرطیکہ بچہ کا اور کوئی وارث نہو) اگر اسکا باپ آزاد کیاجائے تو اس بچہ کی ولایت باپکے آزاد کرنیوالے کی طرف پلٹ جائیگی۔ اگر وہ مرچکا ہو تو اسکے ماں باپ اور اولاد ذکور کیطرف اور وہ بھی نہون تو اسکے عصبے کی طرف اور وہ بھی نہون تو اس لڑکے کے باپکے مولا کے مولا کیطرف۔ اور وہ بھی نہو تو مولے کے مولے کے مولیکی طرف اگر وہ بھی نہو تو عصبہ مولے کے مولی کیطرف اور وہ بھی نہو تو ضامن جریرہ کی طرف اور وہ بھی نہو تو امام کی طرف منتقل ہوگی۔ مگر ماں کے مولی کی طرف پھر نہ پلٹیگی۔ اگر آزاد کرنیوالا دو بیٹے چھوڑ کے مرے پھر ایک بیٹا مرنیکے بعد غلام آزاد مرجائے تو دوسرا بیٹا (جو زندہ ہے) اپنے برادر متوفی کے وارثون کے ساتھ ولا مین شریک ہوگا دوسری قسم ولا ضامن جریرہ ہے (جریرہ بمعنی جریمہ) اگر کوئی شخص کسی سے عہد کرے کہ میرے جرائم کا تو ضامن (اور ذمہ دار) ہونا

الحی ورثۃ المیت **الثانی** ولاء تضمن الجریرۃ من توالی انسانا یضمن جریرتہ ویکون الولاء لہ یرث مع فقد کل مناسب ومسابب ویشارک الزوجین وھو اولی من الامام ولا یتعدی الضامن ولا یضمن الاسائبۃ کالمعتق واجباومن لا وارث لہ سواہ **الثالث** ولاء الامامۃ اذا فقد کل مناسب ومسابب انتقل المیراث الی الامام یفعل بہ ماشاء وکان علی علیہ السلام یضعہ فی فقراء بلدہ وضعفاء جیرانہ ومع الغیبۃ یقسم فی الفقراء **الفصل الثالث فی موانع الارث** وھی ثلثۃ کفر وقتل ورق **اما الکفر** فلا یرث الکافر من المسلم وان قرب ولا یمنع من یتقرب بہ فلو کان

اور تیسری ولا مجھے ہونی چاہئے اس صورت میں اسکا یہ وارث ہوگا بشرطیکہ اسکا کوئی وارث نسبی اور سببی نہو۔ شوہر یا زوجہ اسکے ساتھ شریک ہونگے اور اسکا درجہ (میراث میں) امام سے اول ہے۔ ضامن جریرہ تعدی نکرے (یعنے جو شرط ہوئی ہے اس پر قایم رہے تجاوز نکرے) ضامن جریرہ وہی شخص مقرر کرسکتا ہے جسپر کسیکی ولا نہو جیسے وہ بردہ جو وجوباً آزاد ہو (جیسے کفارہ میں) یا وہ شخص جسکا کوئی وارث نہو۔ **تیسری قسم ولای امام** ہے اگر کوئی شخص وارث نسبی و سببی نرکھتا ہو تو اسکی میراث امام لیگا امام کو اختیار ہے کہ اس کو جس کام میں چاہے صرف کرے۔ حضرت امیر علیہ السلام فقرائے شہر اور ضعفائے ہمسایہ پر تقسیم فرماتے تھے۔ غیبت امام میں وہ میراث (مجتہد کے حکم سے) فقیروں پر تقسیم کی جائیگی **تیسری فصل موانع ارث** کے بیان میں ہے، وہ تین امر ہیں کفر اور قتل اور مملوکیت **کافر** مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا ہرچند نزدیک کا قرابتدار ہو اور اپنی طرف سے قرابت رکھنے والے کا حاجب بھی نہیں ہوسکتا جیسے ایک مسلمان (مرجائے) اسکا ایک فرزند کافر ہو اور اس کافر کا ایک بیٹا مسلمان ہو تو یہ مسلمان یعنے پوتا دادا کا وارث ہوگا (اور بیٹا بسبب کفر کے

موانع ارث

للمسلم فلد کافر وله ابن مسلم ورث الجد ولو فقد المسلم کان المیراث للامام والمسلم یرث الکافر ویمنع مشارکة الکفار فلو کان للکافر ولد کافر وابن عم مسلم فمیراثه لابن العم ولو اسلم الکافر قبل القسمة شارك ان کان مساویا واخذ الجمیع ان کان اولی سواء کان المیت مسلما او کافرا ولو کان الوارث واحدا واسلم الکافر لم یرث والمسلمون یتوارثون وان اختلفوا فی الاراء والکفار یتوارثون وان اختلفوا فی الملل والمرتد عن فطرة یقتل فی الحال وتعتد امراته من حین الارتداد عدة الوفاة وتقسم میراثه ولا یسقط هذه الاحکام بالتوبة - وعن غیر فطرة یستتابه فان تاب والا قتل وتعتد

محروم ہوگا) اگر کوئی وارث مسلمان نہو تو اسکی میراث امام لیگا - مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور (دوسرے وارث) کافر کی شرکت کا حاجب ہوگا - جیسے ایک کافر کا بیٹا کافر ہو اور ایک چچازاد بھائی مسلمان ہو تو اس کافر کی میراث اسکا چچازاد بھائی (جو مسلمان ہے) لیگا (اور بیٹا محروم ہوگا) اگر کوئی (وارث) کافر میراث تقسیم ہونیسے پہلے مسلمان ہو جائے تو اور ورثہ کے ساتھ شریک ہوگا بشرطیکہ (وارث ہین) انکا مساوی ہو اگر انسے اولی درجہ ہو تو کل مال لیگا خواہ میت مسلمان ہو یا کافر اگر کسیکا ایک وارث (مسلمان) ہو پھر ایک کافر (جو میت کا قرابتدار ہے) مسلمان ہو جائے تو وارث نہوگا - سب مسلمان (بشرط قرابت و بلحاظ مراتب) آپسمین وارث ہونگے ہر چند ان کے مذہب مختلف ہون (اسیطرح) کفار آپسمین وارث ہونگے اگرچہ انکی ملتین مختلف ہون - مرتد فطری فوراً قتل کیا جائے (جو شخص مسلمان سے پیدا ہو کر کافر ہو جائے اسے مرتد فطری کہتے ہین) اور اسکی زوجہ اسکے ارتداد کے وقت سے عدہ وفات بیٹھے (عدہ وفات گزرنیکے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے) اور اسکی میراث تقسیم کیجائے - اگر مرتد فطری توبہ بھی کرے تو

زوجته عدة الطلاق ولا یقسم امواله الا بعد القتل ولو تکرر قتل فی الرابعة والمرأة
اذا ارتدت حبست وضربت اوقات الصلوة حتی تتوب وان کانت عن نطرة -
ومیراث المرتد للمسلم ولو لم یکن الا کافرا انتقل الی الامام والمرتد لا یرث المسلم

الثانی القتل وهو یمنع الوارث من الارث ان کان عمدا ظلما ولو کان خطاء منع
من ارث الدیة علی قول ومیراث المقتول لغیر القاتل وان بعد وقرب القاتل
ولو فقد فللامام والدیة یرثها من یتقرب بالاب ذکورا واناثا والزوج والزوجة
وفی المتقرب بالام قولان ولو لم یکن للمقتول عمدا وارث مسلم یکن للامام العفو بل اخذ

یہ احکام (جو ابھی ذکر ہوئے) ساقط ہونگے۔ اگر کوئی شخص مرتد غیر فطری ہو تو اسے توبہ کے لئے کہا جائے اگر توبہ کرے بہتر ہے ورنہ قتل کیا جائے۔ اسکی زوجہ پر عدہ طلاق واجب ہے اور اسکا مال اسکے قتل ہونیکے بعد تقسیم ہوگا جو شخص کئی مرتبہ مرتد (غیر فطری) ہوا ہے چوتھی مرتبہ میں قتل کریں (اگرچہ پھر توبہ کرے) اگر عورت مرتد ہو تو اسے قید کریں اور ہر نماز کے وقت ماریں یہانتک کہ توبہ کرے اگرچہ مرتد فطری ہو مرتد کی میراث وہ وارث لیں گے جو مسلمان ہیں اگر کوئی وارث مسلمان نہو تو امام وارث ہوگا مسلمان کا وارث مرتد نہیں ہو سکتا دوسرا امر **قتل** ہے وہ وارث کو میراث سے منع کرتا ہے (یعنے اگر کوئی شخص اپنے قرابتدار کو قتل کرے تو پھر وہ مقتول کا وارث نہیں ہو سکتا) بشرطیکہ عمداً اور ظلم سے (یعنے ناحق) قتل کرے اگر خطاء سے (یعنے سہواً) قتل کرے تو خون بہا سے حصہ نملیگا یہ مسئلہ اختلافی ہے اور مقتول کی میراث قاتل کے سوای اور قرابتدار لینگے ہر چند وہ (بہ نسبت قاتل کے) دور کی قرابت رکھتے ہوں اور قاتل قریب تر ہو اگر قاتل کے سوا اور کوئی وارث نہو تو امام وارث ہوگا۔ خون بہا کے وارث باپ کی طرف کے قرابتدار اور شوہر یا زوجہ ہوگی ماں کی طرف کے قرابتداروں کے وارث ہونے میں دو قول ہیں۔ اگر مقتول عمدی کا کوئی وارث نہو تو امام کو جایز نہیں کہ (قاتل کو)

او القتل ويقضى من الدية الديون والوصايا وان كانت للعمد وليس للديان المنع من القصاص **الثالث الرق** وهو مانع فى الطرفين ولو اجتمع الحر مع المملوك فالمال للحر وان بعد ولو اعتق قبل القسمة شارك مع المساوات واختص مع الاولوية ولو كان الوارث واحدا واعتق لم يرث ولو لم يكن وارث الا المملوك اجبر مولاه على اخذ القيمة من التركة واعتق واخذ الباقى ولو تصرت التركة لم يفك وميراث المملوك لمولاه وان قلنا انه يملك والمدبر وام الولد والمكاتب المشروط والمطلق اذا لم يتحرر منه شئى كالقن **الفصل الرابع فى مخارج** السهام النصف من اثنين والثلث

بخشدے بلکہ خون بہا لے یا قتل کرے خون بہاے قرض اور وصیتین ادا کیجائین اور قرضخواہ کو نہین پہونچتا کہ قصاص کو منع کرین **تیسرا امر مملوکیت** ہے وہ طرفین مین (میراث کا) مانع ہی اگر آزاد اور مملوک (ایک قرابتدار) ہون تو آزاد

تمام ترکہ لیگا گو دور کا قرابتدار ہو (اور غلام بالکل محروم) اگر میراث کی تقسیم سے پہلے آزاد ہوجائے تو (اور ورثہ کے ساتھہ) شریک ہوگا بشرطیکہ انکا مساوی ہو اگر ان سے اولے ہو تو خاص وہی وارث ہوگا ۔ اگر میت کا وارث ایک ہی ہو پھر ایک غلام بھی (جو میت کا قرابتدار ہی) آزاد کیا جائے تو وارث نہوگا ۔ اگر سوا مملوک میت کا دوسرا وارث نہو تو اسکا آقا مجبور کیا جائیگا کہ ترکہ سے اسکی قیمت لے (اور آزاد کردے) اور وہ غلام آزاد ہوکر باقی ترکہ لیگا اگر ترکہ قیمت سے کم ہو تو آزاد نکرایا جائیگا مملوک کی میراث اسکا آقا لیگا گو ہم قائل ہون کہ مملوک کسی شئی کا مالک ہوسکتا ہے اور مدبر اور ام ولد اور مکاتب مشروط اور مکاتب مطلق جو کچھہ آزاد نہو مثل قن کے ہے (قن وہ مملوک ہی جو مملوکیت مین کامل ہو ضد مدبر و مکاتب) **چوتھی فصل** حصونکے **مخارج** کے بیانمین ہے آدہی کا مخرج دو ہے ۔ ایک تہائی اور دو تہائیونکا مخرج تین ہے ۔ چوتھائی کا مخرج چار اور چھٹے

والثلثان من ثلثة والربع من اربعة والسدس من ستة والثمن من ثمانية ولو كان
في الفريضة ربع وسدس فمن اثني عشر والثمن والسدس من اربعة وعشرين وقد
تنكسر الفريضة فيضرب عدد من انكسر عليه في الاصل الفريضة ان لم يكن بين نصيبهم
وعددهم وفق مثل ابوين وخمس بنات والا ضربت الوفق من العدد كابوين وست بنات
تضرب ثلثة وفق العدد مع النصيب ولو قصرت الفريضة بدخول الزوج او الزوجة
دخل النقص على البنت او البنات والاخت او الاخوات لابوين او للاب ولو زادت
الفريضة ردت على غير الزوج والزوجة والام مع الاخوة - وذو السببين اولى بالرد من

حصے کا مخرج چھ ہے اور آٹھوین حصے کا مخرج آٹھ ہے اگر فریضے مین چوتھائی اور چھٹا حصہ ہو تو اسکا
مخرج بارا ہے اور آٹھوین اور چھٹے حصے کا مخرج چوبیس ہے۔ کبھی فریضے مین کسر آتی ہے یعنی جنپر
کسر آئے انکے عدد کو اصل فریضے مین ضرب دین بشرطیکہ انکے حصے مین اور انکے عدد مین توافق
کی نسبت نہو مثل مان باپ اور پانچ بیٹیون کے (یعنے ایک میت کے مان باپ اور پانچ بیٹیان
موجود ہین انکا فریضہ چھ ہے کیونکہ ہر ایک کو مان اور باپ کے ایک چھٹا حصہ دینگے اسکا مخرج
چھ ہے جب چھ سے دو سدس مان باپ کے گئے تو چار باقی رہے یہہ چار پانچ بیٹیون کے حصے
ہین اور اس چار مین کہ لڑکیونکا حصہ ہے اور پانچ مین کہ لڑکیونکا عدد ہے تباین کی نسبت
ہے پس پانچکو چھ مین کہ اصل فریضہ ہے ضرب دین حاصل ضرب تیس ہونگے یہی سب کا
فریضہ ہوگا یعنی تیس مین سے دو سدس کہ پانچ پانچ ہوتے ہین مان باپ کو دین باقی بیس رہے
وہ پانچ بیٹیونپر برابر تقسیم کرین) اور جنپر کسر آئی ہے انکے عدد مین اور انکے حصہ مین توافق کی
نسبت ہو تو ان کے عدد کے وفق کو اصل فریضے مین ضرب دین مثل مان باپ اور چھ لڑکیون
(کہ انکا فریضہ چھ ہے اسمین سے دو حصے مان باپ کے گئے باقی چار رہے۔ چار مین اور چھ مین

کہ یہہ لڑکیونکا عدد ہے توافق بہ نصف کی نسبت ہے پس انکا وفق کہ تین ہے اصل فریضے مین کہ چھ ہے
ضرب دیئن حاصل ضرب اٹھارا ہونگے۔ اٹھارا کو اصل فریضہ قرار دین اوراسمین سے دو سدس
کہ چھ ہوتے ہین ماں باپ کے حصے کے ہین باقی بارا۔ چھ لڑکیون کے) اگر شوہر یا زوجہ داخل مسئلہ
سب ہے فریضہ یعنے اصل مال کم ہوجائے تو بیٹی یا بیٹیون پر یا بہن یا بہنون پر کمی آئیگی خواہ یہہ
حقیقی ہون یا سوتیلے۔ اگر اصل مال بچرہے تو وہ بغیر شوہر اور زوجہ کے اور بغیر ماں کے بشرطیکہ
ماں کے ساتھہ بھائی بھن بھی ہون اور ورثہ پر رد کیا جائیگا جو شخص وارث ہونے کے دو سبب
رکھتا ہے وہ صاحب سبب واحد سے رد کے واسطے اولے ہے (مناسخات) اگر بعض ورثہ
میراثکی تقسیم سے پہلے مرجائین اور دوسرے ورثہ پیدا ہون یا استحقاق بدلجائے (اور تقسیم مین
کسر واقع ہو) تو وفق فریضہ ثانیہ کو فریضہ اولی مین ضرب دین (اور تقسیم کرین) اگر وفق نہو تو
فریضہ ثانیہ کو فریضہ اولی مین ضرب دین (مترجم) مناسب جانتا ہے کہ اس مقام پر
ان دونون مسئلونکی مثالین لکھے اور اسکے بعد تماثل۔ تداخل۔ توافق۔ تباین کی مختصر شرح کرے
زید فوت ہوا اسکا ایک باپ اور ماں اور ایک بیٹا ہے مسمی عمر انکا فریضہ چھ ہے
اسمین سے ماں کا حصہ ایک اور باپ کا ایک اور فرزند کے چار پھر فرزند یعنے عمر کا انتقال ہوا
اور اس نے چھ لڑکیون کو چھوڑا پس چار ہین کہ عمر کا حصہ ہے اور چھ ہین کہ فریضہ ثانیہ ہے
توافق بہ نصف کی نسبت ہے پس وفق فریضہ ثانیہ یعنے چھ کے نصف کو کہ وہ تین ہے اصل فریضہ
اولی مین یعنے چھ مین ضرب دین اٹھارا ہونگے پس اٹھارا کو سب پر تقسیم کرین اسطرح سے
کہ مورث اعلی کی ماں کو تین اور باپ کو تین۔ اب بارا باقی رہے کہ وہ حصہ اسکے فرزند
عمر کا ہے عمر کی چھ لڑکیونپر بارا کو برابر تقسیم کردین ہر ایک لڑکی کو دو۔ اگر زید مرے
اور ماں باپ اور ایک بیٹا چھوڑے پھر بیٹا مرے اور پانچ لڑکیاں چھوڑے تو چار کے

السبب الواحد ولومات بعض الوارث قبل القسمة وتغاير الوارث او الاستحقاق فاضرب الوفق من الفريضة الثانية في الفريضة الاولى فان لم يكن وفق فاضرب الفريضة الثانية في الاولى **الفصل الخامس** في ميراث ولد الملاعنة والزنا والحمل والمفقود۔ ولد الملاعنة ترثه امه ومن يتقرب بها وولده وزوجه او زوجته وهو يرثهم ولا توارث بينه وبين الاب ومن يتقرب به ولو ترك اخوة من الابوين مع اخوة من الام تساووا في ميراثه **ولد الزنا** لا يرثه الزاني ولا الزانية ولا من يتقرب بها وهو لا يرثهم وانما يرثه ولده وزوجه او زوجته وهو يرثهم ومع

عدد ہین کہ زید کے بیٹے کا مال ہے اور فریضۂ ثانیہ یعنے پانچ مین تباین کی نسبت ہے پس پانچ کو اصل فریضے مین یعنے چھے مین ضرب دین تیس ہونگے وہ سب پر تقسیم کرین **نسبتون کے نام** چار ہین **اول تماثل** یعنے دو عددونکا برابر ہونا جیسے دو اور دو **دوسرا تداخل** یعنے ایسے دو عدد ہون کہ اگر چھوٹے عدد کو بڑے عدد مین ایکمرتبہ یا کئی مرتبہ داخل کرین تو وہ بڑے عدد کو فانی کر دے جیسے دو اور آٹھ یا چار اور آٹھ **تیسرا توافق** یعنے دو عدد ایسے ہون کہ ان دونونکو کوئی تیسرا عدد ایک کے سوا فانی کر دے جیسے چار اور چھے کہ ان دونون کو دو کا عدد فانی کرتا ہے یا چھے اور نو کہ ان دونون کو تین کا عدد فانی کرتا ہے۔ یہہ فانی کرنیوالا جس کسر کا مخرج ہے اس کسر کو وفق کہتے ہین جیسے پہلی مثال مین دو نصف کا مخرج ہے پس چار اور چھے مین توافق بہ نصف کی نسبت ہے اور دوسری مثال مین فانی کرنیوالا عدد تین ہے اور وہ ثلث کا مخرج ہے پس چھے اور نو مین توافق بہ ثلث کی نسبت ہے۔ اور کبھی فقہا تداخل پر بھی توافق کا عمل کرتے ہین **چوتھا تباین** یعنے جن عدد و نمین مذکورہ نسبتین نہ پائی جائین جیسے دو اور تین یا دو اور پانچ یا تین اور پانچ علی ہذا القیاس فقط) **پانچوین فصل** اولاد ملاعنہ اور اولاد زنا اور حمل اور گم شدہ کی میراث کے بیان مین ہے **فرزند ملاعنہ کی**

میراث اسکی ماں اور ماں کے اقربا کو اور اسکی اولاد اور شوہر یا زوجہ کو ملیگی اور فرزند ملاعنہ
ان لوگوں کا وارث ہوگا مگر باپ اور باپ کے اقربا کا وارث نہیں ہوتا اور نہ یہہ لوگ اسکے
وارث ہونگے۔ فرزند ملاعنہ کے حقیقی بھائی بہن اور مادری بھائی بہن اسکی میراث لینے مین برابر
ہین فرزند زنا کا وارث نہ زانی (یعنے باپ) ہوتا ہے نہ ماں اور نہ انکے اقربا۔ اور نہ فرزند
زنا انکا وارث ہوگا ہاں فرزند زنا کی اولاد اور اسکی زوجہ یا شوہر وارث ہونگے اور وہ انکا
وارث ہوگا۔ فرزند زنا کی اولاد اور زوجہ یا شوہر کوئی نہو تو امام وارث ہے (اگر کوئی شخص مرجائے
اور اسکی زوجہ حمل سے ہو) اور بچہ اگر زندہ پیدا ہو (باپ کا) وارث ہوگا نہیں تو نہیں اور وضع
حمل تک دو لڑکوں کا حصہ احتیاطاً اٹھا رکھین اس صورت مین اصحاب فرائض اپنے دو حصوں مین سے
چھوٹا حصہ پائینگے۔ حمل کا خون بہا ماں باپ اور ان کے اقربا کے لئے یا فقط باپ کے اقربا کے
لئے ہے۔ (یعنے یہہ مسئلہ اختلافی ہے) شخص گمشدہ کا مال اتنی مدت گزرنے کے بعد کہ جسمین
آدمی غالباً زندہ نہین رہتا تقسیم کیا جائیگا **چھٹی فصل خنثی کی میراث کے بیان مین ہے**
خنثی وہ ہے جسکے پیشاب کے دو عضو ہون (ایک مثل مرد کے اور ایک مثل عورت کے) پس جس عضو سے
پہلے پیشاب آنا شروع ہو اسکے لحاظ سے حکم کیا جائیگا اگر دونوں عضو سے برابر پیشاب شروع
ہو تو جس عضو سے آخر مین پیشاب موقوف ہو اس پر حکم ہوگا۔ اگر یہہ بھی برابر ہو تو ایسے
شخص کو آدھا حصہ مرد کا دین اور آدھا عورت کا۔ جیسے کوئی شخص دو فرزند چھوڑے ایک مرد
اور ایک خنثی تو ان کو ایک بار دو لڑکے فرض کرین اور پھر ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ہر ایک
فریضہ کو دوسرے فریضہ مین ضرب دین پھر حاصل ضرب کو مخرج نصف مین یعنے دو مین ضرب دین (یعنے پہلے دو
لڑکوں کا فریضہ دو سے تھا پھر ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا فریضہ تین دو کو تین مین ضرب دینے سے چھے
ہوئے پھر چھے کو مخرج نصف یعنے دو مین ضرب دینے سے) بارا ہونگے بارا مین سے پانچ خنثی کو دین اور
سات مرد کو۔ اگر خنثی کے ہمراہ لڑکی ہو تو پانچ لڑکی لیگی اور سات خنثی۔ اگر ایک لڑکا ہو اور ایک لڑکی اور ایک خنثی تو

عدامهم الامام **والحمل** ان سقط حیا ورث والا فلا ویوقف له قبل الولادة نصیب
ذکرین احتیاطا ویعطی اصحاب الفرائض اقل النصیبین ودیة الجنین لابویه ومن
یتقرب بهما او بالاب **والمفقود** یقسم امواله بعد مضی مدة لایمکن ان
یعیش مثله الیها غالبا **الفصل السادس** فی میراث **الخنثی**
وهو من له فرجان فایهما سبق البول منه حکم له ولو تساویا حکم للمتاخر فی الانقطاع
فان تساویا اعطی نصف سهم رجل ونصف سهم امرأة فلو خلف ولدین ذکرا وخنثی
فرضتهما ذکرین ثم ذکرا وانثی وضربت احدی الفریضتین فی الاخری ثم الحقتهم

فریضہ چالیس سے ہوگا (جسمین سے لڑکا اٹھارہ لیگا اور خنثی تیرا اور لڑکی نو) اگر کسی شخص کو عورت
اور مرد دونون کی علامتین ہون تو قرعہ سے میراث دین جس شخص کے دو سر یا دو بدن ایک کمر
ہون تو (جب وہ سو جائے) اسے آواز دین اگر ایک مرتبہ دونون جاگین تو وہ ایک ہی شخص ہے
ورنہ دو ہین **ساتوین فصل** ان لوگون کی میراث کے بیان مین ہے جو ساتھ ہی ڈوب کے مرین یا دیوار
کے تلے دبکے مرین اور وہ لوگ آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہون اور انمین سے کسکا پہلے
مرنا معلوم ہو اور یہہ حکم (جو ابھی بیان ہوگا) بغیر ان دو گروہ کے دوسری قسم پر جاری ہونا
مشکل ہے پس جب شرطین پائی جائین تو ہر ایک انمین سے دوسرے کا اصل مال سے وارث
ٹھہرایا جائے نہ اس مال سے جو اسے اسکی میراث مین ملا ہے اور جو کم میراث لیتا ہے اسے (میراث لینے
مین) مقدم کرین مثلاً ایک باپ اور بیٹا دونون غرق ہوئے پہلے موت بیٹے کی فرض کرین اور
باپکا (چھٹا) حصہ اسکے مال سے نکالین - پھر باپکی موت فرض کرکے باپ کے اصل مال سے بیٹے کا
حصہ جدا کرین مگر اس (چھٹے) حصے سے کہ باپ کو ملا تھا اس بیٹے کو کچھ نملیگا پھر ہر ایک کا حصہ اسکے
وارثون کو دین - اگر دو بھائی ساتھ ہی ڈوب جائین اور ایک صاحب مال ہو تو دوسرے

في مخرج النصف فيكون اثني عشر للخنثى خمسة وللذكر سبعة ولو كان معه انثى كان
لها خمسة وللخنثى سبعة ولو اجتمعا معه فالفريضة من اربعين ولو فقد الفرجان ورث
بالقرعة ومن له راسان او بدنان على حقو واحد يصاح فان انتبها معا فواحد والا
فاثنان **الفصل السابع في ميراث الغرقى** والمهدوم عليهم وهولاء
يتوارثون ويشترط التقدم وفي ثبوت الحكم بغير الغرقى والهدم اشكال وفي الشرائط
يرث كل واحد من صاحبه لا مما ورث منه ويقدم الاضعف في الارث فلو غرق اب
وابن فرض موت الابن اولا واخذ الاب نصيبه ثم يرث الابن نصيبه من تركة الاب

بھائی کے ورثہ پر وہ مال تقسیم ہوگا (بشرطیکہ اسکے مقدم ورثہ یا مساوی موجود نہون) اگر کوئی
وارث نہو تو اسکی میراث امام لیگا۔ **آٹھوین فصل** میراث مجوس کے بیانمین ہے یہہ لوگ بسبب و
سبب صحیح و فاسد سے باہم وارث ہونگے اس مسئلہ مین اختلاف ہے جیسے اگر کوئی مجوس ماں کو چھوڑے
اور زوجہ بھی اسکی وہی ہو تو دونون کے حصے لیگی اگر ایک قرابت دوسری قرابت کے میراث کی
مانع ہو تو ایک ہی حصہ ملیگا جیسے کسی مجوسی کی ایک بیٹی ہو اور اسکی نواسی بھی وہی ہو تو وہ فقط بیٹی کا
حصہ لیگی۔

كتاب القضاء والشهادات والحدود اسمین کئی فصلین ہین **پہلی فصل** صفات
قاضی کے بیانمین ہے ضرور ہے کہ قاضی مرد بالغ و عاقل اور مومن اور عادل اور عالم (یعنے مجتہد)
اور ولد حلال ہو اور اسکی یاد اچھی ہو۔ اور علما کا فتوے اسے کافی نہین (یعنے خود استنباط مسائل
کرے) اور اسکو امام کی اجازت ہو زمانہ غیبت مین اگر کوئی مجتہد جامع الشرائط ہو تو اسکے احکام کو
جاری کرنا واجب ہے اور سنت ہے کہ شہر مین قاضی کے آنیکا اعلان کیا جائے۔ اور قاضی وسط
شہر مین ساکن ہو۔ (بوقت تحقیقات مقدمات) رو بقبلہ بیٹھے۔ اور (قاضی معزول سے) دفتر

لامما ورث وينتقل نصيب كل واحد منهما الى وارثه ولو كان لاحد الاخوين مال انتقل ماله
الى ورثة الاخر ولو لم يكن وارث كان للامام **الفصل الثامن في ميراث المجوس** و
هؤلاء يرثون بالنسب والسبب صحيحهما وفاسدهما على خلاف فلو ترك اماً هي زوجته فلها نصيبهما
ولو كان احدهما مانعا ورث بخاصة كبنت هي بنت بنت فانها ترث نصيب بنت خاصة۔

كتاب القضاء والشهادات والحدود وفيه فصول

الفصل الاول في صفات **القاضي** ولابد ان يكون مكلفا مؤمنا عدلا عالما ذكوا طاهر المولد ضابطا ولا يكفيه فتوى العلماء
ولابد من اذن الامام وينفذ قضاء الفقيه مع الغيبة اذا اجتمع الصفات ويستحب الاعلان

(اور اسناد) اور امانتیں وصول کرے۔ قیدیوں کی تفصیل پوچھے قید ہونے کی وجہ دریافت کرے
(گواہی کے وقت) گواہوں کو علیحدہ کر کے پوچھے بشرطیکہ گواہ متہم ہوں۔ اور علما سے
مشورہ کرے۔ اور جسوقت کہ غصے اور بھوک اور پیاس اور غم اور خوشی کے سبب سے دل مطمئن نہو
اسوقت حکم کرنا مکروہ ہے اور بوقت قضارت دربان رکھنا اور ایک گروہ کو گواہی کے لئے
مقرر کرنا اور غریم سے اپنا حق چھوڑنے کے لئے شفاعت کرنا بھی مکروہ ہے امام اپنے علم کے
موافق حکم کریگا غیر امام (یعنے قاضی جو مجتہد ہے وہ) بھی اپنے علم سے آدمیوں کے حقوق میں حکم کرے جب
جب علم نہو تو گواہی کے موافق حکم کرے بشرطیکہ گواہوں کی عدالت سے واقف ہو یا ان کی عدالت کا
ثبوت پہونچے مطلق عدالت کا ثبوت کافی ہے (یعنے اسکی تفصیل کی ضرورت نہیں) بخلاف جرح کے
(یعنی ثبوت فسق میں تفصیل ضرور ہے جیسے گواہ کہیں کہ ہمنے اسے شراب پیتے دیکھا ہے) اگر
عدالت اور فسق دونوں کا ثبوت برابر ہو تو فسق کا ثبوت مقدم ہے رشوت لینا حرام ہے اگر کسی نے
رشوت لی ہے تو واجب ہے کہ واپس کردے ہرچند حق کے موافق حکم کیا ہو۔ اگر مدعی اپنے خصم (یعنے
مدعی علیہ) کو طلب کرنیکی درخواست کرے تو قاضی سے طلب کرے ہاں چھپنے والی عورت اور

بوجہ لہ والجلوس فی وسط البلد مستدبرا لقبلۃ والسؤال عن الجھوا لودائع وارباب السجون ومع وجبہ وان یفرق الشہود مع التھمۃ ومخاوضۃ العلماء۔ ویکرہ القضاء مع شغل بالغضب والجوع والعطش والھم والفرح وغیرھا واتخاذ الحاجب وقت القضاء وتعیین قوم للشھادۃ والشفاعۃ الی الغریم فی اسقاط حقہ۔ ویقضی الامام بعلمہ وغیرہ بہ فی حقوق الناس واذا انتفی العلم حکم بالشہادۃ مع علمہ بعدالۃ الشہود او التزکیۃ ولسمع مطلقا بخلاف الجرح ومع التعارض یقدم الجرح ویحرم الرشوۃ ویجب اعادتھا وان حکم بالحق واذا التمس الغریم باحضار خصمہ اجابہ الا المرأۃ غیر البرزۃ او المریض فینفذ الیھما من یحکم بینھما

الفصل الثانی فی کیفیۃ الحکم

بیمار کو طلب نہین کرسکتا پس ان دونون کے پاس قاضی کسیکو بہیجیگا تا وہ مدعی اور مدعی علیہ مین حکم کرے

دوسری فصل حکم کرنے کی کیفیت کے بیانمین

ہے قاضی پر واجب ہے کہ دونون خصمون سے بات کرنیمین اور انکا سلام لینے مین اور ان کو بیٹھنے کے لئے جگہہ دینے مین اور دیکہنے اور خاموشی مین مساوا انکا لحاظ رکہے۔ حکم مین عدل کرے۔ ہان مسلمان کا بٹھانا یا اعلیٰ مقام پر ہونا اور کافر کا کہڑا رہنا یا پست مقام پر ہونا جایز ہے قاضی کسی خصم کو کچھ تعلیم نکرے اور جو شخص پہلے دعوے رجوع کرے اسیکو مقدم رکھے اگر دو خصم برابر دعوے رجوع کرین تو جو شخص کہ اپنے خصم کے دہنے ہاتھ کی طرف ہے پہلے اسکی سنے۔ پس اگر مدعی علیہ اقرار کرے بشرطیکہ بالغ و عاقل اور مختار ہو تو قاضی اس پر دعوے کو ثابت اور لازم کردے پہر وہ اداکی سے انکار کرے تو درصورت درخواست مدعا اسے قید کرے اگر مدعی (فیصلہ) لکہدینے کی درخواست کرے تو لکہدے بشرطیکہ قاضی مدعی علیہ کے اسم و نسب کو جانتا ہو یا دو عادل اسے پہچنوادین یا فیصلہ مین مدعی علیہ کا حلیہ لکہدے اگر مدعی علیہ تنگدستی کا عذر پیش کرے اور ثابت ہو تو قاضی اسے مہلت دے اگر تنگدستی ثابت نہو تو اسے اپنا فقر ثابت کرنے کے لئے مجبور کرے بشرطیکہ کوئی مال اسکا مشہور ہو یا اصل دعوے

وعلیہ ان یسوی بین الخصمین فی الکلام والسلام والمکان والنظر والانصاف والعدل فی الحکم ویجوز ان یکون المسلم قاعدا او اعلی منزلا والکافر قائما او اخفض ولا یلقن الخصم ولو بادر احدہما بالدعوی قدمہ فیہا ولو ادعیا دفعۃ سمع من الذی عن یمین خصمہ فان اقر خصمہ الزمہ ان کان کاملا مختارا وان امتنع حبسہ مع التماس خصمہ ولو طلب المدعی اثبات حقہ اثبتہ مع معرفتہ باسمہ ونسبہ او بعد معرفتہ بعدلین او بالحلیۃ ولو ادعی الاعسار وثبت انظرہ الحاکم وان لم یثبت الزم بالبینۃ اذا عرف لہ مالا او کان اصل الدعوی مالا والا قبل قولہ مع الیمین وان جحد طلب البینۃ من المدعی فان احضرہا حکم لہ والا توجہت لہ الیمین فان التمسہ

کسی خاص مال کا ہو ورنہ محتاج ہونیکی) قسم کھائے تو اسکا قول مقبول ہوگا۔ اگر مدعی علیہ مدعی کے دعوے کا انکار کرے تو قاضی مدعی سے گواہ طلب کرے اگر وہ گواہوں کو حاضر کرے تو گواہی کے مطابق حکم کرے اگر گواہ نہوں تو مدعی کو پہونچتا ہے کہ مدعی علیہ سے اسکے انکار پر قسم لے پس اگر مدعی قسم چاہے تو قاضی مدعی علیہ کو قسم دلائیگا۔ بغیر درخواست مدعی کے منکر سے قسم نہین لے سکتا اگر مدعی علیہ خود قسم کھائے یا قاضی (بغیر درخواست مدعی) قسم لے تو اسکا اعتبار نہین بلکہ مدعی کی درخواست پر دوبارہ قسم لیجائے اگر مدعی علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعی پر قسم پلٹیگی اس صورت مین مدعی قسم کھائے تو اسکا حق ثابت ہو جائیگا اگر مدعی بھی قسم سے انکار کرے تو اسکا دعوے باطل ہوگا اگر مدعی علیہ قسم کھائے تو مدعی کو تقاص جایز نہین (یعنے پھر کچھ مال مدعی علیہ کا مدعی کے پاس آئے تو اپنے دین مین دبا لینا جایز نہین) اور پھر مدعی کا بینہ بھی مسموع نہوگا۔ ہان اگر مدعی علیہ (پھر) اپنے تئین جھٹلائے تو (تقاص اور مطالبہ) جایز ہے اگر قرضدار میت ہو تو ضرور ہے کہ مدعی بینہ بھی پیش کرے اور تقویت کے لئے بقائے دین کی قسم بھی کھائے۔ اگر مدعی علیہ دعوے کرے جو ابھی کسی عارضے کے سبب

مع الجحود وعدم البينة ومع عدم البذل ولو ادعى ما لا يد لاحد عليه قضى له به مع عدم
المنازع ويحكم على الغائب مع البينة ويباع ماله في الدين ولا يدفع الا بكفيل ولو تنازع اثنان
ما في يدهما قسم بالسوية ولكل احلاف صاحبه ولو كان في يد احدهما فللمتشبث مع اليمين
ولو كان في يد ثالث فهو لمن صدقه وللآخر احلافه فان صدقهما تساويا ولكل احلاف صاحبه
وان كذبهما اقر في يده ولو تداعى الزوجان متاع البيت قيل للرجل ما يصلح له وللمرأة ما
يصلح لها بينهما وقال في المبسوط اذا لم تكن بينة ويدهما عليه فهو لهما ولو تعارضت
البينتان قضى للخارج الا ان تشهد بينة المتشبث بالسبب ولو شهدتا بالسبب فللخارج

تو وہ دونوں کے قبضہ مین ہو تو دونوں پر برابر تقسیم کیا جائے اور ہر ایک کو پہونچتا ہے کہ دوسرے
سے قسم لے۔ اگر ایک کے قبضہ مین ہو تو وہ مال قسم کھانے سے قابض کو ملیگا اگر شخص ثالث کے قبضہ مین ہو تو
یہہ شخص جسکی تصدیق کرے اسکو ملیگا اور دوسرا شخص اس سے قسم لے سکتا ہے اگر تیسرا شخص دونوں کی
تصدیق کرے تو دونوں پر برابر تقسیم کیا جائے اور ہر ایک دوسرے سے قسم لے سکتا ہے اگر دونوں کی
تکذیب کرے تو وہ مال اسیکے قبضہ مین رہیگا اگر شوہر و زوجہ اپنے گہر کے مال پر دعوے کرین تو
بعض علما نے لکھا ہے کہ جو مال مرد کے قابل ہو وہ مرد کو دین اور عورت کے قابل عورت کو۔ اور
جو دونوں کے قابل ہو وہ دونوں پر تقسیم کرین اور کتاب مبسوط مین (شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ) نے
لکھا ہے کہ اگر گواہ نہون اور دونوں کا قبضہ اسپر ہو تو وہ دونوں کو برابر تقسیم کردین۔
۔اگر دونوں کے گواہ معارض ہون تو وہ مال جسکا اسپر قبضہ نہو اسے دلایا جائے۔ ہان
اگر قابض کے گواہ سبب ملکیت بیان کرین (جیسے کہین کہ شوہر نے زوجہ سے مول لیا ہے) تو وہ مال قابض
کو ملیگا اگر دونوں کے گواہ سبب بیان کرین تو جسکا قبضہ نہو اسے عطا کرین اگر دونوں کے قبضے مین ہو تو
ہر ایک کے قبضہ کا مال دوسرے کو ملیگا پس دونوں پر برابر تقسیم کیا جائے۔ اگر وہ مال تیسرے شخص کے قبضے مین

ولو لم يثبتا قضى به لكل منهما في يد صاحبه فيكون بينهما بالسوية ولو كان في يد ثالث قضى لا على فللاكثر عددا فان تساويا اقرع فيحلف من يخرج له القرعة فان امتنع احلف الآخر فان امتنعا قسم بينهما **الفصل الخامس** في صفات الشاهد وهي ستة البلوغ وكمال العقل والايمان والعدالة وانتفاع التهمة وطهارة المولد وتقبل شهادة الصبيان في الجراح مع بلوغ العشر وعدم الخلاف وعدم الاجتماع على الحرام وتقبل شهادة اهل الذمة في الوصية مع عدم المسلمين ولا تقبل شهادة الفاسق الا مع التوبة ولا شهادة الشريك لشريكه فيما هو شريك فيه ولا الوصي فيما له الولاية فيه وكذا الوكيل ولا القاذف ولا العدو

ہو تو جسکے گواہ عادل تر ہوں اسکو دیا جائے اگر عدلین برابر ہوں تو جسکے گواہ تعداد میں زیادہ ہوں اسکی طرف فیصلہ کیا جائے اگر تعداد میں بھی برابر ہوں تو قرعہ ڈالا جائے جسکے نام پر قرعہ نکلے اس سے قسم لیکر اسکی طرف فیصلہ کیا جائے اگر وہ قسم سے انکار کرے تو دوسرے سے قسم لیں وہ بھی انکار کرے تو دونوں برابر تقسیم کریں پانچویں فصل گواہ کے صفات کے بیان میں ہے وہ چھے ہیں بالغ و عاقل و مومن و عادل ہونا اور متہم بکذب نہونا اور حلال زادہ ہونا بچوں کی گواہی زخم کے مقدمہ میں مقبول ہے بشرطیکہ دس برس کے ہوں اور بیانمیں اختلاف نہو اور مقام واردات پر فعل حرام کرنے جمع نہوئے ہوں وصیت کے مقدمہ میں ذمی کی گواہی درست ہے بشرطیکہ مسلمان (گواہ) موجود نہوں بغیر توبہ فاسق کی گواہی مقبول نہیں۔ اور شریک کی گواہی بھی شریک کے لئے اس مقدمہ میں جسمیں وہ شریک ہے اور نیز وصی کی گواہی وصیت کے مقدمہ میں اور وکیل کی وکالت میں مقبول نہیں اور نہ قاذف کی گواہی اور نہ دشمن کی دشمن کے خلاف میں اور نہ فرزند کی باپ کے خلاف میں مقبول ہے ہاں باپ کی گواہی فرزند کے خلاف میں صحیح ہے اور اسیطرح ان دونوں سے ہر ایک کی گواہی دوسرے کو فایدے کے لئے مسموع ہے اسیطرح شوہر و زوجہ کا حکم ہے غلام و کنیز کی گواہی آقا کے خلاف میں صحیح نہیں اور غیر کے مقدمہ میں دو قول ہیں اگر یہہ آزاد ہو جائیں تو انکی گواہی مقبول ہو گی خواہ آقا کی موافقت میں ہو یا مخالفت میں۔ اگر کوئی بچپنے میں یا حالت کفر یا فسق میں کسی امر کا گواہ بنا اور

شهادة الولد على الوالد ويجوز العكس وتقبل شهادة كل منهما لصاحبه وكذا الزوجان
ولا تقبل شهادة المملوك على مولاه ولو في غيره تولان ولو اعتق قبلت له وعليه ولو
شهد من تحملها مع المانع بعد زواله قبلت ولا تقبل شهادة المتبرع ولا شهادة
النساء في الهلال والطلاق والحدود وتقبل مع الرجال في الحدود والاموال وتقبل
شهادتهن بانفرادهن في العذرة وعيوب النساء الباطنة وشهادة القابلة في ربع
ميراث المستهل وامرأة واحدة في ربع الوصية **الفصل السادس** في بقية مسائل
الشهادات **الاولى** لا يحل للشاهد ان يشهد الا مع العلم ولا يكفي روية الخط مع عدم

اور بالغ ہونے یا مسلمان ہونے یا توبہ کرنیکے بعد گواہی دے تو مقبول ہے - اگر کوئی بغیر طلب خود بخود گواہی دے
تو مقبول نہیں اسیطرح عورتونکی گواہی رویت ہلال اور طلاق اور حدود میں صحیح نہیں ہاں مردون کے ساتھ
(بعض) حدود میں اور اموال میں مقبول ہے اور فقط عورتونکی گواہی عورتکے بکر مین اور اسکے باطنی عیبو نمین
مقبول ہے اور دائی کی گواہی اس بچہ کی ربع میراث مین جو زندہ پیدا ہوکے مرجائے اور ایک عورتکی گواہی ربع وصیت
مین مسموع ہے **چھٹی فصل** گواہی کے باقی مسائل کے بیان مین ہے **پہلا مسئلہ** بغیر علم کے گواہی دینا جایز نہین
اور کسیکے خط سے لکھا ہوا دیکھکر بغیر یاد کے گواہی دینا جایز نہین ہرچند دوسرا شخص اسپر گواہی دے - ملکیت کی گواہی
مین تصرف کرتے ہوئے دیکھنا کافی ہے - ملک مطلق اور وقف اور زوجیت سننے سے ثابت ہوتی ہے
اقرار پر گواہی دیسکتا ہے گو بوقت اقرار گواہی سے منع کیا جائے **دوسرا مسئلہ** باوجود علم گواہی کا چھپانا جایز
نہین بشرطیکہ ایسے ضرر کا خوف نہو جسکا یہ مستحق نہین ہے - اگر کوئی کسی امر پر گواہ ہونیکو طلب کیا جائے تو جانا
واجب کفائی ہے جس شخص کو نہ پہچانے اسکے خلاف مین گواہی نہین دیسکتا مگر ہان جسوقت کہ دو عادلونکے
ذریعہ سے معرفت حاصل ہو گواہونکو جایز ہے کہ گواہی کے لئے عورتکے منھ پر نظر کرین **تیسرا مسئلہ**
گواہی کی گواہی قرض اور مال اور حقوق مین مقبول ہے حدود مین مقبول نہین (یعنے دو عادل گواہی مینا

المتذكور وان اقام غيره ويكفي في الشهادة بالملك مشاهدته متصرفا فيه ويثبت بالسماع النسب والملك المطلق والوقف والزوجية ولو سمع الاقرار يشهد وان قيل له لا تشهد لثانيه لا يجوز للشاهد كتمان الشهادة مع العلم وانتفاع الضرر غير المستقي ولو دعي للتحمل وجب على الكفاية ولا يشهد على من لا يعرفه الا بمعرف عدلين ويجوز له النظر الى وجه امرأة للشهادة الثالثة تقبل الشهادة على الشهادة في الديون والاموال والحقوق لا في الحدود ولا يكفي اقل من عدلين على اصل ولو شهد اثنان على كل واحد من الاصلين قبلت وانما تقبل مع تعذر حضور شاهدي الاصل ولو انكر الاصل ردت الشهادة مع عدم الحكم ولا تسمع الشهادة الثالثة في شيء اصلا

کہ ہمنے فلان دو گواہون سے فلان گواہی سنی ہے) اصل گواہ دو عادلون سے کم نہون اور ہر ایک سے کی دو عادل گواہی دین تو مقبول ہے۔ گواہی کی گواہی جب مقبول ہوگی کہ اصل گواہون کا حاضر ہونا متعذر ہو۔ گواہی کی گواہی گذرنے کے بعد اصل گواہ انکار کرین تو وہ گواہی رد کردی جائیگی بشرطیکہ اس کے موافق حکم نہو چکا ہو تیسری گواہی ایک مقدمہ مین ہرگز مسموع نہوگی چوتھا مسئلہ حکم ہونے سے پہلے اگر گواہ اپنی گواہی سے پلٹ جائین تو وہ گواہی باطل ہوگی اگر حکم کے بعد پلٹین تو حکم ساقط نہوگا۔ بلکہ گواہون سے تاوان لیا جائیگا (جو مدعی علیہ کا نقصان ہوا ہے) اگر گواہونکا مکر ثابت ہو تو اصل مال واپس کیا جائے اگر اصل مال تلف ہوا اسکا واپس ہونا متعذر ہو تو گواہ اسکے ضامن ہین اگر قتل کے گواہ قصاص کے بعد کہین کہ ہمسے گواہی مین خطا ہوئی تو (مقتول بقصاص کا) خون بہا ان سے لیا جائیگا اور اگر وہ کہین کہ ہمنے عمداً جھوٹ گواہی دی تھی تو (ولی مقتول کو جائز ہے کہ اسکے عوض مین سب کو یا بعض کو قتل کرے اور بعض سے ان کے ذمہ کا خون بہا لیکر جن کو قتل کرتا ہے انہین دے کچھ کم پڑے تو اپنے پاس سے شریک کرے (مثلاً تین آدمیون نے گواہی دی کہ زید نے عمر کو قتل کیا اسپر حاکم نے زید کو قصاص مین قتل کیا۔ اسکے بعد گواہون نے کہا کہ ہمنے عمداً

الرابعة اذا رجع الشاهدان قبل الحكم بطل وان كان بعده لم ينقض الحكم وغرما ولو ثبت تزويرهما
استعيدت العين فان تلفت او تعذر الاستعادة ضمن الشهود ولو قال شهود القتل بعد القصاص
اخطانا غرموا وان قالوا تعمدنا اقتص منهم او من بعضهم ويرد البعض ما وجب عليهم فان
فضل شيء اتمه الولي ولو قال بعضهم ذلك رد عليه الولي ما يفضل جنايته واقتص منه ان كان
عمدا او اخذ منه ما قابل فعله من الدية ان قال اخطأت ولو شهدا بالسرقة فقطعت يد المشهود
عليه ثم قالا وهمنا والسارق غيره غرما دية اليد ولا يقبل قولهما على الثاني الخامسة يجب
شهرة شاهد الزور وتعزيره بما يراه الامام رادعا الفصل السابع في حد الزنا وهو يثبت

جھوٹے گواہی دی تھی تو اب زید کے وارث کو جائز ہے کہ زید کے عوض میں سب گواہوں کو قتل
کرے اور ان سب کا خون بہا بعد وضع خون بہائے زید انہیں دے جیسے زید کا خون بہا
ایک ہزار دینار ہے ہر گواہ کے ذمہ ایک ثلث اور تینوں گواہوں کا خون بہا تین ہزار
پس انہیں سے ایک ہزار وضع کرکے باقی دو ہزار دینار تینوں گواہوں کو دے اور انہیں قتل
کرے۔ اگر ایک گواہ کو قتل کرنا چاہتا ہے تو دوسرے دو گواہوں سے ایک ہزار دینار کا
ایک ایک ثلث جملہ دو ثلث لیکر جسکو قتل کرتا ہے اسے دے) اگر بعض گواہ کہے کہ ہم نے
جھوٹی گواہی دی تو اسی ایک کا خون بہا حصہ خون بہائے مقتول بقصاص کے وضع کرنے کے
بعد اسے دیکر قتل کرسکتا ہے بشرطیکہ عمداً جھوٹ بولنے کا اقرار کرے۔ اور اگر کہے کہ سہو ہوا تھا
تو اس کے حصے کے موافق خون بہا لیا جائیگا۔ اگر دو شخص چوری کی گواہی دیں اور چور کا ہاتھ
کاٹا جائے پھر گواہ کہیں کہ ہمیں دھوکا ہوا چور دوسرا شخص تھا تو ہاتھ کا خون بہا دونوں سے لیں
اور دوسرے شخص کی نسبت انکی گواہی مقبول نہیں پانچواں مسئلہ گواہ زور کی شہرت
کرانی واجب ہے اور اسکی تنبیہ کے لئے امام کی رائے کے موافق سزا بھی ضرور ہے ساتویں

بایلاج ذکرہ فی فرج امرأة حتی تغیب الحشفة قبلا او دبرا من غیر عقد و لاشبہة عقد و لاملك بشرط بلوغه وعقله وعلمه بالتحریم واختیارہ ولو علم التحریم وعقد علی المحرم ثبت الحد و لو تشبهت الاجنبیة علیه حدت دونه ولو ادعی الزوجیة او مایصلح شبهة سقط الحد ولو تزوج امعتدة عالما لحد مع الدخول وکذا المرأة ولو ادعی احدهما الجهالة المحتملة قبل ویحد الاعمی مع انتفاء الشبهة المحتملة لامعها۔ ویثبت بالاقرار من اهله اربع مرات او بشهادة اربعة رجال عدول او ثلثة وامرأتین ولو شهد رجلان واربع نسوة ثبت الجلد دون الرجم ولایقبل رجل واحد مع النساء ولو کثرن ولو شهد اقل من اربعة حدوا للفریة ویشترط فی الشهادة اتفاقها من کل وجه وللشاهدة

فصل حد زنا کے بیان میں ہے اگر کوئی مرد کسی عورت سے بغیر عقد یا شبہ عقد کے اور بغیر ملک کے جماع کرے کہ ختنہ گاہ تک قبل میں یا دبر میں دخول ہو تو زنا ثابت ہے بشرطیکہ مرد بالغ و عاقل ہو اور حرمت کو جانتا ہو اور اختیار سے جماع کرے۔ اگر حرمت کو جانتے ہوئے کسی محرمہ عورت سے عقد کرے جب بھی حد ثابت ہے۔ اگر اجنبی عورت اپنے کو کسی کی زوجہ کی مشابہ بنائے (اور مرد اپنی زوجہ سمجھکر جماع کرے) تو فقط عورت پر حد واجب ہے اگر مرد زوجیت کا دعوے کرے یا ایسا امر بیان کرے جس سے زوجیت کا شبہ ہو تو اس سے حد ساقط ہے۔ اگر کسی عورت کو جو وہ کسی کے عدہ میں ہو جانکر نکاح کرے اور دخول ہو تو اس پر حد واجب ہے اسیطرح عورت پر ہم اور دونوں میں سے کوئی اپنی ایسی جہالت ظاہر کرے جسکا احتمال ہو تو اسکا عذر مقبول ہے اندھے پر بھی حد جاری ہوگی بشرطیکہ شبہ محتملہ نہو۔ اگر زانی چار مرتبہ اقرار کرے یا چار مرد عادل گواہی دیں یا تین مرد اور دو عورتیں گواہی دیں تو زنا ثابت ہوگا اگر دو مرد اور چار عورتیں گواہی دیں تو درے مارنا ثابت ہوگا نہ سنگسار کرنا۔ ایک مرد کی گواہی کسی عورتوں کے ساتھہ مقبول نہیں گو عورتیں بہت ہوں اگر چار سے کم گواہی دیں تو گواہوں پر حد قذف

عیانا کالمیل فی المکحلة ولو شهدوا بالمضاجعة والمعانقة والتقبیل والتفخیذ ثبت التعزیر
ولو اقر بما یوجب الرجم ثم انکر سقط ولو کان الحد لم یسقط ولو اقر ثم تاب تخیر الامام ولو تاب بعد
البینة تحتمت الاقامة ولو کان قبلها سقط الحد ویقتل الزانی بامه او باحد المحرمات نسبا او رضاعا
او بامرأة الاب او بالمسلمة ان کان ذمیا او من اکرهها علیه محصنا کان او غیر محصن عبدا او حرا
مسلما او کافرا ۔ اما الزانی بغیر المحرمات نسبا او رضاعا فان کان محصنا وهو الذی له فرج مملوک
بالعقد الدائم او الملک یغدو الیه ویروح ویکون عاقلا جلد مائة جلدة ثم رجم ان زنی ببالغة
عاقلة وان کان بصغیرة او مجنونة جلد خاصة وکذا المرأة المحصنة ترجم بعد الحد واحصانها

(یعنے قذف) ثابت ہے اور شرط ہے کہ گواہوں کا بیان ہر طرح سے متفق ہو اور اپنی آنکھوں سے
جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہو اسطرح دیکھیں - اگر ایک بستر پر سوتے یا گلے ملنے یا بوسہ لینے
یا ذکر کو عورت کی رانپر لگانیکی گواہی دیں تو (مرد اور عورت پر) تعذیر ثابت ہوگی اگر کوئی رجم
ہونیکے فعل کا اقرار کرکے پھر انکار کرے تو رجم ساقط ہوگا اگر حد مارنیکے فعل کا اقرار کرکے انکار کرے تو
حد ساقط نہیں اگر (زنا کا) اقرار کرکے توبہ کرے تو امام کو اختیار ہے (چاہے سزا دے یا چھوڑ دے)
اگر گواہی گزرنیکے بعد توبہ کرے تو اقامہ حد ضرور ہوگا اگر گواہی (اور اقرار) سے پہلے
(امام کے روبرو) توبہ کرے تو حد ساقط ہے اگر کوئی شخص اپنی ماں سے یا کسی ایک ایسی عورت سے
جو نسبا یا رضاعا حرام ہو یا باپ کی عورت سے زنا کرے یا ذمی مسلمان عورت سے زنا کرے
یا کوئی کسی سے زنا بالجبر کرے محصن ہو یا غیر محصن غلام ہو یا آزاد مسلمان ہو یا کافر (ان سب
صورتوں میں) زانی قتل کیا جائیگا - اگر کوئی شخص زن محرمہ نسبی و رضاعی کے سوا کسی اور
عورت سے زنا کرے پس اگر وہ محصن ہو یعنے اس کے پاس زن منکوحہ دائمی یا مملوکہ موجود ہو کہ
صبح و شام میں جب چاہے اسکے پاس جاسکے اور عاقل ہو اور زن بالغہ عاقلہ سے زنا کرے تو

كاحصان الرجل ولو راجع المخالع لم يرجم حتى يطاء وكذ العبد اذا اعتق والمكاتب اذ اتحرر ولو زنت المحصنة بصغير حدت ولو كان بمجنون رجمت وان كان غير محصن جلد مائة سوط وحلق راسه وغرب عن البلد سنة وليس على المرأة والمملوك جز ولا تغريب فان زنى بعد الحد ثانيا تكرر الحد وان لم يحد كفى حد واحد فان زنى ثالثة بعد الحد بن قتل وقيل فى الرابعة وكذ المرأة واما المملوك فيجلد خمسين محصنا كان او غيره وكذ المملوكة ويقتل فى الثامنة او التاسعة مع تكرر الحد فى كل مرة **مسائل الاولى** للحاكم اقامة الحد على اهل الذمة او دفعه الى اهل ملتهم ليقيموا عليه **الثانية** لا يقام الحد على حامل حتى تضع ويستغنى الولد ولا المريض ولا المستحاضة

اسے پہلے سو درے مارین پہر سنگسار کرین۔ اگر زن نابالغ یا دیوانی سے زنا کرے تو فقط سو درے مارین۔ اسیطرح زن محصنہ درے مارنیکے بعد سنگسار کی جائیگی۔ عورتکا احصان مثل احصان مرد کے ہی۔ طلاق خلع دینے والا مختلعہ سے رجوع کرے (اور پہر کسی عورت سے زنا کرے) تو اسے سنگسار نکرین جب تک کہ مختلعہ سے وطی نکرے (یعنی مختلعہ سے زبانی رجوع کرنے سے وہ صاحب زوجہ نکہلائیگا جو احصان میں شرط ہے بلکہ وطی بھی ضرور ہے) اسیطرح غلام و مکاتب آزاد ہونیکے بعد زنای محصنہ کرین تو سو درے کہانیکے بعد سنگسار کئے جائینگے اگر زن محصنہ نابالغ لڑکے سے زنا کرائے تو فقط سو کوڑے کہائیگی اگر دیوانے سے زنا کرائے تو سنگسار کیجائیگی۔ اگر زانی غیر محصن ہو تو اسے فقط سو درے مارین اور سر مونڈ کر ایک سال کے لئے شہر سے باہر نکالدین ہان عورت اور مملوک پر سر مونڈہنے اور شہر بدر کرنیکا حکم جاری نہین ہے۔ اگر زانی حد مارنیکے بعد پہر زنا کرے تو پہر حد مارین اگر پہلے حد جاری نہو (اور زنا مکرر ہو) تو ایک ہی حد مارین۔ دو مرتبہ حد جاری ہونیکے بعد پہر زنا کرے تو قتل کیا جائیگا بعض علما نے لکھا ہے کہ چوتھے مرتبہ قتل کرین۔ اسیطرح عورتکا حکم ہے اگر غلام زنا کرے تو پچاس درے مارین خواہ محصن ہو یا غیر محصن۔ کنیز کا بھی یہی حکم ہے۔ غلام و کنیز آٹھوین یا

ونيز جمادلو تقتضت المصلحة تقديم حد المريض ضرب ضغث فيه مأة سوط دفعة ولا يقام في شدة الحر ولا البرد ولا في ارض العدو ولا على الملتجي الى الحرم ويضيق عليه في المطعم والمشرب حتى يخرج فيقام عليه الحد ولو زنى في الحرم حد فيه الثالثة لو اجتمع الجلد والرجم بداء بالجلد ويدفن المرجوم الى حقويه والمرأة الى صدرها فان فر احدهما وقد ثبت بالبينة اعيد وان كان بالاقرار لم يعد مع اصابة الحجر ويبداء الشهود بالرجم وفي الاقرار الامام الرابعة يجرد للجلد ويضرب اشد الضرب ويتقي وجهه وفرجه وتضرب المرأة جالسة وقد ربطت عليها ثيابها الخامسة من تزوج بامة على حرة مسلمة فوطيها قبل الاذن كان عليه ثمن حد الزانی

نوین مرتبہ میں قتل کیے جائینگے بشرطیکہ ہر زنا کے بعد حد جاری ہو یہان کئی مسائل ہین پہلا مسئلہ حاکم کو اختیار ہے کہ ذمی کو خود حد مارے یا اسکی قوم کے پاس بہیجدے تا وہ حد جاری کرین دوسرا مسئلہ حاملہ پر جب تک وضع حمل نہو اور بچہ دودہ پینا ترک نکرے حد جاری نہو گی بیمار اور مستحاضہ کو (تا صحت) درے نماریں ہان (یہہ سنگسار ہونے کے مستحق ہون تو) سنگسار کرین اگر بیمار کو حد مارنیکی کوئی مصلحت ہو تو سو دروں کو ایک جگہہ باندہکر ایکدفعہ مارین گرمی اور سردیکی شدتمین اور دشمن کی زمین پر اور حرم مین حد جاری نکرین ہان حرم مین پناہ لیجانیو الے پر آب و طعام بند کردین تا وہ باہر آئے پہر حد جاری کرین اگر حرم مین زنا کرے تو وہین حد مارین تیسرا مسئلہ درے مارنا اور سنگسار کرنا دونون ضرور ہون تو پہلے درے مارین (پہر سنگسار کرین) سنگسار کرتے وقت مرد کو زمین مین کمر تک دفن کرین اور عورت کو سینے تک۔ اگر انہین سے کوئی ایک بہاگ جائے اور (جرم کا) ثبوت گواہون سے ہوا ہو تو پہر گرفتار کرکے سنگسار کرین اگر مجرم کے اقرار سے ثبوت ہوا ہو تو گرفتار نکرین بشرطیکہ کچہہ پتہر اس پر پڑے ہون۔ سنگسار کرنے مین گواہ

ومن زنى فى زمان شريف او مكان شريف ضرب زيادة على الحد الفصل الثامن فى اللواط والسحق والقيادة ويثبت اللواط بما يثبت به الزنا ثم ان اوقب قتل او رجم او القى من شاهق او احرق وللامام احراقه او قتله بخيره وان كان بصغير او مجنون ولو لاط المجنون او الصغير بعاقل ادبا وقتل العاقل ولو ادعى العبد اكراه مولاه قبل والا قتل ولو لاط الذمى بمسلم قتل وان لم يوقب ويقتل المفعول مع الايقاب وان لم يوقب جلد مائة حرا كان او عبدا فاعلا او مفعولا ولو تكرر الحد قتل فى الرابعة ويعزر الاجنبيان المجتمعان فى ازار واحد مجردين من ثلثين الى تسعة وتسعين ولو تكرر التعزير حدا فى الثالثة ويعزر من قبل غلاما بشهوة

ابتدا کریں اور اقرار سے ثبوت ہوا ہو تو امام ابتدا کرے **چوتھا مسئلہ** مرد کو کوڑے مارتے وقت برہنہ کریں اور ضرب بہت سخت ماریں منہ اور شرمگاہ پر نماریں۔ عورتکو بٹھا کر ماریں اور اسکے کپڑے اسپر لپیٹ دیں **پانچواں مسئلہ** اگر کوئی شخص مسلمان آزاد عورت کو اپنے نکاح میں رکھکر اسکی بے اجازت کنیز سے نکاح کرے تو زنا کی حد کا آٹھواں حصہ اسکو مارنا واجب ہے اگر متبرک ایام میں (مثل رمضان وغیرہ کے) یا متبرک مکان (جیسے مسجد وغیرہ) میں زنا کرے تو حد میں سے زیادہ ماریں **آٹھویں فصل لواطہ** اور سحق اور قیادہ کے حدود میں ہے (مرد سے مرد کے برا فعل کرنیکو لواطہ کہتے ہیں اور عورت سے عورتکے برے فعل کو سحق اور کٹناپے کو قیادہ) جن امور سے زنا ثابت ہوتا ہے انہیں سے لواطہ بھی ثابت ہوتا ہے پس اگر دخول کرے تو (تلوار وغیرہ سے) اسے قتل کریں یا سنگسار کریں یا بلندی پر سے گرا دیں یا جلادیں امام کو جائز ہے کہ اسے جلادے یا کسی اور طرح سے قتل کرے گو اسنے بچے یا دیوانے سے لواطہ کیا ہو۔ اگر دیوانہ یا بچہ کسی عاقل سے لواطہ کرے تو دیوانے کو یا بچے کو تعزیر دیں اور اس عاقل کو قتل کریں۔ اگر غلام دعوے کرے کہ آقا نے جبر (سے لواطہ) کیا ہے تو عذر اسکا مقبول

ويثبت **السحق** بما يثبت به الزنا ويجب فيه جلد مائة على الفاعلة والمفعولة والحرة
والامة سواء ولو تكرر الحد قتلت في الرابعة ويسقط الحد بالتوبة قبل البينة كاللواط و
لا يسقط بعدها وتعزر المجتمعتان تحت ازار واحد مجردتين وتحدان ان تكرر التعزير ثلثا
ويجلد **القواد** خمسا وسبعين جلدة ويحلق رأسه ويشهر وينفى حرا كان او عبدا مسلما كان
او كافرا ولا جز على المرأة ولا نفي ويثبت بشاهدين او الاقرار مرتين **الفصل التاسع في حد**
القذف من قال من المكلفين للبالغ العاقل الحر المسلم المحصن يا زاني او يا لائط او بالمنكوح
في دبره او انت زان او لائط باي لفظ كانت مع معرفة القائل بالفائدة حد ثمانين جلدة حرا

ہوگا ورنہ قتل کیا جائیگا۔ اگر ذمی مسلمان سے لواطہ کرے تو قتل کیا جائے گو دخول نہو۔ مفعول کو
بھی بشرط دخول قتل کریں اگر دخول نہو تو سو کوڑے ماریں خواہ آزاد ہو یا غلام فاعل ہو یا
مفعول اگر کئی مرتبہ حد جاری ہوچکی ہو تو چوتھے مرتبہ میں قتل کریں۔ اگر دو شخص ایک چادر میں
برہنہ ملیں تو انہیں تیس کوڑوں سے ننانوے کوڑے تک ماریں (یعنے اس تعداد میں حاکم
شرع کا اختیار ہے) اگر کسی لڑکے کا شہوت سے بوسہ لے تو اسے بھی تعزیر دیں۔ تعزیر مکرر
واقع ہوچکی ہو تو تیسرے مرتبہ حد ماریں۔ زنا جس سے ثابت ہوتا ہے **سحق** بھی اسی سے ثابت
ہوتا ہے اسمیں دونوں عورتوں کو سو سو کوڑے مارنا چاہئے اور اسمیں آزاد اور کنیز برابر ہیں
مکرر حد جاری ہوچکے تو چوتھے مرتبہ قتل کریں۔ گواہی گزرنے سے پہلے توبہ کریں تو مثل لواطہ
کے اسمیں بھی حد ساقط ہے گواہی کے بعد ساقط نہیں ہوتی اگر برہنہ دو عورتیں ایک چادر میں
ہوں تو انہیں تعزیر دیں دو مرتبہ تعزیر ہوچکے تو تیسرے مرتبہ حد ماریں۔ اگر **کٹنا** مرد ہو تو اسے
پچھتر کوڑے مار کے سر مونڈھ کے شہر بدر کردیں خواہ آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر۔ اگر کٹنی
عورت ہو تو فقط (پچھتر) کوڑے ماریں سر مونڈھنا اور شہر بدر کرنا اس سے ساقط ہے

كان او عبد او لو قال لمن اعترف ببنوته لست بولدي او قال لغيره لست لابيك وجب الحد و لو قال يا ابن الزاني او الزانية او يا ابن الزانيين فالحد للابوين اذا كانا مسلمين و لو كان المواجه كافر او يعزر و لو قال للمسلم ابن الكافرة امك زانية و لو قال يا زوج الزانية او يا اخا الزانية او يا ابا الزانية فالحد للمنسوبة الى الزنا دون المخاطب و لو قال زنيت بفلانة او لاط بك فلان او لطت به وجب حدان و يعزر في كل قول موجب للاستخفاف كقوله لامرأته لم اجدك عذراء او اخلطت بامك البارحة او يا فاسق او شارب الخمر اذا لم يكن المقول له متظاهرا و كذا يعزر قاذف الصبي والمجنون والكافر والمملوك والمتظاهر بالزنا لا اب اذا قذف ولده و لو قذف

نویں فصل حدِ قذف

کے بیان میں ہے اگر کوئی بالغ و عاقل کسی بالغ و عاقل و آزاد مسلمان صاحب عفت کو (یعنے اس شخص کو جو علانیہ زنا یا لواطہ نہیں کرتا) کہے کہ ای زانی یا ای لواطہ کرنیوالے یا اے منکوح فی الدبر یا کہے کہ تونے زنا کیا ہے یا لواطہ کیا ہے یا اور کسی لفظ میں کہے بشرطیکہ اسکا مطلب قذف ہو تو اسکو اسی درے مارنا واجب ہے خواہ آزاد ہو یا غلام۔ اگر کوئی شخص اپنے فرزند کو جسکی ولدیت کا اقرار کرچکا ہو کہے کہ تو میرا بیٹا نہیں یا (کوئی شخص) کسی غیر کو کہے کہ تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں ہے تو حدِ قذف مارنا واجب ہے۔ اگر کسیکو کہے کہ ای زانی کے بیٹے یا ای زانیہ کے بیٹے یا اے دو زانیوں کے بیٹے تو حدان اور باپ دونوں کیطرف سے واقع ہوگی بشرطیکہ دونوں مسلمان ہوں گو مخاطب کافر ہو۔ اگر کسی ایسے مسلمان کو جسکی ماں کافرہ ہو کہے کہ تیری ماں زانیہ ہے تو تعزیر دیجائیگی۔ اگر کسیکو کہے کہ ای زانیہ کے شوہر یا ای زانیہ کے بھائی یا ای زانیہ کے باپ تو اسکی طرف سے حد واقع ہوگی جسکو زنا کی نسبت دی ہے نہ مخاطب کی طرف سے اور اگر کہے کہ تونے فلاں عورت سے زنا کیا یا فلاں مرد نے تجھسے لواطہ کیا ہے یا تونے اس سے لواطہ کیا ہے تو دو حد ثابت ہیں۔ اگر کوئی

کتنا یا دو گواہ عادل سے یا دو مرتبہ کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے

جماعة فان جاؤا مجتمعين فعليه حد واحد وان جاؤا متفرقين فلكل واحد حد ويثبت القذف باقرار مرتين من المكلف او بشهادة عدلين ويعزر الصبي والمجنون اذا قذفا والحد موروث كالمال ولا ميراث للزوجين ولو عفى احد الوارث كان للباقي الاستيفاء على التمام ولو تكرر الحد ثلثا قتل في الرابعة ولو تقاذف اثنان عزرا - ويقتل من سب النبي صلى الله عليه وآله او واحدا من الائمة عليهم السلام ويحل لكل سامع قتله مع امن الضرر وكذا يقتل مدعي النبوة ومن قال لا ادري صدق محمد صلى الله عليه وآله ان كان يدعي مع التظاهر بالاسلام والساحر اذا كان مسلما - ويعزر الكافر الفصل العاشر في حد المسكر من تناول مسكرا او فقاعا او عصيرا تند غلا قتل ذهاب ثلثيه اختيارا مع العلم بالتحريم

اہانت کا کلمہ کسی کی نسبت کہے تو تعزیر دیجائے جیسے کوئی اپنی عورت سے کہے کہ مین نے تجھے باکرہ نپایا یا کسی سے کہے کہ تیری مان نے راتکو مجھے احتلام ہوا یا کہے کہ ای فاسق یا اے شرابی بشرطیکہ مخاطب ظاہر بفسق نہو - اگر زنا کی نسبت بچے یا دیوانے یا کافر یا مملوک کی طرف لگائے یا ایسے شخص کو زنا کی نسبت لگائے جو علانیہ زنا کرتا ہو تو اسے تعزیر دیجائیگی - اگر باپ فرزند کی طرف زنا کی نسبت کرے تو باپ کو تعزیر دین - اگر کوئی شخص ایک جماعت کو زنا سے منسوب کرے اور وہ سب ملکر دعوے کرین تو اسے ایک ہی حد مارین اگر ہر شخص متفرق طور دعوے کرے تو ہر شخص کے لئے علیحدہ حد مارین - دو مرتبہ اقرار کرنے سے بشرطیکہ اقرار کرنیوالا بالغ وعاقل ہو - یا دو گواہ عادل سے قذف ثابت ہوگا - اگر بچہ یا دیوانہ کسیکو زنا سے منسوب کرے تو اسے تعزیر دین - حد قذف مثل مال کے میراث مین پہونچتی ہے (جیسے کوئی کسی کے باپ کو کہے کہ تو زانی ہے اور حد جاری ہونے سے پہلے باپ مرجائے تو اس کے بیٹے کو پہونچتا ہے کہ حاکم شرع سے رجوع کرکے باپ کے قاذف کو حد لگوائے) مگر اسکی میراث شوہر وزوجہ مین نہین - اگر حد قذف کے چند آدمی وارث ہون اور انمین سے ایک شخص بخشدے تو حد مین کچھ کمی نہوگی بلکہ

والتكليف حد ثمانين جلدة عاريا على ظهره وكتفه ويتقى وجهه وفرجه بعد الافاقة حرا كان او عبدا او كافرا متظاهرا ولو تكرر الحد ثلثا قتل في الرابعة ولو شرب الخمر مستحلا فهو مرتد ويجد مستحل غيره ولو باع الخمر مستحلا استتيب فان تاب والا قتل ويعزر بايع غيره ولو تاب قبل قيام البينة سقط الحد ولا يسقط بعدها ولو اقر ثم تاب تخير الامام ويثبت بشهادة عدلين او الاقرار مرتين من اهله ولو شرب المسكر جاهلا به او بالتحريم سقط الحد ومن استحل ما اجمع على تحريمه كالميتة قتل ولو تناوله محرما عزر ولا دية للمقتول بالحد والتعزير ولو بان فسق الشهود فالدية في بيت المال **الفصل الحادي عشر في حد السرقة** يشترط

باقی وارث پوری حد جاری کرا سکتے ہیں۔ اگر حد قذف کسی پر تین مرتبہ جاری ہو چکے تو چوتھی مرتبہ قتل کریں۔ اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو زنا سے منسوب کریں تو دونوں کو تعزیر دیجائے۔ اگر کوئی شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا کسی امام علیہ السلام کو یا جناب سیدہ علیہا السلام کو برا کہے تو اسکا قتل واجب ہے اور ہر سننے والے کو جائز ہے کہ اسے قتل کرے بشرطیکہ اپنی جان کا خوف نہو اور اسیطرح اس شخص کا قتل واجب ہے جو نبوت کا دعوے کرے۔ اگر کوئی شخص جو ظاہر مسلمان ہو اور کہے کہ میں نہیں جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے تھے یا جھوٹے (معاذ اللہ) تو وہ بھی قتل کیا جائیگا۔ اگر مسلمان جادوگر ہو تو اسے قتل کریں اگر کافر ہو تو اسے تعزیر دیں

دسویں **فصل نشے کی حد** کے بیان میں ہے جو شخص نشے کی چیز کھائے یا پئے یا بوزہ پئے یا شیرۂ انگور جوش کھانے کے بعد اور دو ثلث کم ہونے سے پہلے کھائے بشرطیکہ مجبور نہو اور حرمت کو جانتا ہو اور بالغ و عاقل ہو تو اسے نشہ اترنے کے بعد برہنہ کر کے اسی کوڑے پشت اور کاندھے پر ماریں۔ منھ اور شرمگاہ کو بچائیں خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اگر کافر علانیہ اسکا استعمال کرے تو اسے بھی حد ماریں اگر کسی پر تین مرتبہ نشے کی حد

في قطع السارق التكليف وانتفاء الشبهة وهتك الحرز وهو المستور بقفل او غلق او دفن
واخراج النصاب وهو ما قيمته ربع دينار ذهبا خالصا مضروبا بسكة المعاملة بنفسه سرا
ومع الشرائط يقطع اصابعه الاربع من يده اليمنى فان عاد قطعت رجله اليسرى من مفصل
القدم ويترك له العقب فان عاد ثالثا خلد في السجن فان سرق بعده قتل ولو تكررت السرقة
من غير حد كفى الواحد ولو سرق الطفل والمجنون عزرا ولا يقطع العبد بسرقته مال السيد
ويقطع الاجير والزوج والزوجة والضيف مع الاحراز دونهم ويستعاد المال من السارق
ولا يقطع السارق من المواضع المتناوبة كالحمامات والمساجد ولا من الجيب في الكم الظاهر

جاری ہو چکے تو چوتھے مرتبہ قتل کریں شراب کو حلال جانکر پیے تو مرتد ہے اور بغیر شراب اور کسی
نشے کی چیز کو حلال جانے تو اسے حد ماریں اگر کوئی شراب کا بیچنا حلال جانکر فروخت کرے تو پہلے اسے
توبہ کرنے کے لئے کہیں اگر توبہ کرے بہتر ہے ورنہ قتل کریں بغیر شراب کے اور نشے کی چیزیں بیچنے والے کو
تعزیر دیں نشے کی چیز کا پینے والا گواہی گزرنے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط ہے گواہی کے بعد توبہ کرے
تو ساقط نہیں اگر خود اقرار کرے اور پھر توبہ کرے تو امام کو اختیار ہے - یہہ جرم دو گواہ عادل سے
ثابت ہوتا ہے یا خود دو مرتبہ اقرار کرے بشرطیکہ بالغ و عاقل ہو اگر کسی نشے کی شئے کو بے علمی سے پیے
یا اسکی حرمت کو نجانتا ہو تو حد ساقط ہے اگر کوئی شخص کسی ایسی شئے کو حلال جانے جسکی حرمت پر تمام
اہل اسلام میں اتفاق ہو مثل مردار کے تو اسے قتل کریں اگر اسے حرام سمجھکر کھائے تو تعزیر دیں - اگر حد
مارنے سے یا تعزیر دینے سے کوئی مرجائے تو اسکا خون بہا نہیں ہے (یعنے کچھہ جرم نہیں) اگر گواہوں کا فسق
ظاہر ہو تو بیت المال سے خون بہا دیا جائے گیارہویں **فصل** چوری کی حد کے بیان میں ہے چور کا ہاتھ
کاٹنے میں شرط ہے کہ وہ بالغ و عاقل ہو اور اسے اپنے مال کا شبہہ نہو - حفاظت کے مقام سے چرائے
جیسے کوئی چیز قفل میں ہو یا کسی اور شئے میں بند ہو یا دفن ہو اور نصاب لینے قدر معین شرعی

حد سارق

ولو کانا باطنین قطع ویقطع سارق الکفن وبائع الصغیر الحر ولو نبش ولم یاخذ عز رفان تکرر دفات السلطان جاز قتله ویثبت بشهادة عدلین اوالاقرار مرتین من اهله ویکفی فی غرم المال المرة وشهادة الواحد مع الیمین ولو تاب قبل البینة سقط الحد لا بعدها ولو تاب بعد الاقرار تخیر الامام **مسائل الاولی** لوسرق اثنان نصاباً فالاقوی سقوط الحد حتی یبلغ نصیب کل واحد منهما النصاب **الثانیة** قطع السارق موقوف علی المرافعة فلو لم یرافع المسروق منه لم یقطع الامام ولو وهبه او عفی عن القطع سقط ان کان قبل المرافعة والا فلا **الثالثة** لو اخرج النصاب دفعة وجب القطع وکذا لو اخرج

کے موافق چرائے وہ اتنا مال ہے جو پاؤ دینار طلائے خالص کی قیمت کا ہو جس پر سکہ رائج ہو اپنی ذات سے۔ چھپ کر چرائے جب یہہ شرطین پائی جائین تو اس کے دہنے ہاتھہ کی چار انگلیان کاٹڈالین۔ اگر پھر چرائے تو بایان پاؤن ایڑی کے پاس سے کاٹین اور ایڑی چھوڑ دین۔ اگر پھر چرائے تو ہمیشہ کے لئے قید کر دین اور اگر پھر چرائے قتل کرین۔ اگر کئی مرتبہ چرائے اور حد جاری نہوا ایک ہی حد کافی ہے۔ اگر بچہ یا دیوانہ چوری کرے تو تعزیر دین۔ اگر غلام آقا کا مال چرائے تو اسکا ہاتھہ نہ کاٹین اگر نوکر اور شوہر اور زوجہ اور مہمان چرائین تو انکا بھی ہاتھہ کاٹا جائیگا بشرطیکہ اس مال کی حفاظت ان کے غیر نے کی ہو۔ چوری کا مال چور سے واپس لیا جائے اگر کسی چیز کو ایسی جگہہ سے چرائے جو مقام لوگون کے جمع ہونے کا ہو مثل حمام اور مسجد کے تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا اسیطرح اگر کھلے ہوئے جیب اور آستین سے چرائے۔ ہان اگر جیب اور آستین پوشیدہ ہون تو ہاتھہ کاٹین۔ کفن چور کا ہاتھہ کاٹا جائیگا آزاد بچے کو چرا کر بیچنے والے کا ہاتھہ بھی کاٹین۔ اگر کوئی کسیکی قبر کھودے مگر کفن نلے تو تعزیر دین۔ اگر کئی مرتبہ قبرین کھودے اور اتنے مین بادشاہ (حق) مرجائے تو اسے قتل کرین (تاکہ بادشاہ کی قبر

مرادہا علی الاقوی **الرابعۃ** لوسرق الوالد من مال ولدہ لم یقطع ولو سرق الولد قطع **الخامسۃ** یقطع الیمین وان کان احدیٰ یدیہ او ھما شلاء ین اولم یکن لہ یسار ولولم یکن لہ یمین قطعت یسارہ وقیل یقطع رجلہ الیسریٰ **الفصل الثانی عشر** فی حد **المحارب** وغیرہ کل من جرد السلاح لاخافۃ فی بر او بحر لیلا و نہارا تخییر **الامام** بین قتلہ وصلبہ وقطعہ مخالفا و نفیہ ولو تاب قبل القدرۃ علیہ سقط الحد دون حقوق الناس ولو تاب بعدھا لم یسقط واذا نفی کتب الی کل بلد بالمنع من معاملتہ ومواکلتہ ومجالستہ الی ان یتوب واللص محارب یدفع مع

کوٹہ کھولے) وہ چوری جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے دو عادلونکی گواہی سے یا دو مرتبہ کے اقرار ثابت ہوتی ہے۔ اگر (چور) ایک مرتبہ اقرار کرے یا ایک عادل گواہی دے اور (مدعی) قسم بھی کھائے تو چور سے مال لیا جائے ہاتھہ نہ کاٹیں۔ شہادت پیش ہونے سے پہلے (چور) توبہ کرے تو حد ساقط ہے۔ شہادت کے بعد ساقط نہیں۔ اگر اقرار کے بعد توبہ کرے تو امام کو اختیار ہے یہاں کئی **مسائل** کا بیان ہے **پہلا مسئلہ** اگر دو آدمی ایک نصاب کو چرائیں تو فتوے یہہ ہے کہ دونوں سے حد ساقط ہے جبتک کہ دونوں کا حصہ نصاب کو نہ پہونچے **دوسرا مسئلہ** چور کا ہاتھ کاٹنا صاحب مال کے مرافعہ پر موقوف ہے اگر وہ مرافعہ نکرے تو امام ہاتھہ نہ کاٹینگے۔ اگر صاحب مال چور کو مال مسروقہ بخشدے یا قطع دست کو معاف کرے تو حد ساقط ہے بشرطیکہ مرافعہ (یعنے رجوع دعوے) سے پہلے معاف کرے ورنہ ساقط نہیں **تیسرا مسئلہ** اگر ایک نصاب کو ایک دفعہ میں چرائے تو قطع دست (اجماعا) واجب ہے اگر کئی دفعہ چرانے سے ایک نصاب پورا ہو تو بھی یہی حکم ہے علی الاقوی **چوتھا مسئلہ** باپ اپنے بیٹے کا مال چرائے تو ہاتھہ نہ کاٹا جائے بیٹا چرائے تو کاٹیں **پانچواں مسئلہ** دہنا ہاتھہ کاٹنا چاہیے گو ایک ہاتھہ یا دونوں ہاتھہ شل ہوں

غلبة السلامة فان قتل نهدر دمہ كا برامرأة على فرجها او على ماله فدفعه فان قتلہ نهدر دمه من دخل دار قوم نزجره فلم ينزجر لم يضمن بتلفه او تلف بعض اعضائه ويعزر المختلس والمستلب والمحتال بشهادة الزور وغيرها والمنبع بما بدع غيرا ويستعاد منه ما اخذه **مسائل الاولى** اذا وطى البالغ العاقل بهيمة غرم ثم ان كان ماكولة اللحم حرم لحمها ولم نسلها وتذبح وتحرق ويغرم قيمتها لصاحبها ولو اشتبهت قسم القطيع نصفين ثم اقرع ثم قسم الخارج بالقرعة وهكذا الى ان يقع على واحدة. ولو كانت غير ماكولة اللحم اخرجت من البلد وبيعت في غيره وا يغرم

یا اسے بایان ہاتھ ہو اگر دہنا ہاتھ ہو تو بایان ہاتھ کاٹین۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس صورت مین بایان پاؤن کاٹین بارہوین **فصل** حد محارب وغیرہ کے بیان مین ہے (جیسے قطاع الطریق) جو شخص (مسلمانون کو) ڈرانے کے لئے ہتھیار کھینچے خواہ صحرا مین ہو یا دریا مین رات کو یا دن کو۔ امام کو اختیار ہے کہ اسے قتل کرے یا دار پر کھینچے یا مختلف ہاتھ پاؤن کاٹے یا جلاوطن کرے۔ اگر محارب گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط ہے مگر آدمیون کے حقوق اس سے ساقط نہونگے اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرے تو حد ساقط نہین۔ جب اسکو شہر سے نکالدے تو ہر شہر مین حکم جاری کرے کہ کوئی شخص اس سے معاملہ نکرے اور نکوئی اسکے ساتھ کھائے نہ پاس بٹھائے یہانتک کہ وہ توبہ کرے۔ چور بھی محارب ہے اگر وہ سلامتی پر غلبہ (یعنے نقض امن) کرے تو اسکا دفع کرنا واجب ہے اس صورت مین وہ قتل ہوجائے تو اسکا خون ہدر ہے (یعنے کچھ جرم نہین) اگر کوئی کسی عورت یا لڑکے سے جبراً زنا یا لواطہ کرنا چاہے تو ان دونون پر اسکا دفع کرنا واجب ہے اس صورت مین وہ قتل ہوجائے تو کچھ جرم نہین۔ اگر کوئی ایکے مکان

ثمنها اصلحها ان لم یکن له ویتصدق بالثمن علی رائی ویثبت بشهادة عدلین او الاقرار مرتین ولو تکرر التعزیر قتل فی الرابعة الثانیة من زنی ببهیمة نهو کمن زنی بجیة فی الحد و اعتیاد الاحصان وبغلظ هٰهنا العقوبة ولو کانت المیتة زوجته عزر ویثبت بشهادة اربعة وحکم اللائط بالمیت حکم اللائط بالحی ویغلظ عقوبته الثالثة من استمنی بیده عزر و یثبت بشهادة عدلین او الاقرار مرة الرابعة للانسان الدفع عن نفسه وحریمه وماله ما استطاع ویجب الاسهل فالاسهل فان لم یندفع به انتقل الاصعب - ومن اطلع علی دار قوم فزجروه

گھر مین گھس جائے اور وہ لوگ اسے منع کرین اور وہ نہ سنے اسپر وہ لوگ اسے مار ڈالین یا اس کے اعضا کو تلف کرین تو کچھ جرم نہین - اور مختلس (یعنے وہ شخص جو کسیکا مال غیر مقام حفاظت سے چرائے) اور مستلب (یعنے جو کسیکا مال علانیہ چرا کے بھاگے) اور حیلہ باز جو جھوٹی گواہی دے یا کسی اور طرح سے حیلہ کرکے کسیکا مال کھاسے اور جو کسیکو بنگ پلا کے بےعقل کردے - (یہہ سب لوگ تعزیر دے جائین اور جو مال انہون نے لیا ہے واپس لیا جائے - یہان کئی مسئلونکا بیان ہے پہلا مسئلہ کوئی بالغ و عاقل کسی جانور سے وطی کرے تو اسے تعزیر دین اگر وہ جانور حلال گوشت ہو تو اسکا اور اسکی نسل کا گوشت حرام ہو جائیگا اسے ذبح کرکے جلا دین اور اسکی قیمت واطی سے لیکر مالک کو دین اگر وہ جانور (تمام جانورونمین ملکر) مشتبہ ہو جائے تو تمام جانورون کے دو حصے برابر کرکے قرعہ ڈالین جس حصہ پر قرعہ آئے پھر اسکے دو حصے کرین اور قرعہ ڈالین اسیطرح (عمل کرتے جائین) یہانتک کہ ایک جانور پر قرعہ آئے (پس اسے ذبح کرکے جلا دین) اگر وہ جانور حرام گوشت ہو تو اسے دوسرے شہر مین لیجا کر بیچ ڈالین - اور وطی کرنیوالا اسکی قیمت مالک کو دے بشرطیکہ وہ جانور واطی کا مال نہو

فلم ينزجر فرهوبه بصياحه اوعودنجني عليه فهو هدر -

كتاب القصاص والديات وفيه فصول **الاول** في القتل اما عمدا وهوان يقصد بفعله الى القتل لكن بقصد قتل انسان بفعل صالح له ولو نادرا او يقصد الى فعل يقتل غالبا وانلم يقصد القتل **واما شبه عمد** هوان يكون عامدا في فعله مخطيا في قصده لكن يضرب للتاديب فيموت **واما خطاء محض** بان يكون مخطيا في الفعل والقصد معا لكن يرمي طائرا فيصيب انسانا وكذا اقسام الجراح - ويثبت القصاص بالاول مع صدوره من البالغ العاقل في النفس

اور اس جانور کے فروخت سے جو قیمت آئے (وہ ایک قول کے بنا پر) تصدق کی جاوے - یہہ جرم عادلین کی گواہی سے یا دو مرتبہ اقرار کرنے سے ثابت ہوگا - اگر تین مرتبہ تعزیر ہو چکی ہو تو چوتھے مرتبہ قتل کریں دوسرا مسئلہ جو مردے سے زنا کرے وہ حد جاری ہونے میں اور حصانیں مثل اسکے ہے جو زندہ سے زنا کرے مگر یہاں سزا میں سختی کی جائیگی اگر میت اسکی زوجہ ہو تو تعزیر دیجائے - یہہ جرم چار عادلونکی گواہی سے ثابت ہوگا - جو مردے سے لواطہ کرے وہ زندہ سے لواطہ کرنے والے کے برابر ہے مگر اسکی سزا میں سختی کیجائے تیسرا مسئلہ جو اپنے ہاتھہ سے ایسا فعل کرے جس سے انزال ہو تو اسے تعزیر دیں اسکا ثبوت دو گواہ عادل سے یا ایک مرتبہ اقرار کرنے سے ہوگا چوتھا مسئلہ ہر آدمی پر اپنی جان اور مکان اور مال سے جسطرح ہو سکے دفع ضرر واجب ہے - پہلے سہل طریقہ سے دفع کرے اگر اس سے دفع نہو تو سختی کرے - اگر کوئی ایک قوم کے گھر میں نظر کرے اور وہ لوگ اسے منع کریں اور وہ نمانے پھر وہ لوگ پتھر یا لکڑی سے ماریں اس پر بھی وہ نمانے پھر وہ لوگ اسے زخمی کریں تو (کچھہ جرم نہیں) اسکا خون ہدر ہے -

المعصومة المکافئة سواء کان مباشرة کالذبح والخنق او تسبیبا کالرمی بالسہم والحجر والضرب المتکرر بالعصاء بحیث لا یحتمله مثله والالقاء الی الاسد فیفترسه وکذا لو جرحه فسرت الجنایة فمات ویدخل قصاص الطرف ودیته فی قصاص النفس ودیتها ولو جرحه ثم قتله فان فرق اقتص فیهما والا ففی النفس ولو اشترک جماعة علی القتل اقتص من القاتل وکذا الممسک ویخلده الامام السجن وان کان صبیا الا ما ولو امسکه واحد وقتله آخر ونظر ثالث قتل القاتل وخلد الممسک السجن وسملت عین الناظر

الفصل الثانی فی شرائط القصاص وهی خمسة

کتاب القصاص ۔ روایات اسمین کئی فصلین ہین پہلی فصل قتل کے بیان مین ہے اور اسکی کئی قسمین ہین) اول قتل عمد یعنے ایک فعل سے قتل کا ارادہ کیا جائے جیسے کوئی ایسے فعل سے قتل کرے جو موضوع ہے کسی آدمی کے قتل کا ارادہ کرے گو اس فعل سے بطور نادر قتل ہوتا ہو یا ارادہ یہ ایسا فعل کرے جس سے اکثر آدمی قتل ہوتا ہو ۔ گو قتل کا ارادہ نہو ۔ دوسرے شبہ عمد یعنے ... ایسا کرے (جس سے آدمی اکثر قتل نہین ہوتا) اور قصد مین خطا ہو یعنے قتل کا قصد نہو ... جیسے کسیکو تادیب کے لئے (مثلا طمانچہ) مارے اور وہ مر جائے تیسرے قتل خطا یعنے فعل اور قصد دونون مین غلطی واقع ہو جیسے کسی پرندہ پر تیر لگائے وہ کسی آدمی پر پڑے (اور وہ قتل ہو) اسیطرح تین قسم کے اقسام ہین ۔ قتل عمد مین قصاص ثابت ہے بشرطیکہ قاتل بالغ و عاقل ہو اور مقتول کی جان معصوم ہو (یعنے اسکا قتل کسی سبب سے واجب نہو) اور اسلام اور آزادی مین قاتل کے برابر ہو خواہ مقتل اپنے ہاتہہ سے قتل کرے مثل ذبح کرنے یا گلا گہونٹنے کے یا کوئی سامان قتل کا کرے جیسے تیر لگانے یا پتھر سے یا لٹھہ سے اسی قدر مارے جس سے اس کے برابر کا آدمی زندہ نہین رہتا یا شیر کے روبرو ڈالدے اور شیر اسکو پھاڑ ڈالے ۔ اگر کسیکو زخمی کرے اور

الاول الحریة اذا کان القاتل حرا فلا یقتص من الحر للعبد ولا للمکاتب و
لا لام الولد ولا المدبر بل یلزم قیمته یوم القتل ولا یتجاوز دیة الحر ولا بقیمة
الامة دیة الحرة ولا بدیة عبد الذمی دیة مولاه ولا بدیة امته دیة الذمیة ویقتل
الحر بمثله وبالحرة مع رد نصف الدیة والحرة بمثلها وبالحر ولا یوخذ منها الفضل و
لذا فی قصاص الجراح والاطراف مالم یبلغ ثلث دیة الحر فیتنصف دیة المرأة ویقتص
لها من الرجل مع رد الفضل وله منها ولا رد ویقتل العبد بالعبد و بالامة والامة
بمثلها و بالعبد ولو قتل العبد حرا کان ولی الدم مخیرا بین قتله و استرقاقه

اور اس زخم کی سرایت سے وہ مرجائے تو بھی حکم ہے۔ اطراف انسان (جیسے ہاتھ پاؤن
وغیرہ) کا قصاص اور اسکا خون بہا جان کے قصاص اور خون بہا مین داخل ہے۔ اگر کوئی کسیکو
زخمی کرے پھر قتل کرے۔ پس اگر زخمی کرنے مین اور قتل مین فرق ہوا ہو تو قصاص بھی اسیطرح
ہوگا (یعنے قاتل کو پہلے زخمی کرین پھر قتل کرین) اگر فرق نہو تو فقط جان کا قصاص لین۔ اگر کوئی
کسیکو کسی کے قتل پر مجبور کرے تو قاتل سے قصاص لین اگر کوئی حکم کرے تو بھی یہی حال ہے اور حکم
کرنیوالے (یا مجبور کرنیوالے) کو دایم الحبس کرین ہر چند آقا کے حکم سے غلام قتل کرے اگر کوئی
کسیکو پکڑے رہے اور دوسرا اسے قتل کرے اور تیسرا دیکھتا رہے تو قاتل کو قتل کرین اور پکڑنے
والے کو دائم الحبس اور دیکھنے والے کی آنکھین نکال ڈالین دوسری **فصل قصاص کی**
شروط کے بیان مین ہے پہلے شرط حریت ہی بشرطیکہ قاتل آزاد ہو یعنے غلام اور مکاتب اور ام
ولد اور مدبر کے عوض مین آزاد سے قصاص نہوگا بلکہ خون بہا اسکی اپنی قیمت کے برابر لیا جائیگا
جو قیمت کہ روز قتل کی ہو مگر مرد آزاد کے خون بہا سے تجاوز نہ کیا جائیگا (اسیطرح) کنیز کا
خون بہا زن آزاد کے خون بہا سے متجاوز نہوگا (اسیطرح) غلام ذمی کا خون بہا مرد آزاد

د لاخيار للمولا ولو جرح اقتص المجروح او اشتراه ان استوعب الجناية قيمته
والا فبالنسبة او يباع ويوخذ من ثمنه الارش وللمولا ان يفديه بارش الجناية
ولو قتل مولاه قتل به ان اختاره الولي ولو قتل عبدٌ مثله عمداً قتل به ولو قتله خطاء
فالمولى فكه بقيمته او دفعه وله فاضل قيمته عن قيمة المقتول ولا يضمن النقص و
المكاتب المشروط او المطلق الذي لم يود شيئاً كالقن وان كان قد ادى شيئاً قتل
بالحر لا بالقن بل يسعى في نصيب الحرية ويباع او يسترق في نصيب الرقية ولو
قتل خطاءً فعلى الامام في نصيب الحرية وللمولى الخيار بين فك الرقية بالارش

ذمی کے خون بہا سے اور کنیز ذمیہ کا خون بہا زن آزاد ذمیہ کے خون بہا سے زیادہ نلیا جائیگا
مرد آزاد کو مرد آزاد کے عوض مین قتل کرین اور زن آزاد کے عوضمین آدھا خون بہا مرد آزاد کو
دیکر قتل کرین۔ زن آزاد زن آزاد کے عوضمین اور مرد آزاد کے عوض مین قتل کی جائیگی
مگر قصاص کی حالت مین عورت سے کچھ لیا نجائیگا۔ اسیطرح زخمی کرنے اور ہاتھہ پاؤن
وغیرہ کاٹنے کا حال ہے اور جبتک عورت کے اعضا کا خون بہا مرد کے خون بہا کی تہائی کو نہ
پہونچے تب تک دونون کے اعضا کا خون بہا مساوی ہے جب اسکی تہائی کو پہونچے تو وہان
سے عورت کے اعضا کا خون بہا مرد کے اعضا کے خون بہا سے نصف ہو جائیگا اس صورت
مین مرد سے عورتکا قصاص لین اور مرد کے خون بہا کی زیادتی مرد کو دیجائے مگر عورت سے مرد کا
فقط قصاص لین اور کچھہ نلین۔ غلام کو غلام کے اور کنیز کے عوضمین قتل کرین اور کنیز کو کنیز
اور غلام کے عوضمین۔ اگر غلام کسی آزاد کو قتل کرے تو مقتول کے وارث کو اختیار ہے خواہ
اسے قتل کرے یا اپنا غلام بنالے۔ اور اس غلام کے آقا کو کچھہ اختیار نہین اگر غلام کسی آزاد کو
زخمی کرے تو زخمی کو اختیار ہے کہ خواہ قصاص لے یا اسے اپنا غلام بنالے بشرطیکہ اس زخم کا

او تسلیم الرق للوقیۃ ولو قتل الحرحرین قتل بھما ولو کان القاتل عبدا علی التعاقب اشترکا فیہ فلا یحکم بہ للاول فیکون للثانی **الثانی الاسلام** اذا کان القاتل مسلما فلا یقتل مسلم بکافر وان کان ذمیا بل یعزر ویغرم دیۃ الذمی و یقتل الذمی بمثلہ وبالذمیۃ بعد رد فاضل دیتہ والذمیۃ بمثلھا وبالذمی و لا رد ولو قتل الذمی مسلما عمدا دفع ھو ومالہ الی اولیاء المقتول ان شاؤا قتلوہ وان شاؤا استرقوہ وقیل یسترق اولادہ الصغار ایضا ولو اسلم بعد القتل فکالمسلم ولو قتل خطاء لزمہ الدیۃ فی مالہ فان لم یکن لہ مال فعاقلتہ الامام

خون بہا غلام کی قیمت کے برابر ہو۔ اگر کم ہو تو بہ نسبت قیمت کے غلام ہوگا (جیسے آدھا غلام یا پاؤ غلام) یا غلام کو بیچ کر اپنے زخم کا خون بہا وصول کرے (اس صورت میں) اس کے آقا کو جائز ہے کہ زخم کا خون بہا اپنے پاس سے دیکر اپنے غلام کو چھڑا لے اگر غلام اپنے آقا کو قتل کرے تو مقتول کا وارث اسے قتل کر سکتا ہے۔ اگر غلام کسی غلام کو عمداً قتل کرے تو قصاص کیا جائے اگر خطاً قتل کرے تو قاتل کے آقا کو جائز ہے کہ اپنے غلام کی قیمت دیکر غلام کو چھڑا لے یا غلام کو سپرد کردے اس صورت میں اس غلام کی قیمت مقتول کی قیمت سے زیادہ ہو تو زیادتی واپس لے سکتا ہے حکم تو بھرتی واجب نہیں مکاتب مشروط اور مکاتب مطلق جب تک کہ کچھ ادا نکرے مثل غلام کے ہے اگر کچھ ادا کر دی تو آزاد کے عوض میں قتل ہوگا مگر غلام کے عوض میں قتل نہو گا بلکہ جسقدر آزاد ہو اسی آتنی میں فرد کرکے خون بہا ادا کرے اور باقی میں فروخت کیا جای یا مقتول کے آقا کا غلام بنایا جائے۔ اگر خطاسے قتل کرے تو اسکے حصہ آزادی پر جتنا خون بہا واجب ہے وہ امام ادا کریگا باقی میں آقا کو اختیار ہے کہ حصہ غلامی کی قیمت دیکر اسے چھڑا لے یا سپرد کردے۔ اگر ایک آزاد دو آزادوں کو قتل کرے تو وہ دونوں کے عوض میں قتل ہوگا۔ اگر ایک غلام دو آزادوں کو تعاقب سے (یعنے ایک کے بعد ایک کو) قتل کرے تو دونوں

دون اهله **الثالث** ان لا یکون القاتل ابا فلا یقتل الاب بالولد بل یوخذ منه الدیة ویکفر ویعزر ــــــ ولو قتل الولد اباه قتل به وکذا الام لو قتلت ولدها قتلت به **الرابع** العقل فلو قتل المجنون او الصبی لم یقتلا بل اخذ دیة من العاقلة لان عمدہ خطاء ولو قتل البالغ صبیا قتل به ولو قتل العاقل مجنونا خذ منه الدیة لا ان یقصد دفعه فیکون هدرا او الاعمی کالمبصر علی الاقوی **الخامس** ان یکون المقتول معصوم الدم فلو قتل مرتدا او من اباح الشرع قتله لم یقتل به **الفصل الثالث** فی الاشتراك اذا اشترك جماعة فی قتل

مقتولوں کا عوض اسمیں مشترک ہے بشرطیکہ اسکے بارے میں پہلے مقتول کے لئے حکم نہ ہو چکا ہو دوسرے مقتول کے لئے ہو گا (اسکا فائدہ اس وقت ہے کہ جب کسی مقتول کا وارث اسے غلام بنانا چاہے) **دوسری شرط اسلام ہے** بشرطیکہ قاتل مسلمان ہو یعنے مسلمان کافر کے عوض میں قتل نہ ہو گا گو وہ کافر ذمی ہو بلکہ اسے تعزیر دی جائے اور وہ ذمی کا خون بہا ادا کرے۔ ذمی کو ذمی اور زن ذمیہ کے عوض میں اسکا بقیہ خون بہا اسے دیکر قتل کریں اور ذمیہ کو ذمیہ اور ذمی کے عوض میں قتل کریں اور اس سے کچھ نہ لیں۔ اگر ذمی مسلمان کو عمداً قتل کرے تو وہ اور اسکا مال اولیائے مقتول کے سپرد کیا جائے خواہ وہ قتل کریں یا غلام بنالیں بعض نے لکھا ہے کہ اسکے چھوٹے بچے بھی مملوک بنائے جائینگے اگر وہ قتل کے بعد مسلمان ہو جائے تو اسپر مسلمانوں کا حکم جاری ہو گا۔ اگر ذمی کسی مسلمان کو خطا سے قتل کرے تو اپنے مال سے خون بہا ادا کرے اگر مال نہ ہو تو اسکا عاقلہ امام ہے نہ اقربا **تیسری شرط** یہ ہے کہ قاتل (مقتول) کا باپ نہ ہو یعنی باپ فرزند کے عوض میں قتل نہ ہو گا بلکہ اس سے خون بہا لیں اور تعزیر دیں اور وہ کفارہ بھی ادا کرے۔ اگر فرزند باپ کو قتل کرے تو وہ قصاص میں قتل ہو گا اگر ماں بچے کو قتل کرے تو وہ بھی قتل ہو گی **چوتھی شرط عقل ہے** یعنے دیوانہ یا بچہ کسی کو قتل کرے تو قصاص

حر مسلم كان للولي قتل الجميع بعد رد فاضل دية كل واحد عن جنايته عليه و [illegible]
ويرد الآخرون قدر جنايتهم على المقتص منه ولو فضل للمقتول بين فضل قام به [illegible]
وان فضل منهم كان له وكذا البحث في الاطراف ولو قتلت امرأتان رجلا قتلتا به
ولا رد ولو كن اكثر قتلن به بعد رد الفاضل عليهن وللولي قتل البعض وترد الباقيات
قدر جنايتهن ولو اشترك رجل وامرأة في قتل رجل فللولي قتلهما بعد رد الفاضل
على الرجل وله قتل الرجل وترد المرأة ديتها عليه وله قتل المرأة واخذ نصف الدية
من الرجل ولو اشترك عبد وحر في قتل حر فللولي قتلهما بعد رد نصف الدية على

نہیں بلکہ ان کے عاقلہ سے خون بہا لیا جائے (عاقلہ کا ذکر آگے ہے) کیونکہ انکا قول [illegible]
خطا ہے اگر کوئی بالغ کسی بچہ کو قتل کرے تو قصاص ہوگا اور عاقل دیوانے کو قتل کرے تو [illegible]
خون بہا لیا جائیگا بشرطیکہ قاتل نے قصد دفع نکیا ہو ورنہ دیوانے کا خون ہدر ہے (یعنی دیوانہ
کسی پر حملہ کرے اور وہ دفع کے قصد سے بشرط ضرورت دیوانیکو مار ڈالے تو کچھ جرم نہیں) اندہا
قتل بینا کے ہے علی الاقوی پانچوین شرط یہہ ہے کہ مقتول معصوم الدم ہو (یعنی اسکا قتل کسی سبب سے
یا جایز نہوا ہو) جیسے کوئی مرتد کو قتل کرے یا ایسے شخص کو جسکا قتل شرعاً مباح ہو تو کچھ جرم نہین بشرطیکہ
ارتداد وغیرہ کا ثبوت پہونچا ئے تیسری فصل اشتراک کے بیان مین ہے جب چند آدمی ملکر ایک مرد مسلمان
آزاد کو قتل کرین تو مقتولکے وارث کو جایز ہے کہ اسکے عوض مین سبکو قتل کرے بشرطیکہ ان سب کا خون بہا
خون بہا ئے مقتولکی وضع کرنے کے بعد انہین پہونچا ئے (جیسے چار آدمیون نے ایک آدمی کو قتل کیا اسکا خون بہا
ایک ہزار دینار ہے ہر ایک کے ذمے اڑہائی سو اور ہر قاتل کا خون بہا بھی ایک ہزار دینار ہے پس ہر ایک [illegible]
بہا سے اڑہائی سو دینار وضع کرکے ساڑہے سات سو دینار ہر ایک کو دیکر قتل کرے۔
مقتول کے وارث کو یہہ بھی جایز ہے کہ انمین سے بعض کو قتل کرے اور بعض کو چھوڑ دے اس صورت مین

رما يفضل عن قيمة العبد عن جنايته على مولاه ولو قتل الحر ردّ السيد عليه نصف الدية او سلّم العبد اليه ولو زادت قيمته على النصف كانت الزيادة للمولى ولو قتل العبد رد الحر على المولى ما فضل عن الدية ان كان فی العبد فضل فان استوعب الدية رد الا كان عليه تمامها لاولياء المقتول - ولو اشترك عبد وامرأة فی قتل حر فللولی قتلهما ولو فضلت قيمة العبد عن جنايته رد الولی على مولاه الفاضل وله قتل المرأة واسترقاق العبد ان كانت قيمته بقدر الجناية او اقل والا كان الفاضل لمولاه ولو قتل العبد وقيمته بقدر الجناية او اقل كان للولی

جو قاتل رہا ہو ان انمین سی ہر ایک پر واجب ہے کہ جو اسکے ذمے مقتول کا خون بہا ہے وہ ان بعض کو دی جو قتل ہوتے ہین - پس ان بعض کا خون بہا جو قتل ہوتے ہین حصہ خون بہائے مقتول کے وضع کرنیکے بعد پورا ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ وارث مقتول بھرتی کردی اور زیادہ ہو تو خود لے - (جیسے ایک عورت اور تین مرد و نے ملکر ایک مرد کو قتل کیا مقتول کا وارث قصاص مین فقط عورت کو قتل کرنا چاہتا ہے اس صورت مین تین خون بہا کی بچت ہوگی) قطع اطراف (یعنی دست و پا وغیرہ) کے قصاص کا بھی یہی حکم ہی - اگر دو عورتین ایک مرد کو قتل کرین تو دونون قصاص مین قتل ہونگی وانہین کچہ دینی کی ضرورت نہین اگر دو سے زیادہ عورتین ایک مرد کو قتل کرین تو ان سب کو انکا بقیہ خون بہا دیکر قتل کرسکتے ہین - وارث مقتول کو جایز ہی کہ بعض کو قتل کرے اور بعض اپنے حصے کا خون بہا دین - اگر ایک مرد اور ایک عورت ملکر ایک مرد کو قتل کرین تو وارث مقتول دونون کو قتل کرسکتا ہی مگر مرد کو اسکا بقیہ خون بہا پہلے پہونچائے اگر فقط مرد کو قتل کری تو عورت اپنے حصے کا خون بہا اس مرد کو جو قتل ہوتا ہے دی اگر فقط عورت کو قتل کرے تو مرد سے آدہا خون بہا خود لے - اگر ایک غلام اور آزاد ملکر ایک مرد آزاد کو قتل کرین تو وارث مقتول دونون کو قتل کرسکتا ہے مگر آزاد کو آدہا خون بہا پہلے دے - اگر فقط آزاد کو قتل کرے تو

اخذ نصف الدیۃ من المرأۃ ولو کانت القیمۃ اکثر ردّت المرأۃ علیہ الفاضل
فان استوعب دیۃ الحرّ والّا کان الفاضل لورثۃ المقتول **الفصل الرابع**
فیما یثبت بہ القتل وھو ثلثۃ **الاول** الاقرار ویکفی المرّۃ من اھلہ ولو اقر بقتلہ
عمداً فاقر اٰخر انہ ھو الذی قتل ورجع الاول سقط القصاص عنھما وکانت الدیۃ علی
بیت المال ولو اقر واحد بقتلہ عمدا واٰخر انہ قتلہ خطاءً کان للولی الاخذ بقول
من شاء منھما ولا سبیل لہ علی الاٰخر **الثانی** البینۃ وھی عدلان ویثبت
مایوجب الدیۃ کالخطاء والھاشمۃ بشاھد وامرأتین او بشاھد ویمین **الثالث**

تو غلام کا آقا آدھا خون بہا آزاد کو دے یا غلام کو اسے سپرد کرے اگر غلام
کی قیمت نصف خون بہا سے زیادہ ہو تو زیادتی واپس لے۔ اگر فقط غلام کو قتل کرے اور
اسکی قیمت نصف خون بہا سے زیادہ ہو تو وہ آزاد جو قتل سے بچگیا ہے وہ زیادتی اسکے
آقا کو دے اگر زیادتی آدھے خون بہا کے برابر ہے تو بہتر ورنہ اسکی بہرتی مقتول کے
اولیا کو دے۔ اگر ایک غلام اور ایک عورت ملکر ایک مرد آزاد کو قتل کریں تو ولی مقتول
دونوں کو قصاص میں قتل کر سکتا ہے اگر غلام کی قیمت اس کے ذمے کے خون بہا سے زیادہ
ہے تو زیادتی غلام کی آقا کو پہونچائے اور جایز ہے کہ عورت کو قتل کرے اور غلام کو اپنا
غلام بنائے بشرطیکہ اسکی قیمت اسکے ذمہ کے خون بہا کے برابر یا کم ہو اگر زیادہ ہو تو زیادتی
اسکے آقا کو پہونچائے اگر فقط غلام کو قتل کرے اور اسکی قیمت نصف خون بہا کے برابر یا کم
ہو تو ولی مقتول عورت کے ذمہ کا نصف خون بہا عورت سے لے اگر قیمت نصف خون بہا سے
زیادہ ہو تو عورت غلام کے آقا کو وہ زیادتی دے پس اگر زیادتی بھی نصف خون بہا کے برابر
ہو تو خیر ورنہ جو بچرہے وہ مقتول کے ورثہ کو دے۔ **چوتھی فصل** ان امور کے بیان میں ہے

القسامة وهي تثبت مع اللوث وهو امارة يغلب معها الظن بصدق المدعي كالشاهد الواحد فللولي معه اثبات الدعوى بان يحلف هو وقومه خمسين يمينا ولو لم يكن للمدعي قوم كررت عليه الايمان ولو لم يحلف حلف المنكر خمسين يمينا هو وقومه ولو لم يكن لهم كررت الخمسون عليه ولو نكل الزم الدعوى والاعضاء الموجبة للدية كالنفس ولو نقصت فبالحساب ولا يثبت اللوث بالفاسق الواحد ولا الصبي ولا الكافر ولو اخبر جماعة من الفساق او النساء مع الظن بانتفاء المواطات يثبت اللوث ولو كانوا كفارا او صبيانا لم يثبت اللوث الا ان يبلغوا حد التواتر ولو

جنسے قتل ثابت ہوتا ہے وہ تین امر ہیں پہلا امر اقرار ہے اگر بالغ وعاقل ایک مرتبہ کسیکو قتل کرنیکا اقرار کرے تو کافی ہے اگر ایک شخص اقرار کرے کہ مین نے عمداً قتل کیا ہے دوسرا لکھے کہ مین نے قتل کیا ہے پھر پہلا شخص اپنے اقرار سے پلٹ جائے تو دونوں سے قصاص ساقط ہے اور مقتول کا خون بہا (اس صورتمین) بیت المال سے دیا جائیگا اگر ایک شخص قتل عمد کا اقرار کرے دوسرا لکھے کہ مین نے خطا سے قتل کیا ہے تو ولی مقتول کو اختیار ہے کہ جسکی چاہے تصدیق کرے مگر جب ایک کی تصدیق کرے گا تو دوسرے پر کچھہ دعوے نچلیگا دوسرا امر بینہ ہے یعنے دو مرد عادل (کی گواہی) اور ایک مرد اور دو عورتوں سے یا ایک مرد اور ایک قسم سے وہ جرم ثابت ہوگا جسمین خون بہا واجب ہے جیسے قتل خطا یا ایسا زخم جس سے ہڈی کٹے تیسرا امر قسامہ وہ لوث سے قایم ہوتا ہے یعنے ایسی نشانیاں پائی جایئں جنسے مدعی کی سچائی پر گمان غالب ہو جیسے ایک گواہ - ایسی صورتمین مدعی اپنے دعوے کا ثبوت اسطرح کرے کہ وہ اور اسکی قوم کے لوگ پچاس قسمین کھایئں (اگر پچاس آدمی قوم مین نہون تو جسقدر ہون مکرر قسمین کھایئں تا پچاس قسمین پوری ہون) اگر بالکل قوم نہو تو خود مدعی

وجد قتیلا فی دار قوم او محلتہم او قریتہم کان لوثا ولو وجد بین قریتین وھو الی احدھما اقرب فہو لوث ولو تساوت مسافتہما تساویا فی اللوث ولو وجد فی فلاۃ وجہل حالہ او فی عسکر او سوق فدیتہ علی بیت المال ومع انتفاء اللوث یکون الدعوی فیہ کغیرھا من الدعاوی **الفصل الخامس** فی کیفیۃ القصاص قتل العمد یوجب القصاص ولا یثبت الدیۃ الا صلحا وکذا الجراح ولا قصاص الا بالسیف وشبہہ ویقتصر علی ضرب العنق ولا یضمن سرایۃ القصاص مع عدم التعدی ولو کان القصاص لجماعۃ وقف علی الاجتماع ولو طلب البعض الدیۃ

پچاس قسمین کھائے اگر مدعی قسمین نکھائے تو ملزم (اپنی برائت مین) اور اسکی قوم پچاس قسمین کھائے اگر قوم نہو تو خود ملزم پچاس قسمین کھائے اگر قسم سے انکار کرے تو قتل ثابت ہوگا جن اعضا کا پورا خون بہا واجب ہے انکا حکم بھی قتل جان کے ہے اگر خون بہا کم ہو تو اسکے حساب سے قسمین بھی کم ہونگی۔ اگر ایک فاسق یا بچے اور کافر گواہی دین تو لوث ثابت نہوگا۔ اگر فاسقون یا عورتون کی ایک جماعت گواہی دے بشرطیکہ سازش کا مظنہ نہو تو لوث ثابت ہے۔ اگر بہت سے کافر یا بچے گواہی دین تو لوث نہین مگر جس وقت کہ خبر حد تواتر کو پہونچے (تو اس خبر کا یقین ہو جائیگا) اگر مقتول کی لاش ایک قوم کے گھر مین یا ان کے محلے مین یا ان کے گاؤن مین ملے تو انپر لوث ثابت ہے۔ اگر دو گاؤن کے بیچ مین لاش ملے تو جس سے نزدیک ہو اس گاؤن والو نپر لوث ہے اگر دونو نسے برابر ہو تو دونون گاؤن والے لوث مین برابر ہین اگر کسیکی لاش صحرائے وسیع مین ملے اور اسکا حال معلوم نہو یا کسی لشکر یا بازار مین ملے تو بیت المال سے خون بہا دیا جائے اور جب لوث نہو تو یہہ دعوی بھی مثل اور دعاوی کے ہوگا **پانچوین فصل کیفیت قصاص کے بیان مین** ہے

ودفعها القاتل كان للباقي القصاص بعد رد نصيب الآخرين على القاتل و
كذا لو عفى البعض ولو مات القاتل قبل القصاص اخذ الدية من تركته ولو
كان المقتول مقطوع اليد فى قصاص او اخذ ديتها كان للولى القصاص بعد
رد دية اليد ولو قطعت من غير جنايته اولم ياخذ ديتها فلا رد ويثبت القصاص
فى الطرف لمن يثبت له القصاص فى النفس ويقتص للرجل من المرأة ولا رد
وللمرأة من الرجل مع الرد فيما زاد على الثلث ويعتبر سلامة العضو فلا يقطع
الصحيح بالاشل ويقطع الاشل بالصحيح ان كان ما يحسم وتساوى المساحة

قتل عمد میں قصاص واجب ہے اور خون بہا بغیر صلح ثابت نہیں ہوتا اسیطرح زخموں کا
حکم ہے۔ بغیر شمشیر یا مثل شمشیر کے اور کسیطرح قصاص جایز نہیں اور فقط گردن مارنا
جاہیے اگر عضو کے قصاص میں سرایت ہو تو قصاص کرنیوالا ضامن نہیں بشرطیکہ تعدی
نکی ہو اگر قصاص لینے کے کئی آدمی مستحق ہوں تو سب کے جمع ہوئے تک قصاص موقوف
رہیگا اگر بعض ورثہ خون بہا طلب کریں اور قاتل ادا کرے تو دوسرے ورثہ کو جایز ہے کہ جو
خون بہا اپنے حصے کا بعض ورثہ نے لیا ہے اپنے پاس سے قاتل کو پہیر دیں اور قصاص
لیں اگر بعض ورثہ معاف کریں تو بھی یہی حکم ہے۔ اگر قاتل قصاص سے پہلے مر جائے
تو اسکے ترکے سے خون بہا لیا جائے۔ اگر کسی مقتول کا ہاتہ پہلے قصاص میں کٹ چکا
ہو یا کوئی اسکا ہاتہ کاٹکر اسکا خون بہا دیچکا ہو تو ایسے مقتول کے وارث کو جایز
ہے کہ قاتل سے قصاص لے مگر پہلے ہاتہ کا خون بہا قاتل کو پہیر دیجائے۔ اگر مقتول کا ہاتہ
(قتل سے پہلے) بغیر قصاص کے کاٹا گیا ہو یا اسکی دیت نملی ہو تو قاتل کو بھی کچھہ نہ ملیگا
اعضا کا قصاص بھی اس شخص کے لئے ثابت ہوگا جسکے لئے جانکا قصاص ثابت ہے۔ عورت

فی الشجاج طولاً وعرضاً لا غوراً بل یعتبر الاسم کالموضحة ویثبت القصاص فیما لا تغریر
فیه ولا قصاص فیما فیه تغریر کالمامومة والجائفة وکسر العظام ولا یقتص للذمی من المسلم
ولا للعبد من الحر ویقطع الانف الشام بفاقده والاذن الصحیحة بالصماء ولا یقطع الذکر
الصحیح بالعنین وتقلع عین الاعور الصحیحة بعین السلیم قصاصاً وان عمی وینتظر فی سن
الصبی سنة فان عادت فلا ارش والا فالقصاص والملتجی الی الحرم یضیق علیه فی المطعم
والمشرب لیخرج ویقتص منه ولو جنی فی الحرم اقتص منه فیه ولو قطع ید رجل واصبع آخر اقتص
للاول وکان للثانی الدیة ولو قطع الاصبع اولاً اقتص لصاحبها ثم صاحب الید ورجع بدیة الاصبع

مرد کا فقط قصاص لیں اور کچھ نہ لیں۔ اور عورت کا قصاص جب مرد سے لیں تو نصف خون بہا
مرد کے عضو کا جو زیادہ ہو ثلث سے زیادہ میں (جیسا پہلے بیان ہوا) اور عضو کے قصاص میں صرف نام
عضو کا اعتبار ہوگا یعنی عضو صحیح سوکھے ہوئے عضو کے عوض میں کاٹا جائیگا ہاں خشک عضو کو
صحیح عضو کے عوض میں کاٹیں گے بشرطیکہ عضو خشک کاٹنے کے قابل ہو۔ زخم سر کے قصاص میں
طول و عرض برابر ہونا چاہیے نہ عمق بلکہ عمق میں اسمی کافی ہے۔ مثل موضحہ کے (موضحہ اس
زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی ظاہر کر دے) ایسے زخم میں قصاص ثابت ہے جسمیں (بسبب عدم
خوف ہلاکت کے) تغریر نہو اور جس زخم میں تغریر ہے اسمیں قصاص نہیں جیسے
مامومہ اور جائفہ اور شکست استخوان (مامومہ وہ زخم ہے کہ سر کے ایسے مقام
واقع ہو جہاں دماغ کی تھیلی ہے اسے ام الراس کہتے ہیں اور جائفہ وہ زخم ہے جو جوف
میں پہونچے) کافر ذمی کے عضو کا قصاص مسلمان سے نہوگا اور نہ غلام کے عضو کا آزاد سے
وہ ناک جو قوت شامہ رکھتی ہے اس ناک کے عوض میں جو نہیں سونگھ سکتی کاٹی جائیگی
اسیطرح سننے والا کان بہرے کان کے عوض میں کاٹا جائیگا مرد کا ذکر نامرد کے ذکر کے

الفصل السادس فی دیۃ النفس دیۃ الحر المسلم فی العمد مائۃ من الابل او مائتا بقرۃ مسنۃ او مائتا حلۃ وھی اربع مائۃ ثوب من برود الیمن او الف شاۃ او الف دینار او عشرۃ الاف درھم وتستادی فی سنۃ واحدۃ من مال الجانی ولا یثبت الا بالتراضی ودیۃ شبیہ العمد من الابل ثلث وثلثون بنت لبون وثلث وثلثون حقۃ واربع وثلثون ثنیۃ طروقۃ الفحل او ما ذکرنا من مال الجانی وتستادی فی سنتین ودیۃ الخطاء من الابل عشرون بنت مخاض وعشرون ابن لبون وثلثون بنت لبون وثلثون حقۃ او ما ذکرناہ من

عوض مین نہ کاٹا جائیگا۔ کانے کی جو آنکھہ اچھی ہے اچھی آنکھہ کے عوض مین نکالی جائیگی ہر چند وہ اندھا ہو جائے۔ اگر کوئی بچے کا دانت اکھیڑ دے تو ایک برس تک انتظار کرین اگر دوسرا دانت (اسکی جائے پر) نکل آئے تو مجرم سے ایک دانت کا خون بہا لیا جائے ورنہ قصاص مین اسکا دانت بھی اکھیڑ دیا جائے۔ جو مجرم حرم مین پناہ لی جائے اسکے کھانے پینے مین تنگی کرین تا حرم سے باہر آئے اور اس سے قصاص لین اگر کوئی حرم مین کسیکو زخمی یا قتل کرے تو وہین قصاص ہوگا۔ اگر کوئی پہلے کسیکا ہاتہہ کاٹ ڈالے پہر کسی کی انگلیان کاٹ ڈالے تو شخص اول کی طرف سے قصاص لین اور دوسرا اپنی انگلیون کا خون بہا لے ——

اگر پہلے کسیکی انگلیان کاٹے اور پہر کسیکا ہاتہہ تو پہلے کے قصاص مین انگلیان کاٹی جائین پہر دوسرا شخص قصاص بھی لے اور انگلیون کا خون بہا بھی لے چھٹی فصل جان کے خون بہا کے بیان مین ہے۔ قتل عمد مین مرد آزاد مسلمان کا خون بہا ایک سو اونٹ ہین جو پنجسالہ ہون یا دو سو سنہ گائین (یعنے ہر گائے اتنی بڑی ہو جسے عرف مین گائے کہین) یا دو سو

نمبر ۱ خون بہا

باقی الاصناف وتوخذ من العاقلة فی ثلث سنین ودیة المرأة النصف من ذلك ودیة الذمی ثمان مائة درهم والذمیة اربع مائة درهم ودیة العبد قیمته مالم تجاوز دیة الحر فترد الیها ودیة الامة قیمتها فان تجاوزت دیة الحرة ردت الیها ودیة الاعضاء بنسبة القیمة فکل ما فی الحر کمال دیة ففی العبد کمال قیمته لکن لیس للمولی المطالبة بها الا بعد دفع العبد الی الجانی وما فیه دونه فبحسابه وما لا تقدیر فیه ففیه الارش وجنایة العبد تتعلق برقبته لا بالمولی لکن له فکه بارش الجنایة

الفصل السابع فیما یوجب ضمان الدیة وهو اثنان الاول

لباس جنمین بُرد دیبا بیکے چارسو کپڑے ہوں یا ایک ہزار بکرے یا ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم۔ ایک برس کے اندر قاتل کے مال سے یہہ خون بہا لیا جائیگا (قتل عمد بن رضا طرفین خون بہا ثابت نہیں ہوتا۔ شبہ عمد کے خون بہا مین اونٹ دینا چاہیے تو وہ بھی سو ہین مگر فرق اتنا ہے کہ) انمین تینتیس ۳۳ اونٹنیان دو برس کامل کی ہون او تینتیس ۳۳ اونٹنیان پوری تین برس کی۔ اور چونتیس ۳۴ اونٹنیان پانچ برس کی حاملہ ہونی چاہیے (شبہ عمد مین) باقی اقسام خون بہا مثل عمد کے ہین۔ یہہ دو برس کے اندر قاتل کے مال سے وصول کیا جائیگا۔ قتل خطا کے خون بہا مین اونٹ دینا چاہیے تو بیس ۲۰ اونٹنیان یک سالہ اور بیس ۲۰ اونٹ دو برس کے اور تیس ۳۰ اونٹنیان دو برس کی اور تیس ۳۰ اونٹنیان کامل تین برس کی چاہیے باقی قسمین خون بہا کی وہی ہین جو ذکر ہو ہین۔ قتل خطا مین عاقلہ کے مال سے (جسکا ذکر آیندہ ہے) تین برس مین خون بہا وصول کیا جائے **عورت** کا خون بہا مرد کے خون بہا کا آدھا ہے مرد ذمی کا خون بہا آٹھہ سو درہم ہین اور ذمیہ کا چار سو درہم غلام کا خون بہا اسکی قیمت ہے بشرطیکہ مرد آزاد کے خون بہا سے زیادہ نہو ورنہ زیادتی

وفی کل واحدۃ من العینین نصف الدیۃ وفی کل جفن ربع الدیۃ اما عین الاعور الصحیحۃ ففیہا الدیۃ الکاملۃ ان کان العور خلقۃ او بشیٔ من قبل اللہ تعالیٰ وفی خسف العوراء الثلث وفی الانف الدیۃ وکذا فی مارنہ او کسرہ ففسد ولو جبر علی غیر عیب فمائۃ دینار وفی شللہ ثلثا دیتہ وفی الروثۃ وھی الحاجز نصف الدیۃ وفی احد المنخرین نصف الدیۃ وفی کل اذن نصف الدیۃ وتقسط علی اجزائہا وفی الشحمۃ ثلث دیتہا وکذا فی خرمہا وفی کل شفۃ نصف الدیۃ وفی بعضہا بحسابہ ولو تقلصت قال الشیخ فیہ دیتہا ولو استرختا فثلثا الدیۃ وفی لسان الصحیح او الطفل الدیۃ ولو قطع

ضامن ہی اگر کوئی دوسرا شخص اس جانور کو مارے اور وہ جانور ہاتھ پاؤن سے کسیکو زخمی کرے تو مارنے والا ضامن ہے اگر دو شخص سوار ہوں تو دونوں ضامن ہین۔ اگر اس جانور کا مالک ساتھ ہو تو مالک ضامن ہی نہ سوار۔ اگر سوار کو جانور گرادے تو مالک ضامن ہی بشرطیکہ مالک اس جانور کو بھگایا ہو ورنہ ضامن نہیں اگر مباشرت اور سبب جمع ہوں تو مباشر ضامن ہے آٹھوین فصل خون بہائی اعضا کے بیا نمین ہے سر کے بالوں یا ڈاڑہی کے بالوں کے لئے پورا خون بہا ہی بشرطیکہ پھر بال نہ اگین۔ اگر اگین تو ارش لازم ہے عورت کے سر کے بالوں مین عورتکا پورا خون بہا واجب ہے بشرطیکہ بال نہ اگین) اگر بال اگین تو مہر کے برابر دینا واجب ہے دونوں ابروؤں کا خون بہا پانسو دینار ہین ایک ابرو مین اسکا آدہا۔ پلک کے بالو نمین ارش ہے اسیطرح باقی تمام بالونکا حکم ہے۔ ہر آنکہہ کے لئے آدمیکا آدہا خون بہا لازم ہے اور ہر پلک مین ربع۔ کانے کی اچھی آنکہہ کے لئے پورا خون بہا ہے بشرطیکہ پیدایش سی کانا ہو یا پیدایش کے بعد خدا کیطرف سے آنکہہ گئی ہو۔ کانے کی وہ آنکہہ جو ضایع ہے کوئی نکالڈالے تو ثلث خون بہاوے۔ ناک کے لئے پورا خون بہا لازم ہے اسیطرح ناک کی نوک کے لئے۔ اسیطرح اگر ناک توڑے اور وہ بگڑ جائے۔ ہان اگر

بعضه اعتبر بحروف المعجم وهی ثمانیة وعشرون حرفا فیقسط الدیة علیها فما نقص اخذ قسطه وفی لسان الاخرس ثلث الدیة وفی بعضه بحسابه مساحة ولو ادعی الصحیح ذهاب نطقه صدق مع القسامة وفی الاسنان الدیة وهی ثمانیة وعشرون اثنا عشر مقادیم فی کل واحد خمسون دینارا وستة عشر مواخیر فی کل واحد خمسة وعشرون وفی الزائدة منفردة ثلث دیة الاصلیة ولا دیة لها مع الانضمام وفی اسوداد السن ثلثا دیتها وفی انصداعها من غیر سقوط ثلثا دیتها وفی سن الصبی الذی لم یثغر الارش ان بنت والا فدیة المثغر وفی العنق اذ اکسر وصار

پھر درست ہو اور کچھ عیب نہ رہے تو سو دینار واجب ہیں۔ اگر کسیکی ناک کو شل کر دی تو دو ثلث خون بہا دے۔ ناک کے دونو سوارخ میں جو پردہ ہے اسے کاٹے تو آدہا خون بہا دے (اسیطرح) ناک کے ہر پردہ کے کاٹنے میں آدہا خون بہا واجب ہے۔ ہر کان کیلئے آدہا خون بہا (آدمی کا) لازم ہے کان کے ہر جزو کے واسطے کان کا خون بہا تقسیم کرکے اسکے حساب سے دے کان کی لو کے لئے کان کے خون بہا کی تہائی لازم ہے لو کے چیرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ ہر لب کے لئے (آدمی کا) آدہا خون بہا لازم ہے اور بعض لب میں اسکے حساب سے دینا چاہئے۔ اگر اوپر کیطرف لب اٹھ جائے تو شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ایک لب کا خون بہا لازم ہے اگر دونوں لب ڈھیلے ہو جائیں تو (آدمی کے) خون بہا کی دو تہائیاں لازم ہیں زبان صحیح اور زبان طفل کے لئے پورا خون بہا واجب ہے اگر زبان کا کوئی جزو کاٹ ڈالے تو اسکا اعتبار حروف معجمہ پر ہے وہ اٹھائیس حرف ہیں پس کل خون بہا اٹھائیس حرفوں پر تقسیم کیا جائے اور جتنے حروف نہ بولے جائیں اتنا خون بہا لیا جائے گونگے کی زبان کے لئے ثلث خون بہا لازم ہے اور اس کے جزو کے لئے مساحت کے حساب سے خون بہا

الاسنان اسود الدية وكذا لو جنى عليه بما يمنع الازدراد ولو زال فالارش وفي
اللحيين الدية لو انفردا عن الاسنان كالصبي ونحوه ومع الاسنان ديتان
وفي كل يد نصف الدية وحدها المعصم وفي شلل اليد ثلثا ديتها وفي الشلاء ثلث الصحيحة
وكذا الزائدة وفي كل اصبع من اليدين عشر الدية ويقسط على ثلثة انامل وفي الابهام
على اثنين وفي الزائدة ثلث الاصلية وكذا الشلاء وفي الشلل الثلثان وفي الظفر
عشرة دنانير ان لم ينبت او نبت اسود ولو نبت ابيض فخمسة دنانير وفي الظهر اذا كسر
الدية وكذا لو اصيب فاحدودب او صار بحيث لا يقدر على القعود ولو صلح

لیا جائے اگر (زخمی) دعوے کرے کہ (زخم کے سبب سے) گویائی جاتی رہی ہے تو قسامہ سے
اسکے دعوے کی تصدیق ہوگی (قسامہ کا بیان گزر چکا ہی) کل دانتون کے لئے (آدمی کا) پورا
خون بہا لازم ہے وہ اٹھائیس ہین (یہہ تعداد بنا بر مشہور ہے ورنہ اکثر بتیس دانت ہوتے ہین)
(انہین سی) بارہ آگے کے دانت ہین جن مین سے ہر ایک دانت کے لئے پچاس دینار واجب ہین
اور موخرہ (یعنے پیچھے کے) سولہ دانت ہین ہر ایک کے لئے پچیس دینار لازم ہین (بشرطیکہ
مرد کے دانت ہون) اگر کوئی علیحدہ دانت زیادہ نکلا ہو تو اسکے لئی اصل دانت کا ثلث
خون بہا واجب ہے اگر وہ اصل دانت سے ملا ہوا ہو تو خاص اس کے لئے کچھہ نہین۔ اگر کسیکا دانت کسی
کی ضرب سے سیاہ ہو جائے یا پھٹ جائے اور نہ گرے تو ایک دانت کی دو ثلث دیت
لازم ہے اگر بچے کا دانت جو سخت نہوا ہو کوئی توڑ ڈالے اور وہ پھر نکل آئے تو ارش لازم
ہے ورنہ ایک سخت دانت کا خون بہا لیا جائے۔ اگر کسیکی گردن توڑے اور وہ کج گردن
ہو جائے تو پورا خون بہا دے اگر کسی کی گردن پر ایسا زخم لگائے جس سی وہ کوئی چیز نگل نسکے
جب بھی یہی حکم ہے۔ اگر گردن پھر اچھی ہو جائے تو ارش لازم ہے۔ اگر کسیکی ڈاڑھی کے

نثلث الدیة ولو ذهب مشیه وجماعه ففی بنان وفی النخاع الدیة وفی کل واحدة من ثدیی المرأة نصف دیتها وکذا فی حلمتیها ولو انقطع لبنهما او تعذر نزوله فالارش وفی حلمة الرجل نصف الدیة عند الشیخ وثمنها عند ابن بابویه وفی الذکر الدیة وکذا فی الحشفة وفی العنین ثلث الدیة وفی الخصیتین الدیة وفی کل واحدة النصف وفی ادرة الخصیتین اربع مائة دینار فحج فلم یقدر علی المشی فثمان مائة وفی کل من شفرتی المرأة نصف دیتها وفی افضاء المرأة دیتها وتسقط عن الزوج مع بلوغها ولو کان قبله ضمن الزوج مع المهر الدیة والانفاق علیها حتی یموت احدهما ولو لم

دونوں طرف کے مقام توڑ ڈالے تو ایک پورا خون بہا واجب ہے بشرطیکہ وہ مقام دانتوں سے خالی ہو جیسے طفل یا وہ شخص جسکے مُنہ مین دانت نہوں اگر دانتوں سمیت توڑے تو دو خون بہا دے ہر ہاتھ کے لئے (آدمی کا) آدھا خون بہا لازم ہے اسکی حد پہونچے تک ہے ہاتھ کے شل کرنیمین ہاتھ کے خون بہا کے دو ثلث واجب ہین اور خشک ہاتھ قطع کرنیمین اچھے ہاتھ کا ثلث خون بہا لازم ہے اسیطرح دست زائد کے لئے ۔ دونوں ہاتوں کی ہر انگلی کے واسطے (آدمی کے) خون بہا کا دسواں حصہ واجب ہے ہر انگلی کا خون بہا تین پور پر تقسیم ہوگا اور انگوٹھے کا دو پور پر ۔ زائد انگلی کے لئے اچھی انگلی کا ثلث خون بہا لازم ہے اسیطرح انگشت شل کا حکم ہے اگر کوئی اچھی انگلی کو شل کر دے تو انگلی کے خون بہا کے دو ثلث دے ناخن کے اکھیڑ نیمین دس دینار واجب ہین بشرطیکہ پھر وہ ناخن نہ آئے یا سیاہ ناخن آئے ۔ اگر سفید ناخن آئے تو پانچ دینار واجب ہین ۔ پیٹھ کے توڑنے مین پورا خون بہا لازم ہے اگر کسیکی پیٹھ پر کوئی صدمہ پہونچائے جس سے وہ کوڑا ہو جائے یا پیٹھ نسکے جب بھی یہی حکم ہے اگر پیٹھ درست ہو جائے تو ثلث خون بہا دے اگر پیٹھ کے توڑنے سے چلنا اور جماع کرنا موقوف ہو جائے تو دو خون

يكن زوجا وكان مكرهها فالمهر والدية ومع المطاوعة الدية ولو كانت المكرهة بكرا فلها
ارش البكارة ايضا وفي كل واحدة من الاليتين نصف الدية وفي كل واحدة من الرجلين
نصف الدية وحدهما مفصل الساق والقدم واصابعهما كاليدين وفي كل واحد من
الساقين والفخذين نصف الدية وفي كسر الضلع خمسة وعشرون دينارا ان كان
مما يخالط القلب وان كان مما يلي العضد فعشرة وفي كسر البعصوص اذا لم يملك
الغائط الدية وكذا في العجان اذا لم يملك البول والغائط وفي الترقوة اذا كسرت
وجبرت على غير عيب اربعون دينارا ومن داس بطن انسان حتى احدث ديس

بھا لازم ہیں اگر کوئی پیٹھ کے مہرے کا مغز جسے حرام مغز کہتے ہیں کاٹ ڈالے تو ایک پورا خون بہا
عورت کی ہر پستان کے واسطے عورتکا آدھا خون بہا لازم ہے اسیطرح سر پستان کا حکم ہے (اگر کسی زخم یا
صدمہ سے) دودھ بند ہوجائے یا دودھ کا نکلنا متعذر ہو تو ارش لازم ہے مرد کے ہر پستان کے لئے شیخ ابوجعفر
طوسی کے نزدیک آدھا خون بہا لازم ہے اور ابن بابویہ رح کے نزدیک خون بہا کا آٹھواں حصہ عضو
تناسل کے لئے پورا خون بہا لازم ہے اسیطرح حشفہ کا حکم ہے نامرد کے عضو تناسل کے واسطے ثلث
خون بہا واجب ہے دونوں خصیوں کے لئے پورا خون بہا واجب ہے اور ایک کے لئے آدھا ۔ اگر کوئی
کسیکو ایسا صدمہ پہونچائے جس سے فتق ہوجائے تو چار سو دینار دے اگر وہ آدمی پاؤں کھلے رکھے اور چل
نسکے تو آٹھ سو دینار واجب ہیں ۔ فرج کے دونوں کناروں میں سے ہر ایک کے لئے عورتکا
آدھا خون بہا لازم ہے سوراخ بول و حیض کو ایک کردے تو (عورتکا) پورا خون بہا دے اگر شوہر
اپنی زوجہ بالغہ سے مقاربت کرے جس سے سوراخ بول و حیض ایک ہوجائے تو خون بہا ساقط ہے
اگر زوجہ نابالغہ ہو تو مہر کے ساتھ خون بہا بھی واجب ہے اور نفقہ بھی یہانتک کہ دونوں میں سے
ایک مرجائے اگر غیر شخص جبراً مقاربت کرے (اور دونوں سوراخ ایک ہوجائیں ۔

بطنه او يفتدى ذلك بثلث الدية ومن اقتض بكرا باصبعه حتى خرق مثانتها فلم تملك بولها فعليه ديتها ومثل مهر نسائها وفى كسر عظم من عضو خمس دية ذلك العضو فان صلح على غير عيب فاربعة اخماس دية كسره وفى موضحته ربع دية كسره وفى رضه ثلث دية ذلك العضو فان براء على غير عيب فاربعة اخماس دية رضه وفى فكه من العضو بحيث يتعطل ثلثا دية العضو فان صلح على غير عيب فاربعة اخماس دية فكه

الفصل التاسع فى ديات المنافع

فى العقل الدية وفى نقصه الارش فلو عاد لم ترجع الدية وفى السمع الدية وفى سمع احدى الاذنين النصف

تو علاوہ سزاے زنا بالجبر کے مہر اور پورا خون بہا لازم ہے اگر عورت راضی ہو تو فقط خون بہا وے جس عورت سے جبرًا زنا کیا ہے باکرہ ہو تو ارش بکارت بھی لازم ہے - ہر سُرین کے واسطے آدہا خون بہا واجب ہے اور ہر پاؤن کے لئے آدہا - پنڈلی اور قدم کا جوڑ پاؤن کی حد ہے پاؤن کی انگلیان مثل ہاتون کی انگلیون کے ہین - ہر پنڈلی اور ہر ران کے لئے آدہا خون بہا لازم ہے پسلی کی ہر ہڈی توڑ نیمین پچیس ۲۵ دینار واجب ہین بشرطیکہ وہ قلب سے ملی ہون اگر بازون کے نزدیک ہون تو ہر استخوان کے لئے دس دینار ریڑ کی ہڈی توڑے تو پورا خون بہا دے بشرطیکہ پاے خانہ رک نسکے - اس مقام کے توڑنے کا بھی یہی حکم ہے جو ذکر اور خصیون کے بیچ مین ہے بشرطیکہ پائخانہ اور پیشاب نرک سکے - اگر پسلی کی ہڈی توڑے پہر وہ بغیر عیب کے درست ہو جاے تو چالیس دینار دے اگر کسیکے پیٹ پر اسقدر لاتین مارے کہ حدث صادر ہو تو اسکے پیٹ پر بھی لاتین ماریں یا ثلث خون بہا کے برابر فدیہ لیا جاے اگر کوئی کسی عورت کا بکر انگلی سے دفع کرے یہانتک کہ مثانہ پہٹ جاے اور پیشاب نرک سکے تو اسپر ایک خون بہا اور مہر مثل واجب ہے ہر عضو کی ہڈی توڑ نیمین اس عضو کے خون بہا کا پانچوان حصہ لازم ہے اگر بغیر عیب کے درست ہو جاے

ولو نقص سمع احدهما تقیس الی الاخری و توخذ بحساب التفاوت بین المسافتین
ولو نقص سمعهما تقیس الی المساوی له فی السن وفی ضوء کل عین نصف الدیة و
فی نقصان ضوء احدهما بحسابه ولکن انی نقصان ضوئهما یعتبر بالقیاس الی
عین مساویه فی السن - وفی الشم الدیة ولو قطع الانف فذهب الشم فدیتان
وفی نقصانه الارش بما یراه الحاکم وفی الذوق الدیة وفی نقصانه الارش ولو
اصیب فتعذر علیه الانزال حالة الجماع فالدیة وفی سلسل البول الدیة وفی
الصوت الدیة **الفصل العاشر** فی دیات الجراح **الشجاج** ثمانیة الخارصة

تو ہڈی توڑ نیکا خون بہا ہے اسکے پانچ حصے کرکے چار حصے دے ہڈی کے زخم مین ہڈی توڑ نیکا خون
بہا ہے اسکا ربع واجب ہے اور ہڈی کے کچلنے مین اس عضو کے خون بہا کی تہائی واجب ہے اگر وہ پھر
بغیر عیب کے درست ہوجائے تو اس تہائی کے پانچ حصو مین سے چار حصے دی اگر کسی کی ہڈی عضو سے
اسطرح جدا کردے کہ وہ عضو بیکار ہوجائے تو اس عضو کے خون بہا کی دو تہائیان ادا کرے پھر وہ عضو
بغیر عیب کے اچھا ہوجائے تو اسمین سے پانچ حصے کرکے چار حصے پہونچائے **نوین فصل** منفعتون کے
خون بہا کے بیان مین اگر کسی کی عقل بالکل زائل کردے تو ایک پورا خون بہا ادا کرے اگر عقل کم
ہو تو ارش لازم ہے اگر پھر وہ عقل عود کرے تو خون بہا واپس ہوگا - سماعت کے بالکل زائل کرنے
مین پورا خون بہا واجب ہے اور ایک کان کی سماعت کے لئے آدھا - اگر ایک کان کی سماعت کم کردے
تو دوسرے کا پھر قیاس کیا جائے اور دو کانون کی سماعت مین جسقدر دور اور نزدیک کا
تفاوت ہے اسکے حساب سے خون بہا لیا جائے اگر دونون کانون کی سماعت کم کردے تو اسکے ہمسن
پر قیاس کرین - ہر آنکھ کی بینائی زائل کرنے مین آدھا خون بہا واجب ہے اور ایک آنکھ کی
بینائی کم کرنیمین اسکے حساب کے موافق واجب ہے اسیطرح دونون آنکھونکی بینائی کم

وهی التی تقشر الجلد وفیها بعیر والدامیة وهی التی تاخذ بسیر فی اللحم وفیها بعیران والمتلاحمة وهی التی تاخذ فی اللحم کثیرا وفیها ثلثة ابعرة والسمحاق وهی التی تنتهی الی الجلدة المغشیة للعظم وفیها اربعة ابعرة والموضحة وهی التی توضح العظم وفیها خمسة ابعرة والهاشمة وهی التی تهشم العظم وفیها عشرة ابعرة والمنقلة وهی التی تحوج الی نقل العظم وفیها خمسة عشر بعیرا والمامومة وهی التی تصل الی ام الدماغ وفیها ثلث الدیة وکذا الجائفة وهی التی تبلغ الجوف ودیة النافذة فی الانف ثلث الدیة فان صلح فخمس الدیة وفی احد المنخرین الی الحاجز عشر الدیة وفی شق الشفتین حتی تبدو الاسنان ثلث الدیة ولو برأت فالخمس وفی

کرنے کا حکم ہے اور اس صورتین اسکے ہم سن پر قیاس کیا جائیگا - قوت شامہ زائل کرنے مین پورا خون بہا واجب ہے اگر ناک کاٹ ڈالے اور اس سے قوت شامہ جاتی رہے تو دو خون بہا واجب ہین - قوت شامہ کم کرنیمین جسقدر حاکم شرع مناسب جانے ارش دینا ہوگا - مزہ زائل کرنے مین ایک خون بہا لازم ہے اور اس کے کم کرنیمین ارش اگر کسیکو ایسا صدمہ پہونچا سکے کہ جماع کے وقت انزال نہو سکے تو ایک خون بہا واجب ہے اگر سلسلۃ البول کی بیماری ہو جائے تو پورا خون بہا لازم ہے - آواز بند کرنے مین ایک خون بہا واجب ہے دسوین فصل زخمون کے خون بہا کے بیان مین ہے **شجاج** یعنے جو زخم سر سے مخصوص ہین وہ آٹھ ہین اول خارصہ یعنے وہ زخم جس سے پوست چھل جائے اس کے لئے ایک اونٹ واجب ہے دوسرا دامیہ یعنے وہ زخم جو تھوڑا سا گوشت مین درآئے اسکے لئے دو اونٹ لازم ہین تیسرا متلاحمہ یعنے جو زخم کہ گوشت مین بہت درآئے اسکے لئے تین اونٹ واجب ہین چوتھا سمحاق یعنے وہ زخم جو ہڈی کے پردے تک پہونچے اسکے واسطے چار اونٹ لازم ہین پانچوان موضحہ یعنے وہ زخم جس سے ہڈی (کی سفیدی) نظر آئے اسکے لئے پانچ اونٹ لازم ہین - چھٹا ہاشمہ یعنے وہ زخم جو ہڈی توڑ دے اسکے واسطے دس اونٹ واجب ہین ساتوان منقلہ یعنے وہ زخم جس سے ہڈی اکھیڑنیکی ضرورت ہو اسکے لئے پندرہ اونٹ لازم ہین آٹھوان مامومہ یعنے ایسے مقام تک زخم واقع ہو جہان دماغ کی تھیلی ہے اسکے لئے (آدمی کا) ثلث خون بہا واجب ہے اسیطرح

خون بہائے زخم

کل واحد نصف ذالك وفی احمرار الوجه بالجنایة دینار ونصف وفی اخضراره ثلثة وفی
اسوداده ستة ولو کانت فی البدن فعلی النصف ویتساوی الشجاج فی الراس والوجه امّا
البدن فبنسبته العضو الذی یتفق فیه من دیة الراس ویتساوی المرأة والرجل فی الدیة والقصاص
فیما دون ثلث الدیة فاذا بلغت الجنایة ثلث الدیة صارت المرأة علی النصف وکلما فیه الدیة
من الرجل ففیه من المرأة دیتها وکذا من الذمی ومن العبد قیمته وما فیه مقدر من الحر
فهو بنسبته من دیة المرأة والذمی وقیمة العبد والامام ولی من لا ولی له یقتص او یاخذ
الدیة ولیس له العفو **الفصل الحادی عشر** فی دیة الجنین فی النطفة بعد استقرارها

اسیطرح جائفه کا حکم ہے یعنے جو زخم کہ جوف تک پہونچے۔ جو زخم کہ نالمین دہس جائے اسکے واسطے ثلث خون
لازم ہے پھر درست ہوجائے تو خمس خون بہا دے اگر ناک کے کسی پردہ پر زخم لگائے کہ دونوں سوراخون کے
بیچ مین جو پردہ ہے وہان تک پہونچے تو خون بہا کا دسوان حصہ دے دونون لبون کے چیر ڈالنے مین
ثلث خون بہا واجب ہے بشرطیکہ دانت نظر آئین اگر پھر درست ہوجائین تو خون بہا کا پانچوان حصہ
لازم ہے ایک لب کے چیرنے مین ثلث کا نصف واجب ہے اگر کسی کے منہ پر اسیطرح مارے کہ منہ سرخ
ہوجائے تو ڈیڑھ دینار دے اگر منہ سبز ہوجائے تو تین اگر سیاہ ہوجائے تو چھے دینار لازم ہین
اگر بدن پر اسیطرح مارے تو اسکا آدھا واجب ہے منہ کے زخم سر کے زخم سکے برابر ہین۔ بدن مین جس عضو
کی خون بہا سر کے برابر ہے اسکے زخمون مین بھی برابر ہے اور کم مین کم۔ خون بہا اور قصاص مین
خون بہا کے ثلث کو پہونچے تک عورت اور مرد برابر ہین اور وہان سے عورت کا خون بہا آدھا ہوگا
مرد کے جس عضو مین مرد کا خون بہا لازم ہے عورت کے اس عضو مین عورت کا خون بہا لازم ہے۔ اسیطرح ذمی
اور غلام کا حال ہے مرد آزاد کے جس عضو مین کم خون بہا مقرر ہے عورت اور ذمی کے اس عضو مین
ان کے خون بہا کی مناسبت سے اور غلام کے اس عضو مین اسکی قیمت کی مناسبت سے کمی ہوگی
جسکا ولی کوئی نہین اسکا ولی امام ہے خواہ قصاص لے یا خون بہا مگر معاف نہین کریگا گیارہوین
فصل حمل کے خون بہا کے بیان مین ہے جب نطفہ رحم مین ٹھہرے تو اسکا خون بہا بیس دینار ہین

خون بہا

فی الوجم عشرون دینارا وفی العلقة اربعون وفی المضغة ستون وفی العظم ثمانون فاذا تمت خلقته ولم تلجه الروح فمائة دینار وفیما بین ذلك بحسابه ودیة جنین الذمی عشر دیة ابیه والمملوك عشر قیمة امه المملوكة سواء الذكر والانثی ولو ولجته الروح فدیة كاملة فی الذكر ونصف فی الانثی ولو قتلت المرأة ومات معها فدیة للمرأة ونصف الدیتین للجنین ان جهل حاله ولو القته المرأة مباشرة او تسبیبا فعلیها دیته لوارثه ولا نصیب لها ومن افزعهما فعزل فعلیه عشرة دنانیر ویرث دیة الجنین من یرث المال الاقرب فالاقرب ودیة جراحاته واعضائه بنسبة دیته ولو ضرب الحامل فالقت جنینا فمات بالالقاء قتل به ان كان عمدا والا اخذت الدیة وفی

اور خون جم جائے تو چالیس دینار جب گوشت کا ٹکڑا بنجائے تو ساٹھ دینار جب ہڈی بنے تو اسی دینار اور خلقت پوری ہو اور روح نہ بھری ہو تو سو دینار واجب ہین ان حالتون کے بیچین اس کے حساب سے ہے ذمی کے حمل کا خون بہا اسکے باپ کے خون بہا کا دسوان حصہ ہے اور حمل مملوک کا خون بہا اسکی ماں کی قیمت کا دسوان حصہ ہے خواہ لڑکے کا حمل ہو یا لڑکی کا۔ جب پیٹ کے بچے مین روح بھرے اور وہ لڑکا ہو تو اس کے لئے مرد کا پورا خون بہا واجب ہے اور لڑکی ہو تو آدہا اگر کوئی شخص کسی عورت کو مار ڈالے اور اس کے ساتھ اسکے پیٹ مین کا بچہ بھی مرجائے تو عورت کے لئے عورت کا خون بہا اور بچہ کے لئے آدہا مرد کا خون بہا اور آدہا عورت کا خون بہا لازم ہے تا وقتیکہ بچہ کا حال معلوم نہو۔ اگر عورت خود اپنا حمل گرادے تو اسکے وارثون کو اسکا خون بہا دے اسمین ماں کا حصہ ساقط ہے۔ اگر کوئی کسی جماع کرنیوالے کو اسطرح ڈرا دے کہ فرج کے باہر اسکا انزال ہو تو دس دینار دے۔ حمل کا خون بہا وہی اقربا لین گے جو درجات کے لحاظ سے مال کی میراث لیتے ہین۔ حمل کے زخمون اور اعضا کا خون بہا اسکی ذات کے خون بہا کی مناسبت سے ہے اگر حاملہ کو اسطرح مارے کہ وضع حمل ہو جائے اور بچہ (زندہ) پیدا ہو کر اسی صدمے سے مرجائے تو مارنے والا قصاص مین قتل کیا جائیگا بشرطیکہ عمداً مارا ہو ورنہ اس سے پورا خون بہا لیا جائیگا۔ آزاد مسلمان کی میت کا سر کاٹنے مین سو دینار واجب ہین اور اس کے اعضا کے

قطع راس المیت الحر المسلم مائۃ دینار وفی قطع جوارحہ بحسب دیتہ وکذا فی جراحہ وتصرف ھذہ الدیۃ فی وجوہ البر **الفصل الثانی عشر** فی الجنایۃ علی الحیوان من اتلف حیوانا ماکولا بالذکوۃ فعلیہ الارش لمالکہ ولو کان بغیرہا فعلیہ القیمۃ یوم الاتلاف وفی قطع جوارحہ وکسر شئی من اعضائہ الارش وان کان غیر ماکول وھو مما یقع علیہ الذکوۃ فان کان بالذکوۃ فالارش وکذا فی قطع اعضائہ مع استقرار الحیوۃ وان کان بغیرہا فالقیمۃ وان لم یقع علیہ الذکوۃ فالقیمۃ ففی کلب الصید اربعون درہما وفی کلب الحائط والغنم عشرون وفی کلب الزرع قفیز من بر وفی جنین البہیمۃ عشر قیمتہا **الفصل الثالث عشر** فی العاقلۃ قد بینا ان دیۃ الخطاء علی عاقلۃ

قطع کرنے مین اس کے خون بہا کے حساب سے لیا جائیگا اسیطرح اس کے زخمی کرنیکا حال ہے۔ یہہ خون بہا کارہائے خیر مین صرف کیا جائے **بارہوین فصل** حیوان کو صدمہ پہونچانے کے بیان مین ہے جو شخص کسی حلال جانور کو ذبح سے تلف کردے تو مالک کو اسکا ارش (یعنے جرمانہ) دے (اور وہ جانور بھی پہونچائے) اگر بغیر ذبح کے تلف کردے تو روز تلف کی قیمت ادا کرے اس جانور کے اعضا کے قطع کرنے مین یا کسی شئے کے توڑ نیمین ارش لازم ہے۔ اگر ایسے حرام جانور کو جسپر تذکیہ ہو سکتا ہے ذبح سے تلف کرے تو ارش لازم ہے اسیطرح اس کے قطع اعضا کا حال ہے بشرطیکہ حیات مستقرہ باقی ہو اگر اس جانور کو بغیر ذبح تلف کرے تو قیمت دے۔ اور جس جانور کا تذکیہ نہین ہوتا اسکے لئے قیمت دینا لازم ہے پس شکاری کتے کے لئے چالیس درہم واجب ہین اور جو کتا باغکی (یا گھر کی) بکریون کی حفاظت کرتا ہے اس کے لئے بیس درہم اور سگ زراعت کے واسطے ایک قفیز گیہون لازم ہین (قفیز ایک پیمانہ ہے بار اصاع کا جسکے احتیاطاً بیالیس سیر ہوتے ہین) **تیرھوین فصل** عاقلہ کے بیان مین ہے ہمنے پہلے بیان کردیا ہے کہ قتل خطا کا خون بہا (قاتل کے) عاقلہ پر واجب ہے عاقلہ عصبہ اور آزاد کرنیوالے اور ضامن جریرہ اور امام ہے (ضامن جریرہ کی تعریف کتاب میراث مین بیان ہوچکی) عصبہ وہ لوگ ہین جو قاتل سے ماں باپ کی طرف سے یا فقط باپ کی طرف سے قرابت رکھتے ہون اور حق یہہ ہے کہ باپ دادا اولاد

وهم العصبة والمعتق وضامن الجريرة والامام اما العصبة فهم المتقربون الى القاتل بالابوين او بالاب والاقرب يدخول الاباء والاولاد في العقل ولا يدخل القاتل فيه ولا تعقل المرأة ولا الصبي ولا المجنون ولا يعقل العاقلة عمدا ولا عبدا ولا مدبرا ولا ام الولد ولا دون الموضحة ولا ما يثبت بالاقرار والصلح والاجابة الانسان على نفسه ولا ما تجنيه البهيمة ولا اتلاف المال وعاقلة الذمي الامام ان لم يكن له مال وتسقط الدية على الاقرب فالاقرب ونفذ يرد الى الامام او من نصبه للحكومة ولا يرجع العاقلة على الجاني ولو زادت الدية من العصبة اخذ من الموالي فان اتسعت فمن عصبة الموالي فان اتسعت فمن موالي الموالي وهكذا ولو زادت

اولاد عاقلہ مین داخل ہین اور خود قاتل اسمین شریک نہین عورت اور بچہ اور دیوانہ بھی عاقلہ مین شریک نہین۔ عاقلہ قتل عمد مین خون بہا نہ دینگے اور نہ غلام و مدبر اور نہ ام ولد کی طرف سے۔ اور نہ ایسے زخم مین جو موضحہ سے کم ہو اور نہ ایسے قتل خطا مین جو قاتل کے اقرار سے ثابت ہو۔ اور نہ صلح مین اور نہ خود کشی مین اور نہ ایسے زخم و قتل مین جو جانور سے واقع ہوا ور نہ مال کے تلف کرنے مین۔ ذمی کا عاقلہ امام ہے بشرطیکہ خود ذمی مالدار نہو۔ کل خون بہا تمام اقربا سے یعنے ہر ایک سے تہوڑا برابر عایت الاقرب فالاقرب وصول کیا جاویگا اور اسکا تقرر کہ ہر ایک سے کتنا لیا جائے امام یا نائب امام پر موقوف ہے۔ پھر یہہ خون بہا عاقلہ قاتل سے نہ لین اگر قرابت دارون سے وصول کرنے کے بعد بھی خون بہا پورا نہو تو آقا سے لین (جسنے قاتل کو آزاد کیا ہے) اگر جب بھی پورا نہو تو آقا کے اقربا سے اور اسپر بھی پورا نہو تو آقا کے آقا سے اسیطرح بڑہتے جائین۔ اگر ان تمام گروہ سے خون بہا پورا نہو تو امام پر بہرتی واجب ہے۔ اگر عاقلہ زیادہ ہون تو سب پر حصے پھیلا دئے جائین۔ اگر عاقلہ مین سے بعض لوگ غایب ہون تو حاضرین مختص نہونگے اگر باپ اپنے فرزند کو (خواہ وہ بیٹا ہو یا بیٹی) عمداً قتل کرے تو باپ سے اسکا خون بہا لیکر مقتول کے اور وارثون کو دین۔ اگر باپ کے سوائے کوئی وارث نہو تو وہ خون بہا امام علیہ السلام لین گے (غیبت امام مین مجتہد جامع الشرائط کی خدمت مین پہونچانا چاہیے) اگر باپ (اپنے فرزند کو) خطا سے قتل کرے تو خون بہا باپ کے عاقلہ پر واجب ہے فقط

الدیۃ عن العاقلۃ اجمع کان الزائد علی الامام ولو زادت العاقلۃ وزع بالحصص ولو غاب بعض العاقلۃ لم یختص بها الحاضر ولو قتل الاب ولدہ عمداً اخذت منہ الدیۃ لغیرہ من الوارث وان لم یکن وارث فللامام ولو کان خطأً فالدیۃ علی العاقلۃ فهذہ خلاصۃ ما اثبتنا فی هذا المختصر ونسأل اللہ تعالی ان یجعل ذلک لوجهہ خالصاً انہ قریب مجیب واللہ اعلم بالصواب

الرسالہ بالخیر

بندہ حقیر مترجم کتاب دعا کرتا ہے کہ حق سبحانہ تعالی اس ترجمہ سے سب مؤمنین کو مستفید اور منتفع فرمائے اور مصنف علامہ کے درجات بہشت مین اعلی کرے اور اس مترجم احقر کو بھی اسکا ثواب عطا فرمائے اور خطاؤن سے درگزرے بحق محمد خاتم المرسلین وآلہ الطاہرین صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔



احوال مصنف تبصرہ

اسم مبارک علامہ کا شیخ حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلی ہے جمال الدین لقب تھا اور آیۃ اللہ فی العالمین عرف۔ آپکا وطن حلہ ہے جو عراق عرب مین کربلای معلےٰ کے قریب واقع ہے قاضی نور اللہ شستری صاحب کتاب احقاق الحق نے مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ علامہ کی ولادت ماہ رمضان المبارک کی انتیسوین ۲۹ تاریخ ۶۴۸ھ ہجری کو ہوئی اور ہفتہ کے دن محرم کی اکیسوین ۷۲۶ھ ہجری کو انتقال فرمایا کما فی قصص العلما اس حساب سے آپ کی عمر (۷۸) برس کی ہوئی۔ علوم شرعیہ کو مثل فقہ وکلام وغیرہ کے جناب محقق اول نجم الدین ابو القاسم جعفر بن حسن بن یحیی بن سعید حلی صاحب شرائع الاسلام اعلی اللہ مقامہ سے اور اپنے پدر بزرگوار یعنے جناب شیخ یوسف بن علی بن مطہر علی علیہ الرحمہ سے تحصیل کیا۔ اور مطالب حکمیہ جناب

سلطان المحققین خواجہ نصیر الدین طوسی اعلی اللہ مقامہ کی خدمت میں حاصل کئے انصاف یہہ ہے کہ ہماری زبان وقلم مین اسقدر طاقت نہین کہ آپکے فضائل وکمالات کی پوری تعریف کر سکے۔ ایسا فقیہ اور متکلم اور محقق جامع علوم نقلیہ وعقلیہ آج تک دوسرا نہین ہوا اور عجب یہہ ہے کہ آپ خود مجتہد اور آپکے والد جناب شیخ یوسف بھی مجتہد اور آپکے ماموں جناب محقق اول صاحب شرایع الاسلام بھی مجتہد اور آپکے فرزند فخر المحققین محمد بن حسن حلی بھی بالغ ہونے سے پہلے مجتہد ہوئے اور آپکے پوتے ظہیر الدین اور آپکے بھائی رضی الدین علی بن یوسف اور بھتیجے محمد بن علی اور دو بھانجے بھی مجتہد تھے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ علامہ کا اکثر حال اور آپکے کرامات کا ذکر کتاب قصص العلما مین درج ہے جتنی کتابین علامہ نے تصنیف فرمائی ہین اتنی کتابین کسی اور عالم سے تصنیف نہین ہوئین۔ قصص العلما مین لکھا ہے کہ ہزار سے زیادہ کتابین علامہ نے تصنیف کی ہین۔ بعض اشخاص نے علامہ کی تصانیف کو انکی تمام عمر پر ولادت سے وفات تک تقسیم کیا تو ہر روز ہزار بیت کی تصنیف ہوئی اور یہہ کرامت سے خالی نہین۔ علامہ کے بعض مصنفات سے الفین ہے وہ طبع بھی ہوگئی ہے اس کتاب مین دو ہزار دلیلین خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ثبوت مین تحریر فرمائی ہین۔ اور بعض مصنفات سے تحریر الاحکام فقہ مین ہے لوگون نے اس کے مسائل کو شمار کیا ایک لاکھ ساٹھہ ہزار مسئلے ہوئے۔ اور شرایع الاسلام مین چودہ ہزار مسئلے ہین اور اس کتاب مین یعنی تبصرہ مین ساٹھہ ہزار مسئلے ہین۔ اور بعض مصنفات سے منتہی المطلب ہے کہ اسمین کل اہل اسلام کے مسائل فقہیہ درج کئے ہین اور ہر ایک کی دلیل لکھی ہے اس کے بعد مخالفین کے کل دلائل کو رد کرکے اپنا فتوی بیان کیا ہے اور اس کو دلائل راسخہ سے ثابت کر دیا ہے اس کتاب کی تیرہ جلدین ہین۔ یہہ تینون کتابین فی الحقیقت بے مثل ہین۔ اور باقی دوسری بعض کتابونکی تفصیل قصص العلما وغیرہ مین مسطور ہے۔



عبارتیکہ جناب زبدة الفضلا و خلاصة العلما مولانا و استاذنا الحاج المولوی السید نیاز حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ برین کتاب تحریر فرمودہ بودند۔

بسم اللہ و لہ الحمد و صلی اللہ علی محمد و آلہ

تبصرة المتعلمین از مصنفات آیة اللہ فی العالمین جناب علامہ شیخ حسن بن یوسف حلی اعلی اللہ مقامہ کہ در کتب فقہیہ ہمچنین کتاب مختصر و جامع رؤس مسائل ندیدہ ام ازینجہت زیادہ تر در تدریس این کتاب جد و جہد دارم جناب فضائل مآب ملکی صفات نخبة الانجاب سلالة الاطیاب شمس سمای علم و ذکا نیر برج زہد و تقوی محلی بحلیہ عدل و ورع البارع الذکی و الحبر الیاتی السعید الرشید جامع السعادات امام الجماعة المولوی السید فیض حسین صانہ اللہ عن کل شین کہ تلمیذ بندہ ہستند فقہ و غیر آن از نحیف حاصل کردہ اند ماشاء اللہ تسلط در مسائل دارند و بالتماس بندہ تمام تبصرہ ترجمہ فرمودند چون ترجمہ بکمال سہولت و اختصار بلا تصرف بصحت تمام مطابق متن تحریر فرمودند تا منفعت آن عام برائے اہل ایمان باشد ازینجہت مناسب شد طبع آن تا مومنین از جمیع ابواب فقہیہ مطلع شوند و مستفیض گردند۔ فقط مرقوم ۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۷ ہجری شرح دستخط حررہ السید نیاز حسن الحسینی الواسطی غفرلہ العلی القوی۔

مہر

عبدہ نیاز حسن الحسینی

عبارت چکیدہ خامہ عنبر شمامہ الفاضل الاجل و العالم الاکمل افضل الفضلاء الکاملین و اعلم العلماء المتبحرین جناب مولانا مولوی السید ابو الحسن المعروف بمیرن صاحب سلمہ اللہ تعالے خلف الصدق جناب مولانا و استاذنا مولوی السید نیاز حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ

بسم اللہ و لہ الحمد ترجمہ تبصرة المتعلمین کہ از تالیف جناب فضائل مآب عمدة المحققین و زبدة المدققین محلی بحلیہ علم و تقوی السید فیض حسین البری من کل سوء و شین است و محتوی بر جمیع رؤس مسائل بنا بر مذہب مشہور علما رضوان اللہ علیہم است و بمراعات احتیاط و دقت نظر نوشتہ شدہ بندہ من اولہ الی آخرہ ملاحظہ نمودم ترجمہ صحیح و مطابق اصل متن است عامل بر مسائل این کتاب انشاء اللہ تعالی عند اللہ ماجور و مثاب است فقط مرقوم غرہ شعبان سنہ ۱۳۱۵ ہجری شرح دستخط حررہ الاقل سید ابو الحسن عفی عنہ۔

مہر

عبدہ ابو الحسن الحسینی

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا طبعزاد برادر صاحب قبلہ معظمی و مکرمی جناب سید غلام عباس صاحب المتخلص قابل

تبصرہ با ترجمہ چون طبع شد بازیب و زین … فیض علم اکنون شد از فکر انجی ذی ہمم
بہر تاریخش چو کردم فکر قابل دل بگفت … طبع گشتہ در رجب - شرع نبی محترم
۱۳۲۰ھ

ایضاً فصلی از نتائج فکر عالی محبی مکرمی جناب مرزا احمد سلطان صاحب بہادر خاور گورگانی -

بفضل حق کتابی گشت مطبوع … بود مطبوع اہل علم جاوید
نوشتہ مصرعی خاور پئے سالش … کتاب فقہ شیعہ طبع گردید
۱۳۱۲ ف

ایضاً ہجری نظم زدہ برادر عزیزم مولوی سید مہدی حسن صاحب مولوی عالم و منشی عالم متخلص بہ زاہد

چہ کتابے شدہ مطبوع کہ ہست … محتوی بر سنن مشہورہ
سال طبعش بنوشتہ زاہد … منطوی در منشورہ -
۱۳۲۰ھ

ایضاً از تصنیف عمزادہ عزیزم سید جعفر نواز حسین صاحب المتخلص بہ فایق

چون کتاب فقہ اردو طبع گشت … شد ازین مسرور قلب مومنان
سال تاریخش چنین فایق نوشت … طبع شد شرع رسول دو جہان
۱۳۲۰ھ

ایضاً ہجری از تصنیف مترجم

دیکھ کے اسکو کہتے ہیں عاقل … ترجمہ عمدہ بے حد لکھا
سال ہجری طبع کا میں نے … مخزن شرع احمد لکھا
۱۳۲۰ھ

التماسِ مترجم

کتاب تبصرة المتعلمین مین ہرچند اکثر احکام بنا بر مذہب مشہور بیان کیے گئے ہین مگر بعض مقام پر بعض مسائل خلاف مشہور بھی ہین اور بعض خلاف احتیاط۔ لہذا احقر نے ترجمہ مین ان مقامات پر علمائے متاخرین موثقین احیا کے رسالون سے اخذ کر کے موافق احتیاط احکام قوسین مین درج کر دیے ہین کہ تا ہر شخص انپر عمل کر سکے اور نجات پائے کیونکہ احتیاط باعث نجات ہے علما سے امید ہے کہ اگر کہین ترجمہ مین بندہ سے خطا واقع ہوئی ہو تو بذیل عفو اسکو چھپا دین کیونکہ انسان خطا و نسیان سے خالی نہین فقط

ملتمسہ

احقر العباد سید فیض حسین عفی عنہ